ابن صفی

ایک عہد، ایک رجحان (2017)

ترتیب و تدوین:

انتظامیہ دی گریٹ ابن صفی فینز کلب

بسم الله الرحمن الرحیم

ابن صفی

ایک عہد، ایک رجحان

ترتیب و تدوین : انتظامیہ دی گریٹ ابن صفی فینز کلب

کتاب : ابن صفی۔ایک عہد ایک رجحان

ترتیب و تدوین : انتظامیہ **دی گریٹ ابن صفی فینز کلب**

مُعاذ خان، سید اسد عادل، عبد العلیم الحسینی

صبیحہ یاسمین، یاسر حسنین

پیشکش : حمیرا ثاقب، زویا خان

صفحات : 475

برقی طبع اول : 26 جولائی 2018ء

ابن صفی کے اہل خانہ کے نام

جن کی حوصلہ افزائی کی بدولت یہ سلسلہ سرانجام پایا۔

ابن صفی کے پرستاروں کے نام

جنہوں نے ابن صفی کو پڑھا، سمجھا اور محسوس کیا۔

جن کے دل و دماغ میں آج بھی ابن صفی زندہ ہیں۔

فہرست

پیش رس

"ابن صفی - ایک عہد، ایک رجحان" نئ نسل کی ایک جذباتی اور تحقیقی کاوش، جذباتی اس انداز میں کہ ان تحریروں میں لکھنے والوں کی محبت وعقیدت لفظ بہ لفظ اور سطر بہ سطر نمایاں ہے، اور تحقیقی اس لیے کہوں گا کہ اپنے محبوب مصنف کے بارے میں جاننے کے لیے انھوں نے زمین اور آسمان ایک کر دیئے۔ وہ ان ناولوں کو سطحی انداز میں نہیں لیتے بلکہ ہر جملے اور مکالمے میں حکمت و پیغام تلاش کرتے نظر آتے ہیں، اس چیز کو دیکھتے میں صرف اتنا کہوں گا... "ابن صفی ایک عہد 'لا محدود' اور ایک رجحان"

اللہ سے دعا ہے کہ اس کتاب کی تدوین اور تشکیل میں جن لوگوں نے شرکت کی، ان کی محنت کا صلہ عطا کرے.... آمین۔

ابرار احمد صفی

25جولائی 2108ء

تالیفِ نسخہ ہائے وفا

مرزا نوشہ کے مشہور شعر سے میں نے اس تحریر کا نام اخذ کیا تو ایسا کچھ غلط بھی نہیں کیا، بات ہے ان مضامین کی جو پرستارانِ ابن صفی نے ان کی یاد میں تحریر کیے، ان مضامین کو نسخہ ہائے وفا سے کم کا درجہ دیا ہی نہیں جا سکتا، آپ انہیں مضامین کے مجموعہ کو دیکھ رہے ہیں جسے "ابن صفی۔ ایک عہد ایک رجحان" کا نام دیا گیا ہے۔

مشہور فیس بک گروپ "**دی گریٹ ابن صفی فینز کلب**" نے جولائی سن دو ہزار سترہ میں باہتمام اپنے اراکین کو دعوت دی کہ وہ ابن صفی پر قلم اٹھائیں، اس سے قبل ابن صفی پر بہت مضامین لکھے گئے جن کے مصنفین میں مشہور لکھنے والے اور صحافی حضرات شامل تھے اور پڑھنے والے بھی، لیکن زیرِ نظر سلسلے میں جو مضامین لکھے گئے ان میں بڑی تعداد ایسے پرستاروں کی تھی جنھوں نے پہلی ہی بار قلم اُٹھایا تھا، اس کے باوجود ان تحریروں نے پڑھنے والوں کے دلوں میں ایسے گھر کر لیا کہ دل سے نکلیں اور دل میں اُترِیں۔

سب سے بڑی بات یہ کہ لکھنے والوں کی ایک بڑی تعداد ایسے نوجوانوں کی ہے جنھوں نے ابن صفی کی وفات کے بعد ہوش سنبھالا، یہ اور کسی چیز کی نہیں بلکہ اس بات کی گواہی ہے کہ ابن صفی ہر دور میں پڑھے گئے اور اب بھی پڑھے جا رہے ہیں۔

اردو کے کسی جاسوسی ناول نگار تو کیا کسی اور صنف کے مصنف کو بھی ایسا مقام اور اعزاز نہ ملا ہو گا جیسا ابن صفی کو مل رہا ہے، انہوں نے ہمیشہ اپنے قارئین کے الفاظ اور رائے ہی کو اپنے لیے ایوارڈ اور اعزاز جانا اور کسی سرکاری یا غیر سرکاری ایوارڈ کی خواہش نہ کی، ایسے اعزاز تو ساکت و جامد ہوا کرتے ہیں مل گئے اور بس.... مگر جو اعزاز انہیں اب تک حاصل ہو رہا ہے وہ زندہ اور ترقی مائل ہے۔

ابن صفی کے پڑھنے والے ایک بڑے خاندان کے مانند ہیں اور ہم سب اسی خاندان کا حصہ ہیں، کیا کسی اور مصنف کو ایسا بڑا خاندان میسر آیا؟ ہم سب کو اس پر فخر ہے۔

اس مجموعے کی ایک خاص بات یہ ہے کہ ان مضامین کو جب فیس بک سے نکال کر ایک کتاب کی شکل دی گئی تو ہر مضمون پر ہونے والے تبصروں کے انتخاب کو بھی ساتھ ہی شامل کر لیا گیا، اس چیز نے اس کتاب کو منفرد بھی بنا دیا اور اپنی نوعیت کی پہلی کتاب بھی، ایسا پہلے کبھی نہ ہوا تھا، لہٰذا اب ضروری ہو گیا کہ اس فینز کلب کے منتظمین اور "ابن صفی۔ ایک عہد، ایک رجحان" نامی سلسلے کا اہتمام و انصرام کرنے والے تمام دوستوں کو مبارک باد اور شاباش دی جائے۔

سید اسد عادل، عبد العلیم الحسینی، صبیحہ یاسمین، معاذ خان، حمیراء ثاقب اور زویا خان وہ اراکین ہیں جنھوں نے یہ کارنامہ انجام دیا، ان کے ساتھ ساتھ تمام لکھنے والے بھی مبارکباد اور شکریے کے مستحق ہیں، ان میں سے یقیناً بہت سے اپنا نام اچھے لکھنے والوں کی فہرست میں ضرور شامل کرا لیں گے.... میں ان سے لکھتے رہنے کی درخواست کرتا ہوں۔

آخر میں آپ سب سے درخواست ہے کہ ہمارے والد ابن صفی کو اپنی بہترین دعاؤں میں شامل رکھیے، ہم سب اہل خانہ بھی آپ سب کی دعاؤں کے طالب اور آپ سب کے لیے دعا گو ہیں۔

احقر

احمد صفی (عفی عنہ)

25جولائی 2018ء

لاہور، پاکستان۔

مضمون نمبر 01

ابن صفی سے میری شناسائی

حافظ ابو بکر

السلام علیکم۔

جب راقم کو "ابن صفی۔ایک عہد، ایک رجحان" والے سلسلے کا علم ہوا تو راقم کو خیال آیا کے کیوں نہ اس وسیع موضوع پر طبع آزمائی کی جائے۔ مگر یہ سوچتے ہی ہماری ٹانگیں اس طرح کانپنے لگیں جیسے جاڑے کا بخار ہو گیا ہو، سوچا پتہ نہیں **گروپ** میں کیسے کیسے چوٹی کے تجربہ کار لکھاری ہوں گے، وہاں ہم جیسے نو آموز و معصوم لکھاریوں کی کیا دال گلے گی!....

لیکن پھر سوچا کہ

اٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے
پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

اس شعر کی مصداق لکھنے کا مکمل ارادہ کر لیا، خیر اب آتے ہیں اصل موضوع کی طرف، جناب ابن صفی بلکہ اگر ہم ان کو استادِ محترم بھی کہیں تو کوئی مضائقہ نہیں، کیوں کہ آج ہم جو کچھ بھی ہیں ان کی وجہ سے ہیں، ورنہ ہمیں تو بات کرنے کی بھی تمیز نہ تھی۔

آج سے چار سال قبل جب راقم کے سر پر عشق کے جادو کے بجائے مطالعہ کا جادو سر چڑھ کر بولتا تھا تو ایک صاحب (اللہ ان کو اس کا اجر دے) نے ہماری دیوانگی کو دیکھتے ہوئے ہمیں ابن صفی کی عمران سیریز کا ناول "مونالیزا کی نواسی" اور "خونی فنکار" پکڑا دیا۔ بس پھر کیا تھا جب ہم نے ان دونوں ناولوں کا مطالعہ کیا تو سر پکڑ کر بیٹھ گئے، سارا ناول ہمارے سر کے اوپر سے کسی جیٹ طیارے کی طرح گزر گیا، بعد میں یہ انکشاف ہوا کے واقعی اس ناول کا پلاٹ باقی ناولوں سے مشکل تھا۔ ہم یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ ہم تب بھی ذہین تھے، بس یہ ناول سمجھ میں نہ آسکا۔

اس کے بعد ہمیں باقاعدہ عمران سیریز کا چسکا لگ گیا، پورے ہفتے کا جیب خرچ بچا کر ہم اردو بازار جا پہنچے، ہم نے ایک دکان دار سے کہا کہ ہمیں عمران سیریز کا ایک ناول دے دیں تو اس نے ہمیں

پہلے اوپر سے لے کر نیچے تک غور سے دیکھا جیسے کہ ہم مریخ سے آئے ہوں (یاد رہے اس وقت راقم کی عمر 11 سال تھی) پھر ہم نے کیسے دوکان دار کو مطمئن کیا کہ ہم نے ہی پڑھنا ہے وہ الگ داستان ہے۔

قصہ مختصر ہم ابھی تک جاسوسی دنیا اور عمران سیریز کا مطالعہ کر رہے ہیں، ابن صفی اور ان کے ناولوں کے بارے میں بس یہ کہنا چاہیں گے کہ استاد محترم کے انداز تحریر میں ایسا جادو ہے جو پڑھتا ہے دیوانہ ہو جاتا ہے، جاسوسی ناولز کا میدان ہو یا افسانہ نگاری کا میدان، کوئی بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا، ہم خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں اپنے استاد محترم کو جنہوں نے اس وقت قلم اٹھایا جب فحش رسالے مارکیٹ میں عام دستیاب تھے، انہوں نے نوجوان نسل کو جس طرح ادب کی طرف لگایا وہ واقعی ان کا ہم پر احسان تھا، ہم سب ان کے جتنے بھی شکر گزار ہوں وہ کم ہے، اللہ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

(کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو یہ سوچ کر در گزر کر دیجیے کہ راقم ابھی پندرہ سال کا معصوم سا لڑکا ہے)

اللہ حافظ

☆☆☆☆☆

تبصرے

ہم حافظ ابو بکر کو شاباش دیتے ہیں کہ انہوں نے سب سے پہلے تحریر بھجوائی اور ہماری ہمت بندھائی، ساتھ ہی ان کی حوصلہ افزائی بھی کرتے ہیں ان شاء اللہ وہ آئندہ مزید بہتر سے بہتر لکھ پائیں گے۔

حمیرا ثاقب

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ماشا اللہ.... زبردست لکھا ہے، اگر پندرہ سال کے ہو کر آپ نے اتنا اچھا لکھ لیا ہے تو ہم بیس بائیس سال والوں کو بھی لکھنا ہی پڑے گا۔

ایمانے زارا شاہ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت خوب.... چلیں آپ ہی کی تحریر بارش کا پہلا قطرہ ثابت ہوئی.... آپ کے جذبات و احساسات آپ کے لفظوں سے ظاہر ہو رہے ہیں اور ابن صفی صاحب کیلئے آپ کی محبت بہر طور محسوس کی جاسکتی ہے.... اب ہمارے لئے بھی دعا کرنا.... آپ کی تو ٹانگیں کانپنے لگی تھیں...."ہمرا پورا وجود ہی سسرا کانپنے لگت ہے"۔

سیف خان

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ماشاءاللہ! وہ کیا کہتے ہیں..... خدا کرے زور قلم مزید......
شاید غلط لکھ دیا ہے. اچھا جو بھی ہے آپ سمجھ تو گئے نا...!!!

فرحان خان

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت خوب ابو بکر! کم سن ہو کر بھی آپ نے اپنے خیالات کا اظہار بہت اچھے سے کیا، اور جس معصومیت سے آپ نے ابن صفی صاحب سے اپنی محبت اور عقیدت کو بیان کیا شاید ہی کوئی کر سکے۔

ظہیر اقبال

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ے لفظ کے داؤ پیچ کو چھوڑو

دیکھو میں دل ہی لے کے آیا ہوں

کیا محبت بھرا انداز ہے حافظ صاحب! خوش رہیں۔

معوذ سید

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

احمد صفی: حافظ صاحب نہایت شگفتہ تحریر.... اس تحریر نے تو ہمیں بھی ہماری پانچویں جماعت یاد دلا دی جب ہم نے عمران سیریز پڑھی اور یہ پتہ چلا کہ یار یہ ابو تو بڑی زبردست کہانی لکھتے ہیں.... بس وہ دن ہے اور آج کا دن، آپ سب کی طرح ان کے دیوانے ہو کر پڑھتے چلے جا رہے ہیں.... بے حد شکریہ بھیا ہمیں ماضی میں لے جانے کے لئے.... جئیں خوش رہیں۔

حافظ ابو بکر: میرے لئے بہت فخر کی بات ہے، جناب استاد محترم کے فرزند جناب احمد صفی صاحب نے حوصلہ افزائی کی.... بہت بہت بہت شکریہ۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت بہترین تحریر حافظ ابو بکر۔ معذرت کہ اس تحریر کو ابھی پڑھا.... بہترین تحریر.... جتنی تعریف کی جائے کم ہے.... آپ تو بہترین لکھنے والے بن سکتے ہیں.... جاری رکھیں.... بہت خوب.... اللہ کامیابیاں عطا فرمائے۔

سید فہد حسینی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ماشاءاللہ اے پندرہ سال کے معصوم حافظ، اب اگر یہ پختگی ہے تو وہ دن دور نہیں جب تمہارا شمار صف اوّل کے لکھنے والوں میں ہو گا۔

مشتاق احمد قریشی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت بہترین الفاظ میں آپ نے اپنے جذبات و احساسات کا اظہار کیا ہے، ابن صفی اور ان کے ناولوں سے آپ کی محبت قابل داد و تحسین ہے۔

سب سے زیادہ خوشی کی بات تو یہ ہے کہ آپ نے ہمیں اپنی تحریر بھیجنے میں بڑی پھرتی دکھائی، جب لوگ اس کشمکش میں پڑے تھے کہ کیا لکھیں کیا نہ لکھیں آپ نے سوچ کر تحریر لکھ ڈالی اور ہمیں بھیج بھی دی۔

اچھی اور شاندار تحریر لکھنے کے لئے میری طرف سے ڈھیروں مبارک باد، اپنے قلم کا جادو ایسے ہی جگاتے رہیں، امید ہے آئندہ بھی ہمیں آپ کی تحریریں پڑھنے کو ملتی رہیں گی۔

سید اسد عادل

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون نمبر 02

ابن صفی۔ ایک بے نظیر ناول نگار

فراز علی حیدری

اردو جاسوسی ادب میں جس مصنف کو ایشیاء میں سب سے زیادہ شہرت اور پذیرائی حاصل ہوئی وہ جناب اسرار احمد المعروف ابنِ صفی ہیں۔

جب 26 جولائی 1928ء کو صوبہ اتر پردیش کے الہٰ آباد میں، ابنِ صفی نے جنم لیا تو ان کے والدین کو اندازہ بھی نہ تھا کہ عام سے علاقے میں پیدا ہونے والے اس بچے کی شہرت چہار سو پھیل جائے گی، اور اس کے قلم سے تخلیق کردہ کردار اس کی موت کے بعد بھی اس کا نام زندہ رکھیں گے۔

ابنِ صفی کو اردو زبان میں جاسوسی ناول نگاری کا شہنشاہ کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا، جاسوسی کہانیاں اور ناول لکھنے والے تقریباً تمام مصنف ابنِ صفی مرحوم کو اپنا استاد تسلیم کرتے ہیں، بچوں اور نوعمروں کے محبوب ادیب جناب اشتیاق احمد مرحوم نے اپنے ناولز میں اکثر اوقات ابنِ صفی کا ذکرِ خیر کیا اور برملا انہیں اپنا استاد تسلیم کیا۔

میری کتابوں سے ملاقات پہلی جماعت میں ہوئی، جب میرے امی ابو نے مجھے اخبار بینی میں دلچسپی لیتے دیکھا تو ہاتھ پکڑ کر ابراہیم لائبریری لے آئے، جہاں سے وہ خود ابنِ صفی، اشتیاق احمد، ایم اے راحت، علیم الحق حقی کے ناولز سمیت جاسوسی اور سسپنس ڈائجسٹ وغیرہ لے کر پڑھا کرتے تھے۔

ابتداء میں تو مجھے نونہال اور اشتیاق احمد کے ناول تھمائے گئے، پھر پانچویں جماعت سے ابنِ صفی کے ناول پڑھنے لگا، چونکہ کچا ذہن تھا اور عمران سیریز تھوڑی مزاحیہ لگتی تھی اس لئے عمران سیریز پسندیدہ بن گئی، جاسوسی دنیا کے چند ناول پڑھ کر چھوڑ دیئے تھے، کیونکہ وہ کافی سنجیدہ سے لگتے تھے۔

ابنِ صفی کے علاوہ مظہر کلیم، ایم اے راحت، صفدر شاہین کی عمران سیریز پڑھی مگر جو لطف ابنِ صفی کے تحاریر میں تھا وہ کسی اور میں کہاں....!

ابنِ صفی کی ناول نگاری کی مکمل اور جامع تعریف تو میرے بس کی بات نہیں، اس لئے بس اپنی

محدود عقل کے مطابق جو کچھ ابھی تک محسوس کیا ہے اسے الفاظ میں ڈھال کر پیش کرنا چاہتا ہوں۔

سب سے پہلی اور خاص چیز ان کی کردار نگاری ہے، خدا ہی جانے کیا سوچ کر انہوں نے اپنے ناول کے مرکزی کردار تخلیق کئے کہ نصف صدی سے زائد عرصہ گزر جانے کے باوجود ان کے تخلیق کردہ کردار جاسوسی ادب سے شَغَف رکھنے والے افراد کے دل و دماغ پر راج کر رہے ہیں، انہوں نے اس خوبی سے کردار تخلیق کئے کہ ہر کردار کی عادات و اطوار، حرکات و سکنات، شخصی خاکہ نیز مکالمات ادا کرنے کا انداز تک دوسرے کرداروں سے بالکل جدا رکھا، کرنل فریدی کی سحر انگیز و بارعب شخصیت، کیپٹن حمید کی شوخ و چنچل لاپروائی سے بھری شخصیت، معصوم و شیطان عمران کی حماقت آمیز ذہانت اور اس کی پراسرار شخصیت، انور، رشیدہ کا عجیب و غریب کردار، جوزف جیسا عجیب و غریب مالک پرست کردار سمیت ہر کردار اپنی جگہ لاجواب رہا ہے۔

ابن صفی کے منفی کرداروں کی اگر بات کی جائے تو انہوں نے لیونارڈ، سنگ ہی، تھریسیا، ہمبگ دی گریٹ، بوغا، ڈاکٹر سلمان، ڈاکٹر ٹسڈل اور ایڈلاوا سمیت درجنوں ایسے کردار تخلیق کئے جو کہ مجرم ہونے کے باوجود قارئین کے پسندیدہ کردار بن گئے۔

اگر ان کی دوسری خصوصی خوبی کا ذکر کیا جائے تو وہ منظر نگاری ہے، کسی بھی کہانی کو سحر انگیز بنانے کے لئے اس کی منظر نگاری مضبوط ہونی چاہئے، ابنِ صفی مرحوم میں یہ صلاحیت بدرجہ اتم موجود تھی کہ وہ ایسی زبردست منظر کشی کرتے کہ قاری کی آنکھوں کے سامنے ان کے بیان کردہ منظر کی ویڈیو چلنے لگتی، اور پڑھنے والا پوری طرح ان کے ناول کے سحر میں ڈوب جاتا۔

منظر نگاری کے ساتھ ساتھ انہوں نے بہت سے مقامات بھی تخلیق کئے، جن کی شہرت آج بھی ویسی ہی ہے، اس کے علاوہ ان کے ناولز میں معاشرتی مسائل کا بھی ذکر ہوتا ہے، اکثر اوقات ان کے ناولز میں سیاسی طنز بھی ہوا کرتے تھے، بعض مذہبی باتیں اور پند و نصائح ایسے لطیف پیرائے میں بیان کرتے کہ دوست دشمن سب کے دل کو ان کی بیان کردہ بات چھو جاتی۔

مزاح نگاری میں بھی ان کو ملکہ حاصل تھا، سنجیدہ حالات والے ناول میں بعض اوقات ایسے مزاحیہ حالات اور مکالمات تخلیق کر دیتے کہ قاری کا ہنستے ہنستے برا حال ہو جاتا۔

ان کے ناول حقیقت سے کافی قریب ہوتے تھے، آج کل کے کچھ جعلی مصنفین کی طرح وہ اپنے

کرداروں کو مافوق الفطرت بنا کر پیش نہیں کرتے تھے، بلکہ ان کو عام انسانوں کی طرح حالات کا مقابلہ کرتے دکھاتے تھے، ان کے کردار کبھی فتح یاب ہوتے تو کبھی شکست کا منہ بھی دیکھتے۔

ابنِ صفی کا مطالعہ بہت وسیع تھا، اس لئے اکثر وہ اپنے ناول میں ملکی و غیر ملکی کلچر، سیاسی و سماجی حالات، مختلف اقوام کے عروج وزوال کے اسباب تحریر کیا کرتے تھے، یہ معلومات ان کے قارئین کے لئے ایک بہترین تحفہ ثابت ہوتی تھیں۔

انہوں اپنے ناولوں میں جاسوسی و جرائم کے مختلف اسراروں سے پردہ اٹھایا، مختلف قسم کے زہروں، جانوروں اور مختلف اقوام کے کلچر اور رہن سہن کا ذکر کیا، جو کہ حقیقت پر مبنی تھا، ان کا قاری گھر بیٹھے پوری دنیا کی سیر کر لیتا تھا۔

ان کی تعریف تو لامحدود ہوتی جائے گی، میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں، کیونکہ ابنِ صفی "ایک بے نظیر ناول نگار" اور ایک عظیم انسان تھے، جب بھی اور جہاں بھی جاسوسی ادب کا نام آئے گا وہاں ابنِ صفی کا نام لازمی لیا جائے گا۔ اللہ ابنِ صفی مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی قبر کو نور سے منور فرمائے۔ آمین۔

تبصرے

مختصر انداز میں ابن صفی صاحب کی ناول نگاری کے مختلف پہلوؤں کو آپ نے نہایت ہی عمدہ انداز میں بیان کیا، اور بے شک جب بھی اور جہاں بھی جاسوسی ادب کا نام آئے گا وہاں ابن صفی صاحب کا نام سب سے پہلے لیا جائے گا۔

ظہیر اقبال

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

احمد صفی : حمیرا، زویا، اسد اور دیگر دوستو! ان تحریروں کو محفوظ کر کے کیوں نہ ایک پی ڈی ایف کتاب انٹرنیٹ پر شائع کی جائے.... باقائدہ دیباچے اور شرکاء کے تعارف کے ساتھ، اس طرح آپ لوگوں کی محبت اور عقیدت کی نشانی محفوظ ہو جائے گی، مجھے یقین ہے کہ اردو ڈیجیٹل لائبریریز فخر سے اسے اپنے برقی خزانوں میں شامل کریں گی، اگر مناسب جانیں تو اس تجویز پر ضرور عمل کیجیے!

سید اسد عادل : جی جناب.... یہ تجویز بہت اچھی ہے، ہم نے بھی یہی سوچا تھا اور مشتاق احمد قریشی صاحب نے بھی اس کو کتابی شکل میں شائع کرنے کے لئے کہا تھا، اگر تحریریں ان کے معیار کے مطابق ہوئیں تو۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

نعیم شیخ : آہا.... ماشاءاللہ.... کافی محنت اور وقت نکال کر یاسر حسنین بھائی نے ایک لاجواب تحریر پوسٹ کی ہے، جسے ایک عمدہ تحقیق کے زمرے میں شامل کیا جائے تو اچھا رہے گا، بے شک ابن صفی صاحب ایک عہد کا نام ہے جو کبھی ختم نہیں ہو گا۔ پوری تحریر پر صرف ایک نکتہ پر مجھے اعتراض ہے (مزاحیہ طور پر) کہ ابن صفی صاحب کو اردو جاسوسی ناول نگاری کا شہنشاہ کہا جائے تو مبالغہ نہ ہو گا۔ بلکہ ابن صفی صاحب اردو جاسوسی ناول نگاری کے شہنشاہ تھے... ہیں.... اور.... رہیں گے۔

یاسر حسنین : بھائی جان یہ پوسٹ ہماری پیاری بٹیا زویا خان نے کی ہے، جو کہ ہماری بہن حمیرا ثاقب کے ساتھ مل کر اس سلسلے کو چلا رہی ہیں، اور یہ تحریر فراز علی حیدری کی ہے۔

نعیم شیخ : ارے ہاں یار.... میں نے پوسٹ کئے جانے والے کا نام دیکھا ہی نہیں تھا.... ٹھیک ہے پھر ساری تعریف زویا خان کی طرف منتقل کر دی جائے۔

فراز علی حیدری: نعیم شیخ! آپ کا اعتراض ریکارڈ ہو گیا ہے، آئندہ سے ابنِ صفی صاحب کو شہنشاہ جاسوسی ادب لکھا اور پکارا جائے گا۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ماشاء اللہ! بارک اللہ! میرے خیال میں یہ ایونٹ کی منتخب تحریروں میں سے ایک ہو گی! بڑے ٹھہراؤ اور اختصار کے ساتھ بڑی گہری لگاوٹ کا اظہار اور اہم پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے، فراز علی حیدری مبارک باد کے مستحق ہیں۔ میرا عید کے بعد فوراً کچھ لکھ مارنے کا ارادہ تھا مگر امتحانات.... طبیعت کی گرانی اور تھوڑی سی مصروفیات نے میرا بہت کچھ روک رکھا ہے.... چنانچہ تاخیر و التواء کے لئے معذرت خواہ ہوں۔

معوذ سید

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

کوئی شک نہیں، اردو جاسوسی ادب کے متعلق جو خدمات ابن صفی صاحب نے دیں، اور ان سب باتوں کو جس خوبصورتی سے پیش کیا گیا بہت اچھا لگا پڑھ کر، تحریر شاندار ہے، اور آخری پیراگراف سے پہلے لفظ "زہر" کے متعلق لگتا ہے کہ یہ بات کچھ ادھوری رہ گئی ہے شاید۔

سید فہد حسینی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اسماعیل بن محمد: کمال ہے بھئی، آپ تو پانچ سال کی عمر میں ہی اخبار پڑھ لیا کرتے تھے، حتیٰ کہ لائبریری بھی جانا شروع کر دیا....! جبکہ مجھے بتایا گیا تھا کہ ناول حرام ہوتے ہیں اور انہیں پڑھنے والے جہنم میں جائیں گے وغیرہ وغیرہ.... بہر حال خدا خوش رکھے، جیتا رکھے۔

فراز علی حیدری: جی بھائی ہمارے گھر میں میرے ابو اور پھوپھو ناولز، کتابوں اور اخبارات کے شوقین

تھے، میرے ابو روزانہ لائبریری جاتے تھے اور وہاں ایک آدھا گھنٹہ لگا کر کتاب تلاش کرتے تھے، تو لاشعوری طور پر ہمیں بھی کتابوں سے محبت ہو گئی تھی، اخبار بھی روزانہ بندھا ہوا تھا، اب ایسے ماحول میں کتاب بینی کا شوق تو پیدا ہو ہی جاتا ہے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اسماعیل بن محمد : اررر......ہاں، اب سمجھ میں آیا کہ انتظامیہ نے مردانہ مضامین، مرد ایڈمن اور زنانہ تحاریر، خاتونِ منتظم کے حوالے کرنے کا قانون کیوں جاری کیا ہے....اب دیکھیے ناں، جیسا کہ فراز صاحب نے اپنی تحریر میں ایک جملہ لکھا ہے...."پھر پانچویں جماعت سے ابنِ صفی کے ناول پڑھنے لگا"....جبکہ تحریر محترمہ زویا نے پیش کی ہے، اس حساب سے تو جملہ مذکور کچھ یوں ہونا چاہیے تھا...."پھر پانچویں جماعت سے ابنِ صفی کے ناول پڑھنے لگی"....اگر ایسا نہیں تو پھر یقیناً ناشر کو پٹھان سمجھنا چاہیے کیونکہ دنیا میں ایک ہی تو قوم ہے جو مذکر کو مونث اور مونث کو مذکر کے صیغہ میں استعمال کرتی ہے۔

یاسر حسنین : جناب، یہی تو آپ کا امتحان ہے کہ جاسوسی ناولوں کا قاری ہونے کے ناطے آپ ان باتوں کا کتنا دھیان رکھتے ہیں، صرف پوسٹ کرنے والے فرد کو دیکھتے ہیں یا ساتھ پوسٹر پر بھی نظر ڈالتے ہیں.... خیر آئندہ آپ کی شکایات کا ازالہ کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

فراز علی حیدری : تحریر کی حوصلہ افزائی اور پسند کرنے والے تمام حضرات و خواتین کا بہت بہت شکریہ، ان شاء اللہ آئندہ مزید بہتر لکھنے کی کوشش کروں گا۔ میں خاص طور پر شکریہ ادا کروں گا بھائی سید اسد عادل، عبد العلیم الحسینی، معاذ خان، محترمہ زویا خان، محترمہ صبیحہ یاسمین، محترمہ حمیرا ثاقب سمیت تمام ایڈمن ٹیم اور ممبرز کا جنھوں نے یہ سلسلہ شروع کیا اور مجھے لکھنے کا موقع دیا....بہت شکریہ۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

آپ کی تحریر جب آپ نے ارسال کی اسی وقت پڑھ لی تھی۔

مجھے کہنے دیجئے، تحریر مکمل طور پر پڑھ لینے کے بعد میں سوچتا رہ گیا تھا کہ کیا ہم کو اس کے بعد اس سے اچھی کوئی دوسری تحریر بھی ملے گی....!

یہ بات کہنے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ آپ کی تحریر بڑی شاندار ہے، ایک ایک لفظ کا انتخاب ابن صفی اور ان کے ناولوں کی محبت میں ڈوبا ہوا لگتا ہے، خراج عقیدت پیش کرنے کا یہ انداز مجھے بہت پسند آیا۔

آگے بھی لکھتے رہیں، اللہ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی تحریری کاوشات کو بہترین انداز میں رقم کرنے کی صلاحیت کو مزید جلا بخشے۔

سید اسد عادل

——*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*

مضمون نمبر 03

یومِ صفی

اطہر کلیم انصاری

؎ جو کہہ گئے وہی ٹھہرا ہمارا فن اسرارؔ

جو کہہ نہ پائے، نہ جانے وہ چیز کیا ہوتی

خوبرو چہرہ، سرخ و سپید رنگت، صحت مندی کی غمازی کرتا گٹھا ہوا جسم، عمر تیس اور بتیس کے درمیان، آنکھوں میں غنودگی کی سی کیفیت اور کشادہ پیشانی چیخ چیخ کر ہمت، ذہانت و خوبصورتی کی داستان بیان کر رہی تھی۔ عمدہ تراش کے بے داغ سوٹ اور کیڈی لاک جیسی گراں قیمت گاڑی کو دیکھ کر لگتا تھا کہ یہ نوجوان کسی جاگیر دار خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ اور ایسا کیوں نہ لگے جبکہ یہ نوجوان نواب عزیز الدین خان کا فرزند ارجمند احمد کمال فریدی ہے۔

"کرنل فریدی" اور اس جیسے بے شمار زندہ جاوید کرداروں کے خالق محترم جناب اسرار احمد (ابنِ صفی) صاحب کو اس دنیا سے گئے ہوئے تقریباً 37 برس بیت گئے مگر دنیا گواہ ہے کہ وہ آج بھی اپنے کرداروں میں اور اپنی تحاریر میں زندہ ہیں، زندہ ہی نہیں بلکہ وہ اپنے ایک ایک حرف ایک ایک جملے سے ہمیں ایک نئی سوچ و فکر دے رہے ہیں۔

1952ء میں ایک بوڑھی ملازمہ کے قتل کی داستان سے یہ سفر شروع ہوا..... اور اس سفر نے ہمیں شکرال، کراغال، مقلاق، زیرولینڈ، مریخ، تاریک وادی اور نہ جانے کن کن جہانوں کی سیر کرائی۔ سحر انگیز انداز بیان اور اپنے ہر ناول میں ان کا اچانک چونکا دینے والا اختتام قاری کو ایک عرصے تک اپنے سحر میں جکڑے رکھتا ہے۔

تھریسیا، سنگ ہی، لیونارڈ، جابِر، نانوتہ، جیرالڈ شاستری، بوغا، اور ان جیسے کئی طاقتور و ذہین ترین منفی کردار اور پھر ان کے مقابلے کے لئے فریدی و حمید، عمران و صفدر، انور و رشیدہ جیسے مثبت کرداروں کا حسین امتزاج، مزاح کے لئے کبھی قاسم کے شگوفے تو کبھی عمران کی حماقتیں، کبھی حمید کی شرارتیں تو کبھی سلیمان کی ہانڈی چولہے سے مغزماری قاری کو مکمل طور پر باندھے رکھنے کے لئے کمال درجے کی

صلاحیت رکھتی تھی۔

صرف کردار نگاری کی بات کی جائے تو یہ محترم ابنِ صفی صاحب کے ساتھ ناانصافی ہو گی، حالانکہ مجھ جیسے حقیر انسان کے الفاظ آپ کی صلاحیتوں کا مکمل احاطہ نہیں کر سکتے مگر کچھ اوصاف کا مختصر احاطہ تو کر ہی سکتے ہیں۔

ذہانت و ندرت خیالی کے معاملے میں شائد ہی کوئی ادیب ابنِ صفی صاحب کا ہم پلہ ہو۔ بھلا کوئی شخص موسیقی کے تختے پر چھبیس تاروں کی مدد سے کوئی کوڈ ورڈ لینگویج وضع کر سکتا ہے؟؟...... جیسا کہ موصوف نے "شوگر بینک" نامی ناول میں کر کے دکھایا، یہی نہیں بلکہ آپ کی کئی سائنس فکروں نے دنیا کو کئی ایجادات کی روشنی دی۔ یہ وہ سائنس فکشن تھے جو اُس دور کے لوگوں کو جادو نگری کی کہانیاں لگتے تھے، مگر آج ہم اپنی آنکھوں سے وہ ایجادات دیکھ رہے ہیں جن کا ذکر ابن صفی صاحب نے 40اور50 برس پہلے اپنے ناولوں میں کیا تھا۔

آج کے کئی "آئرن مین" اور "سوپر مین" ابنِ صفی صاحب کے خیال سے بہت حد تک مطابقت رکھتے ہیں، انہوں نے "طوفان کا اغوا" ناول میں جو "فولادی" پیش کیا تھا وہ اپنے آپ میں ایک انوکھا خیال تھا، جس زمانہ میں ان کا یہ ناول منظر عام پر آیا اس کے کچھ عرصہ بعد ہی روس میں اسی طرح کا ایک روبوٹ بھی تیار ہو چکا تھا، اسی طرح کی ایک چیز "موت کی آندھی" ناول میں بھی پیش کی گئی تھی۔ تاریک وادی کی سنہری کائی سے بَنا ٹرانس میٹر، الیکٹروگس، ڈاکٹر ٹسڈل کا دماغوں کی تبدیلی والا تجربہ، اور ان جیسے بے شمار سائنسی تجربات سے موصوف نے ہمیں روشناس کرایا۔

اسی کے ساتھ موصوف کی نفسیات پر بھی اتنی گہری نظر تھی کہ آپ کے ایک ایک نفسیاتی کردار پر پوری پوری کتابیں لکھی جاسکتی ہیں۔ مثال کے طور پر "عامرہ" جیسا معصوم کردار، "اذیت پسندی" کے رجحان میں مبتلا "زہریلا آدمی" اور "جنسی جنونیت" میں مبتلا "لیڈی سیتارام" آپ کے نفسیاتی کرداروں کی بہترین مثالیں ہیں۔

آپ کے لئے جتنا بھی لکھا جائے کم ہے، اس دنیا میں بہت ہی کم لوگ ایسے ہوں گے جو اپنے الفاظ کے ذریعہ آپ کے اوصاف و محاسن کا اپنے قلم سے احاطہ کر کے مکمل حق ادا کر پائیں گے۔ مَیں اپنے الفاظ میں تو بس اتنا کہوں گا کہ آپ کردار نگاری، منظر نگاری، ادب، نفسیات اور سائنس فکشن کے

ایک مکمل اور باکمال پیکیج کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اخیر میں دعا گو ہوں کہ اللہ موصوف کے درجات کو بلند فرمائے اور تا قیامت آپ کے نام کو بلند وبالا اور قائم ودائم رکھے..... آمین۔

☆☆☆☆☆

تبصرے

احمد صفی : بہت خوب تحریر.... خاص طور پر سائنس فکشن والے عنصر کا تذکرہ جس پر بہت جامع مضمون لکھا جا سکتا ہے، ژول ورن اور ایچ جی ویلز کے سائنس فکشن دنیا کی نظر میں ہیں مگر برصغیر کے اس مصنف نے جن ایجادات کا خواب دیکھا ان کی خبر صرف اسی خطے کے لوگوں تک پہنچی ہے، اب ضرورت ہے کہ پرستاروں ہی میں سے لوگ ان چیزوں پر لکھیں اور دنیا بھر تک پہنچائیں، بے حد شکریہ بھائی اطہر کلیم انصاری اور اتنے اچھے مضمون پر مبارک باد۔

اطہر کلیم انصاری: بے حد شکر گزار ہوں محترم احمد صفی صاحب، محبوب ترین مصنف وروحانی استاد محترم ابنِ صفی صاحب کے فرزند اگر آپ کے کسی کام کو سراہتے ہیں تو یہ یقیناً آپ کے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے، ہمیں فخر ہے کہ ہم ایک ایسے مصنف کے قاری ہیں جنھوں نے ہمیں اپنی تحاریر کے ذریعہ لکھنا سکھایا ہے، اللہ سے دعا ہے کہ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات کو بلند فرمائے۔
آمین ثم آمین

——*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*

ادا علی : اور بے چارے شہ زور کو کیوں بھول گئے آپ؟ بہت عجیب حالات تھے اس کے بھی۔

اطہر کلیم انصاری: واقعی یہ مضمون لکھتے وقت بے چارے شہ زور کا خیال نہیں آیا ذہن میں، ایسا شائد اس وجہ سے ہوا کہ کئی دنوں سے عمران سیریز کا کوئی ناول ہاتھ نہیں لگا۔

ادا علی : ابن صفی صاحب کا ہر کردار اپنی مثال آپ ہے، اتنے کرداروں کی الگ تھلگ نفسیات کے حساب سے مکالمے لکھنا انھیں کا فن تھا، کہ کردار کا جغرافیہ پڑھتے ہی آپ بنا نام پڑھے اسے پہچاننے لگتے ہیں، میں نے ابھی حال میں ہی انوکھی رہزنی پڑھا اور ناول کی شروعات میں ہی مجھے یقین ہو گیا تھا کہ یہ فریدی ہی ہے، جب کہ میں نے فریدی کے بہت کم ناول پڑھے ہیں۔

اطہر کلیم انصاری : جی بالکل! ویسے تو زبان، بیان، اسلوب، منظر نگاری اور دیگر تمام ہی شعبوں میں ابنِ صفی صاحب کا کوئی ثانی نہیں مگر کردار نگاری میں موصوف کو خصوصی کمال حاصل تھا اور شائد یہی وجہ

ہے کہ آج پچاس اور ساٹھ سال بعد بھی ان کے تخلیق کئے گئے کردار حقیقی دنیا کا حصہ لگتے ہیں۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

کیا زبردست لکھا ہے بھائی! داد اور مبارکباد کے لئے الفاظ نہیں ہیں!

جامعیت....، اختصار....، دلچسپی اور محبت سے بھرپور تحریر!

یوں لکھتے گئے ہیں گویا جاسوسی دنیا اور عمران سیریز پوری کی پوری ایک نظر میں سامنے ہو، تحریر کے ابتدائی حصے کے لیے الگ سے داد۔

”خط ان کا بہت خوب عبارت بہت اچھی

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ“

معوذ سید

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت خوب! ابن صفی کے تمام موضوعات کا احاطہ کرنا آسان نہیں، شاید یہی آپ نے بھی سوچا۔ سائنس فکشن کے موضوع کا نہایت جامع الفاظ میں احاطہ کیا ہے۔ کمال کی پوسٹ، خصوصاً شروعات نہایت عمدہ ہے۔

کیپٹن کولڈ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اطہر بھائی کی تحریروں کی یہ خاص بات ہے کہ وہ جس موضوع پر لکھتے ہیں اس کا مکمل احاطہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ زیر نظر تحریر بھی انھیں خوبیوں کی حامل ہے، اس سے پہلے انھوں نے ابن صفی کے ناولوں میں سائنس فکشن کے حوالہ سے بھی ایک تحریر لکھی تھی، ہمیں آج بھی وہ تحریر یاد ہے، اس میں اطہر بھائی نے بڑی چابک دستی کے ساتھ ابن صفی کے دماغ کی منتقلی والے خیال پر قلم آزمائی کی تھی۔

اس تحریر میں بھی ابن صفی کی ان تحریری صلاحیتوں اور کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے جس سے ایک دنیا ابھی لاعلم ہے۔

اطہر بھائی اتنی اچھی تحریر پیش کرنے کے لئے آپ کو دلی مبارک باد۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی تحریری صلاحیتوں میں مزید اضافہ کرے تاکہ ہمیں آپ کے قلم سے نکلی ہوئی تحریریں برابر پڑھنے کو ملتی رہیں۔

سید اسد عادل

––*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*

مضمون نمبر 04

مجدد عصر

مشتاق احمد قریشی

محترم ابن صفی صاحب کے قلم کا سفر غالباً 1951ء سے شروع ہوا تھا، شاید میں کچھ غلط لکھ گیا ہوں، دراصل سفر نہیں ایک نئے عہد کی ابتدا ہوئی تھی، اب ابن صفی کسی شخص کا نام نہیں بلکہ یہ ایک عہد کا استعارہ بن چکا ہے۔

ابن صفی نے جب قلم سنبھالا اس وقت لکھنے والوں یا ناول نگاروں کی ایک بھیڑ تھی جو بھیڑ چال چل رہی تھی، وہی لگے بندھے جملے، وہی لگے بندھے مکالمے، منظر نامے اور قاری کی دلچسپی کے لئے بے ہودہ اور فحش نگاری کی جارہی تھی۔

یوں تو اردو ناول کی ابتداء کا سہرہ ڈپٹی نذیر احمد کے سر جاتا ہے جو ان کے ناول "مراۃ العروس" سے شروع ہوتا ہے، اس کے بعد ایک طویل سلسلہ ہے جو منشی پریم چند تک پہنچتا ہے، ان کے بعد ہی ناول کے مزاج میں نمایاں تبدیلی آئی اور ناول اخلاق سوز ہوتا چلا گیا، اس دورِ پُر فتن میں ابن صفی نے ایک مجدد بن کر اپنے قلم کا عَلَم بُلند کیا، وہ اس میدان غلاظت میں اترے تاکہ معاشرے میں پھیلی ایک کریہہ الصورت رسم تحریر کو غلط اور غلیظ ثابت کر کے اس سے پڑھنے والوں کو نجات دلائی جاسکے، یقیناً یہ ایک بڑا چیلنج تھا جسے انہوں نے نا صرف سچ ثابت کر دکھایا بلکہ لوگوں میں اردو پڑھنے اور سمجھنے کا شعور اور شوق بھی پیدا کیا، ہندوستان یعنی بھارت جہاں اردو دم توڑ رہی تھی کسی قریب المرگ مریض کی مانند ایڑیاں رگڑ رہی تھی کو ابن صفی کے قلم نے سہارا ہی نہیں دیا بلکہ نئی زندگی بھی دی، بھارت میں تمام پڑھے لکھے لوگوں نے، اشاعتی اداروں نے اردو نستعلیق کی جگہ دیوناگری رسم الخط اپنالیا تھا، ابن صفی کے ناول اس اندھیری کال کوٹھڑی میں روشنی کی کرن بن کر سامنے آئے، ان کے جادو اثر قلم نے وہ کر دکھایا جو اس وقت کے جغادری لکھاری سوچتے ہوئے بھی گھبراتے تھے۔

ابن صفی کے عہد ساز قلم نے نا صرف قارئین میں اردو ناول پڑھنے کا ذوق پیدا کیا بلکہ معاشرے سے قلم کی گندگی کا صفایا بھی کیا۔ اب ابن صفی کسی فرد واحد کا نام نہیں بلکہ ایک عہد ہے جو

ان کے پڑھنے والوں کو قانون کی پاسداری، فحش لغویات سے دوری و اجتناب، بڑوں کی عزت و احترام کرنے کا سلیقہ، اپنے ارد گرد کی سازشوں سے ہوشیار ہوتے ہوئے معاشرے کے سلگتے ناسوروں، جرائم پیشہ افراد سے نمٹنے اور اپنے اخلاق اپنے آپ کو سنبھالنے کا فن سکھاتا ہے۔

اب آتے ہیں ابن صفی ایک رجحان کیسے ہیں۔۔۔؟ ابن صفی نے جو بھی لکھا، جیسا بھی لکھا وہ اس بات کی گواہی ہے کہ انہوں نے خوب بہت خوب لکھا، آج ابن صفی کی پہلی تحریر کو لکھے ہوئے نصف صدی سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے، لیکن اس کا اثر آج بھی اسی طرح محسوس کیا جارہا ہے جیسا کہ اس وقت جب وہ تحریر لکھی گئی تھی، ان کی تحریروں کا یہی حسن اور یہی خوبی ہے کہ وہ وقت کے گرداب میں کہیں گم نہیں ہوئیں، اس کے پڑھنے والے اب بھی اس سے اسی طرح محظوظ اور لطف اندوز ہو رہے ہیں، جو ابن صفی کے رجحان کا منہ بولتا ثبوت ہے، اسی رجحان نے اُن کے بے پناہ پیروکار پیدا کئے (میں نقال نہیں لکھ رہا) جنہوں نے ان کے کرداروں کے ساتھ جو بھی کیا جیسا بھی کیا وہ اپنی جگہ لیکن وہ تمام ہی لکھنے والے کچھ نہ کچھ لکھنے کی صلاحیتوں کے باوجود ابن صفی کے بنائے ہوئے دائرے سے باہر نہیں نکل سکے، بقول کئی لوگوں کے مکھی پہ مکھی مارنے کے باوجود وہ اپنے قلم کے جوہر اس طرح نہیں دکھا سکے جیسا کہ ابن صفی دکھا گئے کسی بھی لکھنے والے کی پیروی اس وقت ہی ممکن ہے جب نئے لکھنے والے اور شائع کرنے والے کو یہ یقین ہو کہ وہ اگر ابن صفی کی پیروی کرے گا تو ضرور پسند کیا جائے گا، کامیاب ہو جائے گا ورنہ ٹائیں ٹائیں فش ہو کر رہ جائے گا، اسی باعث ابن صفی صاحب کی پیروکاروں کے بھی پیروں کار سامنے آتے چلے گئے (یعنی نقال در نقال) یقیناً ابن صفی صاحب نے اپنے قلم کے جادو سے اردو دنیا کو خصوصاً ایک رجحان بخشا ہے، وہ ایک رجحان ساز شخصیت کے حامل تھے، اگر میں یوں کہوں کہ وہ جدید ناول کے مجدد تھے تو غلط نہ ہو گا، ناول کی جس جہد کو ڈپٹی نذیر احمد نے روشناس کیا تھا (پاکیزہ و بااخلاق) اسے ابن صفی نے از سر نو نا صرف زندہ کیا ہے بلکہ اسے ہمیشہ کے لیے امر کر دیا ہے۔

ابن صفی کو قلم سنبھالے نصف صدی سے زیادہ تقریباً چھیاسٹھ برس گزر چکے ہیں، ان کی تمام تحریریں آج بھی زندہ جاوید ہیں، وہ اسی طرح پر اثر اور دلچسپی لئے ہوئے ہیں جیسا کہ آج سے پچاس ساٹھ سال قبل دلچسپ تھیں، جبکہ ان کے تمام ہم عصر ناول نگار جنہوں نے بے پناہ لکھا صفحات کے صفحات سیاہ کئے ہوئے ہیں اپنے وقت کے بڑے بڑے اور اہم نام آج گمنام ہو چکے ہیں، اس بھیڑ کو چیر کر سامنے

آنے والا اپنے قلم کو تیشہ بنا کر لکھنے والا آج بھی اسی طرح مقبول اور ہر دل عزیز ہے اور خوب پڑھا و سمجھا جارہا ہے، اللہ ان کے پڑھنے والوں، ان کے چاہنے والوں، اور تمام محبانِ ابن صفی کو سلامت رکھے اور قدم قدم کامیابیوں سے ہمکنار کرے، آمین۔

تبصرے

جامع اور پختہ تحریر، صفی صاحب کی ناول نگاری کی مکمل تاریخ۔

ادا علی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

سید فہد حسینی : ماشااللہ.... یہ تحریر تو سب نئے پڑھنے والوں کے لئے بہت ہی ضروری ہے، پرانوں کے لئے تو ضروری ہے کہ ان کے بھی علم میں کچھ اضافہ ہو گا، اور ان لوگوں کے لیے بھی ضروری ہے جن کا ذکر یہاں کرنے کا دل نہیں کرتا، بس یوں سمجھیں کہ ابن صفی صاحب کے چاہنے والوں کا دل دکھانے کی کوشش کرنے والے لوگ ہیں، ان کا تو ذکر کرنا ہی نہیں چاہیئے، مگر یہ تحریر بہت اچھی ہے اور جب بھی کسی نئے پڑھنے والے کو ابن صفی صاحب کی جاسوسی دنیا و عمران سیریز سے متعارف کرانا ہو تو اپنی کوششوں کے ساتھ مشتاق احمد قریشی صاحب کی یہ تحریر اور اطہر صاحب والی تحریر اور فراز حیدری صاحب والی تحریر بھی ضرور دکھانا چاہیئے۔

اطہر کلیم انصاری: بہت شکریہ محترم جو ناچیز کی کاوش کو اس قابل سمجھا۔ ویسے محترم مشتاق صاحب کی تحریر کے حوالے سے کی گئی باتوں سے صدفی صد متفق ہوں، نئے قارئین کو یہ تحریر ضرور پڑھنا چاہیئے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

سب سے پہلے تو نہایت ہی محترم و مکرم جناب مشتاق احمد قریشی صاحب کی خدمت میں ڈھیروں تشکر و امتنان کہ انہوں نے ہم طلباء کو اپنی تحریر سے نوازا۔

داد و تحسین تو چھوٹا منہ اور بڑی بات ہو جائے گی، بس عرض ہے کہ یہ تحریر بہت مفید اور بہت کچھ سکھانے والی ہے، اور یہ پورے گروپ کی خوش قسمتی ہے کہ سر مشتاق احمد قریشی صاحب کی تحریر یہاں شائع کی گئی۔

معوذ سید

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

عہد اور رجحان کا فرق بخوبی سمجھایا ہے آپ نے، بہت خوب اور تعریف کے لیے ظاہر ہے

ہمارے الفاظ کم ہیں۔

محمد زبیر

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بے شک متفق ہوں، ابن صفی اردو ادب کے دوسرے بانی ہیں، انہوں نے جو ناول تحریر کئے وہ آنے والی صدیوں کا بھی نچوڑ ٹھہریں گے، اس دور میں جب "نیٹ بینی" کتب بینی سے بڑھ چکی ہے، اس کے باوجود عمران سیریز اور جاسوسی دنیا کا طلسم کوئی نہیں توڑ سکتا۔

ملک فرخ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت عمدہ تحریر، ابن صفی سے محبت آپ کی تحریر سے عیاں ہے۔ ابن صفی واقعی مجدد عصر تھے، انہوں نے جو بنیاد ڈالی اس پر سینکڑوں لوگوں نے لکھا، ہزاروں ناول وجود میں آئے، ان کو وقتی پذیرائی بھی ملی، وجہ صرف ایک تھی کہ یہ سارے ہی ناول ابن صفی کے کرداروں پر لکھے گئے تھے۔

کچھ لوگوں نے خلوص نیت سے لکھا اور بہت اچھا لکھا اور کسی حد تک کرداروں کا حق ادا کر دیا۔

لیکن پھر وہی ڈھاک کے تین پات، جو بات ابن صفی کے قلم میں تھی وہ یہ سب مل کر بھی اپنی تحریروں میں نہ لا سکے، اور زمانہ کی گردش میں کہیں گم ہو کر رہ گئے۔

ابن صفی کا ایک ایک ناول ایک ایک کردار لوگوں کے دلوں میں اپنی اتنی گہری چھاپ چھوڑ گیا ہے کہ اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود بھی ان کی تحریروں کی تابانی روز اول کی طرح قائم و دائم ہے۔

پڑھنے والوں کو جو مزہ ابن صفی کے ناولوں میں ملتا ہے وہ کسی بھی دوسرے دو نمبری لکھاری کی کہانی میں نہیں۔

آخر میں اللہ سے دعا ہے کہ وہ ابن صفی صاحب کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے....

آمین۔

سید اسد عادل

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ثاقب شیخ : جغادری لکھاری پر کچھ روشنی ڈال دیں۔

مشتاق احمد قریشی : جغادری لکھاری پرانے اور بڑے لکھنے والے، اس وقت جن لکھنے والوں کا دور تھا اُن میں نسیم انہونوی، خان محبوب طرزی، مجاہد لکھنوی، شوکت تھانوی وغیرہ۔
ان لکھنے والوں نے رومانی ناول لکھے اور انتہائی فحش ناول بھی قلمی ناموں سے لکھے۔

عامر اقبال ارائیں: درست فرمایا، بہت بڑے بڑے ناموں نے فحش نگاری اور قوم کی کردار کشی کی، قلیل سے پیسوں کے عوض، آپ کے مذکور ناموں میں سے ہی ایک کو دنیائے اردو وہی وہانوی کے نام سے جانتی ہے۔

مشتاق احمد قریشی : ایک نے نہیں چاروں ہی نے اس قلمی نام سے لکھا ہے۔

عامر اقبال ارائیں: یہ تو آپ نے خبر شکن (breaking news) کی قسم کا دھماکہ کر دیا، ہمیں شوکت تھانوی کے بارے میں تو علم تھا۔

ایم. خالد بھٹی : مشتاق احمد قریشی سر، آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں، اگر آپ کی اجازت ہو؟

مشتاق احمد قریشی : ضرور ی پوچھیے۔

ایم. خالد بھٹی : شکریہ سر، 93ء یا 94ء تک نئے افق اور نیا رخ ڈائجسٹ میں باقاعدگی کے ساتھ عمران سیریز اور جاسوسی دنیا کے ناول ہر ماہ چھپا کرتے تھے، اور نئے افق کے ٹائٹل پر بھی ابن صفی پرنٹ ہوتا تھا، لیکن اس کے بعد اچانک ابن صفی کا نام بالکل ہی فراموش کر دیا گیا، ایسا کیوں کیا گیا؟ جولائی کا نئے افق ابن صفی نمبر ہوا کرتا تھا، بعد میں وہ سلسلہ بھی ختم ہو گیا؟

مشتاق احمد قریشی : آپ نے درست فرمایا کیونکہ میری غلطی کی باعث جناب ابن صفی صاحب کی فیملی نے پابند کر دیا تھا۔

سید اسد عادل : شاید آپ کا اشارہ کاپی رائیٹ والے قانون کی طرف ہے۔؟

ایم. خالد بھٹی : شکریہ جناب.... یقیناً یہ فیصلہ انتہائی معقول وجہ کی بنا پر کیا گیا ہو گا، لیکن مجھ سمیت بہت سے قارئین کے لئے یہ بہت ہی افسوسناک تھا، حالانکہ اس وقت بھی میرے پاس ابن صفی کے ناولوں کا پورا سیٹ موجود تھا، جسے میں کئی بار پڑھ بھی چکا تھا، لیکن ان ڈائجسٹوں میں چھپنے والے ابن صفی کے ناولوں کو پڑھنے کا اپنا الگ ہی مزہ تھا۔ ایک اور بات جو دعویٰ سے کہتا ہوں، آج نیٹ پر یا کہیں بھی مرحوم ابن صفی کے متعلق جتنی بھی معلومات موجود ہیں وہ نئے افق کے متعدد ابن صفی نمبرز کی ہی

بدولت ہیں۔ آج بھی کوئی نئی بات نہیں کی جارہی ہے، یہ سب ان نمبرز میں کئی کئی بار چھپ چکا تھا۔

––*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*

مشتاق قریشی صاحب جیسے لوگ ہمارا اثاثہ ہیں، ان سے اپنے اس تمام ورثے کو ہمیں نئی نسل کے لئے لے کر محفوظ کرلینا چاہیئے۔

حمیرا ثاقب

––*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*

قیوم خان : مشتاق صاحب کی تحریر پڑھ کر مجھے ایسا محسوس ہوا کہ یہ سب میرے ہی خیالات ہیں، بہت بہت شکریہ جناب۔

ابن صفی صاحب کی ناولوں سے دیوانگی کی حد تک شوق 17 سال کی عمر سے تھا، رات کے وقت جب سب روشنیاں بند ہو جاتیں تو گودڑی (رضائی) اوڑھ کر بیٹری (ٹارچ) کے ذریعے ناول پڑھتا تھا، والد صاحب آٹھ کروڑ بار ڈانٹتے تھے، آج میں 70 سال کا ہوں، نگاہیں ڈھونڈتی رہتی ہیں، کہاں ہیں ابن صفی صاحب کے ناول۔؟

سید فہد حسینی: ماشااللہ، اور آج پہلی بار آپ سے متعارف ہوئے ہیں ہم، پھر تو آپ نے ابن صفی صاحب کو دیکھا بھی ہو گا، اور ابن صفی صاحب سے متعلق کوئی نہ کوئی واقعہ بھی یاد ہو گا؟ جاسوسی دنیا اور عمران سیریز آپ نے کس طرح پڑھی؟ باقی سب فریدی حمید عمران کے بارے میں کیا کہتے تھے؟ کبھی اپنے خیالات کا اظہار ضرور کریں یہاں۔

––*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*

مضمون نمبر 05

دور جدید اور ابن صفی

سید فہد حسینی

ابن صفی صاحب پر کچھ لکھنا گویا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے، ان گنت موضوعات پر ابن صفی صاحب نے لکھا، اگر ان موضوعات کو باری باری شمار کیا جائے تو اس پر ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ میں کوئی رائٹر نہیں اس لئے شائد ابن صفی پر کچھ خاص نہ لکھ سکوں کیونکہ پہلے کبھی لکھا نہیں، پھر بھی اپنی سی کوشش ہے کہ کچھ سطریں لکھ کر اپنی عقیدت کو الفاظ کے روپ میں ڈھال دوں۔

میرے ذاتی اندازے کے مطابق پاکستان وہندوستان میں اردو زبان جاننے والے فریدی، حمید، عمران و قاسم سے 85 فی صد لوگ تو ضرور واقف ہوں گے۔جب بھی اردو جاسوسی ادب کا نام آئے گا تو ابن صفی صاجب کا نام سرِفہرست ہو گا یا کم از کم بانیوں میں تو ضرور شمار ہو گا، جب بھی اردو ادب کو فروغ دینے والوں کا ذکر آئے گا تو حقیقت کو دیکھا جائے تو کہیں نہ کہیں ابن صفی صاحب کا نام بھی نظر آئے گا۔

ابن صفی صاحب نے صرف جاسوسی پر ہی نہیں لکھا بلکہ بہت سارے انسانی زندگی پر اثر انداز ہونے والے موضوعات پر بھی لکھا، یعنی اردو جاسوسی ادب پڑھتے ہی پڑھتے ساتھ ہم دیگر کئی اہم موضوعات کو بھی جاننے لگتے ہیں، جن کا ہماری زندگی سے کہیں نہ کہیں تعلق ضرور ہوتا ہے۔ابن صفی صاحب ایک ایسے ہر دل عزیز مصنف ہیں جن کے ناول الماری میں کم اور لوگوں کے سرہانے اور تکیہ کے نیچے زیادہ ملتے ہیں، حال ہی میں، میں اپنے کالج کی لائبریری میں ابن صفی صاحب کے ناول تلاش کرتا رہا، ہمارے ادارے میں سٹاف کے علاوہ ہر طالب علم کو صرف چودہ دن دیئے جاتے ہیں کہ وہ کوئی بھی کتاب پڑھ کر مقررہ وقت پر واپس کر دے، مگر پڑھنے والے طلبہ نے ابن صفی صاحب کے ناول کافی عرصہ واپس نہیں کئے، میں نے یہ ناول کئی بار لائبریری میں تلاش کئے پھر گرمی کی چھٹیوں سے پہلے ناول لائبریری کی الماری میں نظر آئے تو اندازے سے معلوم ہوا کہ طالب علم ناول ایک دوسرے کو پڑھنے کے لئے دے دیتے ہیں اسی لئے ناول لائبریری میں پہنچنے کے بجائے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ

منتقل ہوتے رہتے ہیں، اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ طلباء کے درمیان ابن صفی کے ناول کس قدر مقبول ہیں، یہی وجہ ہے کہ کالج کی لائبریری میں ان کے ناول نظر نہیں آتے۔

میرے ساتھ خود بھی یہی معاملہ ہے، یعنی ابن صفی صاجب کے کچھ ناول میرے پاس ہیں اور ان کو کئی بار پڑھا ہے مگر پھر بھی کبھی کبھار کوئی ناول پڑھتے پڑھتے سرہانے رہ جاتا ہے، یہ ناول ایسے ہیں کہ بار بار پڑھیں تو سوائے چند خاص واقعات کے ہر بار ناول میں کچھ نہ کچھ نیا ضرور نظر آتا ہے، چاہے سائنس ہو یا سراغ رسانی، ایکشن ہو یا نفسیات، سسپنس ہو یا مزاح، بین الاقوامی سطح کی بات ہو یا قومی سطح کی، غرض یہ کہ اردو سِری ادب ہو یا کوئی بھی موضوع ہو ہر موضوع پر ابن صفی صاحب کو کمال حاصل تھا۔

ابن صفی صاحب نے جو کچھ لکھا اس میں سے کسی ایک موضوع پر لکھنا بھی بہت مشکل لگتا ہے، کیونکہ انہوں نے ہر ایک موضوع کو ایک خاص رنگ میں پیش کیا ہے۔ مثال کے طور پر سائنس کو ہی لے لیجیے کہ ابن صفی صاحب نے سائنس پر کیا لکھا تو کئی ناولوں میں سائنس اور سائنسی آلات کا ذکر بخوبی ملتا ہے، جس کی کئی مثالیں ہیں جیسا کہ ان کے ایک ناول میں بیان کیا گیا ایک سائنسی آلہ ابھی اسی سال 2017ء میں بنایا گیا جو کسی دوسری زبان میں کہی گئی بات کو اس زبان میں تبدیل کر کے آپ کو بتائے گا جس کو آپ سمجھتے ہوں کہ کہنے والے نے کیا کچھ کہا، ناول طوفان کا اغوا کا روبورٹ جس کا فرضی نام ابن صفی صاجب نے "فولادی" رکھا تھا، اسی قسم کا ایک روبوٹ دس سال بعد روس نے بنا ڈالا جو ٹریفک کو کنٹرول کرتا تھا، ایک اور بات بھی ہے جس پر شاید ابھی تک غور نہیں کیا گیا، کیونکہ ایک جھلک کی طرح اس بات پر ابن صفی صاحب نے روشنی ڈالی تھی وہ یہ کہ ناول زمین کے بادل کے آخری لمحات میں جو فریدی حمید و عمران کا مشترکہ کارنامہ تھا میں کرنل فریدی ایک اڑن طشتری کو کنٹرول کرنے کا نظام سمجھ جاتا ہے جو اسکرین کے ذریعے کنٹرول کیا جاتا ہے، اور پھر آج کل کے "ٹچ موبائل" اور دیگر مشینوں کو دیکھا جائے تو اب ہر نئی مشین اسکرین ہی سے کنٹرول ہوتی ہے، اس دور میں کسی ایسی مشین یا موبائل کا وجود تو دور کی بات ہے تصور بھی نہیں تھا جو آج کل ہم استعمال کر رہے ہیں۔

اگر دیکھا جائے تو ابن صفی صاحب کے ہر ایک موضوع پر الگ الگ ایک کتاب یا کتابچہ ضرور بن سکتا ہے، ابن صفی صاحب کی شاعری کے ساتھ ساتھ ان کے ناولوں میں جو اکثر اقوال ملتے ہیں ان

سے ہمیں بہت کچھ سیکھنے سمجھنے کو ملتا ہے، ان کے یہاں صرف جاسوسی، ایکشن و ذہانت ہی نہیں بلکہ اخلاقیات، سماجیات سے متعلق اہم باتیں بھی سیکھنے کو ملتی ہیں۔

جس وقت میں جماعت پنجم میں تھا اس وقت ابن صفی صاحب کے ناول فریدی اور لیونارڈ، پانی کا دھواں، جاپان کا فتنہ اور سوالیہ نشان وغیرہ کو پڑھا تھا، اس وقت یہ تو نہیں معلوم تھا کہ مصنف کیا ہوتا ہے، مگر فریدی و حمید سے الفت سی ہو گئی تھی، پھر عمران سے بھی تھوڑی واقفیت ہوئی اور وہ بھی پسندیدہ کرداروں کی لسٹ میں آگیا۔ ابن صفی صاجب کے مذکورہ ناولوں کے ساتھ میں نے اکرم الٰہ آبادی صاحب کا بھی ایک ناول موت کا سفر پڑھا، یہ ناول بھی مجھے خوب پسند آیا، لیکن جو محبت و انسیت مجھے ابن صفی صاحب سے ہے وہ کسی دوسرے سے نہیں ہو سکی۔

ابن صفی صاحب کے جو ناول میں نے سب سے پہلے پڑھے ان کی ایک خاص بات یہ ہے کہ یہ ناول کراچی میں ابن صفی صاحب مرحوم نے خود میرے والد صاحب مرحوم کو دیئے تھے، یہ میری پیدائش سے بھی شاید 20 یا 25 سال پہلے کی بات ہے، والد صاحب نے یہ سوچ کر وہ ناول سنبھال کر رکھے تھے کہ اگر کبھی شادی ہوئی، کوئی اولاد ہوئی، تو میری اولاد بڑی ہو کر یہ ناول پڑھ کر ذہین ضرور ہو گی، آخرکار یہ ناول اس طرح مجھے وراثت میں ملے جن کو میں نے پانچویں جماعت میں پڑھا، بڑے ہونے کے ساتھ ہی ساتھ مجھے جب بھی ان ناولوں کو پڑھنے کا موقع ملا تو میں نے یہ موقع کبھی نہیں گنوایا۔

اللہ کا شکر ہے میں جیسا بھی ہوں اللہ کے فضل و کرم سے بہتر ہوں، ہمارا بہتر کردار و بہتر اخلاق اور ہماری بہتر شخصیت ہمارے والدین و معلّم کی بدولت اچھی ہوتی ہے، والدین اور استاد کی دی ہوئی تعلیم و تربیت ہمیں اچھا انسان بناتی ہے، ہمارا معاشرہ اور زندگی کے تجربات ہمیں سکھاتے ہیں، اور میں سمجھتا ہوں کہ والدین کے ساتھ ساتھ ابن صفی نے ہر ہر میدان میں ایک معلم کی طرح ہماری تربیت کی ہے۔

ابن صفی صاحب کو پڑھ کر تھکے ہوئے ذہنوں کو تفریح کا سامان مل جاتا ہے، الجھے ہوئے دلوں کو قرار آجاتا ہے، ان کے ناولوں سے اردو جاسوسی ادب اور علم کی کئی باتیں ہمیں سیکھنے کو ملتی ہیں، ابن صفی صاحب پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے، اور آگے بھی لکھا جاتا رہے گا، حالانکہ میں خود کو کسی قابل نہیں سمجھتا لیکن اسی سلسلہ کی تجدید کے لئے میں نے بھی اپنے ناکارہ قلم سے ان کی شخصیت پر اپنی بساط بھر

لکھنے کی کوشش کی ہے۔

ابن صفی صاحب کے لئے دعا ہے کہ اللہ ان کے درجات بلند فرمائے.... آمین۔

☆☆☆☆☆

تبصرے

صبیحہ یاسمین: بہت خوب.... میں آپ کی تحریر کی منتظر تھی، حالانکہ کسی بھی پوسٹ پر آپ کے کمنٹس کو جمع کر دیا جائے تو بھی ایک اعلیٰ مضمون تیار ہو سکتا ہے، آپ کے والد صاحب کو ابن صفی نے بذات خود جو کتاب دی، یہ اسی کا اثر ہے جو بنیاد بھی اچھی رہی اور عمارت بھی۔

واقعی درست کہا آپ نے، ہماری تربیت میں ابن صفی کا بھی اہم کردار ہے۔

سید فہد حسینی: بہت بہت شکریہ.... یہی بات ہے کہ مختلف گروپس میں کئے گئے میرے چھوٹے چھوٹے کمنٹس کو اگر جمع کر دیا جائے تو ایک الگ مضمون بن سکتا ہے، میں نے کبھی تحریر یا مضمون نہیں لکھا، یہ پہلی کوشش ہے جو مضمون کی شکل میں پیش کیا ہے، بہت شکریہ۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

زبردست عمدہ اور والہانہ جذبے سے آپ نے محبوب مصنف کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے، تحریر میں ابنِ صفی مرحوم کی ناول نگاری کی عمدہ اور سلیس انداز میں تشریح کی ہے۔

فراز علی حیدری

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ماشاءاللہ! بہت ہی اچھے انداز میں بہترین تحریر، ڈھیروں داد و تحسین محترم فہد حسینی صاحب کے لئے، آپ کی اس بات سے صدفی صد متفق ہوں کہ ہماری تربیت میں ابنِ صفی صاحب کے ناولوں نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہ سن کر آپ پر رشک آرہا ہے آپ کے پاس وہ ناول موجود ہیں جو بذاتِ خود ابنِ صفی صاحب نے آپ کے والد صاحب کو دیئے تھے۔

اطہر کلیم انصاری

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

دی گریٹ ابن صفی فینز کلب کو نیا لکھاری مبارک ہو، ایسے ہی لکھتے رہیں، آپ کو جو گفٹ دیا گیا ہے اس کو ضائع نہ کریں۔

جوہر علی

بہت بہت مبارک باد جناب سید فہد حسینی صاحب.... بہت عمدہ بہتر انداز میں آپ نے اپنے دل کی ترجمانی کی ہے۔

دوسری بات آپ ایک خوش قسمت انسان ہیں جو خود ابن صفی صاحب کے ہدیہ کئے ناولوں کو پڑھ رہے ہیں.... اور واقعی یہ ایک بہت بڑے امتیاز کی بات ہے۔

واصل حسینی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بالکل صاف ہاتھوں سے اپنا دل نکال کر پیش کر دیا، بہت خوب!

ثاقب شیخ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

یار اتنی محبتیں...! رشک آتا ہے ابنِ صفی پر...! فہد صاحب کا ایک ایک لفظ کتنی گہری محبت ظاہر کرتا ہے، دل پہ راج کرتے ہیں ابنِ صفی۔

معوذ سید

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اسماعیل بن محمد : مجھے اس بزم میں شامل ہوئے قریب قریب دو سال ہو چلے ہیں، لیکن پہلی دفعہ فہد صاحب کا مضمون پڑھنے کو ملا، اگرچہ مضمون کم اور آپ بیتی زیادہ ہے لیکن ہے دلچسپ، نیز آپ کے والد محترم کی ابن صفی سے ملاقات کا احوال پہلے بھی کہیں سن رکھا ہے، شاید آپ ہی نے بتایا تھا، یا پھر....! خیر بارگاہ الٰہی میں آپ کے والد بزرگوار کے لئے مغفرت کا طالب ہوں۔

سید فہد حسینی : بہت شکریہ اسماعیل صاحب، مضمون بھی اور تھوڑی آپ بیتی بھی دونوں کو مکس کر کے اپنے دلی جذبات بیان کئے ہیں، تاکہ مضمون بھی رہے اور آپ بیتی بھی، ویسے میں چھوٹے موٹے کمنٹس کی شکل میں حقائق بتاتا رہتا ہوں، تحریر اور مضمون کی شکل میں پہلی کاوش ہے اور کسی بھی جگہ تحریر نہیں لکھی، آپ کے تبصرہ کا بہت شکریہ۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت خوب.... بہت اچھا لکھا آپ نے۔ ع

"ترے ہر لفظ پہ عقیدت کا گماں ہوتا ہے"

ادا علی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت ہی شاندار الفاظ میں ستائش اس فرد کو جس نے اپنی کتابوں کو آئینہ سکندری بنایا، اس آئینے سے ہم نے آنے والی دنیا کی تصویر دیکھی لیکن اپنی کم عقلی کی وجہ سے اس وقت نہ سمجھ سکے اور اب دور جدید میں ان چیزوں کو دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں کہ یہ تو ابن صفی صاحب نے چالیس سال قبل ہی بتا دیا تھا۔

آئی مس یُو ابنِ صفی صاحب۔

ملک فرخ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ظہیر اقبال: ویری گڈ فہد حسینی بھائی۔ ابن صفی صاحب ایک ہر دل عزیز مصنف تھے، ان کے دیوانوں کی عقیدت و محبت کم ہونے کہ بجائے بڑھتی جاتی ہے۔

سید فہد حسینی: بہت شکریہ ظہیر اقبال صاحب، بے شک ابن صفی صاحب کے چاہنے والے روز بروز بڑھ رہے ہیں اور حقیقت آخر کار سب کو پتہ چل ہی جاتی ہے، خوشی ہوئی آپ کے تبصرے سے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

سید اسد عادل: بہت ہی شاندار اور دل کو چھو لینے والا مضمون ہے، پڑھ کر مزہ آگیا، بہت کم لوگ چنیدہ الفاظ میں اپنے جذبات کا اظہار کر پاتے ہیں، لیکن سید فہد حسینی صاحب نے اپنے دلی جذبات کو الفاظ کا جو روپ دیا ہے وہ واقعی قابل تعریف ہے۔

تحریر کی شگفتگی شروع لائین سے ہی قائم ہے، جیسے جیسے آگے پڑھتے گئے مزہ اور بڑھتا چلا گیا۔ ابن صفی کی ایک خاص بات یہ ہے کہ وہ اپنی قارئین کو نہ صرف ذہنی تفریح بہم پہنچاتے ہیں بلکہ ان کی تربیت کا بھی خیال رکھتے ہیں۔

جاسوسی ناولوں کے حوالے سے کئی لوگوں نے بارہا یہ اعتراض بھی کیا کہ ان کو پڑھ کر لوگ جرائم کی طرف مائل ہوتے ہیں، بات کسی حد تک دل کو لگتی ہے، لیکن ابن صفی صاحب نے جس انداز

میں اچھائی اور برائی کا اپنے ناولوں میں ذکر کیا ہے اور برائی کا انجام برا ہی بتایا ہے تو لوگ غیر شعوری طور پر جرائم کو برا ہی سمجھتے ہیں اس سے سبق لیتے ہیں۔

ابن صفی صاحب کبھی کسی پر اپنی رائے نہیں ٹھونستے، اچھائی اور برائی دونوں کی نشاندہی کر کے قاری کو خود ہی فیصلہ کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں کہ "اچھائی کا ساتھ دینے میں ہی بھلائی ہے" ورنہ برائی کا انجام برا ہی ہوتا ہے۔

فہد بھائی کی تحریر پڑھ کر دل خوش ہو گیا، انہوں نے اپنا ایک مشن بنایا ہوا ہے، ہر ایک کو ابن صفی کے ناول سجیسٹ کرتے ہیں، تا کہ لوگوں کو اصل اور نقل کا فرق معلوم ہو سکے۔ میری اللہ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی ابن صفی سے محبت کو برقرار رکھے، اور ابن صفی صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔

سید فہد حسینی: آمین.... بہت بہت شکریہ آپ کے اس خوبصورت تبصرے کا سید اسد عادل صاحب.... بہت اچھا لگا.... دیگر ممبرز کے سراہنے کے ساتھ ساتھ آپ کے ان جملوں نے بھی کافی حوصلہ دیا، اللہ آپ کو کامیابیاں عطا فرمائے۔

سید اسد عادل: آمین.... جزاک اللہ خیر.... آپ یونہی لکھتے رہیں، ویسے بھی میں جانتا ہوں آپ لکھنے سے گھبراتے نہیں، مختلف پوسٹوں پر آپ کے لمبے چوڑے کمنٹ دیکھ کر دل خوش ہو جاتا ہے، آپ کو اپنی بات کہنے کا ڈھنگ بخوبی آتا ہے۔

سید فہد حسینی: بالکل یہی بات ہے، میں بغیر کسی ڈر کے مختلف گروپس میں یہ حقائق لکھتا ہوں، یہاں کیونکہ ایک تحریر لکھنی تھی اس لیے دل میں کچھ ڈر سا تھا کہ پتہ نہیں کیسی تحریر بنے، اگر ذہن میں وہی باتیں ہوتیں جو مختلف گروپس میں پوسٹ کرتا رہتا ہوں تو پھر تحریر میں کافی چیزیں مزید پیش کرتا، ان شاء اللہ کوشش رہے گی کہ مزید بھی لکھا جائے، آپ کا بہت شکریہ۔

سیما یوسفزئی: عادل بھائی سے متفق ہوں بالکل درست کہا فہد صاحب کے بارے میں میری بھی یہی رائے ہے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت خوب.... پڑھ کر بہت اچھا لگا، تعریف کے لئے الفاظ نہیں مل رہے ہیں، آپ رائٹر

نہیں ہیں پھر بھی اس قدر اچھا لکھتے ہیں، اس ایونٹ سے لوگوں کو بہت اچھی معلومات ہو رہی ہیں، اور لوگوں کی تحاریر ہم تک پہنچ رہی ہیں، دل میں ممبرز کی محبت بڑھتی جا رہی ہے، اللہ آپ سب کو خوش رکھے۔

اصفیہ ناز

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

لبنیٰ رضوان: ارے واہ جناب! آپ تو بہت خوش قسمت ہیں کہ ابنِ صفی کے تحفے میں دیئے گے اور یجنل ناولز سے مستفید ہوئے، اگر کبھی فرصت ملے تو ان ناولز کی تصاویر گروپ میں ضرور اپلوڈ کیجیے گا کہ ہم جیسے چھوٹے موٹے قاریوں کا بھلا ہو جائے گا جو حقیقت میں تو نہیں دیکھ سکتے لیکن تصویری ثبوت تو اپنے پاس رکھ کر خوش ہو لیں گے۔

سید فہد حسینی: ایک ناول عمران سیریز کا سوالیہ نشان باقی بچا تھا، فریدی اور لیونارڈ، پانی کا دھواں، جاپان کا فتنہ، پاگل خانے کا قیدی، ان سب میں سے کچھ تو لوگ لے گئے اور واپس نہیں ملے، باقی 2005ء کے زلزلے کے بعد مکان کی دوبارہ تعمیر کے دوران کہیں کھو گئے، ابھی تک تلاش جاری ہے، سوالیہ نشان کی تصویر دیکھتا ہوں، مگر سرورق اس کا نہیں تھا، پیشرس سے لے کر آخر تک صفحے موجود ہیں، نیز ناول کا وہ آخری صفحہ بھی موجود ہی جس میں اگلے ناول کا اعلان کیا جاتا ہے۔

لبنیٰ رضوان : یہ ابنِ صفی کی کتنی بڑی خصوصیت ہے کہ دن کے اجالوں میں ان پر تنقید کرنے والوں کی رات سرہانے تلے دبے ابن صفی کے ناولز کے ساتھ گزرتی تھی، بہت ہی اچھی تحریر۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون نمبر 06

ابن صفی۔ ایک ہمہ جہت شخصیت

ایمانے زارا شاہ

اردو سرّی ادب کا جب بھی تذکرہ ہو گا "ابنِ صفی" کے ذکر کے بغیر اتنا ہی ادھورا اور نا مکمل ہو گا جتنا چاند کے بغیر آسمان....!!

میری ابن صفی سے شناسائی تو اتنی پرانی نہیں ہے لیکن یہ نام گھر میں برسوں سے سنائی دیتا رہا ہے، اس لیے اسرار احمد کے اسرار جانتے پہچانتے ہیں "عمران سیریز" کا نام تو بچے بچے کو ازبر ہے (بس مجھ سے بڑے ابھی تک نہیں پڑھ پائے....نالائقی کی انتہا....!!) ہمیں اب جیسے ہی موقع اور وقت ملا ہے تو ہم بھی "جاسوسی دنیا" کو چاٹنے وحفظ کرنے میں مگن ہو گئے ہیں.... مگر ہنوز دلی دور است....!

ابن صفی نے تھکے ہوئے ذہنوں کے لئے صحت مند تفریح مہیا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے لوگوں میں کچھ نہ کچھ پڑھتے رہنے کی عادت ڈلوائی ہے، اس کے علاوہ برصغیر میں ریڈنگ لائبریریوں (Reading Libraries) کے رواج کو ابن صفی ہی کا کارنامہ کہا جاتا ہے (مجھ جیسے کتابی کیڑوں کو اس کی افادیت کا اندازہ ہے)

آج کا قاری اس قدر تیز دوڑتی ہوئی زندگی میں بھی ابن صفی کا ناول ایک ہی نشست میں ختم کرنے کی کوشش کرتا ہے، یہ کمال کسی دوسرے مصنف کو حاصل نہیں ہے، (کم از کم میرا اپنا تو یہی حال ہے، جب بھی ان کا کوئی ناول پڑھنے لگتی ہوں تو اس دوران دنیا و مافیہا سے غافل ہو جاتی ہوں)

کچھ عرصہ قبل جاسوسی ادب سے متعلق ایک آرٹیکل نظروں سے گزرا تھا کہ اردو سری ادب میں طبع زاد لکھنے والوں میں نہ ابن صفی سے پہلے کوئی تھا نہ ان کے بعد ہے، امریکی و انگریزی ادب کی مترجم شدہ کہانیوں کو اپنے ماحول میں ڈھال کر شائع کرنا کوئی کارنامہ نہیں ہے.... ایسے میں ابن صفی کا برصغیر کے ماحول کے مطابق جاندار پلاٹ، دلچسپ زبان و منظر نگاری کے مطابق لکھنا انہیں فن کی بلندیوں پہ لے گیا۔ 1952ء میں جاسوسی دنیا کے پہلے ناول "دلیر مجرم" سے جو آغاز ہوا وہ بڑھتا ہی چلا گیا... ابن صفی اٹھائیس برس تک اپنے قلم کا جادو جگاتے رہے، ان کا کوئی ہم عصر ان جیسی بلندی

اور سر فرازی حاصل نہ کر سکا، ان کے خیالی کردار زندہ جاوید ہو گئے، جن کے ناولوں کا گورنر جنرل خواجہ ناظم الدین اور صدر ایوب خان بھی ذوق و شوق سے مطالعہ کرتے رہے ہوں وہ بلاشبہ اردو کے سری ادب کے بے تاج بادشاہ کہلانے کے مستحق ہیں۔

کہتے ہیں کہ پاکستان کے دوسرے گورنر جنرل خواجہ ناظم الدین کو ان کے ناول بہت پسند تھے اور اپنے جاننے والوں سے ابن صفی کے نئے ناول کے بارے میں استفسار کرتے رہتے تھے، نیاناول شائع ہو چکا ہوتا تو اسے مارکیٹ سے منگواتے اور پڑھنے کے بعد نہایت اہتمام سے ان ناولوں کو اپنی کتابوں کے شیلف میں جگہ دیتے تھے، پہلے وہ اگاتھا کرسٹی، پیٹر چینی اور انگریزی کے دوسرے ناول پڑھتے تھے، مگر بعد میں انہیں چھوڑ دیا، وہ کہا کرتے تھے۔

”ابن صفی مجھے خاص طور پر اس لئے پسند ہے کہ وہ نیک نیتی سے لکھنے والا ہے، وہ مجھے اس لئے بھی پسند ہے کہ اس نے اردو ادب کو انگریزی ادب کے برابر لا کھڑا کیا ہے، اور کہیں کہیں تو اس کا قد غیر ملکی لکھنے والوں کے مقابلے میں نکلتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔“

ابن صفی شاعری، مزاح نگاری، طنز نگاری، ناول، افسانہ اور سراغ رسانی میں تو ید طولیٰ رکھتے ہی تھے اس کے ساتھ ساتھ مصوری میں بھی ان کو خاصا درک حاصل تھا، ان بنائے ہوئے کچھ خاکہ ان کے شعری مجموعہ متاعِ قلب و نظر کے سرورق کی زینت ہیں......!

وہ کہتے ہیں نا کہ برگد کے سائے میں کوئی دوسرا درخت پنپ نہیں سکتا اسی طرح ابن صفی کے سامنے کوئی اور نام ٹک نہ سکا........وہ اپنی مثال آپ تھے..!! ؎

زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا
ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے

اللہ پاک ان کی بال بال مغفرت فرمائے، اور اپنے جوار رحمت میں بلند مقام عطا فرمائے.... آمین۔

☆☆☆☆☆

تبصرے

بہت خوب انداز تحریر ہے، اس گروپ پر ایک سے بڑھ کر ایک لکھنے والے موجود ہیں۔

عالیہ درخشاں

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت ہی خوبصورت اور پُر لطف انداز تحریر، یہ بات بالکل درست لکھی گئی ہے کہ:

"ابن صفی مجھے خاص طور پر اس لئے پسند ہے کہ وہ نیک نیتی سے

لکھنے والا ہے۔"

نعیم شیخ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

پرویز احمد لانگاہ: ہیں...!!لڑکی اتنا اچھا لکھ کیسے لیا...؟بہت زبردست، بہت اعلیٰ۔

ایمانے زاراشاہ: بس کوشش کی ہے.... اچھا تو نہیں کہہ سکتے.... پھر بھی پسندیدگی کا بہت شکریہ۔

پرویز احمد لانگاہ: بہت ہی اچھا لکھا ہے زبردست، اب میں بھی ٹپس لینا شروع کرتا ہوں آپ سے۔

ایمانے زاراشاہ: میں نے تو آپ لوگوں کو دیکھ دیکھ کر سیکھا ہے، چند ماہ پہلے میرے خواب وخیال میں بھی نہ تھا میں کبھی ایسے لکھ سکوں گی۔

سید اسد عادل: میں نے خود بھی محسوس کیا ہے کہ آج سے چند ماہ پہلے ایمانے کی لکھی تحریر اور آج کی تحریر میں زمین و آسمان کا فرق ہے، یہ امپرومنٹ بتدریج ہوا ہے، اور بہت اچھا ہوا ہے۔

فرخ ملک : مضمون کو پڑھ کر دل کرتا ہے اس عظیم مصنف پر لکھے گئے اپنے مضمون کو دوبارہ پڑھوں اور اس میں تبدیلیاں کروں کیوں کہ ابھی تک جتنے شرکاء کی تحریریں پڑھ چکا ہوں اس کے سامنے مجھے اپنا مضمون انتہائی بچکانہ لگنے لگا ہے، ویسے تو ایمانے کے تبصرے نظروں سے گزرتے ہی رہتے ہیں لیکن جو تبصرہ بلکہ حقیقت اس مضمون مین بیان کی گئی ہے دل موہ لیا ہے اس نے، ویسے تو سارے ہی گریٹ ابن صفی فینز لاجواب ہیں مگر جوں جوں تبصرے آتے جا رہے ہیں لیول بڑھتا جا رہا ہے، یہ بھی ابن صفی صاحب کا اعجاز ہے، جس نے انہیں پڑھ لیا سمجھو اس نے الفاظ کو خوبصورت پیرائے میں تحریر کرنے کا

ہنر سیکھ لیا، ویل ڈن ایمانے زاراشاہ.... بیسٹ آف لک۔

سید اسد عادل: بہت بہترین تبصرہ دیا آپ نے ملک صاحب، آپ چاہیں تو اپنے مضمون پر نظر ثانی کر سکتے ہیں، ویسے یہ ضرور کہوں گا کہ پہلی کوشش میں جتنا اچھا لکھا جا سکتا ہے دوبارہ کوشش کرنے پر بھی ویسا لکھنا ممکن نہیں ہوتا۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت خوب محترمہ ایمانے زاراشاہ، سادہ اور محبت بھرے انداز میں لکھی ہوئی آپ کی تحریر سے ابن صفی صاحب سے آپ کی عقیدت و محبت جھلک رہی ہے، اب تک اس سلسلے کی جتنی، بھی تحریریں پڑھی سب بہترین ہیں۔

ظہیر اقبال

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

حوالہ جات سے مزیّن مربوط اور عمدہ تحریر، کسی ادیب کا قاری جب لکھاری بنتا ہے تو وہ ادیب کی قلمی عظمت کا آئینہ دار ہوتا ہے، ہر تحریر پڑھ کر میرے دل میں ابنِ صفی کی عظمت بڑھتی جا رہی ہے، بہت خوب ایمانے صاحبہ! مبارکباد!

معوذ سید

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اسماعیل بن محمد: ہہہ، برگد والی تشبیہ سیدھی دل میں اتر گئی، شعر بھی رومان انگیز ہے، البتہ مجھے حیرت ہے کہ آپ اب تک کہاں گم تھیں، غالباً یہ آپ کی پہلی تحریر ہے...!

ایمانے زاراشاہ: بہت شکریہ آپ کو پسند آئی، ویسے اس گروپ پر یہ میری دوسری تحریر ہے۔

یاسر حسنین: آپ کافی عرصہ سے گروپ میں ہیں، اسد کے ناول (زہر کے سوداگر) پر تبصرہ فرما چکی ہیں، جسے آپ تبصروں والے سلسلے میں غالباً پانچویں نمبر پر دیکھ سکتے ہیں، اس کے علاوہ ایک آدھ بار (اسد ہی کی پیروی میں) ایک پوسٹ پر افطاری کے سلسلہ میں عمران کی مٹی پلید فرما چکی ہیں، قوی امید ہے کہ اسد اب تک توبہ کر چکے ہوں گے (اگر واقعی کر چکے ہیں تو....!!) ہم آپ کے ساتھ ساتھ (کیونکہ آپ کا بالواسطہ تبصرہ بھی کچھ کم نہ تھا) محترمہ کے بھی شکر گزار رہیں گے۔

ایمانے زاراشاہ:ہاہاہا۔ وہ بھی ان کا آشیر باد تھا.... ورنہ ہم عمران کی شان میں گستاخی کے ہر گز مرتکب نہیں ہوسکتے.... کیونکہ عمران اور فریدی دونوں میں ابن صفی کی اپنی ذات جھلکتی ہے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

محمد زبیر :بہر حال اب صورتحال کچھ یوں ہے کہ ہماری تحریر ضائع جائے گی۔

عالیہ چودھری: نہیں.... ہر مالا میں ہر چھوٹا بڑا موتی مالا کی خوبصورتی کا باعث اور اپنی الگ پہچان و جگہ رکھتا ہے، آپ اپنی تحریر ضرور سامنے لائیں، پتا ہے نا حضرت یوسف کی قیمت کل بادشاہی لگی، مگر جب تک ایک بوڑھی عورت سوت کی اٹی نہ لائی یوسف کی قیمت پوری نہ ہوئی، آپ بھی اپنا سوت لے آیئے۔

محمد زبیر :کب کی لائن میں لگی ہوئی ہے، لیکن آنے والی تحریریں پڑھنے کے بعد اُس کی وقعت کم تر ہوتی جارہی ہے۔

ایمانے زاراشاہ: ایسا نہیں ہے..... اور عالیہ چودھری نے خوب کہا، باغ میں رنگے برنگے پھولوں سے ہی رونق ہوتی ہے۔

یاسر حسنین : برادر اس طرح تو ہوتا ہے ایسے کاموں میں، جو جتنی دیر کرے گا اسے اتنا انتظار کرنا پڑے گا، کچھ لوگوں کی پوری تحریریں سنسر شپ کی زد میں بھی آئی ہیں، کچھ کے چند جملے، آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ کی پوری تحریر کچھ عرصے بعد یہاں موجود ہو گی۔

ایمانے زاراشاہ : شکر ہے میری سنسر نہیں ہوئی ورنہ ڈائجسٹ والے تو آدھے پر سنسر کی قینچی چلادیتے ہیں، (کڑوے سچ والے)

یاسر حسنین : سنسر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ کچھ جملوں کی درستی کی جاتی ہے، مثلا ابن صفی نے ناول نگاری 1952ء میں شروع کی، اگر سن غلط لکھ دیا تو ہم اسے درست کر دیں گے، اور جو بالکل حقائق سے منافی ہو یا غیر موزوں ہو اسے حذف بھی کیا جاسکتا ہے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت بہترین تحریر..... دوسری تحاریر کے ساتھ ساتھ یہ تحریر بھی اپنی مثال آپ ہے، بہت بہترین حقائق بتائے گئے ہیں، اور بہترین انداز میں پیش کی گئی ہے، دوسری تحریروں کے ساتھ ساتھ اس

کو بھی پڑھ کر بہت مزہ آیا، الفاظ کا چناؤ بھی خوب ہے، اس جیسی تحاریر لکھنا جاری رکھیں.... اللہ کامیابی عطا کرے۔

سید فہد حسینی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

نہیں بھائی نہیں.... یہ تو ہمارے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے، بھئی آپ لوگ اتنی اچھی اچھی تحریر لکھ رہے ہیں، ہمارے لکھنے کے لیے بھی تو کچھ چھوڑو۔ یہ تحریر بھی دل کو چھو گئی، اور اپنی تحریر اس کے سامنے بچوں جیسی لگنے لگی۔

کیپٹن کولڈ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

پوسٹ کی تعریف نہ کرنا یقیناً زیادتی ہوگی، مجھ سمیت کچھ لوگ اس بات کا افسوس بھی کر رہے ہیں کہ ہم بہت پیچھے رہ گئے، اب ہم وہ لکھیں گے جو بہت کم لکھا گیا، یا بالکل نہیں لکھا گیا۔

فرحان خان

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

زبردست.... بہترین تحریر، آپ سب کی تحریر دیکھ کر تو ہم ڈگمگا رہے ہیں.... بہت عمدہ۔

اصفیہ ناز

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ہم نے اس ایونٹ کے ذریعے بہت کچھ حاصل کیا ہے، یقیناً سب کو ہم سے اتفاق ہوگا....!

حمیرا ثاقب

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت عمدہ.... بھئی ڈھیروں داد و تعریف، زور قلم اور جنبش قلم کے لیے دعاگو ہوں.... بس یہ شکایت ہے.... کچھ ہمارے لئے بھی چھوڑ دیں۔

ثاقب شیخ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

؎ زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا
ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے

بہت ہی خوبصورت اور جامع انداز میں ابنِ صفی صاحب کی ادبی خدمات کی تعریف کی اور آخری شعر تو دل کو چھو گیا، ان کے آخری ناول "آخری آدمی" کی آخری لائنز یاد آ گئیں۔

اللہ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

فراز علی حیدری

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ایمانے زارہ شاہ..!! بہت خوبصورت تحریر۔ آپ نے حق بات لکھی، ایک بار ان کا ناول اٹھا لیا جائے تو پھر ختم کئے بغیر ہاتھ سے رکھنا ناممکن ہو جاتا ہے، مجھے یاد ہے کہ پڑھنے کے دوران اگر امی کوئی کام بتا دیتی تھیں تو ایسا دل خراب ہوتا تھا کہ کچھ نہ پوچھئے ، مرتا کیا نہ کرتا کے مصداق ناول چھوڑنا پڑتا، مگر پھر اس کام میں شارٹ کٹ لگا کر ناول تک دوبارہ پہنچنے کی کوشش کی جاتی تھی، مگر اس وقت دل ڈوب جاتا تھا جب امی کی آواز آتی تھی "ارے دھنیہ تھوڑی منگوایا تھا پودینہ منگوایا تھا" مجبوراً ناول چھوڑ کر پھر نکلنا پڑتا تھا، آپ کی پوسٹ کہاں سے کہاں لے گئی، یادوں کے اس سفر پر لے جانے کا شکریہ، جئیں خوش رہیں!

احمد صفی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ایمانے زارا شاہ.... اتنی اچھی تحریر لکھنے پر مبارک باد قبول فرمائیں، آپ کی تحریر بہت ہی مختصر اور جامع ہے۔ آپ نے جس طرح ابن صفی سے اپنی وابستگی کے بارے میں بتایا سن کر بہت خوشی ہوئی۔

ابن صفی نے اپنے معیاری ناولوں سے کئی نسلوں کی تربیت کی ہے، جس ذوق و شوق سے ان کے ناول پہلے پڑھے جاتے تھے آج بھی اسی طرح پڑھے جاتے ہیں۔

ابن صفی کو جو خصوصیات قدرت کی طرف سے ودیعت کی گئیں تھی اس کی مثال بہت کم ہی ملتی ہے۔ کم و بیش دو سو پینتالیس ناول لکھنے والے ابن صفی کے ناول ہر طبقہ فکر کے لوگوں کی پسند رہے ہیں، اتنے ناول لکھ ڈالنے پر بھی ابن صفی نے جو معیار اپنے قلم کا قائم کیا تھا وہ آخر تک موجود رہا۔

ہمارے ایک دوست اکثر کہتے ہیں، ابن صفی کو عالمی ناول نگاری میں نمایاں مقام دلانے کے لئے ان کے پندرہ سے بیس ناول ہی کافی ہیں، کیونکہ جن لوگوں نے معیاری ناول لکھے ان کے لکھے ہوئے ناولوں سے ابن صفی کے لکھے ہوئے ناولوں کی تعداد کئی گنا زیادہ ہے۔

اتنی اچھی تحریر لکھنے پر ایک بار پھر سے دلی مبارک باد اور شکریہ، آئندہ بھی لکھتی رہیں، آپ کی تحریر میں بڑی سلاست روی ہے۔ اللہ تعالی ابن صفی کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

سید اسد عادل

——*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*

سیف خان : مختصر اور نپے تلے انداز میں آپ نے اپنے خیال لفظوں کے سپرد کر دیئے.... ایک لائن کوٹ کرنا چاہوں گا۔

"آج کا قاری اس قدر تیز دوڑتی ہوئی زندگی میں بھی ابن صفی کا
ناول ایک ہی نشست میں ختم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔"

یہ بات بالکل درست کہی.... سوشل میڈیائی طوفان نے مطالعے کا شوق تقریبا ختم کر دیا ہے.... لیکن ابن صفی صاحب کے ناول اپنی دلچسپی و چاشنی میں اتنے بے مثال ہیں کہ اس دور میں بھی ایک ٹک پڑھتے رہنے کو دل چاہتا ہے.... ایک عزیز نے ان کا ناول "پاگلوں کی انجمن" بھجوایا تھا.... آفس میں ایسے ہی لفافہ کھول کر اسے پڑھنے بیٹھ گیا سوچا ایک دو صفحے پڑھ لوں گا.... لیکن جب تک ناول ختم نہیں کیا.... چین نہ آیا۔

سید اسد عادل: یہی ہوتا ہے، دل کو سمجھا بجھا کر دو چار صفحے پڑھنے کی اجازت دیدو تو وہ پورا ناول ختم کرنے کی ضد پکڑ لیتا ہے۔ ابن صفی کے ناول پڑھنا ہماری مجبوری بن جاتی ہے، خواہ خود کو ان سے کتنا ہی دور رکھنے کی کوشش کی جائے لیکن ان کی کشش آخر کار ہم کو بے دست و پا کر کے ان ناولوں کے دامن میں پناہ لینے پر مجبور کر دیتی ہے۔

——*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*

مضمون نمبر 07

ابن صفی ایک عہد ساز ادیب

کرن صدیقی

میں تیرا نام نہ لُوں پھر بھی لوگ پہچانیں

کہ آپ اپنا تعارُف ہوا بہار کی ہے

شاعر نے یہ شعر شاید ایسے ہی کسی بے مِثال ماہرِ فن کے لئے کہا ہو گا کہ جِن کا نام سُنتے ہی بقول فیض۔ ع

پھر نظر میں پُھول مہکے دل میں پھر شمعیں جلیں

والی کیفیت طاری ہو جائے اگر بات اُردو ادب میں جاسُوسی ناول نگاری کے حوالہ سے کی جائے تو اِس میدان میں ایک ہی نام ایسا ہے جو آج بھی روزِ اول کی طرح پُوری آب و تاب اور توانائی سے آفتاب کی مانند جگمگا رہا ہے وہ کوئی اور نہیں صِرف اور صِرف ابنِ صفی ہیں۔

کتنے ہی لوگوں نے اُن کے رنگ کو اپنانا چاہا، اُن کے انداز کی تقلید کرنا چاہی مگر کر نہ پائے، آج بھی اگرچہ بہُت سے لوگ اُن کے کِرداروں پہ کہانیاں لکھ رہے ہیں اُن کے دِکھائے ہُوئے راستے پہ چل کے روٹی روزی کما رہے ہیں مگر ابنِ صفی کے رنگ کی تابانی آج بھی روزِاول کی طرح قائم ہے، جاسُوسی ناولز اب اُردو ادب کا ایک نہایت اہم اور مقبُول شُعبہ ہے، مجروح سُلطانپوری کے بقول۔

میں اکیلا ہی چلا تھا جانبِ منزل مگر

لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا

ابنِ صفی سِرّی ادب کا ایک ایسا نام کہ جو اپنے میدان میں یکتا ہے، جاسُوسی ناول نگاری کی دُنیا کے آسمان کا آفتاب کہ جِس کے سامنے کتنے ہی لوگ آئے مُقابلے کی ٹھان کے مگر ایک بھی نہ ٹِک پایا۔

ایسا نہیں تھا کہ اِبن صفی سے پہلے اُردو ادب کی دُنیا میں جاسُوسی ناول نگاری کا خانہ خالی تھا، ابنِ صفی سے پہلے کئی لوگوں نے اس نئے شُعبۂ تحریر میں طبع آزمائی کی، جیسے کہ مُنشی تیر تھ رام فیروز پوری، ظفر عمر، مگر ایک تو اُن لوگوں کے ناول طبع زاد نہیں تھے دُوسرے کِسی اور مُعاشرے کی کہانی کو لا کھ اپنے

ماحول کے رنگ میں ڈھالا جائے وہ لُطف ہر گز نہیں آسکتا جو آپ کے اپنے اِرد گرد کے ماحول کی کہانی کا ہو سکتا ہے، یعنی وہ بات کہاں مولوی مدن کی سی۔

ابن صفی میں لکھنے لکھانے کا جوہر خُداداد تھا اور جِس میں لکھنے کی صلاحیت ہوتی ہے اُسے پڑھنے سے بھی شغف ہوتا ہے اور ویسے بھی مُطالعے کے بغیر لکھا جا ہی نہیں سکتا سو ابنِ صفی نے بھی اُس دور کا دستیاب ادب پڑھا اور اُس میں موجود کمی کو بڑی شِدت سے محسُوس کیا، دراصل مغربی ماحول مشرقی ماحول سے اور خاص طور پر اُس زمانے کے مشرقی ماحول سے بے حد مُختلف تھا، مشرقی ماحول میں اُس بے باکی کا قطعی تصور نہیں تھا جو اُس وقت بھی مغربی ماحول کا حِصہ تھی۔

اُن ناولوں کے مُطالعے سے ابنِ صفی اِس نتیجے پہ پُہنچے کہ جاسُوسی ناول لکھنا، قلم آزمائی کے لئے ایک وسیع میدان ہے اور یہ شُعبہ گویا اُن جیسے کِسی جوہرِ قابل کی تحریروں کا ہی منتظر ہے پس اُنھوں قلم اُٹھایا اور اپنا پہلا ناول "دلیر مجرم" لکھ دیا، جو کہ قارئین اور بطورِ خاص سِرّی ادب کے قارئین کے لئے بہار کے تازہ اور خُوشگوار جھونکے کی مانند تھا۔

یہاں ایک دِلچسپ بات کا تذکرہ بھی ضُروری ہے کہ ابنِ صفی جب ابنِ صفی نہیں صِرف اَسرار احمد تھے تو انھوں نے شاعری کے شعبہ میں بھی طبع آزمائی کی، اگر وہ ناول نگاری کی طرف نہ آتے اور شاعری کے میدان میں ہی مشقِ سُخن کرتے رہتے تب بھی اُن کا نام بامِ عُروج پر ہوتا کیونکہ اُن کا فنی جوہر تھا ہی اِتنا توانا اور سچ تو یہ ہے کہ۔؎

ایں سعادت بزورِ بازُو نیست

تا نہ بخشد خُدائے بخشندہ

شاعری اُن کا شوق تو تھا اور اِس فن کی صلاحیت اُن میں اللہ کی عطا کردہ تھی لیکن وہ جو کُچھ اپنے قارئین تک پُہنچانا چاہتے تھے اُس کے لئے شاعری کا عُروض اور بحروں کی پابندیوں میں جکڑا ہُوا فن ناکافی تھا اِس بات کو غالب نے یُوں بیان کِیا ہے۔؎

بقدرِ شوق نہیں ظرفِ تنگنائے غزل

کچھ اور چاہئے وسعت مرے بیاں کے لیے

اور ہونا یہ تھا کہ سِرّی ادب کی دُنیا کی شہنشاہیت کا تاج اُن کے ہی ہاتھوں سر ہونا تھا، لہٰذا وہ آج

بھی اِس اقلیمِ فن کے اپنے انداز کے واحد تاجدار ہیں۔

اُن کی تحریر کے محاسن کا جائزہ لیا جائے تو بہت سی وہ خُوبیاں ملیں گی جو دُوسرے لکھنے والوں کے یہاں نہیں یا کم از کم اُن کے انداز جیسی نہیں، اگر اِن سب پہ بات کی جائے تو گُفتگو خاصی طویل ہو سکتی ہے جِس کے لئے اِس مضمون کا دامن بہت مختصر ہے۔

اُن کی تحریر کی خُوبیوں پہ بہت کُچھ کہا گیا ہے اور تقریباً ہر پہلُو پہ ہی اِظہارِ خیال ہُوا ہے، مگر ہم اُن کی تحریر کے اُس پہلُو پہ بات کریں گے جو کہ ہم سمجھتے ہیں بہت زیادہ زیرِ بحث نہیں آیا اور وہ اُن کی تحریر کی لازوال اور بے مِثال خُوبی ہے اور وہ ہے اُن کی تحریروں کا عُریانیت اور فُحاشی سے پاک ہونا۔

ابنِ صفی سے پہلے اردو کے اکثر ناولز اور خاص طور پہ وہ ناولز جو انگریزی سے اُردو میں ترجُمہ کئے جاتے تھے اُن میں ایک بڑا عنصر بے باکی اور فُحاشی کا ہُوا کرتا تھا، ایسے ناول ہاتھوں فروخت ہوتے تھے، بیشک اُن میں سے اکثر ناولز کے پلاٹ کمزور بھی ہُوا کرتے تھے، مگر بے باک اور عُریاں منظر نگاری کے باعث ایک ڈھکے چُھپے اور روایتوں کی زنجیروں میں بندھے مُعاشرے کے نوجوانوں کو اپنی طرف راغب کرتے تھے، بیشک یہ اُن کے جذبات کی ترجُمانی کرتے تھے مگر مشرقی تہذیب سے قطعی طور پر متصادم تھے، کیونکہ ہمارے مُعاشرے میں یہ چیز آج بھی پسندیدہ نہیں اور نہ ہماری تہذیب اور روایات ہمیں اِن باتوں کی اِجازت دیتی ہیں کہ حسن و عشق کے مُعاملات کو اتنا کھل کے بیان کیا جائے کہ وہ ہوس تک جا پہنچیں، اِس لئے ایسے ناولوں کے قارئین کو یہ کُتب چُھپ چُھپا کے پڑھنا پڑھتی تھیں مُبادا کوئی دیکھ لے اور دیکھنے والے پر اُن کا تاثُر خراب پڑے۔

ابنِ صفی نے اِس بات کو بہت گہرائی میں جا کے سمجھا اور سوچا کہ ایسا ادب کیوں تخلیق کیا جائے جو صِرف کِسی مخصُوص گروہ تک محدُود ہو، ایسا کُچھ کیوں نہ لِکھا جائے جو گھر کے سب افراد کے سامنے بلا جِھجک پڑھا جا سکتا ہو۔

تب اُنھوں نے وہ ادب تخلیق کِیا جِس کے کِردار ایک مِثالیہ بن گئے اگرچہ کُچھ ایسے کِردار بھی اُن کے ناولوں میں نظر آتے ہیں جو بظاہر عاشِق مِزاج ہیں مگر وہ ایک حد میں رہ کر ہی عِشق کرتے ہیں اور بسا اوقات تو یہ صاف نظر آتا ہے کہ یہ عِشق ہے ہی نہیں فقط تفریحِ طبع کے لئے دل لگی ہے، جیسا کہ غالب نے کہا۔ ع

"چھیڑ خُوباں سے چلی جائے اسدؔ"

اور اِس دل لگی میں بھی کردار کی پاکیزگی مُتاثر نہیں ہوتی، اِس کی مِثال حمید کا کردار ہے جو شوخ ہے، کِھلنڈرا ہے، خواتین کی صُحبت پسند کرتا ہے مگر کبھی بھی ہوس کے ارذل جذبے کے ہاتھوں بے بس نہیں ہوتا، دُوسری طرف فریدی جیسا عورت بیزار شخص ہے جِس کی زندگی میں عورت نام کی رنگینی کا عمل دخل تو دور کی بات تصور بھی نہیں، عُموماً دیکھا گیا ہے کہ عورت بیزار لوگ دُرشت مِزاج اور غُصہ ور قسم کے ہوتے ہیں مگر فریدی کے مزاج میں شگفتگی کا عُنصر بدرجہءِ اُتم موجود ہے، وہ آرٹسٹک مزاج کا ہے، مُصوری اور سنگ تراشی جیسے فُنونِ لطیفہ سے بھی بہرہ ور ہے، عورت بیزار ہونے کے باوجود وہ خواتین کا حد درجہ احترام کرتا ہے اور کبھی اُن سے بد تمیزی سے پیش نہیں آتا بلکہ اُن سے پورے ادب و احترام کے ساتھ گُفتگو کرتا ہے اور اُن کی تمام تربات توجہ اور دلچسپی کے ساتھ سُنتا ہے۔

پِھر ہے ہمارا پیارا سا کھلنڈرا عمران جو بیک وقت ایک معصُوم بچہ بھی ہے، اور وقت پڑنے پر مُجرموں کے لئے بے حد خطرناک بھی، کردار اُس کا بھی بے داغ اور اعلیٰ ہے، اِن تینوں ہیروز کی مِثال ہم نے اِس لئے دی کہ اگرچہ یہ تینوں بظاہر ایک دوسرے سے مزاجاً خاصے مُختلف ہیں مگر کردار کی بلندی تینوں کا اِمتیازی وصف ہے اور کبھی بھی اِنھوں نے اپنے کِردار کی پاکیزگی پر حرف نہیں آنے دِیا۔

یہی ابنِ صفی کی تحریر کا وہ اِمتیازی وصف ہے جِس کے باعث وہ اِتنی دہائیاں گُزر جانے کے باوجود لاکھوں قارئین کے محبُوب مصنف ہیں اور شاید اِسی بات کی طرف اُنھوں نے اِشارہ کیا تھا جب ایک مرتبہ ضیا محی الدین شو میں ان سے ضیا صاحب نے سوال کِیا کہ کِتابوں کی الماری میں آپ کی کِتابوں کی جگہ کہاں ہے تو ابنِ صفی نے بُہت مدہم مگر بھرپُور مُسکُراہٹ کے ساتھ جواب دِیا کہ میری کِتابوں کی جگہ بستر کے سرہانے کی میز ہے تا کہ جب چاہیں ہاتھ بڑھا کے اُٹھالیں اور پڑھ لیں، الماری میں تو وہ کِتابیں رکھی جاتی ہیں جو کبھی کبھار پڑھی جائیں۔

سوچئے تو کتنی زبردست بات کہی اُنھوں نے، واقعی جو کتاب آپ ہر وقت پڑھ سکتے ہوں وہ یقیناً ایسی ہی ہوگی جِسے آپ سب کے سامنے بِلا جھجک پڑھ سکتے ہیں، اِس کا واضح مطلب یہ ہے کہ وہ عُریانیت اور فحش بیانی سے پاک ہے۔

ابنِ صفی کی تحریریں محض تفریحِ طبع یا وقت گُزاری کا ذریعہ نہیں، بلکہ اُنھوں نے اپنی تحریروں

میں اِس انداز کے کرداروں کو پیش کر کے قارئین خُصوصاً نوجوان نسل کی اعلیٰ اخلاقی تربیت بھی کی ہے، اور پڑھنے والوں تک یہ پیغام بھی پُہونچایا کہ عورت نہ تو کوئی حقیر مخلُوق ہے نہ ہی ناکارہ جِنس ہے، بلکہ مرد کی طرح ہی ذہین اور باصلاحیت ہے، اس بات کو جُولیا کے کردار سے بخوبی محسُوس کیا جاسکتا ہے کہ وہ ایکس ٹُو کی نائب یا ایکس ٹُو کی نمبر دو کے طور پر اہم ذِمہ داریاں ادا کرتی ہے، اور کئی دیگر سیکرٹ ایجنٹوں جیسے صفدر، تنویر اور چُوہان وغیرہ سے اس کا عہدہ بڑا ہے۔

ایک جولیا ہی نہیں، ابن صفی کے ناولوں میں جو عزت و تکریم خواتین کو دی گئی ہے اس کی شاندار مثال روشی، نیلم اور رشیدہ جیسی بہت سی لڑکیاں ہیں جو مردوں کے دوش بدوش شانہ سے شانہ ملا کر کھڑی نظر آتی ہیں اور وہ کسی طرح بھی مردوں سے کم نہیں۔

ابنِ صفی کے رنگ میں جتنے لوگوں نے بھی لکھا یا لکھنے کی کوشش کی اُنھیں مقبولیتِ عام کا وہ درجہ نہ مل سکا جو ابنِ صفی کو آج بھی حاصل ہے۔ ؎

نہ ہُوا پر نہ ہُوا میر کا انداز نصیب

ذوق یاروں نے بہُت زور غزل میں مارا

اگرچہ اُن کے مُقلدین، بلکہ اُنھیں نقال کہنا زیادہ مُناسِب ہوگا نے بھرپُور کوشش کی کہ اُن کے کرداروں کو اُن کی دی گئی صِفات سے مُتصِف کر کے کہانی کا تانابانا بُنیں، مگر ناکام رہے، کِسی نے عمران کو عقلمند احمق بنانے کے چکر میں چھچھورا بنا ڈالا، تو کِسی نے شُستہ ہنسی مذاق کے بجائے بے تکی و بھونڈی گُفتگو کو اِس قدر طُول دِیا کہ پڑھنے والے باذوق لوگوں کی طبیعت ہی اُکتا گئی، اِسی طرح فریدی کی عورت بیزاری کو یُوں نُمایاں کیا گیا کہ اُس کے کِردار کی دیگر خُوبیاں دفن ہو کر رہ گئیں، وہ عورتوں سے اپنی بیزاری چُھپانے کو شش ہرگز نہیں کرتا، جیسا کہ اِبن صفی نے ہمیشہ دِکھایا، نقالوں کے ناولوں میں اس کی عورت بیزاری اِس حد تک بڑھ جاتی ہے کہ وہ خواتین کے کے ساتھ دُرشتی سے پیش آتا ہے، یقیناً ابنِ صفی نے فریدی کو ایسا نہیں سوچا تھا نہ ہمارے سامنے اُسے ایسا پیش کِیا، اِن کرداروں کو اِس رنگ میں دیکھ کر ابنِ صفی کے چاہنے والوں کو بہُت تکلیف ہوتی ہے، اُن کی زندگی میں بھی اگر اُن سے شِکایت کی جاتی کہ کُچھ لوگ اُن کے کرداروں پر کہانیاں لکھ رہے ہیں اور وہ چَھپ بھی رہی ہیں اِس لئے آپ اس سلسلے میں کُچھ کریں تو وہ ہمیشہ ہنس کر ٹال جاتے تھے اور کہتے کہ اگر اِس طرح وہ نقال چار پیسے کما لیتے ہیں تو کیا حرج

ہے، بلکہ مجھے اپنے ان کماؤ پوتوں (فریدی، عمران اور حمید) پر فخر ہے جو اُن کا پیٹ پال رہے ہیں۔

ایک دفعہ وہ بُہت شگفتہ مُوڈ میں تھے جب یہ بات اُن کے سامنے کہی گئی کہ اب تو لوگ اُن کے نام سے مِلتے جُلتے نام سے ناول چھپوا رہے ہیں تو اُنھوں نے ازراہِ تفنُّن کہا ہاں بس اب تو ایک ہی قافیہ رہ گیا ہے اور وہ ہے ابنِ خصی، یہ واقعات بیان کرنے مقصد یہ ہے کہ ابنِ صفی کے کرداروں میں اُن کے اپنے ذاتی کردار کی خُوبیاں جھلکتی ہیں، یعنی کہ بلند کرداری، خوش طبعی اور ذہانت وغیرہ، جیسا کہ ایک کہاوت ہے کہ جو کُچھ برتن میں ہے وہ ہی باہر آئے گا تو ایک اچھے کردار کا ادیب ہی اچھی تحریر لکھے گا۔

ابنِ صفی کو مرحُوم کون کہے گا.....؟ جب تک ہم سب کے محبُوب کردار، احمق و شرارتی عمران، بذلہ سنج و حاضر جواب حمید اور نرم گُفتار و خاموش طبع مگر بہترین فُنونِ لطیفہ سے مُتصِف فریدی ہم سب کے دِلوں میں زندہ ہیں ابنِ صفی بھی اپنے کرداروں کی بدولت ہمارے درمیان موجُود ہیں اور ہمیشہ رہیں گے، اُن کے لازوال کرداروں نے اُنھیں ہمیشہ کی زندگی بخش کر انھیں زندہ جاوید بنا دیا ہے ؎

اجل بھی اُس کی بلندی کو چھُو نہیں سکتی

وہ زندگی جِسے احساسِ زندگی ہو جائے

ابنِ صفی کے بارے میں کہنے کو اور بھی بہُت کُچھ ہے مگر آخر میں مُختصراً ہم اِتنا ہی کہیں گے کہ وہ کل بھی اپنی مِثال آپ تھے اور آج بھی کوئی ادیب اُن کے فن کا جواب پیش نہیں کر سکا اور یہ مِصرعہ اُن کے لئے بالکُل حسبِ حال ہے۔ ؎

ڈھونڈو گے اگر مُلکوں مُلکوں

مِلنے کے نہیں نایاب ہیں ہم

ع خُدا رحمت کُند ایں عاشقانِ پاک طینت را۔

☆☆☆☆☆

تبصرے

عالیہ درخشاں: بہت زبردست لکھا آپ نے، میرے پاس تو تعریف کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔

کرن صدیقی: آپ کی مُحبت ہے ورنہ ہم نے کیا لِکھا....! بس اپنے پسندیدہ ادیب کے لیے صِرف اپنے جذبات کا اِظہار ہی تو کِیا ہے جو یقیناً آپ سب کے بھی دِل کی آواز ہے۔

عالیہ چودھری: بہت خوب.... کمال کی تحریر ہے، بہت خوبصورتی سے واقعات کا احاطہ کیا گیا ہے.... سلامتی ہو آپ پر۔

کرن صدیقی: آپ کی پسندیدگی ہمارے لیے بُہت بڑا اِنعام ہے۔

عالیہ چودھری: بیٹا جی.... تحریر دل چھو گئی، جیتی رہو، مہکو، پھلو اور پھولو۔

کرن صدیقی: یہ آپ کی مُحبت ہے کہ آپ نے ہمیں اِتنا سراہا، تعریف اور دُعاؤں کے لئے بے حد شُکریہ۔

عالیہ چودھری: خوش رہو میری بچی، اللہ پاک اپنی امان میں رکھے اور میری بٹیارانی کو نظر بد سے محفوظ رکھے.... آمین۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

احمد صفی: ابن صفی اور ان کے کرداروں کی انفرادیت پر ایک بہترین تحریر، بہت خوب کرن صدیقی، آپ نے فرق صاف ظاہر کر دیا، بہت ہی خوب۔

کرن صدیقی: بُہت نوازِش جناب....! آپ کی رائے ہمارے لئے کیا اہمیت رکھتی ہے ہم بیان نہیں کر سکتے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت عمدہ.... بہترین حقائق، ساتھ ہی فریدی، حمید اور عمران وغیرہ کے کرداروں پر بہت اچھی طرح روشنی ڈالی گئی ہے، لڑکیوں کے کرداروں کے حوالے سے نیلم، جولیا، روشی، رشیدہ وغیرہ کے بارے میں بھی عمدہ باتیں بتائی گئی ہیں، ابن صفی صاحب پر تو خوب لکھا، ابن صفی صاحب کو کاپی کر کے روزی روٹی کمانے والوں پر بھی بہت ہی عمدہ اور حقیقی باتیں کہی گئیں.... پھر ابن صفی صاحب کی شاعری پر بھی

خوب لکھا، یہ ضروری تحریر بھی ان سب اہم تحریروں میں شامل ہے جو کچھ دنوں سے شائع ہو رہی ہیں اور نئے پڑھنے والوں کے لیے نہایت ضروری اور بہت ساری معلومات کا خزانہ فراہم کرنے والی تحریروں میں شامل ہے، پرانے پڑھنے والوں کے لیے بھی اس میں بہت معلومات ہے.... بہت خوب۔

سید فہد حسینی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اللہ اکبر....! ع

ایسی چنگاری بھی یارب اپنے خاکستر میں تھی!

داد و ستائش کا ذکر ہی کیا، مجھے تو رشک آ رہا ہے، اظہارِ معلومات اور اظہارِ جذبات کا ایسا متوازن امتزاج اور پیرایۂ تحریر کی دلکشی قابلِ تقلید ہے، اِس جملے پر تو بے ساختہ مسکراہٹ آ گئی، اور یوں محسوس ہوا جیسے ابنِ صفی ہمارے سامنے ہوں۔

تو ابنِ صفی نے بُہت مدہم مگر بھرپُور مُسکراہٹ کے ساتھ جواب دِیا کہ....

"تاثیر اور خوبصورتی سے بھرپور لائقِ رشک و تقلید تحریر، ناچیز کی مبارکباد قبول کریں۔"

معوذ سید

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اسماعیل بن محمد: اگر یہ بالمشافہ ملاقات ہوتی تو میں لامحالہ ایک عدد زوردار سلیوٹ بمع سلامی پیش کرتا، لیکن یہاں مصیبت یہ ہے کہ ستائش کے واسطے الفاظ نہیں میرے پاس، یقین کیجیے، یہ اس فورم میں اپنی نوعیت کی پہلی تحریر ہے جسے میں نے دو دفعہ بہ نظرِ عمیق پڑھا، بالخصوص اشعار کے برجستہ استعمال نے تو دل موہ لیا۔

حتیٰ کہ آخری سے زرا اوپر والا شعر، خدا کی قسم! اگر ضبط نہ کیا ہوتا تو آنکھوں میں نمی آ جاتی، خدا شاد رکھے، اور ہاں، فارسی والے شعر کا ترجمہ سن لیجئے، آیا میں صحیح سمجھا؟ "یہ سعادت بزور بازو نصیب نہیں ہوتی کہ جب تک عطا کرنے والی ذات (خدا) عطا نہ کرے"

(اب کوئی یہ مت سمجھ بیٹھیو، کہ نالائق اپنی قابلیت کے جوہر دکھانے کے چکر میں ہے، واقعی مجھے فارسی نہیں آتی)

کرن صدیقی:جی فارسی شعر کا مطلب آپ صحیح سمجھے، بس کیا کریں چار سال اِختیاری مضمون فارسی کیا پڑھا اب بنتی نہیں ہے فارسی بولے بغیر، مطلب فارسی کے بگھار کے بغیر گُفتگو مزہ نہیں دیتی، اِسماعیل صاحب آپ کی ستائش کا انداز بُہت خُوبصورت ہے، مگر آپ ہمیں شرمندہ کر رہے ہیں، بہر حال بُہت شُکریہ سلامت رہیئے، خُوش رہیئے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

عمدہ ترین.... شاندار، بہت اعلیٰ لکھا ہے، شاعری کا استعمال کر کے تو دل خوش کر دیا، بالکل پرفیکٹ اشعار کا انتخاب کیا، زبردست.....

بہت ساری ایسی باتیں اس تحریر سے معلوم ہوئی جو ہمارے علم میں نہیں تھی، جاندار تحریر، ایک شعر ہماری طرف سے بھی ابن صفی صاحب کے لئے۔ ے

اچھے ہیں اس قدر کی بھلائے نہ جائیں پھر

کچھ لوگ دھڑکنوں میں دھڑکتے ہیں عمر بھر

اصفیہ ناز

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

کیا کہوں سمجھ میں نہیں آرہا.... اس تحریر کو پڑھ کر مبہوت سا ہو گیا ہوں اور ایسا لگتا ہے کہ الفاظ کھو گئے ہیں۔

ظہیر اقبال

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

تحریر کی تعریف میں کچھ لکھوں تو شائد قلمکار کی توہین ہو جائے....، کیوں کہ مجھے میرے الفاظ بہت چھوٹے محسوس ہو رہے ہیں، اس شاندار و جاندار تحریر کے مقابل، آپ نے ایک عظیم مصنف کی قاری ہونے کا حق ادا کیا ہے، عمدہ ترین تحریر کے لئے بہت بہت بہت مبارکباد۔

اطہر کلیم انصاری

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت خوب...! نہایت ہی شاندار الفاظ استعمال کئے ہیں، اشعار تو ایسا لگ رہا ہے جیسے اسی

مضمون کے لیے بنے تھے، پورا مضمون پڑھ کر میں تو مبہوت سی رہ گئی، سمجھ میں نہیں آرہا کن لفظوں میں تعریف کروں....!

وریشہ عبدالجلیل

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مشتاق احمد قریشی: "ابن صفی ایک عہد، ایک رجحان" جس نے بھی یہ خیال دیا اور اسے عملی صورت دی وہ یقیناً مبارک باد کا مستحق ہے۔

اب تک کرن صدیقی، ایمانے زارشاہ، کی تحریر ہی نظر سے گذری ہیں، دونوں ایک سے بڑھ کر ایک ہیں، یوں ہی آگے بڑھنے کی راہ نکلتی چلی آتی ہے، وہ جو کسی نے کہا ہے نہ کہ گاتے گاتے گویا بن جاتا ہے، ایسے ہی لکھتے لکھتے لکھنا آجاتا ہے، کوشش کرتے رہنا شرط ہے، آپ سب کو میر اسلام اور دلی مبارک باد۔

سید اسد عادل : بہت شکریہ محترم.... اس کام میں ہماری ٹیم کے جو افراد شامل ہیں سب ہی مبارک باد کے مستحق ہیں، ان سب نے دن رات محنت کر کے اس سلسلہ کو جاری رکھا ہوا ہے۔

حمیرا ثاقب، زویا خان، صبیحہ یاسمین، عبدالعلیم الحسینی، مُعاذ خان (بشمول سید اسد عادل)

مشتاق احمد قریشی: پروردگار آپ سب کو ہر اس نعمت سے سرفراز فرمائے جس میں آپ کے لئے خیر و برکت ہو، عزت و وقار ہو، راحت و سکون ہو، صحت و تندرستی ہو، ترقی و خوشحالی ہو اور دنیا و آخرت کی بھلائی ہو۔

آپ تمام افراد ابن صفی کے رجحان کو نئی نسل تک منتقل کر رہے ہیں، اس طرح جہاں نئے لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی ہو رہی ہے، وہیں نئے پڑھنے والے ابن صفی کی تحریروں کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں.... جزاک اللہ۔

حمیرا ثاقب : محترم مشتاق احمد قریشی صاحب، آپ کی ہمت افزائی کا بہت شکریہ، یہ الفاظ ہمارے لئے اعزاز ہیں۔

سید اسد عادل : محترم مشتاق احمد قریشی صاحب، ہم آپ کی نیک خواہشات اور پر خلوص دعاؤں کے لیے آپ کے دل سے شکر گزار ہیں، اللہ آپ کو جزائے خیر سے نوازے.... آمین۔

مشتاق احمد قریشی: سید اسد عادل، تمام منتظمین اور احمد صفی صاحب اجازت دیں تو "ابن صفی ایک عہد، ایک رجحان" کے سلسلے میں قلم بند کئے جانے والے مضامین کو نئے اُفق میں بطور ابن صفی نمبر کے شائع کیا جاسکتا ہے، آنے والا شمارہ اگست چونکہ مکمل ہو چکا ہے اس لئے ستمبر کے شمارہ کو ابن صفی نمبر کے طور پر ترتیب دیا جاسکتا ہے، بشرطیکہ اس کی اجازت مل جائے، حتمی فیصلہ آپ حضرات کو کرنا ہے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ابن صفی کی سب سے بڑی خوبی انسانیت سے پیار، عمران ہو یا فریدی انسانیت کی اعلیٰ اقدار کے حامل نظر آتے ہیں، ابن صفی سا کوئی نہیں۔

عالیہ چودھری

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ابنِ صفی کو کو ایک زبردست خراجِ تحسین پیش کیا آپ نے، بے شک ابنِ صفی کے ناولوں نے ہمیں اعلیٰ اخلاق اور بلند کردار اپنانے کا سبق دیا ہے، اس کے ساتھ خواتین کے بارے میں بہترین باتیں کی گئی ہیں،

ابنِ خصی والا واقعہ پڑھ کر بے ساختہ مسکراہٹ آ گئی، یہ ایک مکمل، زبردست اور جامع تحریر ہے، اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

حمزہ رمضان

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ماشاء اللہ.... بہت حسین پیرائے میں بہت خوبصورت پہلوؤں کو ہائی لائٹ کیا آپ نے، اور سبھی اشعار نے تحریر کو اور بھی خوبصورت بنا دیا۔

ادا علی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت خوب، آپ نے تو کافی تحقیقی مضمون لکھ ڈالا، ویسے آپ نے اتنے اشعار نقل کئے تو ایک شعر میں بھی کہہ ڈالتا ہوں جو ابن صفی نے اپنی لمبی غیر حاضری اور بیماری کے بعد ناول "ڈیڑھ متوالے" کے پیشرس میں لکھا تھا، اور اسی پیشرس میں جعلی ابن صفیوں کو بھی خوب لتاڑا تھا۔

کیا سمجھتے ہو جام خالی ہے!

پھر چھلکنے لگے سبو آؤ

محمد احسن

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اس سلسلہ کی خاص الخاص تحریر، یقیناً اس کو لکھنے میں جو محنت و مشقت کی گئی ہے اس نے تحریر کی خوبصورتی کو مزید نکھار دیا ہے، موقع بہ موقع پیش کئے جانے والے اشعار نے تحریر کے حسن کو دوبالا کر دیا۔ یہ تحریر ابن صفی سے آپ کی محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے، اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ ہو۔

سید اسد عادل

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

لاجواب تحریر ہے اس موضوع پر جناب، جزاک اللہ۔

ان کے کرداروں پر اچھا تبصرہ کیا آپ نے، ان کے فن کی ستائش اور تعریف کے لئے اشعار کا خوب استعمال کیا آپ نے.... والسلام۔

آرائیں گلریز اطہر

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ے "میں اکیلا ہی چلا تھا جانبِ منزل مگر

لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا"

ماشاء اللہ.... اس موضوع پر لکھی گئی ہر تحریر پہلی تحریر سے بڑھ کر لاجواب ہوتی جا رہی ہے، بہت ہی دلچسپ اور بہترین انداز میں ابنِ صفی کے ذاتی زندگی اور ان کے بنائے کردار پر قلم اٹھایا ہے، مضمون پڑھتے ہوئے ابنِ صفی کے مکالمات اور حالات آنکھوں کے سامنے ویڈیو کی طرح چل رہے تھے، آخری بات دل کو چھو گئی کہ جب تک ابنِ صفی کے کردار زندہ ہیں تب تک ابن صفی مر نہیں سکتے، وہ ان شاء اللہ ہمیشہ ہمارے دل و دماغ میں زندہ رہیں گے، اللہ آپ کے قلم میں اور زیادہ توانائی عطا فرمائے.... آمین۔

فراز علی حیدری

مضمون نمبر 08

ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے

عبداللہ احمد حسن

یہ جولائی کا مہینہ ہے جو محترم ابن صفی صاحب سے ایک خاص نسبت رکھتا ہے۔ شاید اسی لئے برادرم سید اسد عادل اور ان کی ٹیم نے ایک ایونٹ اس ماہ میں رکھا ہے، انہوں نے "دی گریٹ ابن صفی فین کلب" کے ممبران سے اس سلسلہ کے تحت مضامین لکھنے کی استدعا کی ہے، اسی سلسلے میں یہ ناچیز بھی ان کی نظر میں آگیا، ان کا حکم ہے کہ ایک مضمون لکھ دوں مگر ہماری سمجھ میں نہیں آرہا کہ ہم ابن صفی پر کیا لکھیں....!!

ابن صفی پر تو ایسے ایسے لوگ لکھ چکے ہیں جو آج لیجنڈ کا درجہ رکھتے ہیں، اس سلسلے میں برادر راشد اشرف کا نام نہ لینا زیادتی ہوگی کیونکہ انہوں نے ابن صفی پر جو کام کیا ہے وہ قابلِ تحسین ہے، ان کو تو اس کام کے حوالے سے پی ایچ ڈی کی ڈگری ملنا چاہیئے، وہ اس کے حقدار ہیں اتنے اعلیٰ درجہ کے مضامین کے درمیان ہمارا مضمون کیا حیثیت رکھتا ہے، ہم تو ابھی قلم کے میدان میں نووارد ہیں، نو آموز ہیں، اس لئے ہم نے سوچا کہ ہم کسی اور طرح سے لکھیں، اپنے ہی انداز سے اور عام ڈگر سے ہٹ کر تو شاید قارئین کو پسند بھی آئے۔

26 جولائی 1928ء کو برطانوی ہندوستان کے علاقے الہ آباد کی ایک ڈسٹرکٹ نارا میں رہائش پذیر جناب صفی اللہ صاحب کے گھر میں بچے کے رونے کی آواز گونجی تو سب کے چہرے خوشی سے کِھل اٹھے، بتایا گیا کہ لڑکا ہوا ہے سب نے صفی اللہ صاحب کو مبارک باد پیش کی۔ نومولود کا نام اسرار احمد تجویز ہوا۔ اس وقت کون جانتا تھا کہ یہ بچہ بڑا ہو کر اسم بامسمیٰ ہو گا، یہ بچہ لوگوں کو اسرار اور تجسس کی ایسی دنیاؤں کی سیر کرائے گا جہاں پہنچ کر قاری اپنے دکھ درد اور پریشانیاں بھول جائے گا، اس کا نام برصغیر ہی نہیں چاردانگ عالم میں مشہور ہو گا۔

ابن صفی شاعر تھے مزاح نگار تھے، کہانی کار تھے، مگر اس کے علاوہ بھی کچھ تھا جو ابھی باقی تھا، کوئی کمی سی تھی، کہتے ہیں کہ نام کا اثر شخصیت پر پڑتا ہے شاید یہی چیز بالآخر ان کو جاسوسی ناول نگاری کی

طرف لے گئی، اردو زبان میں جاسوسی ناول تو اور بھی بے شمار لوگوں نے لکھے ہیں مگر جو جہانِ حیرت ابن صفی نے تخلیق کیا تھا ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ وہ بات کسی میں پیدا نہ ہو سکی، جو کردار انہوں نے متعارف کروائے وہ بھی امر ہو گئے، درجنوں مصنفین تو ایسے ہیں کہ جنہوں نے ابن صفی کے تخلیق کردہ کرداروں پر بھی ہاتھ صاف کیا، اور اپنے گھروں کے چولہے جلائے، ان کے اپنے ڈھائی سو ناولز کے مقابلے پر ہزاروں ناولز ان کے ہی کرداروں پر مشتمل آ گئے، مگر اصل اور نقل میں اتنا واضح فرق تھا کہ جس نے بھی ابن صفی کو پڑھا ہے اس کے سامنے سارے ناولوں کا ڈھیر لگا دیں، وہ اس میں سے اصل ناول نکال لے گا۔

اس فیس بک گروپ "دی اگریٹ ابن صفی فین کلب" میں ہم نے یہ بھی پڑھا کہ کئی ممبر کسی اور کے ناول پڑھتے تھے اور اسی کو اصل سمجھتے تھے مگر جب اصلی ناول ان کی نظر سے گزرے تو انہوں نے فرق محسوس کر کے دو نمبر سے جان چھڑا لی، بہت سے نقالوں نے تو ان کا نام بھی استعمال کیا کئی لوگوں نے دھوکا دینے کے لئے ان کے نام سے ملتے جلتے قافیے بھی استعمال کئے، مگر وہ بات کہاں مولوی مدن کی سی۔

ابن صفی بلاشبہ عظیم ناول نگار تھے، مگر افسوس کہ ان کو اپنے ملک میں دنیائے ادب کی طرف سے وہ پذیرائی نہ مل سکی جو ان کا حق تھا، بلکہ ان کو ادیب بھی تسلیم نہیں کیا گیا۔ مگر سچ تو یہ ہے کہ جیسا انہوں نے اشارہ کیا تھا کہ ادب عالیہ کی موٹی موٹی کتابیں الماریوں کی زینت بن کر گرد آلود ہوتی رہتی ہیں، اور ابن صفی لوگوں کے تکیوں کے نیچے ملتا ہے، اس سے زیادہ کسی کو اور کیا چاہیئے، کوئی مانے یا نہ مانے، مگر ان سے ان کا مقام کوئی نہیں چھین سکتا۔

ہمارے ایک دوست ہیں جو شعبۂ صحافت سے تعلق رکھتے ہیں، انہوں نے بتایا کہ ان کا کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس میں وہ ابن صفی کا کوئی ناول نہ پڑھیں، روزانہ وہ مخصوص خالی وقت میں یہی پڑھتے ہیں، بھابھی ان کی عادت جانتی ہیں، اس لئے ہمیشہ یہ انتظام رکھتی ہیں کہ جیسے ہی ایک ناول ختم ہو وہ دوسرا نکال کر مخصوص جگہ پر رکھ دیں، تاکہ انہیں پوچھنا یا ڈھونڈنا نہ پڑے۔

آرتھر کونن ڈوئیل جنہوں نے شرلاک ہومز کا کردار تخلیق کیا تھا وہ برطانوی خفیہ اداروں کو لیکچرز دیتے تھے، یہی اعزاز ابن صفی کو بھی حاصل ہے کہ انہوں نے آئی ایس آئی کو لیکچرز دیئے،

مسٹری کوئن کہلانے والی اگاتھا کرسٹی نے ان الفاظ میں ابن صفی کا ذکر کیا کہ

"مجھے اردو نہیں آتی لیکن برصغیر کے جاسوسی لٹریچر سے تھوڑی بہت واقفیت رکھتی ہوں، اردو میں اگر کوئی اصلی ناول نگار ہے، تو وہ ابن صفی ہے، باقی اس کے نقال ہیں، کسی نے اس سے ہٹ کر کوئی نئی راہ نہیں نکالی۔"

ابن صفی کے کرداروں کے بارے میں کبھی لوگوں سے گفتگو ہوتی تھی تو یوں محسوس ہوتا تھا کہ ہم جن کرداروں کا ذکر کر رہے ہیں وہ زندہ جاوید ہیں، ہم نے ان سب کرداروں کرنل فریدی، کیپٹن حمید، قاسم، عمران، صفدر، بلیک زیرو وغیرہ کو ہمیشہ اپنے آس پاس محسوس کیا۔

یہ ابن صفی کی ناول نگاری کا کمال تھا کہ انہوں نے جو بھی کردار بنائے وہ امر ہو گئے، جیسے منفی کردار سنگ ہی، تھریسیا، بوغا، ڈاکٹر سلمان، ڈاکٹر ڈریڈ، کنور شمشاد، الفروزے، ایڈلاوا، الفانسے، اولیویا نارمن، فنچ، ہمبگ دی گریٹ، جیرالڈ شاستری، رانا پرمود، نانوتہ، ریما، اور دوسرے مرکزی یا معاون کردار جیسے فریدی، حمید، عمران، قاسم، صفدر، جولیا، خاور، چوہان، انور، نیلم، رشیدہ، روشی، تنویر، ثریا، اماں بی، سر سلطان، رحمان صاحب وغیرہ، غرض یہ کہ کہاں تک گنوائیں، بس یہ سمجھیں کہ کردار نگاری ان پر ختم تھی۔

انہوں نے اپنے ناولز میں سائنس فکشن بھی پیش کیا، اور اس میں ان کو، لیونارڈو ڈاؤنچی سے تشبیہ دی جا سکتی ہے، ڈاؤنچی آرٹسٹ تھا، اس نے اس زمانے میں جب کہ ہیلی کاپٹر کا وجود نہیں تھا، ہیلی کاپٹر کا خاکہ بنایا تھا، جو مستقبل میں سچ ہو گیا، اور تقریباً اسی ڈیزائن پر ہیلی کاپٹر بنایا گیا۔ ابن صفی نے بھی اپنے ناولز میں بہت سی ایسی سائنسی ایجادات پیش کیں جو بعد ازاں حقیقت کا روپ دھار گئیں، یہ موضوع خاصی وسعت رکھتا ہے مگر طوالت کے خوف سے ہم اتنے پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ کبھی موقع ملا تو اس پر ان شاء اللہ تفصیلاً لکھیں گے۔

جیسا کہ ہم نے شروع میں بتایا کہ ابن صفی برطانوی ہند میں پیدا ہوئے اور ہجرت کے بعد باقی زندگی پاکستان میں گزاری، مگر اپنے ناولز میں بیرونی ممالک کی ایسی منظر کشی کی کہ لگتا تھا کہ وہ خود یہ سب دیکھ چکے ہوں، جن مقامات کا انہوں نے اپنے ناولوں میں کیا ہے وہ اکثر مقامات اسی طرح موجود ہیں۔

ہمارا بچپن کراچی میں گزرا ہے، وہیں ہم اسکول پڑھنے جاتے تھے، جب حروف سے آشنائی ہو گئی تو نصاب کے علاوہ بچوں کے رسالے، بچوں کی دنیا، بچوں کا باغ، تعلیم و تربیت، نونہال وغیرہ پڑھنے شروع کئے۔ ہم غالباََ ابھی دوسری کلاس میں تھے کہ ایک دوست جو ہم سے عمر میں تین سال بڑے تھے ملنے آئے، کچھ دیر گفتگو کے بعد کہا چلو مجھے ایک کتاب لینا ہے، ہم اس کے ساتھ روانہ ہوئے، وہ ہمیں صرافہ بازار میں واقع ایک چھوٹی سی کیبن نما جگہ لے گئے، وہاں ایک آدمی بیٹھا تھا جو کتابیں نکال کر دے رہا تھا، چھوٹا سا قد، دبلا پتلا جسم، آنکھوں میں سرمہ، شلوار قمیض میں ملبوس، سر پر سندھی ٹوپی، پتہ چلا وہ لائبریرین ہیں، سب انہیں حاجی حاجی کہہ کر پکار رہے تھے، ان کا اصل نام تو ہمیں آج بھی نہیں معلوم، ہاں اتنا پتا چلا کہ وہ حاجی قریشی کہلاتے ہیں اور پاکستان کے نامور اداکار مصطفیٰ قریشی کے بہنوئی ہیں۔ یہاں کتابیں کرائے پر دستیاب تھیں، ہمیں بھی اس طریقہ کار میں دلچسپی محسوس ہوئی، ہم نے اپنے دوست سے کہا کہ ہمارا بھی تعارف ان سے کرا دو ہم بھی کتابیں لیں گے، انہوں نے حاجی سے ہمارا تعارف کروا دیا، ہم نے بچوں کے ناول مانگے حاجی نے آٹھ دس تھما دیئے، ہم نے ان میں سے ایک پسند کیا یوں وہاں ہمارا بھی کھاتہ کھل گیا، رفتہ رفتہ ہم نے وہاں موجود تقریبا، سارے ہی بچوں کے ناول ختم کر لئے۔

ایک دن ہم الجھن میں تھے کہ کیا لیں، اتنے میں حاجی نے کچھ کتابیں ہماری طرف بڑھائیں، اور کہا یہ بھی پڑھ کر دیکھو، ہم نے نہ چاہتے ہوئے بھی ایک ناول لے لیا، یہ عمران سیریز کا ناول تھا۔ یہ ہمارا عمران اور ابن صفی صاحب سے پہلا تعارف تھا، ہم تو بچوں کے ناولز کو ہی سب کچھ سمجھتے تھے، مگر یہاں تو حیرت و تجسس کا ایک لامتناہی سلسلہ تھا، ایک نیا جہان حیرت تھا، جس نے ہمیں اپنی مضبوط گرفت میں لے لیا تھا۔ اس ناول نے ہمیں بہتیری نئی چیزوں سے روشناس کروایا، جن سے ہم اب تک ناواقف تھے، ابن صفی کا یہ ناول پڑھنے سے نہ صرف ہمارے اردو کے ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ ہوا بلکہ ہمیں انگریزی کے کچھ نئے الفاظ بھی سیکھنے کو ملے، غرض یہ کہ ہمیں یہ ناول بہت پسند آیا، چنانچہ اس ناول کو واپس کرتے ہوئے ہم نے عمران سیریز کا دوسرا ناول لیا، اور یوں یہ سلسلہ مستقل طور پر شروع ہو گیا۔

کچھ عرصے بعد اسی علاقے میں ایک اور لائبریری کھلی تو ہم نے وہاں کا رخ بھی کرنا شروع کیا، جب چند بار ہم نے اس سے ابن صفی کی عمران سیریز مانگی تو ایک دن اس نے کہا تم ہمیشہ یہی سیریز کیوں

لیتے ہو کبھی حمیدی فریدی کو پڑھا ہے؟...... ہم نے نفی میں جواب دیا تو اس نے جاسوسی دنیا کا ایک ناول دیا اور کہا یہ بھی ابن صفی ہی نے لکھا ہے پڑھ کر دیکھو۔

اب ہمارا تعارف کچھ نئے کرداروں سے ہوا جن میں فریدی تو تھا مگر حمیدی نہیں ملا اس کی جگہ کیپٹن حمید تھا۔ یہ ایک الگ انداز تھا، ایک نیا لطف تھا، عمران سیریز اپنی جگہ پر مگر جاسوسی دنیا میں ایک الگ ہی مزہ تھا، یہ اور بات ہے کہ ہمارا پسندیدہ کردار اب بھی عمران ہی تھا، کیونکہ فریدی کا رہن سہن جاگیردارانہ انداز کا تھا، حالانکہ عام زندگی میں وہ نمود و نمائش سے دور ایک پر خلوص شخصیت کا مالک تھا، جبکہ عمران ایک عام آدمی تھا فلیٹ میں رہتا تھا اور سب لوگ حتیٰ کہ اس کے ماتحت بھی اس کو چٹکیوں میں اڑاتے تھے، مگر جب وقت پڑتا تھا تو اس کی جون ہی بدل جاتی تھی، ضرورت پڑنے پر وہ بڑی سفاکی سے کسی کو بھی قتل کرتے ہوئے بھی نہیں جھجھکتا تھا، وہ پل بھر میں بھیڑ سے بھیڑیا بن جاتا تھا، شاید ایسی ہی خوبیوں کی وجہ سے عمران کا کردار زیادہ پسند کیا جاتا تھا، خیر یہ اس وقت کی بات ہے، اب ہمیں یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ کون زیادہ بہتر ہے۔

پھر جب ہم مسقط آئے تو یہاں ایک دوست نے جو اب اس دنیا میں نہیں رہے نے ہمیں مطرح، طالب مارکیٹ میں واقع ایک دکان دکھائی، جو کچھ ہی عرصہ قبل کھلی تھی، اور اردو کتابوں کا واحد مرکز تھی، مری سے تعلق رکھنے والے محمد آصف مرزا جو خود بھی اب ماشاء اللہ صاحب کتاب شاعر بن چکے ہیں، نے یہ دکان شروع کی تھی، ہم وہاں آنے جانے لگے جلد ہی محمد آصف مرزا سے ہماری دوستی ہوگئی، وہ ہمارے لئے آصف بھائی بن گئے، یہ تعلق آج تک قائم ہے، ہم انہیں بڑے بھائی کی طرح ہی سمجھتے ہیں، وہ 1982ء میں واپس پاکستان چلے گئے تھے، پھر دکان ان کے بھائی شاہد بھائی اور ایک دوست عارف بھائی نے سنبھالی، کافی عرصہ تک دکان چلاتے رہے، پھر ابھی کچھ سال قبل کاروبار ختم کرکے وہ بھی واپس اپنے وطن لوٹ گئے۔

ایک دن خبر ملی کہ ابن صفی صاحب ایک ڈائجسٹ نکال رہے ہیں، جس کا نام "ابن صفی میگزین" رکھا گیا ہے، ہماری خوشی کی انتہا نہ رہی کیونکہ اب ہم ڈائجسٹ پڑھنے لگے تھے، مگر بعد ازاں پتہ چلا کہ ڈائجسٹ ان کے ایک دوست اور شاگرد مشتاق احمد قریشی نکال رہے ہیں، ہمارے لئے اب بھی خوشی کا مقام تھا کہ "ابن صفی میگزین" کی نگرانی تو وہ خود کریں گے، مگر ڈائجسٹ کا نام چند ہی شماروں کے

بعد بدل کر "نئے افق" رکھ دیا گیا، وجہ یہ بتائی گئی کہ پاکستان میں کسی مصنف کے نام سے ڈائجسٹ نہیں نکال سکتے، پھر اسی ادارے کے دوسرے ڈائجسٹ کا اجراء ہوا، جو "نیا رخ" کے نام سے مارکیٹ میں آیا، ہم تو نیا رخ میں چھپنے والی ان کی تازہ تصاویر دیکھ کر ششدر رہ گئے کہ کیا یہ واقعی وہی ابن صفی ہیں جن کی تصاویر ہم کتاب کے آخر میں دیکھا کرتے تھے، ہم تو پہچان ہی نہیں پا رہے تھے، بیماری نے ان کو یکسر بدل کر رکھ دیا تھا۔

ابن صفی کے بعد بھی ہم نے رسم وفا نبھائی، اور اس وقت تک یہ دونوں ڈائجسٹ پڑھتے رہے جب تک کہ آخری صفحات ابن صفی صاحب کی تحریروں سے مزیّن رہے، اس کے بعد ہم نے یہ دونوں ڈائجسٹ پڑھنے چھوڑ دیئے۔

ابن صفی صاحب کے نئے ناول آتے تھے، ہم پڑھتے رہتے تھے، ایک دن کا ذکر ہے، ہم نئی کتاب لے کر خوش خوش واپس گھر آرہے تھے، گرمی بہت تھی اس لئے ایک کیفے میں آئس کریم کھانے رک گئے، اچانک ہماری نظر سامنے میز پر بیٹھے ایک شخص پر پڑی وہ ہندوستان کے شہر راجستھان سے تعلق رکھتے تھے، ان کا انداز ہم آج تک نہیں بھول پائے، وہ سیدھے ہو کر بیٹھے تھے، ایک ہاتھ میز پر تھا، جس میں یہی نیا ناول دبا ہوا جسے وہ بڑے انہماک سے پڑھ رہے تھے، ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی، سر آہستہ آہستہ اوپر نیچے یعنی اثبات میں ہل رہا تھا، یہ منظر ہمیں آج تک جزئیات کے ساتھ یاد ہے۔

1976ء میں جب ہم پاکستان واپس پہنچے تو پتا چلا کہ ابن صفی صاحب کی فلم دھماکا ریلیز ہو گئی ہے، ہم نے جا کر سینما میں یہ فلم دیکھی، یوں ہم بھی ان لوگوں میں شامل ہیں جنہوں نے یہ فلم دیکھ رکھی ہے، اس میں جاوید شیخ نے ظفر الملک کا، جبکہ مولانا ہپی نے جیمسن کا کردار ادا کیا ہے، ہمیں فلم بہت پسند آئی اور یہ دونوں کردار تو ایسے دماغ میں بیٹھے کہ آج بھی جب ہم ناول پڑھتے ہیں تو ہمارے ذہن میں یہی دونوں کردار در آتے ہیں۔

ابن صفی کا فیض آج بھی جاری ہے، ہمیں جتنا مطالعہ کا شوق تھا وہ ہمارے بچوں میں نظر نہیں آتا، ہماری لاکھ کوشش پر بھی وہ کتابوں کی طرف نہیں آتے، ایک بار ہم کراچی گئے ہوئے تھے، صدر میں ریگل چوک سے گزرتے ہوئے فٹ پاتھ پر موجود بک کھوکھے پر نظر پڑی تو حسب عادت دیکھنے کے لئے رک گئے، اچانک ہماری نظر ایک نئے انداز میں چھپی عمران سیریز پر پڑی، جس میں ایک جلد میں دو

دو تین تین ناول تھے، ہم نے چند جلدیں لے لیں۔ گھر آ کر پڑھتے ہوئے ہمیں خیال آیا تو بڑے بیٹے مزمل کو عمران سیریز کا ناول " بھیانک آدمی " دے کر کہا کہ یہ پڑھو، انہوں نے بے دلی سے لے کر رکھ لی، دوسرے دن ہم نے پوچھا تو بولے ابھی نہیں پڑھی، اب پڑھوں گا۔

تقریباً دو دن بعد ہماری نظر پڑی تو کیا دیکھتے ہیں کہ صاحبزادے کتاب پڑھ رہے ہیں، ہم خاموش رہے، دوسرے دن وہ ہمارے پاس آ کر بولے اس سلسلے کی کوئی اور کتاب ہے؟ ہم نے دوسری کتابیں دیں، اس دن کے بعد جو انہوں نے مطالعہ شروع کیا تو ابن صفی ہی نہیں اور بھی بہت کچھ پڑھ ڈالا، ناول، معلوماتی کتابیں، اسلامیات غرض یہ کہ کوئی موضوع مخصوص کئے بغیر مطالعے کو اپنی عادت میں شامل کر لیا۔ یہی کوشش ہم نے دوسرے بیٹے عمار کے ساتھ بھی کی، مگر انہوں نے پڑھ کر نہ دیا، بالآخر ہم مایوس ہو گئے، ابھی چند ماہ قبل ان کے واٹس اپ اسٹیٹس پر لکھا دیکھا "حمید مزاحیہ "، "حمید غیر سنجیدہ" وغیرہ، ہم حیران ہوئے کہ یہ کس کا ذکر خیر ہے، ان سے پوچھا تو کہا سارجنٹ حمید کی بابت لکھا ہے، ہم مارے حیرت کے بے ہوش ہوتے ہوتے بچے، پوچھا آپ اس کو کیا جانیں، تو بتایا پچھلے دنوں میں بیزار بیٹھا تھا تو سوچا کچھ پڑھ لوں، اس لیے آپ کی لائبریری دیکھی، وہاں ان کتابوں پر نظر پڑی تو جاسوسی دنیا کی پہلی جلد اٹھالی، بہت مزہ آیا، اس لئے یہ اسٹیٹس رکھے ہیں، اس کے بعد سے ان کا مطالعہ جاری ہے، ہم نے کہا عمران سیریز بھی ٹرائی کریں، مگر ان کا کہنا ہے کہ پہلے یہ سب ختم کر لوں پھر عمران سیریز شروع کروں گا، ہم نے کہا کوئی بات نہیں زمین کے بادل تک پہنچو عمران سے تعارف ہو جائے گا۔

تو دیکھ لیں ابن صفی کا فیض کہ جو کتابوں سے دور بھاگتے تھے آج ابن صفی کی وجہ سے پڑھنا سیکھ گئے ہیں، ابن صف کے ناولوں کہ یہ خوبی کیا کم ہے کہ بے شمار لوگ جن کی مادری زبان اردو نہیں تھی محض ان کی کتابیں پڑھنے کے لئے اردو سیکھنے پر مجبور ہوئے، کوئی ایسا مصنف دکھا دیجئے جس کو پڑھنے کے لئے لوگ کوئی زبان سیکھتے ہوں، اردو کی اس سے بڑی خدمت اور کیا ہو گی۔

☆☆☆☆☆

تاریخ 26 جولائی 1980ء، رات کا ایک بج رہا تھا۔ دانش منزل کے ہال میں جہاں ایکسٹو سب ماتحتوں کو جمع کر کے کیس کی تفصیلات بتایا کرتا تھا، سیکرٹ سروس کے سب ممبران موجود تھے، عمران، صفدر، جولیانا، خاور، نعمانی، چوہان، صدیقی اور سارجنٹ نیمو۔

مگر اتنے لوگوں کے ہوتے ہوئے بھی ہر طرف خاموشی طاری تھی، سب ازحد پریشان نظر آ رہے تھے، کچھ لوگوں کی آنکھیں بھری ہوئی تھیں، خاص کر جولیا کی تو ناک بھی سرخ ہو رہی تھی، وہ ہونٹ سکوڑ سکوڑ کر آنسو پینے کی کوشش کر رہی تھی، عمران جیسا کھلنڈرا شخص بھی اس وقت سنجیدہ نظر آ رہا تھا، اس کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبائی ہوئی تھیں، ایسا لگتا تھا جیسے بار بار آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے آنکھیں سرخ ہو گئی ہوں، وہ سب بالکل خاموش بیٹھے ایک ٹک فون کو گھورے جا رہے تھے۔

دوسری طرف بلیک زیرو رانا پیلس کے ایک کمرے میں پریشان حال بیٹھا تھا، اس کی نظریں بھی فون پر جمی ہوئی تھیں، یوں لگتا تھا جیسے وہ کسی ضروری کال کا منتظر ہو۔

اچانک دانش منزل میں فون کی بیل بجی، جولیا نے فون اٹھا کر بھرائی ہوئی آواز میں ہیلو کہا۔

دوسری جانب سے ایک جانی پہچانی آواز آئی .... "ہیلو عمران ہے؟"

جولیا نے فون کا ریسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"عمران بول رہا ہوں۔"

"ہاں عمران ....!!! میں سنگ ہی بول رہا ہوں، کیا ہوا، کیا خبر ہے؟"

"نہیں چچا .... اب تک کچھ پتا نہیں چلا، ہم سب بھی پریشان بیٹھے دعائیں مانگ رہے ہیں۔"

"اوہ اللہ خیر کرے نہ جانے کیا ہو گا، تھریسیا بھی میرے ساتھ ہی ہے اور رو رہی ہے۔"

"اس سے کہو صبر کرے اور ہمت سے کام لے، اب ایسے میں کیا کیا جا سکتا ہے چچا، کال آ جائے تو میں تمھیں خبر کر دوں گا۔"

"ٹھیک ہے، میں تمھاری کال کا منتظر رہوں گا۔"

"اللہ حافظ۔" عمران نے کہہ کر جیسے ہی فون رکھا باہر دروازے کی کال بیل بج اٹھی

صفدر اٹھ کر باہر آیا، دروازے پر تین افراد موجود تھے، ان کو دیکھ کر وہ چونک پڑا، وہ انہیں اچھی طرح جانتا تھا، اور ان سے تاریک وادی کے سفر میں مل چکا تھا۔

ان میں سے ایک شخص دراز قد، قوی ہیکل اور وجیہہ آدمی تھا، اس کی بڑی بڑی آنکھیں دیکھ کر لگتا تھا کہ یہ کوئی بہت کاہل شخص ہے، ابھی سو جائے گا، مگر ان آنکھوں میں اس وقت نمی تھی، دوسرا ابھی

ایک خوش شکل جوان تھا، اس کے نقوش میں ہلکی سی نسوانیت کی جھلکیاں پائی جاتی تھیں، اس کی آنکھیں بار بار نم ہو رہی تھیں، جنہیں وہ ایک رومال سے مسلسل خشک کئے جا رہا تھا، ان میں سے تیسرا آدمی ایک بہت لمبا اور موٹا شخص تھا، جسے مینار نما گنبد یا گنبد نما مینار کہا جا سکتا تھا، یہ آدمی اس وقت بری طرح رو رہا تھا۔

یہ تینوں افراد کرنل فریدی، کیپٹن حمید اور قاسم تھے، فریدی بار بار قاسم کی پیٹھ تھپتھپا کر اسے چپ کرانے کی کوشش کر رہا تھا، صفدر نے ایک مغموم سی مسکراہٹ سے ان کا استقبال کیا، اور پھر انھیں لے کر اسی ہال میں آ گیا جہاں باقی افراد بیٹھے تھے۔

سب ایک دوسرے سے ملے، عمران نے ان سب سے مصافحہ کیا، بیٹھنے کے لئے ان کو کرسیاں پیش کی گئیں، جب وہ بیٹھ گئے تو فریدی نے سوالیہ نظروں سے عمران کو دیکھا۔

عمران نے جواب دیا۔ "کوئی امید نہیں ہے بس دعا کریں۔"

☆☆☆☆☆

رات کے ڈیڑھ بجے رانا پیلس کا فون جاگ اٹھا، بلیک زیرو نے لپک کر ریسیور اٹھایا اور لرزتی آواز میں کہا۔

"ہیلو" دوسری طرف سے بھرائی ہوئی آواز آئی، جیسے کوئی روتے روتے بات کر رہا ہو۔

"بلیک زیرو بول رہے ہو؟"

"جی ہاں۔"

"میں ایثار صفی ہوں۔"

"جی ایثار صفی صاحب، اب ابو کی طبیعت کیسی ہے؟"

دوسری طرف سے ایک سسکی کے ساتھ روتے ہوئے کہا گیا۔

"بلیک زیرو ابو ہمیں چھوڑ کر چلے گئے۔"

بلیک زیرو کے ہاتھ سے فون کا ریسیور چھوٹ گیا، اس نے اپنا سر پکڑ لیا، اس کی آنکھوں سے برسوں کا رکا ہوا سیلاب بہہ نکلا، جلد ہی اس نے اپنی ہچکیوں اور سسکیوں پر قابو پا لیا، ابھی اسے ایک ذمہ داری اور نبھانی تھی، اس نے فون اٹھا کر دانش منزل کے نمبر ڈائل کئے، فون جولیا نے اٹھایا اور پہلی بار

ایکسٹو کی غراہٹ بھری آواز کے بجائے بھیگی ہوئی سی آواز سنی۔

”جولیا فون عمران کو دیدو۔“

”یس سر۔“

عمران نے فون کا ریسیور جولیا کے ہاتھ سے لیا تو اس کا ہاتھ لرز رہا تھا، دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

”ہیلو عمران بول رہا ہوں۔“

”جناب عالی، ابھی ابھی ایثار صفی صاحب کا فون آیا تھا، انہوں نے بتایا کہ ہمارے خالق و مالک ابن صفی صاحب اب نہیں رہے، ان کا انتقال ہو گیا اور ہم سب یتیم ہو گئے۔“

”انا للہ وانا الیہ راجعون۔“ عمران نے رندھی ہوئی آواز میں کہا اور ریسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

اس کے قدم لڑکھڑا گئے، آنکھوں سے پھر سے آنسو بہہ نکلے، کسی کو بھی اب کچھ بتانے کی ضرورت نہیں تھی، وہ دوسری طرف سے ملنے والی اطلاع بخوبی سمجھ چکے تھے، ان سب کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، خصوصاً قاسم اور جولیا کی حالت تو بہت ہی قابل رحم تھی، قاسم تو بلک بلک کر رو رہا تھا، عمران نے اشکبار آنکھوں سے فریدی کی طرف دیکھا اور فریدی نے اپنے سر کو جنبش دے کر بلند آواز میں کہا۔

”ختم.... سب ختم ہو گیا، ان کے ساتھ ہی ہم بھی ختم ہو گئے۔“

عمران سیریز کا خاتمہ ہو گیا، جاسوسی دنیا بھی اپنے انجام کو پہنچی، وہ جس کے ناولوں کا سب انتظار کیا کرتے تھے نہیں رہا، ”دلیر مجرم“ سے شروع ہونے والا سفر ”آخری آدمی“ پر ختم ہو گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

کل نفس ذائقۃ الموت۔

کل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔

زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا

ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے

☆☆☆☆☆

تبصرے

ایک منفرد زاویہ سے لکھی گئی دل گداز تحریر، ایک تصحیح کر لیجیے کہ فلم "دھماکہ" 29 دسمبر 1974ء کو سینماؤں میں ریلیز ہوئی تھی اور چند ہفتوں میں ہی اتر گئی تھی، اس کے باوجود ہمیں اس بات سے اختلاف ہے کہ دھماکہ ایک ناکام فلم تھی، ناکام فلم اُس فلم کو ضرور کہا جا سکتا ہے جسے عوام مسترد کرنے کے بعد بھلا دیں، یہ نہیں کہ چالیس برس سے زائد عرصہ گزرنے کے بعد بھی وہ موضوعِ سخن بنی ہوئی ہو اور اس کے مختلف پہلوؤں پر سیر حاصل گفتگو ہو رہی ہو، اس فلم کے نہ چلنے کے پسِ پشت اسباب کسی اور وقت پر، فی الحال عبد اللہ احمد حسن صاحب کو اس تحریر پر آفرین۔

عامر اقبال آرائیں

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت اعلیٰ... اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم لگے گی... انداز بیاں سے کبھی کبھی یوں لگتا ہے جیسے جاسوسی دنیا کے ناول "ٹھنڈی آگ" میں کیپٹن حمید اپنی آپ بیتی سنا رہا ہو۔

اکثر لوگوں کو کہتے سنا ہے "حمیدی فریدی" یا "حمیدی فرید"... یہ بات پڑھ کر بہت اچھا لگا...

باقی تحریر تو لاجواب ہے۔ تحریر کی شروعات میں یوں کہا گیا تھا کہ:

"ہماری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ ہم کیا لکھیں"

مگر جو تحریر شروع کی تو اپنی مثال آپ بن گئی، اب واقعی ہماری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ اس تحریر میں کس کس بات کی تعریف کی جائے....!!

ہر بات ایک الگ انداز کی ہے، اختتام تو بہت ہی زبردست تھا، آخری جملے پڑھ کر آنکھیں نم ہو گئیں، مجھے یقین ہے کہ میری ہی طرح تحریر پڑھنے والی ہر آنکھ نم ہوئی ہو گی، جب ہم پڑھنے والوں کی کیفیت ایسی ہوئی تو جو ابن صفی صاحب کے سب سے قریبی ہیں تو ان کی کیا کیفیت ہوئی ہو گی، بہت خوب عبد اللہ احمد حسن صاحب۔

سید فہد حسینی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ابرار احمد : عبداللہ احمد حسن.... بہت ہی عمدہ مضمون.... پسند آیا، آخری پیرگراف نے یقین مانئے آنکھیں نم کر دیں، سید اسد عادل بہت عمدہ سلسلہ شروع کیا، حمیرا ثاقب اور زویا خان کی ترتیب اور پیشکش قابل ستائش ہے۔

سید اسد عادل : بس جناب، آپ بزرگوں کی دعاؤں سے ہی یہ ممکن ہو سکا ہے.... جزاک اللہ۔

عبداللہ احمد حسن: پسندیدگی کا بہت شکریہ ابرار بھائی، یہ لکھتے وقت میری اپنی آنکھیں بھی نم تھیں۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

عالیہ چودھری: بہت خوب بیٹا.... فریدی کے الفاظ کہ ہم سب بھی ختم ہو گئے آنکھوں میں آنسو لے آئے۔ مگر بیٹا! بلیک زیرو یعنی طاہر تو ابن صفی کی زندگی میں ہی مر گیا تھا، مجھے یاد ہے کہ اس کی موت پر ہمارا سارا خاندان سوگوار تھا، ہم بچے تو ایسے چیخیں مار مار کے رو رہے تھے جیسے ہمارا کوئی بہت قریبی رشتہ دار مر گیا ہو، ہم بلیک زیرو کی موت کے صدمے سے ایک عرصہ نہ نکل سکے۔ خیر آپ کی تحریر بہت زبردست ہے، سلامت رہو سارے۔

آؤ مل کر ایک بار سورہ فاتحہ اور تین بار سورہ اخلاص کی تلاوت کریں اور ثواب ابن صفی کو ہدیہ کر دیں۔ اللہ ان کے درجات بلند کرے.... آمین۔

ادا علی : شکرال سیریز میں بلیک زیرو مر گیا تھا، اسی کی غیر موجودگی کی وجہ سے جولیا کو یقین ہو گیا تھا کہ عمران ہی ایکس ٹو ہے، لیکن اس کے بعد عمران نے طاہر کو بلیک زیرو بنایا تھا۔

عبداللہ احمد حسن: جزاک اللہ، تحریر پسند کرنے کا شکریہ، بلیک زیرو کا کردار پہلی بار شکرال سیریز میں متعارف کروایا گیا تھا، اور اسی سیریز کے آخری ناول درندوں کی بستی میں وہ مر گیا تھا، مگر بعد کے ناولوں میں طاہر نامی کردار متعارف کروایا گیا جس کا کوڈ نام بلیک زیرو تھا، یہ کردار آخر تک ناولوں میں پیش کیا جاتا رہا۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

احمد صفی : بھائی عبداللہ بہت خوب، ایک بظاہر معلوماتی اور سوانحی مضمون ایسا جذباتی اور افسانوی موڑ لے کر ختم ہو گا یہ اندازہ نہ تھا، آخری حصے نے رُلا کر ہی دم لیا، بھائی جان مرحوم کو کہانی میں شامل کر کے حق ادا کر دیا، وہ بے چارے انتقال کے دوسرے دن پہنچ پائے تھے، ان کا اٹلی سے چھٹیوں میں آنے اور

سب کے ساتھ عید کرنے کا پلان تھا، سب تھے مگر ابو جا چکے تھے، ابو کو اور ایثار بھائی جان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں، اللہ ان کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرے.... آمین.... جزاک اللہ خیر۔

عبداللہ احمد حسن: آمین، تحریر پسند کرنے کا شکریہ احمد بھائی، جزاک اللہ، اس تحریر کے اختتام نے مجھے خود بھی رلا دیا تھا، اس دن جو میں نے میسج بھیج کر معلومات لی تھیں وہ اسی مضمون کے سلسلے میں تھیں، آپ نے تعاون کیا اس کے لئے میں آپ کا بہت ممنون ہوں، اللہ آپ کو سلامت رکھے آمین۔

احمد صفی: بھائی عبداللہ مضمون پڑھ کر جب تبصرہ کیا تو یہ بالکل ذہن میں نہیں تھا کہ یہ آپ کی تحریر ہے، میں دوسرے تبصرے پڑھے بغیر پہلے اپنا تبصرہ لکھتا ہوں، پھر دیگر تبصرے پڑھتا ہوں، ابھی دوبارہ تبصرے پڑھنے پر معلوم ہوا کون سے عبداللہ کی کاوش ہے، اس سے اور زیادہ اس تحریر کی اہمیت بڑھ گئی، جزاک اللہ خیر، اللہ آپ کو خوش رکھے۔

ایک حیرت انگیز بات بتاؤں کہ ایثار بھائی جان نے بھی ایک کہانی اسی انداز میں لکھی تھی، اس میں ابن صفی کے پوتے پوتیوں کو کہانی کا حصہ بنایا گیا تھا، موضوع تھا ابن صفی کے قلم کی گمشدگی، کہانی خاندان کے بچوں کے لئے لکھی گئی تھی، اور اس میں ابو کے کردار بھی آکر جذباتی مکالمات ادا کرتے ہیں۔

عبداللہ احمد حسن: واہ کیا بات ہے، اگر ممکن ہو تو وہ کہانی بھی شیئر کرلیں، یہ موقع بہت اچھا ہے، ایک بار پھر تعاون اور پسندیدگی کا شکریہ، جزاک اللہ خیر۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

افف... کتنی درد بھری تحریر ہے۔ ایسا لگتا ہے سب کچھ ہماری آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہے، ہاں! یہ بات میں فخریہ طور سے کہہ رہا ہوں کہ مجھے جو کچھ اور جتنی بھی اردو پڑھنا لکھنا آتی ہے سب ابن صفی صاحب کی ہی مرہون منت ہے۔

"اے فرشتہ اجل کیا خوب تھی تیری پسند
پھول وہ چنا کہ گلشن ویران کر دیا"

نعیم شیخ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

”زمانہ بڑے شوق سے سُن رہا تھا
ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے“

بُہت خُوب.....بُہت اچھا لکھا۔

کرن صدیقی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

یعنی کہ کیا ہی کمال کا انداز تحریر ہے....!! بھئی زبردست....
آپ نے تو ایک نئے انداز کو بلاوہ دے دیا ہے۔ اس سے پہلے بھی اس سے ایک ملتی جلتی تحریر اشتیاق صاحب کے بارے میں دیکھی تھی مگر آپ نے تو لاجواب کام کر دیا۔ بہت زبردست پیرائے میں اچھی تحریر لکھ ڈالی۔

اگر یہ کوئی انعامی مقابلہ ہوتا تو یقیناً آپ ہی جیت کے حقدار ہوتے۔

ملک فرخ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

سید اسد عادل : بہت عمدہ اور شاندار تحریر، ابن صفی کے جن محاسن و خوبیوں کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ واقعی ان میں بدرجہ اتم پائی جاتی تھیں، ہم سب کی کہانیاں تقریباً ایک جیسی ہی ہیں، بس تاثرات الگ الگ ہیں۔ آپ نے جن صاحب کو ابن صفی کا نیا ناول پڑھتے ہوئے دیکھ کر اپنے تاثرات کا اظہار کیا ہے، ایسا ہی تقریباً ہمارے ساتھ بھی ہوتا ہے، جب کسی کو ابن صفی کا ناول پڑھتے ہوئے دیکھتے ہیں تو خود کو ابن صفی کی نسبت سے اس اجنبی شخص سے بہت قریب پاتے ہیں۔ خصوصاً تحریر کا آخری حصہ پڑھ کر آنکھیں نم ہو گئیں، سچ کہتا ہوں یہ سین پڑھتے ہوئے بالکل ایسا لگ رہا تھا جیسے ہم خود بھی ابن صفی کے کرداروں کا ہی ایک حصہ ہوں، اور ان کے جانے کے بعد اکیلے اور تنہا رہ گئے ہوں۔ اتنی اچھی تحریر لکھنے پر آپ کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد، اللہ ابن صفی صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے.... آمین۔

عبداللہ احمد حسن : آمین.... جزاک اللہ اسد بھائی، اس تحریر کا کریڈٹ آپ کو جاتا ہے، ورنہ میں استاد محترم پر لکھنے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا۔

سید اسد عادل : آپ کی زرہ نوازی ہے، ورنہ میں بھلا کس قابل، میں ذاتی طور پر آپ سب آحباب کا بھی دل سے شکر گزار ہوں کہ آپ سب نے اپنا قیمتی وقت نکال کر اس ایونٹ کو وقت دیا اور اتنی عمدہ تحریر سے گروپ کو رونق بخشی۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

سحر انگیز تحریر! ایک ایک لفظ محبت میں ڈوبا ہوا، بالخصوص آخری حصہ اس انداز میں لکھا کہ بے اختیار ایک ایک کر کے سب کردار یاد آئے اور پھر آخر ابن صفی کے جانے سے سب بچھڑ گئے، یعنی سب ختم ہو گیا۔

محمد بلال رمضان

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

شاندار.... زبردست.... زندہ باد....!!

شروع سے اخیر تک ایک ایک لفظ محبت میں ڈوبا ہوا، تحریر کے آخری حصے نے واقعی رُلا دیا، ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے۔

اللہ مرحوم ابنِ صفی صاحب کے درجات کو بلند فرمائے اور انھیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے.... آمین ثم آمین۔

اطہر کلیم انصاری

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ہائے ہائے! یہ پہلی تحریر تھی جو میں نے اتنی تاخیر سے پڑھی، کتنا بدقسمت ہوں میں، یہ کتنی اچھی تحریر ہے، بخدا میرے پاس اس کی تعریف کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ یہ جملہ میرا دل چیر گیا کہ: "ہم سب یتیم ہو گئے۔" آپ نے ابنِ صفی سے محبت کا بھی حق ادا کیا اور اس شعر کا بھی جو آپ نے عنوان میں لگایا ہے۔ میں آپ کو سلام پیش کرتا ہوں۔

معوذ سید

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت خوب.... بہت عمدہ، اس تحریر کے بارے میں بھی یہی کہنے کا جی چاہ رہا ہے کہ۔ ع

”زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا“

ارحاطاہر

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

آپ تمام احباب نے میری یہ تحریر پسند کی اس کے لئے میں آپ سب کا بہت ممنون ہوں، مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ یہ اتنی پسند کی جائے گی، میں نے تو بس جو دل میں تھا وہ لکھ دیا، اور سچ بتاؤں تو آخری سطروں تک میری اپنی آنکھیں بھی بھیگ چکی تھیں، میں نے تحریر کا اختتام ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں سے کیا ہے، کہتے ہیں جو بات دل سے نکلتی ہے اثر رکھتی ہے، شاید میرے دل سے نکلے الفاظ آپ کے دلوں پر اثر کر گئے، ورنہ من آنم کہ من دانم، آپ سب کا بہت شکریہ، جزاک اللہ، سلامت رہیں۔

عبداللہ احمد حسن

ابن آس: اچھا مضمون ہے، ابن صفی میگزین کا نام بدلنے کی جو وجہ بتائی گئی ہے وہ میرے لئے نئی ہے، مجھے اس ڈائجسٹ کا نام بدلنے کی کوئی اور وجہ معلوم ہے جو ایک اہم ادیب اور مترجم نے مجھے بتائی تھی، بہر طور کوئی جب یہ لکھتا ہے کہ ”ابن صفی سری ادب“ کے لکھاری تھے تو پڑھ کر دکھ ہوتا ہے کہ ان کو خوامخواہ ”ادب“ سے الگ کر کے ”سری ادب“ تک محدود کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

ابن صفی ادب کا مضبوط ستون تھے، کوئی انہیں ”لٹریچر“ سے الگ دیکھنے کی کوشش کرے تو تکلیف دہ بات ہے، سری ادب کیا ہوتا ہے....! ادیب تو ادیب ہوتا ہے، ابن صفی لٹریچر کے بڑے آدمی تھے، انہیں ”سری ادب“ کے خانے میں رکھ کر محدود کرنے کی کوشش دراصل ان لوگوں کی خواہش کی بجا آوری ہے جو ابن صفی کے بارے میں کہتے ہیں کہ ان کا لٹریچر سے کیا تعلق؟ کوئی مانے یا نہ مانے، میرے نزدیک ابن صفی لٹریچر کے بڑے آدمی تھے، بہر طور مضمون لاجواب ہے، شاندار۔

عبداللہ احمد حسن: محترم ابن آس صاحب، آپ کے کمنٹ کا شکریہ، ہو سکتا ہے نام بدلنے کا جو واقعہ آپ نے سنا ہو وہ سچ ہو، مگر محترم ابن صفی صاحب نے اپنی زندگی میں خود اس بارے میں غالباً ڈائجسٹ میں ہی ذکر کیا تھا اور یہی لکھا تھا جو میں نے لکھا ہے، یعنی میں نے اپنی طرف سے نہیں لکھا ان کی بات کو دہرایا ہے، واللہ اعلم۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ماشاء اللہ... کیا کہنے جناب ...!!بیک وقت مضمون بھی ہے، روداد بھی اور افسانہ بھی، حالانکہ کل ہی پڑھ لیا تھا لیکن آخری حصہ پڑھ کر دل ایسا مغموم ہوا کہ.... اسی لئے آج تبصرہ دے پایا، ارے کوئی "کافر" ہی ہوگا کہ پڑھ کر جس کی آنکھیں ڈبڈبا نہ گئی ہوں گی۔

اسماعیل بن محمد

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

محمد احسن : ارے واہ۔یقین نہیں آرہا کہ اتنے عام سے انداز میں تحریر کا آغاز ہوا اور اختتام اتنا عمدہ ہوگا....! آپ نے تو کمال کر دیا، بلاشبہ اس سلسلے کی تحریروں میں ابھی تک آپ کی تحریر سب سے عمدہ ہے، سب سے پہلی بات تو یہ کہ آپ نے ابن صفی کے ناولوں سے اپنے تعلق کی بات کی، اور میرے خیال سے اس سلسلے کی سب سے اہم بات یہی ہے کہ لوگ ہمیں اپنے ذاتی تجربات کے بارے میں بتائیں کہ کب اور کیسے انہوں نے ابن صفی کو پڑھنا شروع کیا....! اور یہی چیز اس سلسلے کو دلچسپ بناتی ہے، خشک قسم کے مضامین تو بہت ہیں، ویسے یہ جو آپ نے آخر میں اچانک ابن صفی کی وفات کے حوالے سے ان کے کرداروں کے تاثرات پر مبنی چھوٹی سی کہانی لکھی ہے، یہ آپ کی اپنی ہے؟ مطلب آپ نے اسی مضمون کو لکھتے ہوئے یہ سوچا کہ میں نے ایسی ایک کہانی آخر میں لکھنی ہے؟

بہت ہی خوب، میرے پاس الفاظ نہیں ہیں تعریف کے لئے، برائے مہربانی اسے الگ سے بھی چھپوانے کی کوشش کیجیے، یہ تو بہت ہی خاصے کی چیز لکھی ہے آپ نے۔

عبداللہ احمد حسن: جزاک اللہ بہت نوازش، جی یہ کہانی میں نے خود ہی لکھی ہے اور یہ میرا ہی آئیڈیا تھا۔

نیلو فضل ٹوانہ: کاش....!!ابن صفی زندہ ہوتے تو ان سے مل سکتی۔

احمد صفی : نیلو! ہم تو روز ملتے ہیں کتابوں میں۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت خوب آپ نے تو اپنی پوری زندگی انہیں کرداروں کے ساتھ گزار دی ہے، آخری کہانی پڑھ کر تو آنسو ہی آگئے، اللہ تعالی ابن صفی کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔

وریشہ عبدالجلیل

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

عبد اللہ احمد حسن! بہت زبردست، اتنا ہی مزہ آیا پڑھ کر جتنا آپ سے ابن صفی اور ان کے ناولوں کے بارے سن کر آتا ہے، افسوس مطالعہ کا شوق رکھنے کے باوجود ابھی تک انہیں پڑھنے کا موقع نہیں ملا، مگر اب پڑھنا ہی پڑے گا۔

صدف مزمل

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

والد صاحب نے جو تحریر لکھی ہے میرے پاس اس کی تعریف کے لئے الفاظ نہیں۔ آخری سطروں میں جو کہانی لکھی ہے دل کی گہرائیوں سے ہو کر گزرتی ہے۔

میں سچ میں کتابوں سے دور بھاگتا تھا۔ جیسا کہ والد صاحب نے اپنے مضمون میں فرمایا، میں نے جاسوسی دنیا کا پہلا ناول پڑھا تو بس اس دن سے میری یہی کوشش رہی کہ ایک ناول پورا پڑھ کر ہی اٹھوں۔ واقعی میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ کس طرح ابن صفی صاحب اور ان کے ناولز اور والد صاحب کی تحریر کی تعریف کروں....!

ابن صفی صاحب کے متعلق میں اتنا ہی کہوں گا کہ اگر میں ان کے ناولز نہ پڑھتا تو شاید ہی کتابوں سے دلچسپی لیتا، والد صاحب کی تحریر واقعی بہت ہی عمدہ ہے۔

عمار عبد اللہ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اوہو کیا تحریر ہے...! ون آف دا ماسٹر پیس۔

برادر راشد اشرف کا آپ نے ذکر کیا، میرے پاس ان کی کتاب موجود ہے جو آجکل زیرِ مطالعہ ہے اور کیا ہی بہترین خراجِ عقیدت پیش کیا گیا ہے، آپ کی یہ تحریر میری نظر میں اب تک کی شامل شدہ تمام تحریروں سے بازی لے گئی، اندازِ بیاں سے لے کر تحریر کی بُنَت تک ایک سے بڑھ کر ایک، اختتامیہ تو ایسا جذباتیت سے بھرپور ہے کہ بے اختیار دل افسردہ و بوجھل ہو گیا، بہت ہی لاجواب لکھا آپ نے۔

لبنیٰ رضوان

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون نمبر 09

ابن صفی۔ دنیائے اردو ادب کا منفرد مصنف

فخر الدین کیفی

ابن صفی سے ہمارا رشتہ مصنف اور قاری والا ہی تھا، لیکن اب..... ٹھہریئے پہلے یہ بتادیں یہ رشتہ کب اور کیسے قائم ہوا، یہ اسکول کے زمانے کی بات ہے، شاید 1958ء میں ہم اپنے ماموں کے گھر گئے ہوئے تھے، اس زمانے میں ہمیں ناول وغیرہ پڑھنے کی اجازت نہ تھی، بس اسکول لائبریری سے انگریزی کی ''اسٹوری بکس'' ملتی تھیں، ان میں سے ہمیں اینڈِ بلائیٹن (Enid Blyton) ایسی بھائیں کہ پھر عرصے تک کسی اور مصنف کو ہاتھ نہیں لگایا، ماموں کے گھر کوئی مصروفیت نہ تھی، اکتاہٹ کا شکار ہو کر وہاں موجود کتابوں کی طرف دیکھنا پڑا، ایک کتاب ''نیلے پرندے'' نے ہماری توجہ اپنی جانب مبذول کرالی تو ہم اسے لے کر پڑھنے بیٹھ گئے۔

اردو میں پڑھنے کی رفتار بہت کم تھی، اس لئے تقریباً دو گھنٹوں میں مکمل کرسکے، کتاب ایسی بھائی کہ پھر ابن صفی کے اسیر ہو گئے، دوسری کتاب ''پاگل خانے کا قیدی'' تھی، پھر یہ سلسلہ چل نکلا، ایک آنہ روز والی لائبریری سے تعارف ہوا، اور روزانہ ہی دوپہر کسی نہ کسی کتاب کی نظر ہونے لگی، پھر چار آنے روز کے ساتھ ساتھ ہر پندرھویں دن نئی کتاب بھی خریدنے لگے۔

ایک دن فٹ پاتھ پر پرانی کتابوں میں ابن صفی کی کتابیں دیکھیں تو مزا آگیا، جتنی ہاتھ لگیں خرید لائے، اس زمانے میں توجہ صرف ابن صفی کے ناولوں پر رہی، کوئی تجسس نہ تھا کہ مصنف کے بارے میں کچھ جاننے کی کوشش کرتے۔

ایک دن ''ہیروں کا فریب'' خرید کر لائے تو معلوم ہوا کہ نقلی ہے، پھر اصلی کتاب ملنے پر آگاہی ہوئی کہ کئی لوگ ابن صفی سے ملتا جلتا نام استعمال کر رہے ہیں، زیر، زبر اور پیش کے ساتھ نقطوں (یا نکتوں) کا استعمال بھی دھوکہ دہی میں اتنا ہوا کہ ابن صفی کو کتاب کے لئے ٹریڈ مارک (TradeMark) بنوانا پڑا، جو شاید دنیائے اردو ادب میں ایک منفرد قدم تھا، یہ کتابوں کو چربہ سازی سے بچانے کی ابتدا تھی، جو بالآخر ابن صفی صاحب کی تصویر تک پہنچ گئی، لیکن چربہ سازی کو نہ رک سکی، بازار میں بیسیوں

ابن صفی، بن صفی، این صفی، ابّن صفی اور ابن صیفی کی بھرمار اتنی ہو گئی کہ سنا ہے یہ ابن صفی صاحب کی بیماری کا سبب بن گئی، ابن صفی کی اس بیماری کی وجہ سے قارئین تقریباً تین سال تک نئی کتابوں سے محروم رہے، تین برسوں میں ہر ماہ دو کتاب کے حساب سے ہم تقریباً 72 کتابوں سے محروم کر دیئے گئے۔

اس تعارف کے بعد اپنے ابتدائی کلمات کی طرف چلتے ہیں کہ ابن صفی سے ہمارا رشتہ مصنف اور قاری والا ہی تھا، لیکن اب...؟ جی اب عقیدت والا ہے، عقیدت کے رشتے سے پہلے استاد اور شاگرد کا رشتہ بھی ہو گیا، عقیدت مندی اور شاگردی والے دونوں رشتے ابن صفی صاحب کی بعد از وفات قائم ہوئے، قاری والا رشتہ ان کی زندگی میں ہی قائم ہو گیا تھا، اور وہ بھی بہت مضبوط، مطلب یہ کہ قاری تو کسی ایک کتاب کے پڑھنے سے بھی ہو سکتا ہے، لیکن یہاں تو ان کی تمام تصانیف کے ایسے قاری تھے کہ ہر کتاب کم از دس بار پڑھی، کچھ کتابیں ایسی بھی جو محاورتاً نہیں حقیقتاً کہہ سکتے ہیں "بیسیوں" بار پڑھی ہیں، لیکن اس معاملے میں بھی ہم نمبر دو ہو گئے، اس کی تفصیل یہ ہے کہ ایک سندھی بولنے والے ڈاکٹر سے دوران گفتگو معلوم ہوا کہ انہوں نے اردو ابن صفی کی وجہ سے سیکھی، اور ہر کتاب اتنی بار پڑھی کہ انھیں ازبر ہو گئی، ان سے کسی کتاب کا کوئی جملہ پوچھا جاتا تو وہ کتاب کا نام بتا دیتے تھے، ہم نے آزمایا اور، درست پایا، اس دن یہ بھی علم ہوا کہ ابن صفی نے یہ بالکل درست لکھا تھا کہ مجھے اس وقت حقیقی خوشی ہوتی ہے جب کسی بنگالی بھائی کا خط بہ ایں مضمون ملتا ہے کہ میں نے اردو آپ کی کتاب کی وجہ سے سیکھی۔

استاد اور شاگرد کا رشتہ اس وقت قائم ہوا جب ہم نے ریٹائیر منٹ کے بعد لکھنے لکھانے کا شغل اپنا لیا، اس وقت محسوس ہوا کہ ہمارے قلم میں روانی (یہ خود نمائی نہیں) ابن صفی صاحب کی مرہون منت ہے، کیونکہ کالم وغیرہ لکھتے ہوئے عموماً ابن صفی سے رہنمائی مل جاتی ہے، رفتہ رفتہ یہ رشتہ عقیدت میں بدل گیا جس کا احساس اس وقت ہوا جب جناب احمد صفی صاحب (فرزند ابن صفی) سے فیس بک پر واقفیت ہوئی، اس وقت نہیں معلوم تھا کہ احمد بھائی فرزند ابن صفی ہیں، ایک دوست کی بدولت یہ علم ہوا تو ہمیں ایک خاص کشش کا احساس ہوا، اور اتفاق سے اُدھر سے بھی کچھ ایسی ہی پزیرائی ہوئی، ساتھ ہی احمد بھائی نے ہمیں کیفی بھائی کے درجے پر فائز کر دیا، اس تعلق کے بعد ابن صفی صاحب کے بارے میں علم ہوا کہ ان کو بھارت میں وہ مقام مل رہا ہے جو پاکستان میں نہیں مل سکا، اسی دوران جناب خرم شفیق

سے بھی غائبانہ تعارف ہوا، جنہوں نے ابن صفی کی تصانیف کے اقتباسات پر مبنی ''سائیکو مینشن'' ہمیں ارسال کی، اس کے علاوہ انہوں نے ''رانا پیلس'' بھی تحریر کی لیکن وہ ہمیں ابھی تک دستیاب نہیں ہو سکی۔

ہم نے ایک دو کالموں میں ابن صفی کے ریفرنس بھی دیئے، انہیں کئی مضامین میں کوٹ (Quote) بھی کیا، لیکن تشفی نہ ہوئی، یا یہ کہیے کہ ع ''حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا'' اس لئے دو ایک مضامین ابن صفی پر لکھے جو روزنامہ ''نوائے وقت'' میں شائع ہوئے، ایک مضمون ابن صفی پر لکھی گئی کتاب ''ابن صفی کون؟'' میں بھی شامل ہوا۔

جناب خرم شفیق صاحب کی کاوشوں سے ایک تحریک ہوئی، ہم نے ایک مضمون میں قارئین کو مشورہ بھی دیا کہ ابن صفی پر مقالہ لکھنے کی کافی گنجائش ہے، ان کی منظر نگاری پر لکھا جاسکتا ہے، وہ منظر نگاری مختصر الفاظ میں بھی اتنی پُر اثر انداز میں کرتے ہیں کہ کئی کئی صفحات پر مشتمل منظر نگاریاں ماند پڑ جاتی ہیں، یہ ابن صفی کا خاصہ ہے کہ بڑے سے بڑے مسئلے کو سو / ڈیڑھ سو صفحات میں نمٹا دیتے ہیں، جس کے لئے کئی ادیب ہزار پانچ سو سے کم صفحات پر بس نہیں کرتے۔

دوسرا موضوع ابن صفی کے منفی کردار بھی بن سکتا ہے، ابن صفی نے جہاں فریدی، حمید اور عمران جیسے مرکزی کردار تخلیق کئے وہیں ان تینوں مرکزی کرداروں کے حوالے سے ثانوی و معاون کردار بھی تخلیق کئے، مثلاً.... جاسوسی دنیا میں قاسم، شہناز، کنول، ملازم نصیر، ڈی آئی جی صاحب وغیرہ، اور عمران سیریز میں جوزف، صفدر، جولیانا، کیپٹن فیاض وغیرہ، یہ فقط چند کردار ہیں ورنہ یہ بھی اتنے ہیں کہ ان کا تعارف تو کُجا، صرف نام لکھنے کے لئے کئی صفحات درکار ہونگے، یہ سب ہی ذہن سے چپک کر رہ جانے والے کردار ہیں، ابن صفی کے منفی کرداروں کا کیا کہنا، جن کے بارے میں ہمارا یہ خیال ہے کہ یہ ریسرچ کرنے والوں کے لئے بہترین مواد بن سکتے ہیں۔

ہم نے پہلے ہی اعتراف کر لیا ہے کہ ہم سے اب تحقیقی کام نہیں ہوتا، اس لئے یہ چاہتے ہیں یہ کام کوئی اور اپنے ذمہ لے لے، یہ ہی وجہ ہے کہ منفی کرداروں کا سرسری جائزہ لے تو رہے ہیں لیکن یقین نہیں کہ حق ادا ہو جائے، بہر حال ایسے کرداروں میں تھریسیا اور سنگ ہی تو سر فہرست ہیں ہی لیکن ساتھ ہی فنچ یا ڈاکٹر ڈریڈ بھی کم نہیں، لیونارڈ اور جیرالڈ شاستری کا بھی تجزیہ کیا جاسکتا ہے، ڈاکٹر ٹسڈل کی

بے چارگی ہو یاڈاکٹر نارنگ کی سفاکیت، یہ سب ہی ریسرچ کے لئے بہترین موضوع بن سکتے ہیں۔

ابن صفی کے کرداروں میں ایسے منفی کردار بھی ہیں جو قابل رحم بھی ہیں، جیسے "لاش کا بلاوہ" کے دو کردار، "سائے کی لاش" کی مجرمہ لیڈی تنویر، ناول "علامہ دہشتناک" کا کردار شہزور، بہرحال ایسے منفی کردار ابن صفی ہی تخلیق کر سکتے تھے جن سے بیک وقت ہمدردی بھی ہوتی تھی، لیکن ان کا انجام بھی بدتر ہی چاہا جاتا تھا۔ مقالہ لکھنے والوں کو تقریباً دو سو سے زئد ایسے منفی کردار ملیں گے جن پر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے، مجرمانہ ذہنیت کی وجوہات بھی زیر بحث آسکتی ہیں۔

ابن صفی نے کوئی خانہ خالی نہیں چھوڑا، ہر معاملے میں پرفیکشنسٹ ہی رہے، مرکزی کردار ایسے کہ قاری نے اپنے ذہن میں ان کا خاکہ بنالیا، اس کا منفی پہلو یہ رہا کہ کوئی ان کرداروں کو فلمانے کا سوچ بھی نہیں سکتا، ہم نے ہالی ووڈ، بالی ووڈ اور لالی ووڈ کے بہترین اداکاروں کو فریدی، حمید اور عمران کے روپ میں ڈھالنے کی کوشش کی لیکن بری طرح ناکام رہے، کوئی بھی اداکار معیار پر پورا تو کیا تھوڑا بھی نہ اتر سکا۔

افسوس کہ اگر ان ناولوں کے مرکزی کرداروں کو کوئی اور نام دے کر بھی فلمایا گیا تب بھی ناظرین قبول نہیں کریں گے، یہ ناول اور کردار پڑھنے والوں کے ذہنوں میں کچھ اس طرح سے رچ بس گئے ہیں کہ اگر فریدی، حمید اور عمران کی کہانیوں کو مرکزی کرداروں کے نام بدل کر دوبارہ لکھا جائے تو بھی شاید لوگ اسے پسند نہ کر پائیں، یہی خوبی ابن صفی کو دوسرے لکھنے والوں سے منفرد و ممتاز بناتی ہے، اسی لئے آج کل نقال مصنفین عمران کے نام والے کردار پر ناول لکھ کر خوب کمار ہے ہیں۔

دنیا کے بہترین مصنفین نے بھی کردار تخلیق کئے لیکن وہ کردار انفرادیت قائم نہ رکھ سکے، ان کرداروں کو کئی اداکاروں نے نبھایا، اور ناظرین سے خوب داد و تحسین وصول کی، مثال میں ہم دنیا کے مشہور ترین مصنف آئین فلیمنگ کے کردار جیمز بانڈ 007 کو پیش کرتے ہیں، جسے ایک سے زائد ایکٹروں پر فلمایا گیا، لیکن ہر کردار جیمز بانڈ سے زیادہ شون کانری، راجر مور اور ٹموتھی ڈالٹن ہی رہا، ہر ایکٹر جیمز بانڈ کی بجائے ایکٹر ہی رہا۔

ہم دعوے سے کہتے ہیں، دنیا کا کوئی ایکٹر فریدی اور عمران کا رول نہیں ادا کر سکتا، عمران کے چہرے پر برسنے والی حماقت میں اس کی وجاہت اور مردانہ حسن کو برقرار رکھنا، اور وقت پڑنے پر اس

طرح بدلنا کہ اس کے اپنے ساتھی جو اس کا مذاق اڑاتے رہتے ہیں کانپ جائیں، اس قسم کے تاثرات کسی بھی ایکٹر کی فن اداکاری سے بہت اونچی چیز ہیں، ان کو صرف سوچا اور محسوس ہی کیا جاسکتا ہے، اس پر عمل درآمد فی الحال اتنا ہی ناممکن ہے جتنا کہ کسی نقال لکھاری سے ابن صفی جیسے طرز تحریر کی توقع رکھنا۔

فریدی کی مردانہ وجاہت اور خوبصورت چہرے پر نیم غنودہ آنکھیں، کوئی بھی اداکار پیش نہیں کرسکتا، کوئی ایکٹر ایسا نہیں جو فریدی اور عمران کا رول کرے اور اس کامیابی سے کرے کہ کردار کی گہرائی میں اتر جائے کہ ناظرین بے اختیار کہہ اٹھیں کہ ہاں یہ فریدی ہے، یہ عمران ہے۔

ابن صفی نے ایک فلم دہماکہ بنائی لیکن عمران کی جگہ ظفرالملک کو دے دی، ہمیں یقین ہے کہ اس فلم کا ہیرو اگر عمران ہوتا تو فلم فلاپ نہیں ہوتی، لیکن مشکل یہ تھی کہ عمران کا کردار کون ادا کرتا؟ یہ ابن صفی کا کمال ہے کہ نا صرف کردار بلکہ کردار کی آواز کو بھی منفرد بنا دیا، ایکسٹو کا کوئی خاکہ نہیں، صرف آواز ہے، لیکن فلم میں ایکسٹو کی آواز بھی ناظرین نے قبول نہیں کی، حالانکہ یہ آواز خود ابن صفی کی آواز تھی۔ اس سے اندازہ کیجیے کہ ابن صفی کے ناولوں کو فلمانا کتنا مشکل ہے، کرداروں کے نام بدل کر فلما تو سکتے ہیں، کہانی کی وجہ سے فلم کامیاب بھی ہو سکتی ہے، لیکن عمران اور فریدی کے چاہنے والوں کو اس طرح اپنی طرف نہ لا سکے گی جس طرح وہ عمران یا فریدی کے نام پر آتے ہیں۔

تبصرے

بہت خوب، خاص کر یہ نکتہ کہ اِن کرداروں پر فلمیں نہیں بن سکتیں۔ ع
"میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے"

محمد زبیر

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

واہ.... دل سے داد نکلی ہے.... کیا بات ہے، سچ کہا آپ نے، ابن صفی پہ کام ہونا چاہیئے، مقالہ جات لکھے جائیں، ان کے تخلیق کردہ کردار زیر بحث لائے جائیں، اور واقعی منفی کردار بھی بے مثال ہیں، ہر منفی کردار کے ذریعے ایک معاشرتی برائی سامنے لائی گئی، اس کا حل بھی بتایا گیا اور معاشرے میں اس کے اثرات بھی زیرِ بحث لائے گئے۔

بہت بہترین تحریر.... ہر لکھنے والا ابن صفی کی شخصیت اور تخلیق کا نیا پہلو سامنے لا رہا ہے، ماشاء اللہ سب داد کے حق دار ہیں، سلامتی ہو سب پہ، آج بھی درخواست ہے کہ ابن صفی کو تحفہ دیں سورۃ فاتحہ کا، مجھے ذاتی طور پہ یہ تحریر بہت پسند آئی.... جزاک اللہ۔

عالیہ چودھری

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت اعلی.... کیا خوب لکھا.... یہ تو ابھی معلوم ہوا کہ کیفی صاحب بھی دوسرے اہم سینئر و معزز ممبرز کی طرح ہمارے اثاثہ ہیں، ابھی مکمل تحریر نہیں پڑھی لیکن جتنا بھی پڑھا بہت اچھا لگا، دل نے چاہا کہ جلدی سے کمنٹ کر لیا جائے۔ ایک سے ایک شاندار تحریریں دیکھنے کو مل رہی ہیں، یہ تمام تحاریر عمران سیریز و جاسوسی دنیا اور اردو جاسوسی ادب سے لگاؤ رکھنے والوں کے لئے اہمیت کی حامل ہیں، یہ ایسا قیمتی مواد ہے جو اپنے اندر معلومات کا ایک سمندر سمیٹے ہوئے ہے، نئے اور پرانے قارئین کو یقیناً ان تحاریر سے کچھ نہ کچھ نیا سمجھنے و سیکھنے کو ملا ہو گا۔

سید فہد حسینی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت شکریہ جناب، ہمیں اتنی عمدہ تحریر پڑھنے کو ملی۔ واقعی ابن صفی ایک ناول نگار سے کہیں بڑھ کر ہیں، ان کے ناولوں میں ایسی مقناطیسی کشش پائی جاتی ہے جو ہر ایک کو اپنا گرویدہ کرلیتی ہے، ہر عمر وطبقہ کے افراد اس کو پڑھ کر دیوانے ہو جاتے ہیں۔

مجھے ٹھیک سے یاد نہیں کہ میں نے کب سے ان کے ناول پڑھنا شروع کئے، شاید پہلا ناول زمین کے بادل تھا، یہ ان ناولوں کی کشش ہی تھی کہ میں چند ناول پڑھ کر اس فکر میں لگ گیا کہ کیسے یہ سارے ناول جمع کئے جائیں...! پھر بڑی تلاش و بسیار کے بعد کچھ ناول جمع ہوئے لیکن ان کی تعداد مایوس کن تھی۔ کئی سالوں تک اسی جدوجہد میں مصروف رہا اور بالآخر سارے ناول جمع کر کے ہی دم لیا، یہ الگ داستان ہے کہ ان سارے ناولوں کو جمع کرنے میں کیا کیا مشکلیں اور پریشانیاں اٹھائیں۔ تو کہنے کا مقصد صرف اس قدر ہے کہ ابن صفی کے ناول ایسے نہیں کہ ان کو ایک بار پڑھ کر نظر انداز کر دیا جائے۔

آپ نے فلم کے حوالے سے بات کی ہے، اس سے میں کسی قدر متفق ہوں، اس سلسلہ میں کچھ نہ کچھ قدم اٹھانا ہی چاہیئے، اور اس کی بہترین شروعات کامکس سے بھی کی جاسکتی ہے، اچھے آرٹسٹ یہ کام بخوبی کرسکتے ہیں۔ آخر میں ایک بار پھر مشکور ہوں کہ آپ نے ہمیں اتنی اچھی تحریر پڑھنے کو دی، آئندہ بھی ابن صفی پر ضرور لکھیئے گا، ہم منتظر رہیں گے۔ اللہ ابن صفی کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

سید اسد عادل

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

کیفی بھائی کی تحریر یہاں ہم سب کے لیے اعزاز ہے، ان کی تحریر پر تبصرہ میرا مقام نہیں بس ان کی محبتوں کا شکریہ ہی ادا کر سکتا ہوں، جیسا کہ کیفی بھائی نے مضمون میں بھی ذکر کیا کہ یہ ان کا ابّو کے موضوع پر پہلا مضمون نہیں ہے، یہ اس وقت بھی ابو پر لکھ رہے تھے جب ان پر لکھنے کی ایک عمومی لہر نہیں شروع ہوئی تھی، اس مضمون میں بھی کیفی بھائی نے اپنا معیار برقرار رکھا ہے اور یہ مضمون ابن صفی کے تذکرے پر مبنی کسی بھی کتاب میں نمائندہ تحریر کے طور پر شامل کیا جاسکتا ہے۔

احمد صفی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت عمدہ تحریر....لاجواب....واہ....

لیکن اس کے باوجود کہ کیفی صاحب نے بات ختم کر دی ہے پھر بھی میری شدید ترین خواہش ہے کہ جو اداکار دستیاب ہیں، ان ہی سے کام چلا کر ابن صفی کی تحریروں کو سیلو لائڈ اور ٹی وی پر ضرور ریکارڈ کیا جائے، اور ہر دس سال بعد ریکارڈ کیا جائے، جیسا کہ ہر زمانے میں انگریزی اور دیگر زبانوں کے کلاسکس کو اس کے دور کے حساب سے ریکارڈ کیا جاتا ہے، بچکانہ سہی، مگر خواہش ہے، اور بے شک کیفی صاحب کا یہ مضمون ایسا ہی اہم ہے جیسا کہ احمد صفی بھائی نے کہا۔

ابن آس

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ہم نے سوچا بھی نہ تھا کہ اتنی پزیرائی ملے گی، اتنی تعریف، جزاک اللہ۔ دو ڈھائی ہزار مضامین پر اتنی تعریف نہیں ہوئی، پس ثابت ہوا یہ بھی بڑے مصنف کی وجہ سے ہے۔

فخر الدین کیفی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

کیفی صاحب کو ہم کالم نگاری میں ایک مخصوص اسلوب کا بانی کہیں تو بے جانہ ہو گا، انتہائی ثقیل اور طویل موضوعات کو صرف تین صفحات میں یوں سمو دیتے ہیں کہ قاری اس بات کا فیصلہ کرنے سے قاصر رہتا ہے کہ جراح کے نشتر کی کاٹ والے طنز سے زیادہ محظوظ ہو یا لطیف ترین مزاح سے...! آسان زبان، روانیِ قلم اور جملوں میں باکمال ربط و ضبط اپنے سحر میں جکڑ لیتا ہے کہ مضمون ختم ہونے پر تشنگی کا احساس باقی رہ جاتا ہے۔ کیفی صاحب کے قلم سے ابنِ صفی جیسے محسنِ اردو کے لئے خراجِ تحسین، ہم سب کے لیے باعثِ اعزاز ہے۔

عامر اقبال آرائیں

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ماشاء اللہ.... بہت خوبصورت تحریر، آپ کی طرح میرا بھی یہی خیال ہے کہ ان کرداروں کے لئے کوئی مناسب اداکار دستیاب نہیں، ظفر کے کردار میں جاوید شیخ شاید اس لئے چل گئے کہ یہ کردار ناولوں میں بھی زیادہ پرانا نہیں تھا اور ایک نیا چہرہ متعارف کروایا گیا تھا ورنہ شاید نتیجہ کچھ اور ہوتا۔

عبداللہ احمد حسن

بہت اعلیٰ.... نہایت عرق ریزی سے لکھا گیا، حروف ایسے چن کر ترتیب سے دیئے گئے جیسے ان کا حق تھا، کیفی صاحب سے پہلا تعارف اس تحریر سے ہوا اور ہمیں لگا ابن صفی مرحوم کے ہم سے اچھے چاہنے والے اور بھی ہیں.... نہایت ماہرانہ تجزیہ اور اس پر مستند رائے.... واقعی عمران، فریدی کا یہ بڑا مسئلہ ہے کہ کوئی اداکار ان کرداروں پر اداکاری نہیں کر سکتا۔

ملک فرخ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ماشااللہ... ابھی مکمل تحریر پڑھی تو معلومات میں مزید اضافہ ہوا، احمد صفی صاحب، ابرار احمد صفی صاحب، ایچ اقبال صاحب، مشتاق احمد قریشی صاحب، محمد حنیف صاحب، راشد اشرف صاحب، بخاری صاحب اور دیگر سینئر اور معزز ممبرز کی طرح فخر الدین کیفی صاحب بھی قیمتی اثاثے کی حیثیت رکھتے ہیں، اوپر والے کمنٹ میں بھی کچھ باتیں پیش کی تھیں، کیفی صاحب سے ابھی واقفیت ہوئی، ان کا نام پہلے کہیں سن رکھا تھا، بہت زیادہ دلی خوشی ہوئی کہ ابن صفی صاحب کے بارے میں اس شاندار تحریر کی بدولت فخر الدین کیفی صاحب سے واقفیت ہوئی، بہت عمدہ تحریر.... تحریر کی تعریف کے لئے تو الفاظ نہیں مل رہے، اللہ کامیابیاں عطا فرمائے۔

سید فہد حسینی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت ہی عمدہ تحریر، خاص طور پر ابن صفی کے کرداروں پر فلم بنانے والی بات کو بہت خوبصورت انداز سے بیان کیا، میرا اس بات پر آپ سے پورا پورا اتفاق ہے کہ عمران یا فریدی کا رول کرنا کسی بھی ایکٹر کے لیے ناممکن ہے، ان حضرات کو فلمانے کے لئے حقیقتاً نیچرل عمران اور فریدی ہی کی ضرورت ہوگی، ان کی اداکاری بے شک ناممکن ہے، بہت خوب تحریر۔

کیپٹن کولڈ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بلاشبہ اس سلسلے نے ہمیں بہت عمدہ مضامین پڑھنے کو دیئے ہیں، میرے اپنے دوست ناولز پڑھنے کے اتنے شوقین نہیں ہوا کرتے تھے، مجھے بہت شوق ہوا کرتا تھا، یہ جو آپ نے ابن صفی کے منفی

کرداروں کے بارے میں لکھا، یہ تو آپ نے بہت ہی عمدہ لکھا، مجھے آپ کی جس بات سے سب سے زیادہ اتفاق ہے وہ یہ ہے کہ ابن صفی کے ناولز فلم میں ڈھل نہیں سکتے، آپ نے بہت عمدہ بات ان کے کرداروں کے حوالے سے کہی، ویسے یہ خرم علی شفیق صاحب کہاں گم ہیں؟

محمد احسن

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون نمبر 10

ابن صفی۔ ایک بے مثال مصنف

حیدر الحسینی (ڈیشنگ ایجنٹ)

انداز بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے

شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات

میری مثال اُس بڑھیا کی سی ہے جو دھاگے کی ایک اٹی لے کر حضرت یوسف (علیہ السلام) کو خریدنے چلی آئی تھی اور محض خریداروں میں اپنا نام لکھوانا چاہتی تھی، یوں سمجھ لیجئے کہ میں بھی اس سلسلہ ''ابن صفی ایک عہد ایک رجحان'' میں اپنا نام درج کروانے آیا ہوں، دیہاتی انسان ہوں، کتابوں سے آشنائی آٹھویں کلاس میں اس وقت ہوئی جب پہلی بار انتہائی پختہ تحریر جو ٹیپو سلطان کے متعلق تھی پڑھی۔

وقت گزرتا گیا، ٹارزن اور عمرو عیار کو پڑھتا رہا، آخر کار میٹرک کے امتحانات کے بعد فراغت کے دور میں عمران سے ملاقات ایک بہن کے توسط سے ہوئی، ایک لمبا عرصہ مظہر کلیم کو پڑھتا رہا، عمران سیریز کا کردار تنویر اشرف بہت پسند آیا، فیس بک آئیڈی کا نام بھی اسی کے کوڈ نیم پر رکھ لیا۔

حال ہی میں ابن صفی صاحب کے ناولوں سے ایک دوست کے توسط سے واقفیت ہوئی، ایک ماہ کے اندر اندر ان کے تیرہ ناول پڑھ لئے، سب سے پہلے میں نے دوسرے مصنفین کی لکھی عمران سیریز پڑھی تھی جو کہ حقیقت سے بہت دور ہوا کرتی تھیں، لیکن جب ابن صفی کا پہلا ناول ڈاکٹر دعاگو پڑھا تو سبھی کردار حقیقت کے بہت قریب محسوس ہوئے، کہیں بھی کوئی بھی بھونڈا مزاح نظر نہیں آیا، عمران انسان ہی لگ رہا تھا کوئی مافوق الفطرت ہستی نہیں، ورنہ تو دوسرے نقلی لکھنے والوں نے اس کو سوپر مین بنا دیا تھا، سائنس وہ تھی جو ہماری سمجھ میں آتی تھی اور جاسوسی کی تو بات ہی نا کیجیے، کہیں بھی کسی بھی موڑ پہ عمران فون اٹھا کر معلومات خریدتا ہوا نظر نہ آیا۔

ابن صفی کی کردار نگاری، مکالمہ سازی، منظر کشی، اپنی مثال آپ تھی، مثبت کرداروں کی تو بات ہی الگ ہے، کمال کی بات تو یہ ہے کہ لوگ ان کے منفی کرداروں کو بھی نہیں بھلا پائے، آپ ٹی تھری بی

کو ہی لے لیجئے، آپ کو اس کا کردار دوسرے کرداروں سے منفرد اور بالکل مکمل نظر آئے گا، فنچ کو کون بھول سکتا ہے، بوغا کا کردار بھی کسی طور کم نہ تھا، ڈاکٹر سلمان (شعلے سیریز) کی عجیب و غریب دنیا کو بھلا کون نہیں جانتا ہوگا؟ ڈاکٹر دعا گو کیا کسی بھی عمدہ کردار سے کم تھا؟ الغرض مثبت کرداروں کے علاوہ ان کے منفی کردار بھی آج تک پوری آب و تاب برقرار رکھے ہوئے ہیں۔

ابن صفی صاحب کو زبان پر مکمل عبور حاصل تھا، محاورات بسا اوقات اتنے برجستہ ہوتے کہ پڑھنے والا عش عش کر اٹھتا، کچھ پبلشرس کے مطابق لوگ اعتراض کرتے تھے کہ آپ کی فلاں کہانی انگریزی سے ماخوذ ہے، لیکن آپ بوغا سیریز کی آخری کہانی "ظلمات کا دیوتا" پڑھیں تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ انگلش فلم کنگ کانگ کا دوسرا حصہ 75 فی صد اس ناول کی نقل ہے۔

کچھ لوگ ابن صفی صاحب کی عظمت کو بیان کرنے کے لئے اگاتھا کرسٹی وغیرہ کا نام لیتے ہیں تو ان کو یہ کہنا چاہوں گا کہ سورج کو کسی شہادت کی ضرورت نہیں ہوتی، جب وہ نکلتا ہے تو ہر نظر والے کو اس کی چمک نظر آجاتی ہے اور حدت محسوس ہونے لگتی ہے۔

میں کوئی عالم نہیں ایک ادنیٰ سا قاری ہوں، فی الحال اسی پہ گزارہ کیجیے۔

تبصرے

ماشاءاللہ... بہت اچھا لکھا ہے جناب حیدر الحسینی صاحب، مختصر مگر پُر اثر تحریر، خصوصاً یہ جملہ بہت پسند آیا کہ

"سورج کو کسی کی شہادت کی ضرورت نہیں ہوتی"

بہت مبارک باد! ایک عمدہ و معیاری تحریر کے لئے۔

اطہر کلیم انصاری

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

واہ....جی....واہ، ابن صفی کا کمال کہ دیہاتی بندہ شہریوں کو مات کر گیا، مختصر مگر جامع تحریر۔

"ڈاکٹر دعاگو" میں عمران کا ایک جملہ، جب وہ مارتھا کو سرخ لپ اسٹک لگائے ہوئے دیکھتا ہے اور ڈاکٹر کو مرض بتاتا ہے کہ جب کسی خاتون کو سرخ لپ اسٹک لگائے دیکھتا ہوں تو مجھے لگتا ہے جیسے "بلبل الٹ گیا ہے" کمال کا مزاح ہے یہ۔

عالیہ چودھری

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مختصر اور پر اثر، بہت خوب، تو آپ بھی ان میں شامل ہیں جن کا میں نے ذکر کیا، جو نقالوں سے شروع ہوئے اور اصل تک پہنچے تو وہیں کے ہو کر رہ گئے، بہت خوب، بہت اچھی تحریر۔

عبداللہ احمد حسن

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت عمدہ، یہ موضوع آہستہ آہستہ ایک ایسے گلدستے کی سی شکل اختیار کرتا جا رہا ہے جس میں ہر رنگ اور خوشبو کے پھول اکٹھے ہو رہے ہیں۔

محمد زبیر

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

شاندار تحریر.... اس سلسلے کی سبھی پوسٹس بہترین ہیں، ایک بہترین مصنف کے شاندار قاری

لکھاری بن کے اپنے پسندیدہ مصنف کو خراج تحسین پیش کر رہے ہیں، نہایت عمدہ سلسلہ ہے، مبارکباد قبول کریں۔

ارحاطاہر

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت خوب جناب.... آپ نے ابھی ابن صفی کو پڑھنا شروع کیا ہے اسی لئے آپ کی رائے بہت فریش لگی، میں نے ابن صفی کی عمران سیریز کا سب سے پہلا ناول "لاشوں کا بازار" پڑھا تھا، اس وقت میں اسکول میں تھا تو میرے ذہن میں بھی وہ سارے پہلو اجاگر ہو گئے تھے جو ابن صفی کی تحریر کو باقیوں سے ممتاز کر رہے تھے۔

محمد احسن

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

سمپل اور سادہ الفاظ کا خراج تحسین ایسا ہوتا ہے تو مستند شخصیات جیسے کہ مشتاق احمد قریشی صاحب اور فخر الدین کیفی صاحب کے بعد احمد صفی، ابرار صفی اور راشد اشرف صاحبان کی کی تحریر کا کیا عالم ہو گا....!روز اسی امید پر گروپ میں چکر لگا رہا ہوں۔

ملک فرخ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت اچھے سادے اور بہترین انداز میں آپ نے ایک پر اثر تحریر لکھی، تحریر چھوٹی ہو یا بڑی! دل سے لکھی گئی ہر تحریر پسند کی جاتی ہے، اور باقی جتنی بھی تحاریر پیش کی گئی سب ہی دل سے پیش گئیں، ہر لفظ خلوص سے لکھا گیا، ایک اچھی تحریر پر مبارکباد قبول کیجیے، لکھنا جاری رکھیں، جیسا کہ سننے میں آیا ہے کہ آپ بی اے کے طالب علم بھی ہیں تو ابھی آپ مزید بہتر لکھ سکتے ہیں، ہم نے تو ابھی ماسٹر کیا ہے، مگر ہماری بھی کوشش ہے کہ اور بہتر لکھا جا سکے، یہاں ایک سے بڑھ کر ایک تحریر دیکھنے کو ملی، جن میں آپ کی تحریر بھی شامل ہے، آپ کی تحریر پڑھ کر بہت اچھا لگا، لکھنا جاری رکھیں، اللہ کامیابیاں عطا فرمائے۔

سید فہد حسینی

حیدر آپ کی تحریر کی انفرادیت مسلّم ہے، آپ ابن صفی کے ان قارئین میں سے ہیں جنھوں نے ان کی شخصیت کے اصل رنگ یعنی عاجزی و انکساری کو اپنا لیا ہے، وہ بھی اپنے دیہاتی ہونے پر فخر کرتے تھے، لیکن ان کے خیالات اور فن کا معترف ایک زمانہ ہے، انہوں نے کبھی علم کی ہیکڑی نہیں دکھائی، ہمیشہ منکسر المزاجی سے کام لیا، بالکل آپ ہی کی طرح، ابو کا یہ شعر آپ کے نام۔

ہم نہیں دام و درم مکر و ریا کے جویا

ہم غریبوں سے محبت سے ملا جاتا ہے

اللہ آپ کو خوش رکھے۔

احمد صفی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت اچھے بھئی، یہاں تو ہر تیسرا بندہ ہی "حسینی" نکل رہا ہے، خیر اسی بہانے آپ کا نام تو معلوم ہوا، حالانکہ ایک مدت سے آپ ہمارے رفیق ہیں۔ چلئے شوخی نہ سہی، سادگی بھی کچھ بری نہیں۔

جزاک اللہ۔

اسماعیل بن محمد

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ماشاءاللہ ایک سے بڑھ کر ایک تحریر،

آپ حضرات کی اتنی شاندار تحریریں اور جاندار الفاظ دیکھ کر خود پہ افسوس ہو رہا ہے کہ مجھے کیوں نہیں اتنا اچھا لکھنا آتا....!

لبنیٰ رضوان

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

واہ.... کیا بات ہے.... عمدہ.... جنھوں نے نہیں پڑھا اب وہ ڈھونڈ ڈھانڈ کے پڑھیں گے۔

راحت عائشہ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون نمبر 11

ابن صفی۔ ایک رجحان ساز فنکار

معوذ سید

بات رجحان سازی اور عہد سازی کی ہے، ابنِ صفی کو ایک رجحان ساز تخلیق کار کے طور پر آنکا گیاہے، اول تو یہ موضوع بہت وسیع ہے، دوم یہ کہ میں بالکل کوراہوں، بس کچھ نکات سے میں یہ عرض کرنا چاہتاہوں کہ آخر رجحان سازی کا سہرا ابنِ صفی کے سر ہی کیوں باندھا جارہاہے....؟ کون سی باتیں ابن صفی کو اوروں سے ممتاز کر رہی ہے...؟

(1) مقصدیت:۔

ابنِ صفی کا سب سے پہلا امتیازی وصف یہ ہے کہ ان کی تخلیق میں مقصدیت پائی جاتی ہے، وہ ادب کو ذریعۂ ابلاغ کے طور پر اختیار کرتے ہیں اور اس ذریعے سے انہوں نے قانون کی بالا دستی اور لاقانونیت کی روسیاہی کا مثبت پیغام دیاہے، اُنہوں نے قلم ہی مشن کے ساتھ اٹھایا تھا، ان کے ایک مضمون "بقلمِ خود" سے معلوم ہوتاہے کہ تقسیمِ ہند کے وقت برصغیر میں لاقانونیت کا ننگاناچ ہونے کے بعد انہوں نے قانون کے ایسے محافظ کا خواب دیکھا تھاجو جرم ولاقانونیت کے خلاف سیسہ پلائی دیوار بن جائے...... فریدی ان کے اسی خواب کی تعبیر تھا، اسی مضمون میں یہ بھی مذکور ہے کہ ادب میں پھیلی فحاشی کے جواب میں متبادل پیش کرنے کے مقصد سے انہوں نے جاسوسی ادب تخلیق کرنے کا تہیہ کیا تھا، یعنی ان کی تخلیقیت مثبت مقاصد میں استعمال ہوئی۔ سماج میں پھیلی انارکی اور ادب میں پھیلی بیہودگی کا سدباب!

(2) فکر کا استحکام:۔

ابنِ صفی ایک حقیقت پسند اور پریکٹیکل فنکار واقع ہوئے تھے، انھوں نے جو کچھ کہا اسے کرکے دکھایا، ان کی سوچ میں بلاوجہ کا اضطراب و انتشار نہیں تھا، جذباتیت سے انہوں نے ازحد گریز کیا، ان کا ایک جملہ بڑا شاندار ہے:

"میں اس بات کا قائل نہیں ہوں کہ جب جتنے پیگ کا نشہ ہو اتنے

کا بیان داغ دیا۔"

انہوں نے ہوائی قلعے بنانے یا خیالی پلاؤ پکانے کے بجائے زمین کی حقیقتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنا وژن پیش کیا، اِسی لئے وہ نوجوانوں کو رومان زدگی کے فریب سے نکالنے میں کامیاب ہوئے، وہ کیا ہی خوب جملہ ہے کہ:

"حالانکہ فطرت کا تقاضا صرف یہ ہے کہ انسان دو سے تین ہو جائے۔"

(3) عینک کا فرق:۔

چونکہ ناول کا عنوان زندگی ہے اور زندگی میں اچھائی اور برائی دونوں ہیں اِس لئے ابن صفی کے ناولوں میں ہر قسم کی برائیوں، کشت و خون، شازشوں پر عمل درآمد سے لیکر شراب و کباب ہر چیز کا ذکر ہے، مگر ابنِ صفی اُن تنازع پسندوں سے ممتاز ہیں جو "سماج کو آئینہ دکھانے" اور "سماج کی سچائی بیان کرنے" کے نام پر "متنازع چیزیں" لکھ جاتے ہیں اور اس امتیاز کی بنیاد ہے "عینک کا فرق" جی ہاں! عینک کا فرق۔

جب ادیب معاشرے کو موضوعِ تخلیق بنائے گا تو ذکر برائیوں کا بھی آئے گا، مگر نقطۂ امتیاز یہ ہو گا ادیب اُس برائی کو برائی کی عینک سے دیکھتا ہے یا برائی کو حمایت کی عینک لگا کر دیکھتا ہے! اس کی آسان سی مثال فلموں میں ملتی ہے کہ کبھی پولیس کو ہیرو بنایا جاتا ہے اور کبھی مجرم ہی فلم کا ہیرو ہوتا ہے، آرٹسٹ اس معاملے میں مختار ہوتا ہے کہ قاری یا ناظر کی ہمدردی جرم کے ساتھ رکھے یا قانون کے ساتھ؟ برائی کے ساتھ رکھے یا اچھائی کے ساتھ...؟

لیکن یہاں معاملہ بالکل ہی الگ ہے، سلام ہو ابنِ صفی پر کہ جو کشت و خون اور شراب و کباب کا ذکر تو کرتے ہیں مگر برائی کو برائی کی عینک سے دکھا کر قاری کی ہمدردی قانون کے ساتھ اور اُس کا رجحان اچھائی کی طرف ہی رکھتے ہیں، مرحوم کا ایک ریڈیو انٹرویو یوٹیوب پر موجود ہے جس میں خود انہوں نے یہ بات کہی ہے۔

(4) تاثر لینے اور مرعوب ہونے کا فرق:۔

ابنِ صفی نے عالمی سرّی ادب کے انگریزی ناول بھی پڑھ رکھے تھے اور یقیناً انہوں نے جو کچھ

پڑھا اس سے انہیں بہت کچھ سیکھنے کو بھی ملا ہو گا، ظاہر ہے کہ دنیا میں جس زبان کا عروج ہے اس کا ادب عالمی ادب کے طور پر تسلیم کیا جائے گا اور ہر پڑھنے والے کے ذہن پہ اس کا تاثر ضرور قائم ہو گا۔

اس بنیاد پر کچھ بیچارے لوگ مغربی ادب سے بڑے مرعوب رہتے ہیں، اگر انھوں نے انگریزی کی چار کتابیں پڑھ لیں تو اردو بیچاری ان کی نظر میں مظلوم ہو گئی!

مگر ابنِ صفی نے مغرب سے مرعوب ہونے کی بجائے اپنی زبان اور اپنے کلچر میں مغرب کے سامنے عالمی سطح کا ادب تخلیق کر کے کھڑا کر دیا، مغرب زدہ مرعوب لوگ اپنی گفتگو کے دوران مغربی ادیبوں کا نام لے کر فخر محسوس کرتے ہیں، جبکہ ابنِ صفی نے وہ ادب تخلیق کیا کہ مغرب کے سرخیل سراغ نویسوں کے برابر میں کھڑے ہو گئے، جی ہاں! ابنِ صفی کا موازنہ آرتھر کونن ڈائل، اگاتھا کرسٹی اور این فلیمنگ سے میں نے نہیں بلکہ شمس الرحمن فاروقی کا انٹرویو لیتے ہوئے ٹائمز آف انڈیا کے نمائندے نے کیا تھا۔

تو اے مداحانِ ابنِ صفی! آپ ایک رجحان ساز ادیب کے قاری ہیں، چنانچہ ادب پڑھنے اور لکھنے میں مقصدیت اپنائیں، فکر میں ٹھہراؤ اور جماؤ پیدا کریں، اچھائی کو اچھائی اور برائی کو برائی سمجھیں اور بنا کر پیش کریں، برائی کو حمایت کی عینک سے نہ دیکھیں (مطلب "منٹو" نہ بنیں۔) اور مغربی ادب سے مرعوب ہونے کے بجائے مشرق کا عالمی ادب تخلیق کریں، یہی ابنِ صفی کی 37ویں برسی پر اُنہیں بہترین خراجِ عقیدت ہو گا۔

اللہ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے... آمین

تبصرے

بہت خوب معوذ سید، آپ نے صفی صاحب کے افکار کو بہترین طریقے سے پیش کیا، اور سب سے اچھی بات جو لگی وہ ہے عینک کا فرق۔

ظہیر اقبال

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت اچھے انداز کی تحریر، آپ ان کا ایک اور پہلو سامنے لائے ہیں، یہ حقیقت ہے کہ ان کے ناولز میں سب کچھ ہے، نائٹ کلب بھی ہیں، شراب و رقص کا تذکرہ بھی ہے، مگر کہیں بھی ان چیزوں کی ستائش نہیں کی گئی، جیسا آپ نے لکھا انہوں نے برائی کو برائی کے طور پر ہی پیش کیا ہے، اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ان کے ہیروز فریدی و عمران وغیرہ ان برائیوں میں کبھی بھی ملوث نہیں ہوتے، حمید کبھی کبھار نشے میں نظر آتا ہے تو اسے اس کا خمیازہ بھی بھگتنا پڑتا ہے۔

عبداللہ احمد حسن

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

افضل ایر این: محترم.... منٹو الگ میدان کا کھلاڑی تھا، دراصل منٹو نے لوگوں کے دلوں کی غلاظت ان کے منھ پر کھینچ ماری ہے، اس نے اردو ادب میں جو لکھا ہے اس پہ فخر کیا جاتا ہے۔

عالیہ چوہدری: جی، آپ کہ سکتے ہیں، مگر کیا وہ ادب کہلا سکتا ہے جسے ہم چھپا کر پڑھیں؟ مغرب کی تقلید میں فحش لکھنے کو آپ ادب کہتے ہیں.... کہیں.... مجھے کوئی اعتراض نہیں، مگر فرق صاف ظاہر ہے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

زندہ باد.... لطف آگیا.... واہ.... بہت سی داد آپ کی عینک کے نام۔

ابن صفی نے برائی کو برائی ہی دکھایا اور ہر حوالے سے اچھائی کو سر بلند رکھا، برائی ہمدردی کے لائق نہیں اصلاح کے لائق ہوتی ہے، منٹو برائی لکھ کر لطف لیتا ہے اور قاری کو اس میں محو کر دیتا ہے، جب کہ ابن صفی قاری کو برائی سے متنفر کر دیتے ہیں، آپ نے پوائنٹ بنا کے ابن صفی کی صفات بتائی ہیں، کمال کر دیا، بہت سارے غیر ملکی مداح ہیں ابن صفی کی تحریروں کے، ابن صفی تاریخ کے صفحات

میں زندہ ہیں زندہ رہیں گے، اللہ آپ کو مزید لکھنے کی توفیق دے، بہت خوب.... سلامتی ہو۔

عالیہ چوہدری

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہترین تحریر.... کیا خوبصورت انداز ہے معوذ سید کا، انھوں نے بہترین پوائنٹس کے ساتھ بتائے ہیں اپنے تاثرات، عینک کا فرق تو کمال کا لکھا، ان لوگوں کے سوالات کا جواب اسی عینک والے پوائنٹ میں مل گیا، جو ابن صفی صاحب پر تنقید کرتے وقت نہیں سمجھ پاتے کہ ابن صفی نے برائی کو برائی دکھایا ہے نہ کہ برائی کو اچھائی بنا کر پیش کیا ہے، ان کے لئے یہ منہ توڑ جواب بھی ہے، ہر تحریر کی طرح یہ تحریر بھی عمدہ ہے اور دل سے لکھی گئی ہے، گزشتہ تمام تحاریر کی طرح یہ تحریر بھی نئے و پرانے پڑھنے والوں کے لئے نہایت اہم اور درس عبرت ہے، لکھنا اسی طرح جاری رکھیں.... اللہ تعالیٰ کامیابیاں عطا فرمائے۔

سید فہد حسینی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

احمد صفی: واہ معوذ بہت خوب.... آپ کا مضمون عقیدت مندی کے بجائے معروضیت سے عبارت ہے، اور یہی اس کی خوبی ہے، آپ نے جس طرح ابن صفی کے فنی محاسن کی درجہ بندی کی ہے وہ قابلِ تعریف ہے، اس درجہ بندی میں جو بات آپ کو دیگر محققین اور تذکرہ نویسوں سے ممیز کرتی ہے وہ ہے "عینک کا فرق" والا حصہ، اس میں پھیل کر ایک مقالہ بن جانے کی گنجائش موجود ہے، امید ہے کہ اپ ہی کبھی اس پر قلم اٹھائیں گے اور اس موضوع کو تکمیل تک پہنچائیں گے، بے حد خوشی ہوئی آپ کا مضمون پڑھ کر جیئیں خوش رہیں۔

معوذ سید: جناب والا تشکر و امتنان کے لئے الفاظ نہیں ہیں، آپ کی توجہ ابنِ صفی کے دیوانوں کیلئے تمغے کی حیثیت رکھتی ہے، ان شاء اللہ آپ کی توقع پر پورا اترنے کی کوشش کروں گا،

جزاک اللہ احسن الجزاء۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

جزاک اللہ.... میں نے جب سے ابن صفی صاحب کو پڑھنا شروع کیا ہے تب سے مجھے

مقصدیت کی تلاش ہے، یعنی ان ناولز کے لکھنے کے پیچھے کیا وجہ ہے اور ان ناولز کا کیا مقصد ہے....! اور آج مجھے ان سوالوں کا جواب بھی مل گیا، آپ کی ممنون ہوں۔

وریشہ عبدالجلیل

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

میں سمجھتی ہوں کہ یہ ابنِ صفی کہ ایک بہت ہی منفرد خصوصیت ہے کہ ان کے کسی بھی ناول کا کوئی ایک بھی جملہ مقصد سے خالی نہیں۔

لبنیٰ رضوان

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت عمدہ مضمون لکھا آپ نے، بلاشبہ ہر مضمون میں کچھ نئے نکات پڑھنے کو مل رہے ہیں۔ نمبر دو کے تحت آپ نے جو لکھا مجھے اس سے بالکل اتفاق ہے، ابن صفی کے ناولوں میں بے جا جذباتیت نظر نہیں آتی، اسی لئے وہ دوسرے مصنفین کے مقابلے میں بہت اونچے نظر آتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ابن صفی کے قارئین کا اپنا ایک انداز فکر ہے۔

نمبر تین کے تحت جو آپ نے لکھا "عینک کا فرق" وہ تو بہت ہی باکمال ہے، یہی وجہ ہے کہ "سماجی مسائل" کے نام پر جو عامیانہ قسم کے ناول پڑھنے کو ملتے ہیں۔

اس حوالے سے ابن صفی کے قارئین بہت نازک مزاج واقع ہوئے ہیں، زنانہ قسم کے ناولز سے ہمیں سخت کوفت ہوتی ہے۔

محمد احسن

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ماشاءاللہ، معوذ کے انداز بیاں میں حد درجہ ٹھہراؤ نظر آیا، شوخ نہیں تو سادگی بھی نہیں، البتہ توجیح اور استدلال کے امتزاج نے بات میں وزن پیدا کر دیا، اگر مزید تفصیل میں لکھا گیا ہوتا تو یقیناً تحقیقی نوعیت کی اس گروپ میں یہ پہلی تحریر ہوتی، نیز اگر میں ممتحن ہوتا تو یقیناً پورے سو نمبر دے دیتا۔

اسماعیل بن محمد

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

معوذ میاں بہت خوب، پیش کردہ سارے نکات بہت زبردست تھے۔ عینک والے فرق کا نکتہ ہمیں بہت پسند آیا۔ ہمیں ایک صاف ستھرے ادیب کے قاری ہونے پر فخر بھی ہے۔

حمیرا ثاقب

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

یار یہ عینک کا فرق کمال ہی لگتا ہے، بڑی سائنٹیفک عینک ہے، مجھے بھی دینا تاکہ گریٹ ابن صفی کے لئے میں بھی کچھ موتی تلاش کر سکوں، بہت عمدہ مضمون ہے، جس طرح مضامین کا یہ سلسلہ چل رہا ہے مجھے لگتا ہے عنقریب ہمیں ایک اور سلسلہ شروع کرنا پڑے گا، اس سلسلے میں سوچ وچار جاری ہے، بہت جلد اس سلسلے کے کچھ اہم نکات ایڈمن کو پیش کر سکوں گا، اور ہاں معوذ بھیا، بہت عمدہ اور بہترین مضمون ہے۔

ملک فرخ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت عمدہ مضمون، ایک سے لے کر چار تک سارے ہی نکتے زبردست ہیں، پڑھ کر مزہ آیا، آپ نے ابن صفی کی تحریروں کا جس طرح تجزیہ کیا ہے وہ بہت شاندار ہے۔
آپ کی قوت مشاہدہ اور باریک بینی سے مطالعہ کی لگن اس مضمون کی بہترین ہونے کی دلیل ہے، مضمون گوکہ مختصر تھا لیکن بے حد پر اثر اور سوچ کے نئے در وا کرنے کرنے والا تھا۔
آگے بھی لکھتے رہیں، ابن صفی کو آپ کا یہ خراج عقیدت خود ہمارے دل کی بھی آواز ہے۔

سید اسد عادل

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون نمبر 12

ابن صفی۔ ایک عظیم ناول نگار

محمد احسن تقویم

تمہید تھوڑی طویل ہے امید ہے آپ بور نہیں ہوں گے۔ میں نے کتابیں پڑھنے کا آغاز سب سے پہلے ٹارزن، عمرو عیار وغیرہ کے ناولز سے کیا تھا۔ پھر اس کے بعد بچوں کے رسالے تعلیم و تربیت، آنکھ مچولی، نونہال ، ٹوٹ بٹوٹ ، بچوں کی دنیا وغیرہ ہ پھر اس کے بعد اشتیاق احمد کے ناولز اور پھر ڈائجسٹ اور آخر میں ابن صفی کے ناولز پڑھے جو ابھی تک پڑھتا ہوں۔

ابن صفی سے متعارف مجھے اشتیاق احمد مرحوم میں کروایا تھا انہوں نے مجھے صاف طور پر لکھا کہ انہوں نے جاسوسی ناولز ابن صفی سے متاثر ہو کر لکھے تھے ویسے میرے ذاتی خیال میں ابن صفی کے بعد سری ادب میں جو کمال اللہ نے اشتیاق احمد کو دیا، اور انہوں نے اپنی صلاحیتوں کو استعمال کر کے جس طرح بچوں کے لئے اعلیٰ پائے کا ادب لکھا، یہ سب نہایت خاصے کی چیز ہے۔

میرا ایک بچپن کا دوست تھا پشاور میں کریم پورہ بازار کے قریب اس کی خالہ کا گھر تھا۔ کریم پورہ کے پاس قرآنی پرانی کتابوں کی ایک مارکیٹ ہے جیسے جگہ گلی کہا جاتا ہے وہ جب بھی خالہ کے گھر جاتا تو میں اسے جمع کیے ہوئے سارے پیسے دے دیتا کے کہ میرے لیے رسالے اور ناول لے آؤ وہ بھی ناولز کا شوقین تھا یہ آج سے آٹھ دس سال پہلے کی بات ہے جب ہمیں جیب خرچ پانچ یا دس روپے ملا کرتا تھا۔

اس زمانے میں پڑھنے کی 'کپیسٹی' بہت زیادہ ہوا کرتی تھی جب کہ جیب میں پیسے بہت کم ہوتے تھے صحیح معنوں میں جیب کاٹ کر پیسے جمع کر کے ناولز منگایا منگوایا کرتا تھا اور وہ بہت جلدی ختم ہو جاتے تھے تو بہت کوفت ہوا کرتی تھی ہائے کیا دور تھا وہ بھی۔

خیر ایک دن اسی کسی طرح ناولز کے فاقوں کے دور میں وہ اپنے خالو کے گھر سے کچھ نئے ناولز لایا اور مجھے بتایا کہ یہ عمران سریز کے ناولز ہیں اور ان کو پڑھ کر تم پاگل ہو جاؤ گے۔ مجھے بہت حیرت ہوئی میں نے پوچھا کیا یہ بھی اشتیاق احمد کے ناولز کی طرح جاسوسی ناولز ہیں اس نے بتایا کہ نہیں یہ نہ صرف جاسوسی ناولز ہیں بلکہ حسن ناولز بھی ہیں اور یہ مظہر کلیم کے لکھے ہوئے ہیں۔

مظہر کلیم سے میری شناسائی بچوں کے ناولز مثلاً ٹارزن عمرو عیار وغیرہ کے حوالے سے تھی پھر جب میں نے یہ ناولز پڑھے تو علی عمران صاحب میرے پسندیدہ کردار بن گئے۔

جب میں کچھ بڑا ہو گیا اور خود بازار تک جانے کے قابل ہو گیا تو ایک دن میں نے بازار سے ابن صفی کا ناول خریدا۔ جو سب سے پہلا ناول پڑھا اس کا نام تھا "لاشوں کا بازار" ابن صفی کے پہلے ہی ناول نے مجھے اپنا گرویدہ بنالیا نہ ہو گیا اور مجھے اندازہ ہو گیا کہ یہ بہت اعلیٰ پائے کا سری ادب ہے۔

اصل میں جب ہم بہت زیادہ ناولز پڑھنے لگتے ہیں اور ہمارا مطالعہ وسیع ہو جاتا ہے تو ہمارا ٹیسٹ اور معیار بھی اسی طرح بلند ہو تا چلا جاتا ہے اچھے خاصے ناولز ہمیں بچگانہ لگنے لگتے ہیں اسی قسم کے دور میں جب ہمیں تقریباً سارا ہی ناولز واہیات لگنے لگے تھے ابنِ صفی سے تعارف ہوا اور ابن صفی کے ناولز جمع کرنے شروع کر دیئے۔

جب ابن صفی کا ناول "گیت اور خون" پڑھا تب مجھے کی طرح سے اندازہ ہو گیا کہ ابن صفی کے ناولز جاسوسی ناولز سے بھی بڑھ کر بہت آگے کی چیز ہیں۔

اس زمانے میں کافی ناولز جمع کئے جتنے بھی میسر ہو سکے ایک بابا کو ہاٹی دروازے کے پاس اتوار بازار میں پرانی کتابوں کا سٹال لگا تا تھا اس سے لاہور سے کچھ پرانے ناولز بھی منگوائے۔

اس کے علاوہ ایک جگہ بہت سے ہیں نئے افق ڈائجسٹ مل گئے۔ جس کے آخری صفحات پر ابن صفی کی عمران سیریز کے ناول ہوا کرتے تھے وہ پوری بوری بھر کر گھر لایا تھا جس پر بہت جھاڑ بھی پڑی تھی گھر میں۔

پھر انٹرنیٹ سے ابن صفی کے سارے جاسوسی دنیا اور عمران سریز کے ناولز ڈاؤنلوڈ کر لیے اور آج کل زیر مطالعہ ہیں۔

ابھی میں عمران سیریز کی "کنگ چانگ سیریز" پڑھ رہا ہوں یہ میرے پاس کتابی شکل میں بھی موجود ہے اور تقریباً کیا چار سال بعد تیسری مرتبہ پڑھی جارہی ہے۔

اچھا یہ بات بھی آپ کے لئے دلچسپی سے خالی نہیں ہو گی کے میں آفس لوکل گاڑی میں جاتا ہوں تو جب گاڑی روانہ ہوتی ہے نے موبائل پر ناول کھول کر بیٹھ جاتا ہوں اسی طرح واپسی پر بھی پڑھتا ہوں۔

پہلے میں نے سارے ناولز متفرق پڑھے تھے جن میں سے درمیان میں سے کئی ناولز نہیں پڑھے تھے سب ترتیب سے سارے پڑھ رہاہوں۔

میں نے جاسوسی دنیا کے بہت تھوڑے ناولز پڑھے ہیں اور عمران سیریز کے سارے ناولز پڑھ کر ارادہ ہے کہ جاسوسی دنیا کو از سر نو پڑھنا شروع کروں گا۔

ان سارے ناولز میں جو "ہمبک دی گریٹ سیریز" تھی اس نے تو میرے ہوش ہی اڑا دیئے تھے میں نے ہمبک کے کردار کے بارے میں ایک ادھورا مضمون لکھ رکھا ہے کبھی فرصت ملی تو پور لکھ کر آپ خواتین وحضرات کے ساتھ بھی شیئر کروں گا۔

آخر میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ابن صفی کی سب سے خاص بات یہ ہے کہ انھیں سری ادب کا شعور ہے وہ ایک نیچرل جاسوسی ناول نگار تھے۔

ان کے اپنے الفاظ میں ان کے ناولز کی سب سے بڑی خاص بات یہ ہے کہ ہر ناول دوسرے ناول سے بہت مختلف ہوتا ہے دعویٰ تو نہیں کرتا کہ میں نے بہت زیادہ مصنفین کے ناولز پڑھے ہیں۔ ایک مرتبہ بہت شوق ہوا تھا۔ پشاور کی آرکائیوز لائبریری سے سر آرتھر کونن ڈائل کی شرلاک ہومز کے بھی کچھ ناول پڑے تھے لیکن ابن صفی کے ناولز میں جو مکالمے ہوتے ہیں اور پھر جو سچویشنز ہوتی ہیں وہ بالکل ایسے ہی ہوتی ہیں جیسے کسی جاسوسی ناولز میں ہونی چاہئیں۔

خصوصاً جب تھوڑے بہت انگریزی ناولز اور ان کے تراجم پڑے تو یہ اندازہ اچھی طرح ہو گیا کہ ابن صفی کے ناولز عالمی پائے کے ہیں ایک بات جو مجھے شدت سے محسوس ہوتی ہے، وہ یہ کہ ابن صفی کے ناولز میں ایک خاص قسم کی رومانویت پائی جاتی ہے مجھے ان کے کرداروں میں ایک خاص قسم کا رومان ملتا ہے ان کے مکالموں میں تھی ایک خاص قسم کی رومانوی کیفیت محسوس ہوتی ہے جس میں پڑھنے والا انسان جکڑا جاتا ہے۔ ایسا یوں بھی ابن صفی بہت آسانی سے کر لیتے ہیں کے ان کو شاعری میں بھی کمال حاصل ہے اور وہ بہت چھوٹے جملوں میں بہت اعلیٰ پائے کی بات کہہ جاتے ہیں جو کہ انسان پر ایک خاص کیفیت ڈالتی ہے اگر جیسے کسی نے نثر میں شعر کہہ ڈالا ہو اس کی مثال تو لیکن میں ایک مرتبہ ایک پھر "گیت اور خون" کا نام لوں گا آپ ذرا نام پر غور کریں نام بھی کس قدر شاعرانہ ہے۔

آپ سب سے ایک بات اور عرض کرنا چاہوں گا وہ یہ کہ ابن صفی کا یہ فیس بک گروپ دی

گریٹ ابن صفی فینز کلب میرے لیے نہایت اہم ہے اصل میں ہم خیال لوگوں سے ملنا یوں بھی اچھا لگتا ہے اسے بد قسمتی کہیے یا ادب سے تغافل ہمارے حلقۂ احباب اور گرد و پیش میں ایسے لوگ بہت کم ملے جو ادب سے شغف رکھتے ہو اور بالخصوص ابن صفی کو بھی پڑھتے ہو ایسے میں جب آپ فیس بک پر اتنے اچھے اور باذوق احباب مل جائیں تو میرے لیے کسی سے دوستی کرنے کے لئے اتنا ہی کافی ہو جاتا ہے کہ کوئی یہ کہہ دے کہ میں ابن صفی کا فین ہوں۔

اسی حوالے سے جو لوگ بھی میرے دوست ہیں ان میں سب سے اچھے اور بہترین دوستوں کی فہرست میں وہی لوگ سر فہرست رہے ہیں جو ابن صفی کی ناول نگاری سے متاثر تھے۔

تبصرے

نعیم شیخ : عمیق قلب سے مبارکباد پیش کرتا ہوں جناب آپ کو اتنی اچھی تحریر کے لئے، بے شک ابن صفی صاحب کے ناول علمی پائے کے ہی ہوتے ہیں اور جہاں تک شاعرانہ نام "گیت اور خون" کی بات ہے تو یہ ناول مجھے بھی بہت پسند ہے، اب آپ "زیرولینڈ" ہی نام لے لیجیے ایسا لگتا ہے کہ یہ ملک واقعی میں اپنا وجود رکھتا ہے، اور اب بھی اس کے ریشہ دوانیوں سے "کرنل فریدی" اور "علی عمران" ملک کی حفاظت کر رہے ہیں۔

محمد احسن: جی ہاں، ویسے زیرولینڈ کے حوالے سے تو پوری کتاب لکھی جا سکتی ہے، زیرولینڈ کا جو تصور ابن صفی نے پیش کیا ہے وہ حقیقت سے بہت زیادہ قریب لگتا ہے، اس کے برابر جو چیز ہمیں آج کی دنیا میں ملتی ہے وہ الیومیناٹی اور فری میسن جیسی خفیہ تنظیمیں ہیں، ان کے بارے میں پڑھ کر یونہی لگتا ہے جیسے انہوں نے ایک متوازی حکومت بنا رکھی ہے اور دنیا کے بہت سے ممالک پر یہ اثر انداز ہوتے ہیں۔

نعیم شیخ :ابن صفی صاحب کی سائنس ،نفسیات ، مجرموں پر قانون کی بالادستی، غیر ملکی اور صیہونی سازشوں اور ریشہ دوانیوں سے آگاہی اور ان سازشوں سے پردہ اٹھانا، مزاح، سنجیدگی، بہترین اقتباس، ایمانداری اور لاجوب و بے مثال کرداروں کی تخلیق، منظر نگاری اور بہت سی ایسی باتیں ہیں جن کا ذکر کرنا سورج کو چراغ دکھانے جیسا ہے، ان سب باتوں پر ابن صفی صاحب کو سبھی مصنفوں پر فوقیت حاصل ہے، اس عظیم مصنف میں تو ہزارہا خوبیاں تھی جو میں لکھنے سے اور "چور مصنف" ایم کے، این، غین صفیز سمجھنے سے قاصر ہیں، مجھے اگر ابن صفی صاحب کی کوئی بات سب سے زیادہ پسند ہے تو وہ ہے ان کی منظر نگاری، منظر نگاری کے بعد ابن صفی صاحب کے کرداروں، عمارتوں اور علاقوں کے وہ نام ہیں جنہیں سوچتا بھی ہوں تو تمام تر مصروفیات اور کاروبار کو بالائے طاق رکھ کر بے اختیار میرا ہاتھ ابن صفی صاحب کے ناولز پر جا پڑتا ہے۔ عمران، فریدی، اماں بی، جوزف، سلیمان، سنگ ہی، گارساں، جابر، ولی جاہ، تھریسیا، صفدر سعید، بوغا، شہباز کوہی، ہمبگ دی گریٹ، نانوتہ، انور، لیونارڈ، سر بنتھال، سر سوکھے رام، لی یوکا، االفانسے، مکلارنس، قاسم، جولیانا، ڈاکٹر داور، پرنس ڈھمپ، سنجیدہ خان محتاط، راہل، انسپکٹر آصف، سوپر فیاض، رشیدہ، علامہ دہشتناک، کرنل ہورشیو، بے بی فینٹم، مونیکا، روشی اور بلیک زیرو

وغیرہ ان کے بے مثال کردار ہیں۔ مقلاق، سرخسان، شکرال، شاہ دارا، زیرولینڈ، وغیرہ۔ ہوٹل نیاگرا، ہوٹل گرینڈ، ہوٹل آرلکچنو، ٹپ ٹاپ نائٹ کلب، دانش منزل وغیرہ۔

بے شک، اس عظیم مصنف کے اردو اور اردو پڑھنے والوں پر بہت زیادہ احسان ہیں، جنہیں جھٹلانا اور پس پشت ڈالنا ممکن ہی نہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ابن صفی صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

——*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*

عالیہ چوہدری: واہ واہ۔ بہت خوب اور بہت سی داد، بہت بہترین انداز میں آپ نے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ یہ بھی سچ کہا آپ نے کہ اسرار احمد نے نہ صرف جاسوسی کے اسرار کھولے ہیں بلکہ انسانی جذبات و احساسات کی وہ پرتیں کھولیں ہیں کہ عقل حیران ہو جاتی ہے۔ عمران کے گھر والوں کے رویے ہی دیکھ لیں، ابن صفی ایک ہمہ جہت شخصیت کا نام ہے۔ میں تو آج بھی ان کی دیوانی ہوں، مجھے ہر وہ انسان اچھا لگتا ہے جو ابن صفی سے پیار کرے، میں نے اپنی بچی کو جہیز میں سب سے قیمتی تحفہ عمران سیریز کا دیا، سلامت رہو سب۔ ابن صفی کے لئے سورہ فاتحہ پڑھ دیں، جزاک اللہ۔

احمد صفی: عالیہ! بے حد ممنون ہوں جس محبت سے آپ ابو کے لیے دعا کرتی بھی ہیں اور کرواتی بھی ہیں۔ جزاک اللہ خیر۔

عالیہ چوہدری: اللہ آپ کو سلامت رکھے، جو تحفہ ان تک پہنچ سکتا ہے وہ یہی دعا ہے، میں چاہتی ہوں ان کو جب یہ تحفہ ملے تو وہ خوش ہوں کہ ہم نے ان کو بھلایا نہیں یاد رکھا ہے.... جیتے رہیئے۔

——*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*

عبداللہ احمد حسن: بہت اچھی تحریر، یہ جتنی بھی تحریریں سامنے آرہی ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ ابن صفی کا اپنے قارئین پر کتنا گہرا اثر تھا کہ ان کو پڑھنے والے ایسی ایسی خوبصورت تحریر لکھنے پر قادر ہیں۔

محمد احسن: بہت شکریہ جناب! آپ کی تحریر بھی کمال کی تھی، بلکہ بہت ہی شاندار تھی، یہ بات تو آپ نے بالکل درست فرمائی کہ ہم پر ابن صفی کے انداز تحریر کا بہت گہرا اثر ہے، یہ انہی کے ناولوں اور انہی کے پر اثر جملوں کا کمال ہے کہ ہمیں بھی لکھنے کا حوصلہ مل جاتا ہے، ویسے ایک راز کی بات بتاؤں، اردو کا

مضمون تو بچپن ہی سے ہمارے لیے بہت آسان ہوا کرتا تھا کیونکہ ہم ناولز بہت پڑھتے تھے اس وجہ سے میں تو یہی کہوں گا کہ ہم نے تو اردو بھی انہی شخصیات سے سیکھی۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

سید فہد حسینی: بہت خوبصورت انداز.... ایک نہایت اچھی تحریر لکھنے پر مبارکباد قبول کیجیے.... آپ نے بھی باقی سب کی طرح دل سے بہترین حقائق پیش کئے، پھر آپ نے جو لکھا کہ

"اگر ابن صفی صاحب کے بعد جو کمال اللہ نے اشتیاق احمد صاحب کو دیا اور پھر جس طرح بچوں کے لیے اشتیاق احمد نے اعلیٰ پائے کا ادب لکھا یہ نہایت خاصے کی چیز ہے"

پھر جس طرح آپ ابن صفی صاحب کی "عمران سیریز" سے واقف ہوئے وہ داستان بھی بڑی مزیدار ہے، آپ کے بہترین جملوں کا انداز بہت پسند آیا۔ واقعی ابن صفی صاحب کا مقام عالمی شہریت یافتہ لکھنے والوں سے بھی اونچا دکھائی دیتا ہے، کیوں کہ جس طرح ابن صفی صاحب نے ہمارے اپنے ماحول و بین الاقوامی ماحول و معیار کے مطابق لکھا وہ ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہے، انھوں نے ہمارے لوکل جملوں کو بڑی خوبصورتی سے پیش کیا، آپ کی تحریر بہت پسند آئی، اسی طرح لکھنا جاری رکھیں، آپ جے لئے ایک مشورہ بھی ہے، وہ یہ کہ "جاسوسی دنیا" بھی ترتیب وار پڑھیں، کیونکہ اب تو آپ ابن صفی صاحب سے متعلق کافی علم رکھتے ہیں، لیکن "جاسوسی دنیا" کے بغیر آپ کی معلومات ادھوری ہیں، جو معلومات آپ کو عمران سیریز سے نہیں حاصل ہو سکیں وہ یقیناً جاسوسی دنیا سے ضرور حاصل ہوں گی۔

جاسوسی دنیا (فریدی و حمید سیریز) سے ابن صفی صاحب نے لکھنے کا آغاز کیا، فریدی و حمید کو اس قدر شہرت ملی کہ جلد ہی یہ دونوں کردار ہر کسی کے ہر دلعزیز کردار بن گئے، لوگوں کو یہ جیتے جاگتے کردار محسوس ہونے لگے، پھر جب ابن صفی صاحب کے قلم کی شہرت دنیا میں عام ہو گئی تو فریدی حمید کی طرح عمران جیسا عظیم کردار بھی ابن صفی صاحب نے تخلیق کیا، آپ کی تحریر صرف عمران سیریز پڑھ کر اتنی اچھی ہے تو جب آپ جاسوسی دنیا مکمل پڑھ لیں گے تو مجھے یقین ہے کہ آپ کے قلم میں مزید نکھار آجائے گا، اتنی اچھی تحریر لکھنے پر ایک بار پھر سے مبارکباد قبول کیجیے اور لکھنا بھی جاری رکھیں.... اللہ کامیابیاں عطا فرمائے۔

محمد احسن: ارے ارے، بہت شکریہ جناب، اتنی حوصلہ افزائی کا،

جی ہاں میرا ابھی کچھ ایسا ہی ارادہ ہے کہ جاسوسی دنیا کو ترتیب وار پڑھوں گا، عمران ہی کی طرح فریدی، حمید اور قاسم بھی ابن صفی کے لازوال کردار ہیں۔

اشتیاق احمد صاحب کو میں نے بچپن میں بہت پڑھا، اور ان کی خاص بات یہ ہے کہ انہوں نے واقعی جاسوسی ناولز لکھے اور بچوں کے لیے بہت اعلیٰ پائے کا ادب تخلیق کیا۔

مجھے جیکی چین بہت پسند ہے، اس کا ایک شاندار جملہ شئیر کرنا چاہوں گا، پس منظر کے طور پر بتاتا چلوں کہ بروس لی کے مرنے کے بعد بہت سے نقلی بروس لی سامنے آ گئے تھے، سب نے اس کے انداز کی نقل کرنی چاہی لیکن کوئی کر نہیں پایا، ایسے میں جیکی چین نے ایک الگ انداز کی فلمیں بنائیں، اس کا قول ہے کہ

"میں دوسرا بروس لی نہیں بننا چاہتا بلکہ میں پہلا جیکی چین بننا چاہتا ہوں۔"

کچھ اسی قسم کا کردار اشتیاق احمد صاحب کا بھی ہے، انہوں نے جاسوسی ناولز لکھنے کا آئیڈیا تو ابن صفی سے لیا لیکن کردار اور سیچویشنز اپنی استعمال کیں اور ایک الگ میدان یعنی بچوں کے لیے لکھا۔

----*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*

احمد صفی: احسن بہت خوب مضمون.... میری نظر میں حاصلِ مضمون آپ کا یہ جملہ ہے کہ ابن صفی ایک نیچرل جاسوسی ناول نگار تھے.... یہ واقعی حقیقت ہے اور اس کا اندازہ ان کی خود نوشت سوانحی تحریروں سے بھی ہوتا ہے جن میں داستانِ امیر حمزہ اور طلسم ہوشربا کے ساتھ ساتھ رائیڈر ہیگرڈ اور اسی قبیل کے دوسرے مصنفین سے ان کے دلچسپی کا سراغ ملتا ہے، حیرت انگیز طور پر سرّیت کی پرچھائیاں ان کی شاعری میں اسی طرح ملتی ہیں جیسے ان کی شاعرانہ طبیعت جاسوسی ناولوں میِ جھلک دکھائے بنا نہیں رہتی، آپ کا تجزیہ سو فیصد درست ہے اور ہم سب آمنا و صدقنا کہنے پر مجبور ہیں۔

آپ نے بھی جاسوسی ناول کے آخری صفحے کی طرح ایک شوشہ آخر میں چھوڑ ہی دیا، اگلے ناول کے اشتہار کی طرح، اب ہم سب پرزور اصرار کرتے ہیں کہ ہمبگ پر مضمون جلد از جلد مکمل کر کے ہم سب تک پہنچائیں، جئیں خوش رہیں۔

محمد احسن: حوصلہ افزائی کا بہت شکریہ۔ اگر مجھے علم ہوتا کہ اس گروپ میں اتنے اچھے انداز میں ابن

صفی مرحوم کی تحریروں کو خراج تحسین پیش کیا جاتا ہے اور اتنے باذوق ممبرز ہیں یہاں کے تو میں اسے پہلی فرصت میں مکمل کر کے گروپ میں پوسٹ کر دیتا۔ وہ مضمون ادھورا ہی ایک دوست کو ارسال کر دیا تھا، اگر ملا تو اسے مکمل کر کے پیش کروں گا آپ حضرات کی خدمت میں۔ ایک مرتبہ پھر بہت شکریہ، میرے لیے تو یہی بات بہت اعزاز کی ہے کہ آپ نے میرا مضمون پڑھ لیا۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ظہیر اقبال: بہت خوب جناب۔ یہ سچ ہے کہ ابن صفی صاحب کا ہر ایک ناول دوسرے ناول سے مختلف ہوتا ہے، کسی بھی دو ناولز کا پلاٹ اور جرم کی نوعیت ایک سی نہیں ہے۔ ایک اور خاص بات یہ کہ آپ نقل سے اصل تک آئے ہیں، یعنی شروعات تو نقلی لکھاریوں سے کی اور ابن صفی صاحب تک آ پہونچے اس لیے بھی آپ کا تجزیہ شاندار ہے، ابن صفی صاحب کا سحر کبھی نہیں ٹوٹتا۔

محمد احسن: جی جناب یہی بات ہے، اسی وجہ سے میں کہا کرتا ہوں کہ میں نے ابن صفی کو تب پڑھا جب میں تقریباً سارے لکھاریوں سے بور ہو چکا تھا، لیکن جب سے ابن صفی کے ناولوں کا سفر شروع کیا ہے وہ ابھی تک جاری ہے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

کرن صدیقی: بہت خُوب اندازِ بیاں سادہ اور رواں۔ کیا خُوب کہا کہ خاص قسم کی رومانویت پائی جاتی ہے واقعی ایسا ہی ہے، یہ بھی دُرست ہی کہا کہ ایک شاعر ہی ایسی نثر لکھ سکتا ہے، اور یہ تشبیہ تو زبردست ہے کہ نثر میں شعر کہہ دیا۔ خُوب کہا جو بھی کہا۔

محمد احسن: بہت شکریہ۔ اصل میں یہ تشبیہ بہت عرصے سے میرے ذہن میں تھی، لیکن اتنے باذوق لوگ میسر نہیں تھے جن سے کہہ پاتا، بہت اچھا لگا آپ لوگوں کی پذیرائی دیکھ کر، تقریباً ویسا ہی محسوس کر رہا ہوں جیسے کوئی نیا شاعر کوئی غزل لکھتا ہے اور مشاعرے میں ڈرتے ڈرتے سناتا ہے، لیکن جب لوگ واہ واہ کرتے ہیں تو دل کو سکون سا مل جاتا ہے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

لبنیٰ رضوان: کمال ہے مجھے پتا ہی نہیں چلا اس پوسٹ کا، ہمبگ دی گریٹ واقعی ایک لاجواب کردار تھا لیکن مجھے ایڈلاواز زیادہ پسند ہے، ایک بات پڑھ کر مجھے کافی مایوسی ہوئی کہ تم نے ابھی تک عمران سیریز

کے سارے ناول نہیں پڑھے، شکرال سیریز کے حوالے سے اپنی رائے ضرور بتانا۔

محمد احسن: آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ کے پاس کتابی شکل میں ناولز موجود تھے، میں نے یہی ذکر کیا اپنی داستان میں کہ میں نے حتی الوسع کوشش کی کہ تمام ناولز میسر ہو سکیں، شاید ہمارے شہر میں اتنے پڑھنے والے نہیں ہیں، دوسرا میں نے متفرق ناول پڑھے اور اکثر ایسا بھی ہوا کہ دو حصوں والے ناولوں کا صرف ایک حصہ پڑھ سکا، ابھی انٹرنیٹ سے سب ڈاونلوڈ کر لیے ہیں تو اب ترتیب وار پڑھ رہا ہوں، آج کل میں ڈیڈلی فراگ یعنی "کنگ چانگ" والے ناول پڑھ رہا ہوں۔

ادا علی: پی ڈی ایف میں پڑھ لیں، مگر شکرال والے عمران سے ضرور ملیں، جس کے لئے جولیا خواب میں بھی روئی ہے، تم جھوٹے ہو.... تم جھوٹے ہو۔

لبنیٰ رضوان: اور تمہاری اس بات سے سولہ آنے متفق ہوں کہ جیسے جیسے پڑھنے کی کپیسیٹی بڑھتی جاتی ہے ہمارا ادبی معیار نکھرتا جاتا ہے، بہت عمدہ طریقے سے تم نے ابنِ صفی سے اپنی عقیدت کا اظہار کیا ہے.... ویلڈن۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون پڑھ کر مزہ آگیا، بہت خوبصورت الفاظ میں آپ نے اپنی آپ بیتی رقم کی ہے۔ ابن صفی کی یہ خاص بات ہے کہ کہ وہ اپنے پڑھنے والوں کو لفظوں کا ایک ایسا عظیم خزانہ عطا کرتے ہیں جو اس کے دل و دماغ میں جم کر رہ جاتے ہیں، اور وقت ضرورت انھیں لفظوں سے نئی نئی تحریریں جنم لیتی ہیں۔ میں نے اکثر دیکھا اور محسوس کیا ہے کہ ابن صفی کا قاری صرف چند ناول پڑھ کر ہی خود کو افلاطون سمجھنے لگتا ہے، اور اس کے اندر لکھنے کی خواہش زور مارنے لگتی ہے۔

اس ایونٹ میں ایسی بھی تحریریں شامل ہوئی ہیں جو پہلی بار لکھی گئی ہیں، لیکن ان کو پڑھ کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا ہے کہ لکھنے والے نے پہلی بار قلم اٹھایا ہو گا۔ آپ کی تحریر بھی انھیں لفظوں کا خزانہ ہے، جو آپ نے ناول پڑھ پڑھ کر اپنے ذہن میں جمع کئے تھے۔ بہترین الفاظ میں اتنی اچھی تحریر شئیر کرنے کا بہت شکریہ.... آئندہ بھی لکھتے رہیں، اللہ کرے زور قلم اور زیادہ.... آمین۔

سید اسد عادل

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

سب سے پہلے تو ہمبگ والے مضمون کا مطالبہ، اما بعد! گیت اور خون والی کہانی کی طرف خصوصی توجہ دلائی آپ نے، اس کا مطلب پتہ کیا ہے....؟ آپ کے اندر "ادبی جراثیم" موجود ہیں.... بالخصوص جبکہ آپ پشاور کے رہائشی ہیں اور اردو ادب سے دلچسپی بھی ہے۔

اسماعیل بن محمد

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون نمبر 13

ابن صفی۔ دی لیجنڈ

عمار خالد (کیپٹن کولڈ)

کسی بھی سلسلے کے متعلق یہ میری پہلی تحریر ہے، لہٰذا اس معاملے میں مجھے قطعی طور پر ناتجربہ کار ہی سمجھئے، اور پھر موضوع بھی ایسا ہے کہ نہایت سوچ سمجھ کر لکھنا پڑ رہا ہے، بات ہے ہم سب کے محبوب مصنف کو خراج تحسین پیش کرنے کی، میں نہیں جانتا کہ یہ فریضہ اور ذمہ داری نبھا سکوں گا یا نہیں! بہر حال اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں۔

آج سے تین سال پہلے میں عمران کے کردار سے واقف ہوا، لیکن یہ کردار ابن صفی کا نہیں بلکہ کسی دوسرے مصنف کا تھا، اس وقت تک تو ابن صفی کے نام سے کان بھی آشنا نہ تھے، بہر حال لیبارٹریاں تباہ کرواتا گیا، اِس ملک کے فارمولے اُس ملک اور اُس ملک کے راز اِس ملک کرتا رہا۔

ایک دن اتفاق سے اسی طرح کا ایک ناول پڑھتے ہوئے والد صاحب نے دیکھ لیا اور کہا کہ صرف ابن صفی کو پڑھا کرو، پوچھا وہ کون ہیں؟ پھر انھوں نے مختصراً بتایا کہ یہ کردار انھیں کے تخلیق کردہ ہیں، میں نے کہا کہ آپ کیا جانیں! مسکراتے ہوئے بولے کی اپنی جوانی میں ان کا مداح رہ چکا ہوں۔

اس گفتگو کے کچھ عرصہ بعد وہ میرے لئے کہیں سے "زیرولینڈ کی تلاش پارٹ 1" لے آئے، پڑھی لیکن کچھ سمجھ میں نہیں آیا، ظاہر ہے میں اس عمران کا فین تھا جو مافوق الفطرت تھا، زبان و بیان میں زمین آسمان کا فرق تھا، بہت بور ہوا۔

کئی سال پہلے کی بات ہے، جعلی عمران سیریز پڑھتے پڑھتے مجھے موضوع کی یکسانیت سے چڑ سی ہو گئی، اتفاقاً یہاں سے جلد "درندوں کی بستی" ڈاؤنلوڈ ہو گئی، الفانسے اور تھریسیا نے عمران کے ساتھ مل کر ایسی فضا پیدا کی میں پوری جلد پڑھنے کے بعد بھی اسی کے سحر میں کھویا رہا، بے اختیار "خوفناک عمارت" ڈاؤنلوڈ کر کے پڑھی، ذہن کو دھچکا لگا، ایسا محسوس ہوا جیسے گہری نیند سے بیدار ہوا ہوں، پھر تو جیسے نشہ سا ہو گیا، فی ناول روز کے حساب سے پڑھنے لگا۔

گزشتہ دنوں اسی گروپ کے توسط سے "جاسوسی دنیا" سے متعارف ہوا، "دلیر مجرم" جو پڑھنا

شروع کیا تو پڑھتا ہی چلا گیا، انسپکٹر فریدی صاحب بھی عمران سے کم نہ محسوس ہوئے، میری تو جیسے ہر دن عید ہو گئی، ایک دن عمران کا اور ایک دن فریدی کا کارنامہ پڑھنا شروع کر دیا، والدہ محترمہ میری خاصی ”عزت افزائی“ کرتیں کہ یہ لڑکا اندھا ہو جائے گا، کیونکہ میں نے تمام ناول موبائل پر پڑھے، لیکن والد صاحب جب بھی دیکھتے تو ہلکا سے مسکرا دیتے۔

حال ہی میں، میں نے ابن صفی کے تمام ناول مکمل کئے ہیں، اور اللہ گواہ ہے کہ آج یہ تحریر لکھتے ہوئے جو محبت اور عقیدت ابن صفی صاحب کے لیے محسوس کر رہا ہوں، شاید ہی کبھی اچھے الفاظ میں بیان کر سکوں۔

اس زمانے میں جب انگلش ناولوں کے تراجم اور دوسرے فحش ناول ہوا کرتے تھے، جنسی ادب سیلاب کی طرح بہا کرتا تھا، ایک فردِ واحد نے اس سب کو للکار کر شکست دی، نہ صرف شکست دی بلکہ اپنی صلاحیت کا ایسا لوہا منوایا جس کی مثال رہتی دنیا تک قائم رہے گی۔

سلیوٹ ہے اس شخص کو کہ جس نے تن تنہا یہ کارنامہ سرانجام دیا، لوگوں کو فریدی اور حمید سے ملوایا، یہ سارے کردار ہی ایسے تھے کہ ہر طرف انھی کا بول بالا ہو گیا، فریدی اور حمید کے کچھ عرصہ بعد جب عمران منظر عام پر آیا تو ہر طرف جیسے دھوم مچ گئی، ان کی شہرت کو گویا چار چاند لگ گئے، نہ صرف یہ کہ ابن صفی بلکہ ان کے کردار بھی ہمیشہ کے لئے امر ہو گئے۔

فریدی کی پرکشش و پر اسرار شخصیت، حمید کی شرارتیں اور عمران کی حماقتیں کچھ ایسا سماں باندھتیں کہ قاری دنیا و مافیہا خبر سے بیگانہ کہانی میں غرق ہو جاتا۔

کیا یہ ان کے فن کی عظمت اور ان کی تحریریں کا پرکیف جادو نہیں..؟ جو ہمیں ایک ہی نشست میں ناول مکمل کرنے پر مجبور کر دیتا ہے۔؟

انگریزی ادب میں کرائم مسٹری لکھنے والی اگاتھا کرسٹی نے جس کی تعریف کی ہو، جس کے متعلق بابائے اردو مولوی عبدالحق کہیں کہ ”ابن صفی کا اردو ادب پر احسان ہے“.....وہ انسان جس نے آئی. ایس. آئی. کو لیکچر تک دئے ہوں کیا اس کو خراج تحسین پیش کرنا آسان کام ہو گا....؟

جاسوسی جیسے پیچیدہ موضوع پر ڈھائی سو سے زائد ناول، ڈھیروں مضامین، ہر ایک بے مثال، کوئی بھی دو کہانیاں ایسی نہیں کہ جن میں مماثلت ہو، ہر ایک کا انداز الگ، شاید یہی وجہ ہے کہ ہر ناول

ذہن سے چپک کر رہ گیا، شاید ہی کوئی ایسا ناول ہو جس کی سٹوری لائن ذہن میں نہ ہو، کیا یہ اس عظیم مصنف کا کمال نہیں...؟

وہ شخص کیسے عام ہو سکتا ہے جو صرف سات سال کی عمر میں طلسم ہوشربا کی تمام جلدیں پڑھ لے اور وہ بھی کئی بار، آفرین ہے ان پر۔

دنیا کو فریدی اور عمران کی شخصیت سے عشق ہے، ان کی عقلمندی پر رشک ہے، لیکن اگر آپ حقیقت کا جائزہ لیں تو یہ دونوں ہی ابن صفی کی شخصیت کے کئی پہلوؤں میں سے دو پہلو ہیں، اگر یہ دونوں کردار اتنے کمال کے ہیں تو ان کے خالق کا کیا مقام ہو گا، ان کے لئے مزید محبت نہ پیدا ہو گی...؟

ان کے منفی کرداروں کی بھی اپنی الگ ہی شان ہے، اگر دنیا فریدی فریدی، حمید اور قاسم کو یاد رکھے گی تو لازمی طور پر جیرالڈ شاستری، لیونارڈ، مسٹر کیو، ڈاکٹر ڈریڈ، فنچ اور کنور شمشاد کو بھی بھلانا آسان نہ ہو گا۔

اگر عمران اور اس کی سیکریٹ سروس کے ممبر یاد رہے تو سنگ ہی، تھریسیا، بوغا، ہمبگ دی گریٹ اور ایڈلاوا بھی قطعی نہ بھلائے جا سکیں گے۔

بلاشبہ ابن صفی عظیم مصنف تھے، ان کے ناولوں کی سب سے زیادہ اہم خصوصیت یہ تھی کہ ہم نے کبھی فریدی اور عمران کی شخصیات کو ایک دوسرے میں ضم ہوتے نہیں محسوس کیا، دونوں ہمیشہ جدا جدا رہے، اور کیوں نہ رہتے، قلم جس کے ہاتھ میں تھا اسے اللہ نے دانشوری ہی ایسی عطاء کی تھی کہ کبھی کسی کردار سے زرہ برابر بھی ناانصافی نہیں کی۔

لکھنے کے لیے کاغذ کم دستیاب تھا، پھر بھی چند صفحات پر کہانی کا ایسا جال بنتے کہ قاری صرف ایک بار ہی پڑھنے پر اکتفانہ کرتا، دلیر مجرم سے لے کر آخری آدمی تک ہر ناول کا عاشق ہوں، انہیں لاکھوں بار خراج تحسین پیش کرتا ہوں، ان کے کردار عام انسان تھے جنہیں وہ شکست بھی دلواتے، آپ کو یاد ہو گا کہ صفدر کی ایڈلاوا کے سامنے کیا حالت ہوئی تھی، حمید کا سر ناول موروثی ہوس کے ابتدائی صفحات میں زخمی ہو گیا تھا۔

ان کے کرداروں کے متعلق میں یہ کہوں گا کہ 1950ء کے بعد چند حقیقی انسان ہماری دنیا میں آئے، کئی کارنامے سرانجام دئے، اور پھر اچانک 1980ء میں کائنات کی وسعتوں میں گم ہو گئے۔

کاش کہ ان کے ہزاروں کارنامے ہوتے، جنھیں میں بار بار پڑھتا رہتا، ان کے انتقال پر ملال کا منظر کہیں پڑھا، دھاڑیں مار کر رونے کا دل چاہا، ''بازو مت چھیدو'' والی بات دل میں اتر گئی، بہت درد بھرا منظر بیان کیا گیا تھا۔

مجھے اس بات پر فخر ہے اور ہمیشہ رہے گا کہ میں ان کے ناولوں کا قاری ہوں، بے مثال اور لازوال تفریح مہیا کرنے والے اس شخص کو اللہ جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، ان کی روح کو ابدی سکون پہنچائے، میری طرف سے انھیں کروڑہا عقیدتیں، محبتیں اور خراج تحسین۔

تبصرے

ایک سے بڑھ کے ایک مداح ہے ابن صفی کا، اور کیوں نہ ہو؟ شخصیت ہی ایسی ہے، جتنا لکھا جائے پیاس کم نہ ہو، بہت خوبصورت انداز میں آپ نے خراج تحسین پیش کیا، سلامتی ہو۔

عالیہ چودھری

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مزہ آگیا پڑھ کر.... بہت اچھا لکھا آپ نے، مبارکباد وصول کریں اتنی اچھی تحریر لکھنے پر، مجھے بھی یہ خیال اکثر آتا ہے کہ کاش ابن صفی جلدی فوت نہ ہوتے تو 250 کے بجائے 500 سے زیادہ ناولز لکھ چکے ہوتے، مزید نئے نئے کردار بھی لے کر آتے اور ان کے نئے ناولز کا اپنا ہی مزہ ہوتا، کاش ایسا ہو جاتا۔

طاہر جبران

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

حمیرا ثاقب: اللہ ان کی بہترین مہمان نوازی فرمائے.... آمین، جانے کا جو وقت معین ہے وہ ٹل نہیں سکتا، ہم سمجھتے ہیں کہ جو تشنگی ابن صفی چھوڑ گئے ہیں وہ بھی ایک نعمت ہے ان کے پرستاروں کے لیے۔

کیپٹن کولڈ: آپ کا بہت بہت شکریہ، لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اگر ان کے 500 ناول ہوتے تو ہم 1000 کی تمنّا کرتے،1000 ہوتے تو 2000 کی، بے شک وہ کمال کے مصنف تھے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

نعیم شیخ : واہ.... برخوردار بہت خوب خراج تحسین پیش کیا آپ نے ہم سب کے پیارے مصنف کو۔ ایسا لگتا ہے کوئی بہت بڑا تبصرہ نگار لکھ رہا ہو۔ بہر حال مبارک باد دیتے ہوئے مسرت ہو رہی ہے.... شاد و آباد رہیں۔

کیپٹن کولڈ: نوازش محترم، یہ میری فیلنگز تھیں جو ان کے متعلق ہر وقت محسوس کرتا ہوں، بہت بہت شکریہ۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ادا علی : کمال کی تحریر ہے، شروعات ہی اتنی شاندار ہے کہ پڑھ کر دل خوش ہو گیا، اللہ کرے زور قلم اور زیادہ، اس وقت میں جلدی میں مختصر کمنٹ ہی کر سکی تھی، بعد تک افسوس ہوتا رہا، ابن صفی صاحب کے لیے آپ کا جذبہ عقیدت قابل قدر ہے کہ آپ نے اپنی کاوش سے اصلی نگینہ تلاش کیا، ہمیں تو ہمارے بابا نے نگینے سے خود متعارف کروایا تھا۔

کیپٹن کولڈ: ستارے اچھے تھے میرے جو "درندوں کی بستی" ڈاؤنلوڈ ہو گئی، آپ میں ہی سے کسی نے اس کا لنک شیئر کیا تھا، اس لنک کو دیکھ کر لاشعوری طور پر انگلیاں چلی تھیں، اسے میری اپنی کھوج نہ کہیے، بلکہ یوں کہیے کہ میری قسمت میں ایسا حسین اتفاق لکھا تھا۔

----*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*

معوذ سید :واہ کیپٹن.... زبردست لکھا ڈھیر ساری داد اور محبتیں۔

"ان کے کرداروں کے متعلق میں یہ کہوں گا کہ 1950ء کے بعد چند حقیقی انسان ہماری دنیا میں آئے، کئی کارنامے سرانجام دئے، اور پھر اچانک 1980ء میں کائنات کی وسعتوں میں گم ہو گئے۔"

جیو کیپٹن !زندہ باد!....

کیپٹن کولڈ : بہت بہت شکریہ جناب.... مجھے حقیقتاً ایسا ہی لگتا ہے اور ان کے کھو جانے کا غم بھی ہے۔

----*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*

بہت خوب لکھا ہے.... اس ناچیز کو اس شخصیت کا چہیتا شاگرد رہنے کی سعادت حاصل ہوئی جو خود ابن صفی مرحوم کا چہیتا شاگرد تھا۔

جوہر عباس

----*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*

بہت اچھے انداز میں آپ نے ابن صفی سے اپنی عقیدت کا اظہار کیا اور ہم سب کے جذبات کی ترجمانی کی۔

عالیہ درخشاں

----*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*

احمد صفی: ڈئیر عمار.... بہت خوب مضمون.... میری نظر مضمون میں پیش کئے گئے حقائق سے زیادہ

مضمون نگار کے اپنے تجربات اور جذبات کے اظہار پر ہوتی ہے، آپ نے ایک نکتہ ایسا بیان کیا ہے جس پر عموماً نظر نہیں جاتی، اور وہ ہے مصنف کی اپنی شخصیت کا پرتو اس کے کرداروں میں جھلکنا، آپ سو فیصد حق پہ ہیں کہ ان کرداروں یعنی فریدی اور عمران میں ان کی اپنی شخصیت کے اثرات نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔

اس سلسلے میں میں نے کہیں تذکرہ کیا ہے، شاید جلد آپ تک پہنچے، ان کے لڑکپن اور جوانی کے دوست ان ناولوں کے بہت سے واقعات کی نشاندہی ابو کی زندگی کے واقعات کی صورت میں کرتے ہیں، شکیل جمالی صاحب اپنے سوانحی مضمون "اُجالے اپنی یادوں کے" میں اس کا تذکرہ کیا ہے، بہت سے جملے جو وہ گھر میں بول جایا کرتے تھے بعد میں کسی نہ کسی ناول میں سجے ہوئے مل جاتے تھے۔

میں آپ کو آپ کے مشاہدے کی داد دیتا ہوں، اور ان کی زندگی اور فن کے احاطے پر مبارکباد بھی، جو اپنی ذات میں فادر ہارڈسٹون بھی تھے اور رانا تہوار علی صندوقی بھی.... جئیں، خوش رہیں۔

کیپٹن کولڈ: آپ کا بہت بہت شکریہ محترم احمد صفی صاحب، جناب ابن صفی صاحب کے بیٹے سے تعریف کے کلمات میرے لیے حقیقتاً کسی اعزاز سے کم نہیں، ان کی شخصیت حقیقتاً دلچسپ تھی، ایک شخص جو بیک وقت فریدی بھی ہو اور عمران بھی، یقیناً ان کی ذات بذات خود کئی رازوں کی حامل ہو گی، اسی چیز کو میں نے بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

سید فہد حسینی: نہایت شاندار اور الگ انداز کی تحریر، جیسا کہ ساری ہی تحاریر میں کچھ نہ کچھ نیا پڑھنے کو ملا اسی طرح اس تحریر میں بھی بہت معلوماتی باتیں بیان کی گئیں، سب لکھنے والوں نے کہا کہ کیا معلوم کہ میری تحریر کیسی لگے، لیکن جب انھوں نے لکھا تو پڑھنے والے دیکھ کر حیران رہ گئے، ان تمام تحاریر کی تعریف کے لیے الفاظ نہیں ملتے، جس طرح آپ نے ابن صفی صاحب کے ناولوں کی اشاعت کے حوالے سے کاغذ کی بات کی، یعنی کاغذ دستیاب نہ ہونے کے باوجود کس طرح ابن صفی صاحب اپنے ناولوں کو اس خوبصورتی سے بڑے سے بڑے موضوعات کو مختصر کر کے سمیٹتے کہ پڑھنے والا بات بھی سمجھ جاتا اور ناول میں بھی کسی قسم کی تشنگی نہ رہتی، ابن صفی صاحب کی جھلک فریدی حمید عمران میں نظر آتی ہے یہ بات تو بالکل درست کہی، جس طرح فریدی حمید عمران پر الگ الگ تبصرہ کیا وہ بھی شاندار لگا،

آپ جاسوسی دنیا اور عمران سیریز سے متعارف ہوئے وہ واقعہ بھی دلچسپ تھا، باقی تحاریر کی طرح اس میں بھی حقائق بتائے آپ نے، اس تحریر کے جواب میں احمد صفی صاحب کا کمنٹ بھی شاندار ہے کہ حقائق جو سب نے بتائے وہ تو نہایت شاندار ہیں اور سب کو پسند آتے ہیں، اس کے ساتھ اپنے جذبات اور تجربات کا اظہار خیال تحریر کو مزید دلچسپ بنا دیتا ہے، آپ کی پہلی ہی تحریر نہایت شاندار ہے، مبارکباد قبول کیجیے اور مزید لکھنا جاری رکھیے، اللہ کامیابیاں عطا فرمائے آپ کو۔

کیپٹن کولڈ: اس قدر عزت و افزائی اور تعریف کا بے حد شکریہ جناب، میں ان کے تقریباً ہر ناول کے اسٹارٹ میں کاغذ کی کمی کے متعلق پڑھتا رہا ہوں، اس لیے یہ بات تحت الشعور میں بیٹھ گئی ہے، شاید یہی وجہ ہے کہ تحریر لکھتے وقت وہ بات اپنے نہاں خانوں سے نکل کر تحریر کی شکل اختیار کر گئی، میں اکثر سوچا کرتا ہوں کہ اگر ان کو صحیح مقدار میں کاغذ ملتا اور اس کی دستیابی میں مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑتا تو یقیناً وہ ہر ناول میں ایک نئی دنیا آباد کر دیا کرتے۔

احمد صفی : کاغذ کی کمی سے زیادہ ابو کے لیے یہ اہم تھا کہ کتاب کبھی بھی قارئین کی قوت خرید سے باہر نہ ہو جائے، وہ چونّی چونّی کر کے قیمت بڑھا پاتے تھے، ورنہ آخری کتاب تک یہ عالم تھا کہ وہ کوئی بھی قیمت لگا دیتے خریدنے والے سر کے بل قیمت ادا کرنے کو تیار ہوتے، مگر ابو منافع خوری اور کاروباری ذہنیت سے بہت دور تھے، ان کا چاہنے والا قاری ان کے لیے زیادہ اہم تھا، یہی وجہ ہے کہ اگر کہانی طویل ہو جاتی تو وہ اسے کئی حصوں میں تقسیم کر دیتے مگر یکمشت قاری پر بار نہ ڈالتے۔

عبداللہ احمد حسن: احمد بھائی آپ نے صحیح فرمایا، انہوں نے ہمیشہ خود سے زیادہ قارئین کی جیب کا خیال کیا ہے، یہ بہت بڑی بات ہے اور میرے خیال سے ایسی مثال شاید ہی کہیں اور ملے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت عمدہ تحریر! بلاشبہ ایک سے بڑھ کر ایک عمدہ تحریر پڑھنے کو مل رہی ہیں، سب سے پہلے تو مبارک باد کہ آپ نے سارے ناولز پڑھ لیے، دوسری بات یہ کہ آپ بھی اس معاملے میں میرے بھائی ہیں، کیونکہ میں بھی ناولز موبائل پر پڑھتا ہوں، آپ نے جس بات کی طرف اشارہ کیا جس سے تقریبا سبھی متفق ہیں کہ ابن صفی کے کرداروں میں خود ان کی جاندار شخصیت کے بہت سے مختلف پہلو ملتے ہیں، آپ نے بہت اچھے انداز میں کرداروں کا تجزیہ پیش کیا اور بلاشبہ ان کے تمام کردار بے حد جاندار

ہیں، وہ ہمارے دلوں اور ذہنوں میں ہمیشہ امر رہیں گے۔

محمد احسن

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ذیشان یوسف: ان کو بہت کم پڑھا ہے میں نے، شاید ایک دو ناول ہی بس، وہ واقعی زبردست لکھتے تھے، آپ نے بہت عمدگی سے خراج تحسین پیش کیا.... شاندار۔

کیپٹن کولڈ : آپ ان کے تمام ناول پڑھیں، تبھی آپ کو ہمارے جذبات سمجھ میں آئیں گے، آپ ابھی تک تفریح کے بہت بڑے خزانے سے محروم ہیں۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

غضب! آپ نے پہلی تحریر کہی تو مجھے ڈر لگنے لگا کہ کہیں گر نہ جائیں.... مگر جو دل میں موجود ہو اسے بیان کرنے کے لیے کسی فن کی ضرورت نہیں ہوتی.... بھئی آپ کی محبت ابن صفی صاحب کے لیے اور اسے بیان کرنے کا انداز دیکھ کر بڑا اچھا لگا، بہت خوب.... بہت عمدہ تحریر۔

ثاقب شیخ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مشتاق احمد قریشی: ایک سے بڑھ کر ایک ابن صفی صاحب کا عقیدت مند سامنے آرہا ہے، اُن کی تحریر کا یہی کمال ہے کہ پڑھنے والوں کو لکھنے والا بھی بناتیں ہیں، اُن کا اسلوب تحریر اتنا آسان اور دلنشین و موثر ہے کہ ہر پڑھنے والا اس میں کھو کر رہ جاتا ہے، اور کہانی کے بارے میں سوچتا ہے، اُس کا سوچنا ہی محرک بنتا ہے، عمار خالد کے ساتھ سید اسد عادل اور ان کے تمام ساتھی (عبد العلیم الحسینی، حمیرا ثاقب، صبیحہ یاسمین، معاذ خان، وزویا خان) بھی مبارک باد کے مستحق ہیں، یہ اُن کی ہی کوشش کا نتیجہ ہے جو سامنے آرہا ہے، سب کو بہت بہت مبارک۔

کیپٹن کولڈ: بہت بہت شکریہ جناب.... آپ بزرگوں کی حوصلہ افزائی ہی ہمیں بہتر سے بہترین بننے کی صلاحیت عطاء کرتی ہے، اور واقعی اس سلسلے کا اصل کریڈٹ سید اسد عادل بھائی کو جاتا ہے۔

سید اسد عادل: ہماری پوری ٹیم نے اس سلسلہ کو چلانے میں دن رات ایک کر دیا، میں ان سب کا شکر گزار ہوں۔ میری ٹیم کے ممبرز میں خصوصی اور عمومی طور پر جن لوگوں نے اس سلسلہ کو چلانے میں

میری مدد کی وہ بھی لائق مبارک باد ہیں۔

حمیرا ثاقب، زویا خان، معاذ خان، عبد العلیم الحسینی، صبیحہ یاسمین (اور سید اسد عادل)

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

زیادہ تر بہت لمبا مضمون پڑھنا بور لگتا ہے، لیکن ابن صفی صاحب کے خراج عقیدت میں کتنی بھی طقیل تحریر لکھ دیجئے پورا پڑھ کر ہی دم لیتے ہیں، ماشاء اللہ سب ایک سے بڑھ کر ایک لکھنے والے ہیں اس گرپ پر، یہ بھی ابن صفی کی دین ہے، پہلی بار لکھنے کا اتفاق ہو رہا ہے بہت لوگوں کو لیکن دل خوش ہو جاتا ہے پڑھ کر کیوں کہ اس میں بھی ابن صفی کے ناولز کا کمال ہے، بہت خوب لکھا۔

اصفیہ ناز

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

پوری تحریر پڑھنے کے بعد ایسا بالکل نہیں لگتا کہ یہ آپ کی پہلی تحریر ہو گی، کیونکہ لکھنے کا انداز اتنا شاندار ہے کہ بہت سے مستقل لکھنے والوں پر بھی بھاری ہے، کیا یہ صرف اس لیے ہے کہ آپ نے ابن صفی کو پڑھا ہے....! ان کے ذخیرہ الفاظ سے بہت کچھ حاصل کیا ہے!.... آپ کی تحریر پڑھ کر بہت اچھا لگا، بڑی ہی خوبصورتی سے آپ نے اپنے جذبات و خیالات کو لفظوں کے سانچے میں ڈھالا ہے۔

ابن صفی کے ناولوں سے متعلق آپ نے بڑے اچھے تجزیے کئے ہیں، خاص طور سے یہ بات دل کو چھو جاتی ہے کہ:

”جاسوسی جیسے پیچیدہ موضوع پر ڈھائی سو سے زائد ناول، ڈھیروں مضامین،
ہر ایک بے مثال، کوئی بھی دو کہانیاں ایسی نہیں جن میں مماثلت پائی جاتی ہو“

بہت خوبصورت انداز بیان، تحریر کی دلچسپی شروع سے آخر تک قائم رہی۔ اچھی تحریر کے لیے مبارک باد قبول کیجیے، اللہ آپ کو خوش رکھے۔

سید اسد عادل

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون نمبر 14

ابن صفی: میرا فخر میرا جنون!

حافظ محمد بلال رمضان

ابن صفی میرے پسندیدہ مصنف ہیں اور مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں ابن صفی کا قاری ہوں، ابن صفی کو پسند کرنے کی درحقیقت ان گنت وجوہات ہو سکتی ہیں، مگر اب تو انہیں اس قدر اور اتنی محبت سے بے تحاشہ پڑھ چکا ہوں کہ مجھے کسی وجہ کی بھی ضرورت نہیں، کیونکہ مجھے خوشی ملتی ہے جب خود کو ابن صفی کا پرستار کہتا ہوں، یعنی ابن صفی سے محبت میرے لیے خوشی کا حصول ہے۔

عمران سیریز اور جاسوسی دنیا کے تعارف کے بعد سے لے کر ایک ایک ناول پانچ چھ بار پڑھنے تک ذہن کے کونے کونے میں ابن صفی کا نام ثبت ہو کر رہ گیا، اور پھر باقاعدگی سے اس قدر پڑھنے کے بعد بھی ان کی تحریروں کو چھوڑ نہیں پایا، اب بھی جب کبھی موقع ملتا ہے تو ایک بار پھر اسی جانی پہچانی دنیا کی سیر کرنے نکل پڑتا ہوں، بالخصوص عصر کے بعد یونیورسٹی لان میں درختوں سے گھرے بنچ پر سکون سے ایک کونے بیٹھ کر بیک گراونڈ میں ہلکی موسیقی سنتے ہوئے ابن صفی کو پڑھنا ایک ناقابل بیان حد تک سحر انگیز اور لطف انگیز فینٹسی میں گم کر دیتا ہے۔ ناول پڑھتے ہوئے شام کی تاریکی جب دھیرے دھیرے اپنی پراسراریت پھیلاتی ہے تو ایسے میں ابن صفی کی منظر نگاری اور عمران یا فریدی کے کارنامے اور ناول میں موجود لاجواب مزاح ایک عجیب و غریب تخیلاتی دنیا کو جنم دیتا ہے، جس میں کھو کر انسان اردگرد سے بیگانہ ہو جاتا ہے۔ پھر جب اندھیرا چھانے لگتا ہے اور ناول سے نگاہ اوپر اٹھتی ہے تو درختوں میں چھپی تاریکی اور اردگرد چھایا سکوت روح کو بالکل ہلکا اور بے خود کر دیتا ہے، بادلوں سے ڈھکا آسمان ہو یا رم جھم برستی بارش، جتنا لطف ان موسموں میں ابن صفی کو پڑھنے کا آتا ہے ویسا کہیں اور کسی اور کی تحریر پڑھتے ہوئے محسوس نہیں ہوا۔

اپنی تحریر کے ذریعے قاری پر اتنا گہرا اثر چھوڑنا ذاتی تجربے کے تحت تو صرف ابن صفی کا خاصہ ہے، میں نے بہت باقاعدگی سے ایک عرصہ عمران سیریز و جاسوسی دنیا کا مطالعہ کیا ہے، اب بھی اگر بہت دن گزر جائیں اور ابن صفی کو نہ پڑھیں تو کبھی بیٹھے بٹھائے اچانک ایک عجیب سی کسک اٹھتی ہے اور بے

اختیار ناولوں کے منظر اور کردار بالخصوص مزاح یاد آنے لگتا ہے، تب آپ کہہ سکتے ہیں کہ جیسے ماضی کی خوبصورت یادیں انسان کو یاد آتی رہتی ہیں بالکل ایسے ہی مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میں حقیقت میں ایک عرصہ ان کرداروں کے ساتھ رہا ہوں اور میرا اندازہ شاید درست ہو کہ آپ لوگ بھی اس قسم کے کسی تجربے سے ضرور گزر چکے ہوں گے۔

ذرا سوچئے کہ ایک ادیب کی اس سے بڑی خوبی اور کامیابی کیا ہو سکتی ہے کہ وہ اپنی تحریروں سے ایسا سحر طاری کر دے جو لازوال ہو اور پڑھنے والے کو اسی کا ایک حصہ بنا دے، ایسا طلسم ہو جو ایک زمانہ گزرنے کے باوجود پر اثر رہے۔ مجھے نہیں لگتا کہ ادب میں کسی اور کردار کو چاہنے والے اس سے اس قدر محبت رکھتے ہوں گے جتنی ابن صفی کا قاری عمران اور فریدی سے رکھتا ہے، اتنے جنون سے تو ہرگز نہیں، اردو کے دوسرے بہت سے ناول نگار بلاشبہ اپنے ناولوں میں الگ دنیا رکھتے ہوں گے مگر ابن صفی کا انداز، کردار نگاری، نثر اور مزاح منفرد ہے، کم از کم میرا ذاتی خیال یہی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ ترجیحات بدلتی ہیں اور پسند ناپسند از سر نو مرتب ہوتی رہتی ہیں، یہ بات اپنی جگہ ٹھیک ہے مگر پتہ نہیں کیوں میں اتنے یقین سے یہ سمجھتا ہوں اور کہتا ہوں کہ میں کبھی بھی ابن صفی کے طلسم سے اور ان سے وابستہ محبت سے نہیں نکل پاؤں گا، ان کی پہلی تحریر سے ہی میں ان کا ڈائی ہارڈ فین ہوا اور اب تک ہوں، مجھے پورا یقین ہے کہ یہ وابستگی و عقیدت ہمیشہ قائم رہے گی۔

رب کے حضور دعا ہے کہ رب العظیم ابن صفی مرحوم کے درجات بہت بلند فرمائے۔ آمین!

تبصرے

صرف آپ نہیں.... ایک زمانہ، ایک عہد ان کے کرداروں اور تحریروں کے طلسم سے نکل نہیں سکے گا، آج قارئین کی تیسری نسل ان کے ناول شوق سے پڑھ رہی ہے، خوب لکھا۔

سیف خان

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

جوہر علی : کچھ ان کے ناولوں کی خوبیوں پر بھی لکھ دیتے، یہ تو آپ نے صرف تعریف تک ہی رکھی بات، ان کے لکھے پر تھوڑا تبصرہ کرنا تھا، بہر حال محنت کی ہے تو داد دینی پڑے گی۔

حافظ محمد بلال : ناول پر سبھی بہترین لکھ رہے تھے اس لیے نہیں لکھ پایا۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

آپ کے ہر ہر لفظ میں!

اس قدر عقیدت ہے!

ہم کو رشک آتا ہے!

ادا علی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ماشاءاللہ.... آپ نے اپنے ناول پڑھنے کی جو منظر کشی کی ہے وہ لاجواب ہے.... بہت عمدہ۔

کیپٹن کولڈ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

عالیہ چودھری: واہ بلال آپ نے تو کمال کر دیا.... سب سے پہلے تو ابن صفی" میرا فخر، میرا جنون" اس عنوان پر ہی فدا ہو گئی، بہت ساری داد، اس کے بعد تحریر.... آہا زبردست، سادہ اور شستہ جملے، ابن صفی سے وابستگی کا اظہار، دلکش منظر نگاری، یوں لگا کہ یہ سب تو میرے احساسات ہیں، میں تو اس میں کھو گئی، سب ناول ذہن میں گھوم گئے، واقعی لگتا ہے عمران، فریدی اور حمید جیتے جاگتے لوگ تھے جو ہمارے ساتھ رہے بلکہ ساتھ ہیں۔

اور ایک بہت خاص بات ابن صفی کے ناولوں کی یہ ہے کہ جب ہم ناول پڑھنے کے بعد کہیں بھی کسی بھی جگہ عمران کی حماقت یا حمید کی شرارت یاد کرتے ہیں تو اپنی ہنسی روک نہیں پاتے، دیکھنے والا پریشان نہیں تو حیران ضرور ہوتا ہے کہ یہ اچھا خاصا ڈیسنٹ بندہ کھسکا ہوا تو نہیں، بہر حال بہت سی مبارک باد اتنی پر اثر تحریر لکھنے پر، ابن صفی کے ہر چاہنے والے میں ابن صفی کی جھلک ہے، یہ کمال نہیں تو اور کیا ہے، اسے کہتے ہیں دلوں پر راج کرنا، آخر میں ابن صفی جیسے عظیم انسان کے لیے کائنات کا عظیم تحفہ، ایک بات سورہ فاتحہ اور تین بار سورہ اخلاص کی تلاوت،

خدا آپ سب کو اجر عظیم عطا کرے۔

حافظ محمد بلال: بہت شکریہ بہت نوازش۔ اور جیسا کہ آپ نے لکھا کہ جب بھی کہیں عمران کی حماقت یا حمید کی کوئی بات یاد آتی ہے تو بالکل میں بھی ہنسی روک نہیں پاتا، اسی طرح جیمسن یا جوزف کا رویہ یا تاثرات جب ذہن میں آتے ہیں تو یہی کیفیت ہوتی ہے۔

یہ واقعی ایک عجیب اور لطف انگیز کیفیت ہوتی ہے، محبت سے لبریز، یہ تجربہ و رویہ میں تحریر میں مینشن بھی کرنا چاہتا تھا، لیکن طوالت کے خیال سے رک گیا۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

یقیناً یہ سب ابن صفی صاحب کی تحریر کا کمال ہے کہ پڑھنے والوں کو لکھنے والا بنا دیا، بہت خوب ایک اور خوب صورت تحریر، اللہ زور قلم اور زیادہ کرے۔

مشتاق احمد قریشی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

احمد صفی: بھائی بلال، آپ کی محبت اور عقیدت آپ کی تحریر کے حرف حرف سے ٹپک رہی ہے، آپ نے فراغتے و کتابے و گوشۂ چمنے کی ایسی منظر کشی کی ہے کہ واقعی دل چاہنے لگا ہے کہ دو ایک ناول بغل میں داب کر کسی پارک میں جا بیٹھیں، آپ کی تحریر پڑھنے کے بعد احساس ہوا کہ واقعی موسموں اور ماحول کا ان کتابوں کے مطالعے سے گہرا تعلق ہے، پہلی بار جس ماحول میں ایک ناول پڑھیے وہ بھی یاد رہ جاتا ہے، اسی کیفیت کا اظہار آپ کے مضمون سے بھی ہو رہا ہے، ان کے پڑھنے والوں کی تربیت اسی دیرپا اثر کے تحت ہوتی ہے جو وہ ذہنوں پر چھوڑ جاتے ہیں اور جس کا تذکرہ آپ نے کیا ہے۔

بہت منفرد تحریر، بہت مبارک، بہت شکریہ، جئیں، خوش رہیں۔

حافظ محمد بلال: سر! آپ کے یہ الفاظ واقعی میرے لیے خوشی کا ذخیرہ ہیں، اتنے حسین تبصرے کے لیے دل سے شکریہ، بہت نوازش بہت محبت۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

زبردست.... عنوان کیا شاندار.... تحریر کتنی پر کشش، "بالخصوص عصر کے بعد یونیورسٹی لان میں درختوں سے گھرے بینچ پر سکون سے ایک کونے بیٹھ کر بیک گراونڈ میں ہلکی موسیقی سنتے ہوئے ابن صفی کو پڑھنا ایک ناقابل بیان حد تک سحر انگیز اور لطف انگیز فینٹسی میں گم کر دیتا ہے۔"

میں جو محسوس کر رہا ہوں اسے انگریزی میں شاید جیلسی کہتے ہیں، بہت اچھا لکھا ہے ماشاءاللہ.... لکھا کیجیے۔

معوذ سید

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

سید فہد حسینی: ایک اور عمدہ تحریر.... ابن صفی صاحب کے ناولز کی طرح ہر تحریر بھی منفرد انداز کی پڑھنے کو مل رہی ہے، ہر تحریر میں ایک نیا پن دکھائی دیتا ہے، یہ تحریر دل سے لکھی گئی ہے نیز دل سے پسند بھی کی جارہی ہے، سب محبت سے پڑھ رہے ہیں۔

یہ تحریر بھی شاندار رہی اور اس تحریر میں بھی کچھ چیزیں ایک نئے انداز کی لگیں، مگر سب سے منفرد بات اس میں مجھے یہ لگی جو آخری پیراگراف میں کہی گئی کہ:

> "کہا جاتا ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ ترجیحات بدلتی ہیں اور پسند ناپسند از سر نو مرتب ہوتی رہتی ہیں، لیکن ابن صفی کا قاری پھر بھی ان کے طلسم سے اور ان سے وابستہ محبت سے نہیں نکل پاتا۔"

باقی تحریر بھی آپ کی کمال کی ہے، اوپر ایک کمنٹ میں جناب احمد صفی صاحب نے آپ کی ایک بات پر روشنی ڈالی تھی کہ جس موسم میں ابن صفی صاحب کو پڑھا جائے وہ بھی ساتھ یاد رہ جاتا ہے، بہترین تحریر کو شاندار انداز میں پیش کرنے پر مبارکباد قبول کیجیے، اسی طرح کچھ نہ کچھ لکھا کریں.... اللہ کامیابیاں عطا فرمائے آپ کو۔

حافظ محمد بلال: فہد بھائی.... آپ کی ابن صفی سے والہانہ عقیدت اور اس خلوص سے ہمیشہ ہی مجھے خوشی ملتی ہے، شاد رہیں، جزاک اللہ۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اب ذرا بلال بھائی کی تحریر پر تبصرہ ہی کر دیں، یار بلال آپ نے تو ایسا نقشہ کھینچا ہے جیسے گریٹ ابن صفی خود کو طلسم ہوش ربا میں پہونچا دیا کرتے تھے، آپ کو بھی جناب ابن صفی کا وہی رنگ تو نہیں چڑھ گیا....!! مگر نہیں جناب یہ تو طلسم ہوش ربا سے بھی زیادہ مزے دار طلسم ہے جس کو ابن صفی صاحب نے ایجاد کیا ہے، ان پچاس برسوں میں سینکڑوں ساحر آئے لیکن اس طلسم کا بال بھی بیکا نہ کر سکے، اس کی فسوں خیزی ویسی ہی ہے جیسے روز اول تھی، آپ نے اپنے ساتھ ساتھ ہمیں بھی پراسراریت کے اس گوشے میں پہونچا دیا ہے، اس لیے آپ کا اور آپ کی تحریر کا بہت بہت شکریہ۔

ملک فرخ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

سید اسد عادل: بھئی تحریر ہے یا جادو، سمجھ میں نہیں آرہا اس کی تعریف کیسے کروں، الفاظ بہت چھوٹے محسوس ہو رہے ہیں، تحریر کا قد ہر آنے والے کمنٹ کے ساتھ سوا ہوتا جا رہا ہے۔

جس طرح آپ نے اپنے جذبات و احساسات کا لفظوں میں نقشہ کھینچا ہے وہ آپ ہی کا کام تھا، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کے دل میں ابن صفی کا کیا مقام ہے!....میں جب جب یہ تحریر پڑھتا ہوں جذبات و احساس کا ایک نیا طوفان میرے اندر کروٹیں لینے لگتا ہے، بالکل ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بھئی یہ تو ہماری کہانی ہے۔

موسموں کے لحاظ سے ناول کی اثر انگیزی والی بات آپ نے ٹھیک کہی، ابن صفی کے ناولوں کا کمال ہے کہ ان کے ناول ہر موسم کا احساس کراتے ہیں، "پرنس وحشی" کا شروعاتی پیراگراف پڑھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ہم خود بھی اسی ماحول کا حصہ ہوں، جس میں حمید کے اندر کڑکڑاتی ٹھنڈ میں کافی پینے کی خواہش جاگ جاتی ہے۔ناول "گیت اور خون" پڑھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے بارش کے اس دن جب عمران ایک سفر کے لیے نکلا تھا ہم بھی اس کے ساتھ موجود رہے ہوں، کہاں تک گنوائیں، ناول "خونی ریشے" ہو یا "معصوم درندہ"، اس میں بیان کیا گیا برف پوش پہاڑیوں کا منظر ہمیں اپنے

دلکش اور سرد سے ماحول میں آنے کی دعوت دیتا ہے۔

غرض یہ کہ ہر ایک ناول دوسرے سے بڑھ کر ہے، آپ کی تحریر اتنی شاندار ہے کہ بار بار پڑھنے پر تشنگی سی رہ جاتی ہے، لکھتے رہیں، اپنے قلم کو رکنے نہ دیں۔۔۔ اللہ آپ کی مدد فرمائے۔

حافظ محمد بلال: آمین.... اسد بھائی بہترین تبصرے کے لیے بہت شکریہ، آپ کا تبصرہ پڑھ کر مجھے دلی خوشی اور فخر محسوس ہوا۔ آپ نے یہ سلسلہ شروع کیا اور یہی چیز سبھی کے لیے اپنے جذبات و محبت کے اظہار کا محرک بن گئی، رب العظیم سے دعا ہے کہ آپ اسی طرح اس گروپ سے وابستہ رہیں.... آمین۔

عالیہ چودھری: بیشک اسد ایسا ہی ہے۔ پڑھ کے یوں لگا کہ یہ تو میرے دل کی باتیں ہیں۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت خوب جناب۔

احمد صفی صاحب کے الفاظ میں "فراغتے، وکتابے و گوشۂ چمنے" کی بہت عمدہ منظر کشی کی ہے۔

مجھے بارش کے موسم میں اپنے گھر کے برآمدے میں بیٹھ کر پڑھنا بہت اچھا لگتا ہے۔

محمد احسن

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اسماعیل بن محمد: اخاہ....! تو یہ آپ ہیں برخوردار.... کیا خوب رہی، اب تو اسے چھپوانا ہمارا جنون ٹھہرا.... خدا کی پناہ....! کیا غضب کا نقشہ کھینچا ہے بھئی، جوں جوں پڑھتا گیا توں توں وہ سارے احساسات اور حسیات جاگتی چلی گئیں جو ابن صفی کو پہلی دفعہ پڑھ کر بیدار ہوئی تھیں، اب تو واقعی دل میں "کسک" سی اٹھ رہی ہے.... کمال ہے!....

سید فہد حسینی: اوپر والے کمنٹ بھی پڑھیں اسماعیل بن محمد صاحب، بلکہ ساری تحریروں میں تحریر کے ساتھ ساتھ کمنٹس بھی ضرور پڑھیں۔

اسماعیل بن محمد: مجھے خوشی ہے کہ اب ممبرز روایتی داد دہی (مثلاً، خوب، عمدہ اور بہت خوب) کے بجائے واقعی "تبصرہ" دینے کے موڈ میں ہیں۔

سید فہد حسینی: ماشاءاللہ... اب تو موڈ والی بات سے بھی کافی آگے پہونچ چکے ہیں اکثر ممبرز، یعنی تحریر کے ساتھ ساتھ ایک سے بڑھ کر ایک تبصرہ نظر سے گزر رہا ہے، سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ تحریر بھی عمدہ اور

تبصرے بھی عمدہ ہیں تو پہلے تحریر پڑھی جائے یا تبصرے!....

بعض اوقات تحریر پڑھتے پڑھتے کسی کمنٹ کا نوٹیفیکیشن آ جاتا ہے، اور اسے چھوڑ کر کمنٹ پڑھ لیتے ہیں کہ دیکھیں کیا تھا، پھر جیسے ہی تبصرہ پر نظر پڑتی ہے تو پھر تبصرہ ہی پڑھنے لگ جاتے ہیں، تحریر تو شاندار ہوتی ہی ہے ساتھ تبصرہ پڑھ کر بھی اچھا لگتا ہے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون نمبر 15

عہد ساز مصنف، عہد ساز کردار

فرخ ملک

اسد بھائی نے فرمائش کی کہ میں ابن صفی کی سالگرہ کی مناسبت سے ایک مضمون لکھ کر ان کو خراج عقیدت پیش کروں، ان کی فرمائش بالکل بجا ہے، لیکن مسئلہ یہ ہے کہ میں کوئی مصنف، کالم نگار یا تجزیہ نگار نہیں ہوں، اس لیے درج ذیل مضمون پر تنقید یا میرے بارے میں کمنٹس کر کے میرا دل مت دُکھایئے گا، یہ آپ سے عاجزانہ درخواست ہے۔

میں شاید اس گروپ میں واحد ایسا شخص ہوں جس نے دور قدیم کے عمران سے لے کر دور جدید تک کے عمران کو پڑھنے کا سفر طے کیا ہے، اس درمیان عمران سیریز میں سینکڑوں عروج و زوال آئے، مختلف لوگوں نے اس پر مختلف انداز میں لکھ کر اپنی دانست میں عمران کو عروج پر پہنچایا، جب کہ اس حقیقت سے سب واقف ہیں کہ دراصل یہ لوگ جس کو عمران کا عروج کہتے ہیں وہ اس کا زوال ہے۔

اب آتے ہیں اصل موضوع کی طرف، جب اسد بھائی نے تحریر کا مطالبہ کیا تو میں ان سے انکار نہیں کر سکا، ابن صفی کا بھلا کون ایسا فین ہو گا جو ان پر لکھنے کی سعادت حاصل نہیں کرنا چاہے گا، اور سعادت بھی ایسی کہ ابن صفی کو خراج عقیدت پیش کرنے کا موقع نصیب ہو رہا ہو۔

انھیں سب باتوں کو سوچ کر میں ابن صفی کو خراج عقیدت پیش کرنے والی تحریر لکھنے سے انکار نہیں کر سکا، انکار کر کے میں اپنا نام ادب کے ان ٹھیکیداروں کی فہرست میں نہیں لانا چاہتا جو آج تک ادب کی گھنٹی لیے اس بات کا ادراک نہیں کر پائے کہ یہ گھنٹی کس کے گلے میں ڈالی جائے۔

آج کے پر فتن دور میں جب آئے دن دھماکے، ہلاکتیں، اموات اور سیاسی لطیفے بازی ہماری زندگی کا حصہ بن گئے ہیں تو ان سب حوادث کی سنگینی سے دل پر اور دماغ پر پڑنے والے بوجھ کو ہم مطالعے کی گہری گرد تلے دبا کر جینے کی لگن سے چمٹے ہوئے ہیں، زندگی یقیناً ان حوادث کے زیر بار ہونے سے تلخ ہو گئی ہے، پھر بھی اس سب کے باوجود حکم خداوندی کے مطابق جینا تو ہے ہی........ تو بس جی رہے ہیں۔

آج کے تیز ترین دور میں معلومات شیئر کرنے کا جو کام فیس بک، گوگل اور موبائل وغیرہ کر رہے ہیں یہی کام آج سے پون صدی قبل ابن صفی نے کرنا شروع کیا جب ٹیکنالوجی نام کی بلا کا وجود بھی نہیں تھا، جس طرح ابن الہیثم نے اس وقت آنکھ کا معائنہ کرنے کے لیے خوردبین کی ایجاد کی تھی، جب ایسا سوچنا بھی محال تھا، بالکل اسی طرح پون صدی قبل ذہنوں کو بدل دینے کا آئیڈیا، (دیو پیکر درندہ، ٹسڈل کی بیداری)، دور جدید کے ڈرون، واسکڈ میزائل (آتشی پرندہ، لاشوں کا آبشار)، فولادی انسان (طوفان کا اغواء) اور تو اور جیرالڈ شاستری کا منصوبہ، اس نے ایک ایسی مشین ایجاد کی تھی جس کی مدد سے انسان اور گوریلے کی قوت کو ایک کر دیتی تھی (جنگل کی آگ، موت کی چٹان)، اب تو اس موضوع پر بے شمار موویز بن کر ریکارڈ قائم کر چکی ہیں، اور اس جیسے لامحدود آئیڈیاز جن کو پندرہ سو الفاظ میں سمو دینا ایک ناممکن کام ہے۔

ابن صفی کا ایک کارنامہ اور ہمارے لیے ان کا تحفہ خاص یہ بھی ہے کہ ان کی جاسوسی دنیا اور عمران سیریز سے ہمیں دنیا جہان کی معلومات، ملک ملک کی سیر، ملک ملک کے دوست، ملک ملک کی روایات اور رہن سہن، کے متعلق معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

ہم اُن کے ناولوں کو حرف بہ حرف، لفظ بہ لفظ پڑھتے ہیں تو ایسا لگتا ہے جیسے یہ لفظ ہمارے ذہن پر اس منظر، اس ملک کی تصویریں بنا رہے ہوں، تصور کے پردہ پر ایک فلم سی چلنے لگتی ہے، جیسا ناول ہوا ویسی فلم، پھر ہم کیوں نہ ان کو قدیم دور کے فیس بک، گوگل اور یوٹیوب کا بانی سمجھیں....! ان کا فیس بک، گوگل اور یوٹیوب آج پیش کی جانے والی اس جدید ترین ترسیلات سے لاکھوں گنا بہتر تھے، کیونکہ ہم اس فیس بک، گوگل پر کسی قسم کی واہیات چیز کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے، جبکہ زمانہ حال کے فیس بک، گوگل اور یوٹیوب پر یہ سب خرابات موجود ہیں۔

ابن صفی صاف و شفاف ذہن کے مالک تھے، انھوں نے لاکھوں ذہنوں کو اجلا کیا، جبکہ دور جدید میں کچھ لکھنے والے آج بھی گندے ہیں اور دوسروں کے ذہنوں کو بھی گندا کر رہے ہیں.... مگر دفع کریں جی.... ہم بات کر رہے ہیں اپنے گریٹ ابن صفی کی.... ابن صفی جو اس وقت کے قلندر تھے نے اپنی ذہنی فراست سے آنے والے وقت کی تصویر دیکھ لی تھی، انھوں نے اپنے اجلے پن سے فریدی تراشا، اسے سنجیدگی اور بردباری کا پیکر بنایا، رعب دیا اور پتھر جیسا سخت بنایا، پھر جب بن گیا تو انہیں خیال آیا کہ

یہ کیا....! میں نے اسے اتنا سخت کیوں بنا دیا، مگر وہ تو بن چکا تھا، اب کیا ہو سکتا ہے....! پھر وہ کسی سوچ میں ڈوب گئے، کچھ دیر بعد آہستہ سے مسکرائے اور جھٹ سے عمران کا کردار بھی تشکیل دیدیا

بھولا بھالا معصوم چہرے والا عمران، مگر یہ اتنا معصوم ہے تو اس سے ملکی خدمت کیسے لی جائیں....! انھوں نے دوبارہ سوچا اور اس میں تھوڑی سی مکاری بھی ڈال دی، لیکن یہ وہ مکاری نہیں تھی جو دوستوں اور اپنوں سے کی جاتی ہے، یہ مکاری صرف وطن کے دفاع کے لیے تھی بس اور اس کا کوئی مصرف نہیں تھا، ان کے عمران نے اپنی مکاری سے کسی کو نقصان نہیں پہنچایا۔

پھر انھوں نے حمید تراشا، انور، رشیدہ، صفدر، جولیا، تنویر، نیلم، خاور، نیمو، چوہان، قاسم، صدیقی، جوزف، بلیک زیرو، اور کئی مزید ہیرے تراشے، ان کرداروں پر باتیں کرنا بھی یقیناً اس عظیم مصنف کو خراج تحسین پیش کرنے جیسا ہی ہو گا، جس نے اس دور میں فحاشی و بے حیائی سے اس وقت کے نوجوانوں کو محفوظ رکھنے کا بیڑا اٹھایا۔

ایک وقت تھا جب وزارت خارجہ کی سیکرٹ سروس کے چیف علی عمران اور انسپکٹر ہو کر بھی کرنل کا رتبہ پالینے والے فریدی کا چرچا چاروں طرف عام تھا، ایسے میں شاید ہی کوئی بزرگ، کوئی ادھیڑ اور کوئی نوجوان یا طالب علم ان سے اجنبیت کا اقرار کر پاتا۔

کوئی نہیں جانتا تھا کہ پانچ دوستوں کی محفل میں ہونے والی بحث اور ایک شخص کا چیلنج اس حد تک پُر اثر ہو جائے گا کہ صرف چند ہی ہفتوں میں اس کے کردار کا طوطی پورے برصغیر میں بولنے لگے گا۔

اس وقت اس کے کردار کا نام انسپکٹر فریدی اور سارجنٹ حمید تھا، ویسے تو انسپکٹر نام ذہن میں آتے ہی ایک موٹی توند والے شخص کا تصور ذہن کے پردوں پر ابھرتا ہے، لیکن جب انسپکٹر کے نام کے ساتھ لفظ فریدی جڑ جائے تو ایک انتہائی سنجیدہ بردبار، پروقار، ذہین، چست، چالاک اور پرکشش سا چہرہ ہمارے تصور میں ابھرتا ہے۔

مختلف لوگوں کے ذہن میں فریدی کا تصوراتی خاکہ مختلف ہوتا ہے اور سوچنے والا سوچتا ہے کہ فریدی اتنا حسین ہو گا، اتنا ذہین ہو گا، ایسا دِکھتا ہو گا، نہیں بلکہ ایسا دِکھتا ہو گا، یہ چکر چلتا ہی رہتا ہے، اور ہر بار بننے والا خاکہ پچھلے خاکے سے کہیں زیادہ بہترین ہونے کے باوجود ذہن کو اس بات پر آمادہ نہیں

ہونے دیتا کہ یہ خاکہ ٹھیک ہے، پتہ نہیں ابن صفی صاحب نے کسے دیکھ کر انسپکٹر فریدی کا کردار تخلیق کیا ہو گا!....

رہ گئی بات سارجنٹ حمید کی تو پتہ نہیں ہمیں ایسا کیوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ہماری اور حمید کی شخصیت ایک ہو، یہ بات ڈھٹائی کے ساتھ قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں کہ سارجنٹ حمید کو ہم اپنا سراپا سمجھتے ہیں، ارے ہنسئے مت، ہم ہوائی نہیں چھوڑ رہے ہیں، کیونکہ ہم واقعی ایسے ہی ہیں، تھوڑے شرارتی، تھوڑے دل پھینک، تھوڑے جوکر اور تھوڑے واہیات بھی، بس اس لیے حمید کی طرح دل لگی اور فلرٹ تو کر لیتے ہیں، لیکن اس سب کے باوجود یقین جانئے اس سے آگے بات بڑھنے سے پہلے کنارہ کشی اختیار کر لیتے ہیں۔

ہمارا اس بات پر ایمان ہے کہ شادی سے پہلے تو بالکل نہیں.......لاحول ولا قوۃ، دیکھئے بات کہاں سے کہاں نکل گئی، ہاں تو بات ہو رہی تھی کرنل فریدی اور کیپٹن حمید کی، جی ہاں....تو پھر ہوا یوں کہ سارجنٹ حمید انسپکٹر فریدی کے ساتھ خود نہیں آیا، بس یہ ایک اتفاق تھا، وہ تو اپنے باپ کو چڑانے جا رہا تھا اور پھر عمر چڑاتے ہی گزر گئی۔

اب آتے ہیں عمران کی طرف، ایک نوعمر خوبصورت سا نوجوان ٹائی باندھ رہا تھا، ہم نے تو بھئی جب پہلی بار اسے ٹائی باندھتے دیکھا تو سوچا بھی نہیں تھا کہ یہ احمق سا نوجوان جسے ٹائی تک باندھنی نہیں آتی، ایک دن دنیا پر حکومت کرنے کا خواب دیکھنے والی تنظیم زیرو لینڈ کے سامنے ایک چٹان بن جائے گا۔

اس سارے سفر میں دنیا کے کئی مشہور ترین مجرم اس کے مقابل آئے، جنھیں اس نے چٹکیوں میں اڑا کر رکھ دیا، کوئی بھی اس کے سامنے نہ ٹھہر سکا، الفانسے، تھریسیا بمبل آف بوہیما، سنگ ہی، ایڈلاوا، کنگ چانگ، الفروزے، ڈاکٹر دعاگو، لاوال، بوغا وغیرہ وغیرہ۔

انسپکٹر فریدی اور سارجنٹ حمید نے مل کے جاسوسی دنیا میں رنگ آمیزی کی تو دوسری جانب علی عمران نے تن تنہا ایکسٹو کا عہدہ تخلیق کر کے اس کی سیکریٹ سروس تشکیل دی۔

فریدی جیسا بردباد، ٹھوس، بہادر، ذہین ترین اور اصولوں پر کاربند نہ ہونے کے باوجود بھی علی عمران ایک لومڑ کی طرح چست و چالاک، موقع پرست انسان دوست اور وطن پرست ہے، حمید کی کافی

خوبیاں اس میں بھی بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں، اگر سنجیدہ سراغ رسی کا معاملہ ہو تو ابن صفی صاحب نے فریدی سیریز کو ترجیح دی اور اگر سراغ رسی میں کچھ شوخیاں کچھ مستیاں اور ظرافت ڈالنا پڑی تو عمران سیریز کا انتخاب کیا۔

فریدی اور عمران دونوں ایسے کردار ہیں جن میں کئی باتیں مشترک ہیں، سب سے خاص بات یہ ہے کہ یہ دونوں خواتین سے ایک مخصوص دوری بنا کر رکھتے ہیں، جبکہ برصغیر پاک وہند میں اردو ناول، اردو ڈرامے، اردو فکشن، اردو فلمز وغیرہ میں ہیرو کے ساتھ ہیروئین کا تصور لازم وملزوم ہے۔

شاید ہی کوئی مصنف ایسا ہو گا جس نے ایک بھی ایسی کہانی لکھی ہو جس میں ہیرو کے ساتھ ہیروئن نہ ہو، اس ضمن میں اگر ابن صفی کی بات کی جائے تو انھوں نے دو سو پینتالیس سے زیادہ ایسی لازوال تحریریں لکھیں جو ہیروئن کے بغیر تھیں۔

ان کی تحریروں کی کامیابی اور مقبولیت کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو گا کہ آج تقریباً چالیس برس گزرنے کے باوجود ان کی کتابیں چھپتی ہیں، جس کے متعدد ایڈیشن بک چکے ہیں، شاید ہی کسی کو ان چھپنے والے ایڈیشنوں کی صحیح تعداد یاد ہو۔

ان کے کردار ان کے قارئین کے دل و دماغ میں آج بھی اسی طرح زندہ ہیں جیسا وہ چھوڑ کر گئے تھے، بہر حال یہ ایک حقیقت ہے آپ مانیں یا نہ مانیں کہ ابن صفی صاحب ایک ایسے مصنف..... بلکہ ایک ایسے فنکار تھے کہ جس نے بھی انہیں پڑھا، ابن صفی اپنے الفاظ کے ذریعہ اس میں سماتے چلے گئے، لیکن کیا ہے ناں کہ کئی ایسے بھی ان میں شامل ہو گئے جنہوں نے ان الفاظ کی شکل میں اپنے اندر آ جانے والے اس صوفیانہ رنگ کا غلط استعمال کیا اور معتوب ٹھہرے اپنی نظر میں بھی اور ہماری نظر میں بھی۔

ابن صفی ایک ایسا موضوع ہیں جس پر جتنا بھی لکھا جائے کم ہے، ان کے محاسن وخوبیاں بیان کی جائیں تو داستان کم لگنے لگے، مگر یہاں ہم کو پندرہ سو الفاظ کی ڈیڈ لائن ملی ہوئی ہے، اور میں نے اس مضمون کو تھوڑا طویل کر کے اس میں الفاظ کی تعداد پندرہ سو انسٹھ کر دی ہے اس لیے اسی پر گزارا کرتے ہوئے اجازت چاہوں گا۔

☆☆☆☆☆

تبصرے

زندہ باد....!کیا ہی دلچسپ، با معنی اور محبانہ تحریر ہے....!پڑھتے ہوئے کبھی مسکراہٹ آئی تو کبھی کسی گہری بات پر سر ہلا کر رہ گیا، اِس انداز میں لکھا جائے تو بہت خاصے کی چیز ہو گی، ملک صاحب نے دل جیت لیا۔

معوذ سید

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت خوب.... ابنِ صفی کے فینز تو واقعی یہ ثابت کرنے پر تلے ہیں کہ وہ واقعی ابنِ صفی کے فین ہیں، بہت ہی عمدہ تحریر۔

لبنیٰ رضوان

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

کردار نگاری پر بھرپور تنقیدی تبصرہ کیا ہے، ماشااللہ، مضمون بہت اچھا ہے۔

مہرماہ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

طاہر جبران: کیا بات ہے ملک صاحب، نہایت عمدہ تحریر ہے، مبارک باد وصول کریں اتنی اچھی تحریر لکھنے پر، اللہ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے.... آمین۔ ٹائی والی بات لکھ کر تو کمال ہی کر دیا آپ نے، حمید والی بات بھی بہت مزے کی تھی، واقعی آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے بے پناہ عمران سیریز پڑھی ہے، اور ہر مصنف کی پڑھی ہے، ہمیشہ خوش رہیں، مزا آگیا پڑھ کر۔

سید فہد حسینی: ماشااللہ.... تحریر پر میرا اصل تبصرہ تو بعد میں ہو گا، تبصرہ لکھنے سے پہلے دل نہیں مانا اس لیے یہ چھوٹا سا تعریفی کمنٹ پیشگی آپ کی نظر ہے، ایک اچھی تحریر لکھنے پر مبارک باد قبول کیجیے۔

طاہر جبران صاحب کو بھی مبارک باد کہ آج پہلی بار اردو میں ان کا کمنٹ دیکھا، بہت خوشی ہوئی دیکھ کر، فرخ صاحب کے لیے الگ تبصرہ لکھ رہا ہوں۔

طاہر جبران: بہت بہت شکریہ فہد بھائی، میں بھی اردو میں شفٹ ہونے کی پریکٹس کر رہا ہوں، ابھی سپیڈ

کم ہے، ان شاء اللہ بہت جلد اسپیڈ پر عبور حاصل کر لوں گا، یہ اردو والا کمنٹ تو خاص ملک صاحب کے لیے کیا ہے، کیونکہ اردو میں کمنٹ کرنے سے تحریر کا اثر بڑھ جاتا ہے اور تحریر زیادہ اچھی لگتی ہے۔

سید اسد عادل : اردو میں کمنٹ دیکھ کر ہمیں بھی دلی مسرت ہوئی۔

سید فہد حسینی: بہت خوب... جاری رکھیں... ضرور کامیابی ملے گی... انشااللہ... اور آپ نے بالکل درست کہا کہ اردو میں تحریر کا اثر بڑھ جاتا ہے... بے شک اردو میں لکھی ہوئی بات کا اپنا ہی ایک اثر ہے.... اور موبائل پر تو میری ٹائپنگ خاص نہیں کمپیوٹر پر تیز ہوں اور 50 الفاظ فی منٹ اردو کی سپیڈ ہو گی. انگلش 56 الفاظ فی منٹ ہے شاید.

فرخ ملک: یہ بھی ایک اعزاز ہے، اردو کو زندہ رکھنے کا کام ابن صفی نے شروع کیا تھا اور میں ان کا عام سا قاری، اگر قاری کے مضمون سے آپ اردو کی طرف راغب ہوئے تو استاد کا عالم کیا ہو گا۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

واہ واہ کیا بات ہے....! کیا تحریر ہے....! اور اس پر یہ دعوی کہ لکھنا نہیں آتا۔ ع

"اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا"

عبداللہ احمد حسن

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

عالیہ چودھری: بہت خوب.... ابن صفی کے چاہنے والے ایک سے بڑھ کے ایک ہیں، عمران، فریدی، حمید، قاسم، صفدر اور کیپٹن جعفری جس کی مونچھوں سے لٹک کے ٹی تھری بی نکل جاتی ہے اور وہ اس کو نہیں پکڑ تا کہ عورت کو چھونا حرام سمجھتا ہے، ابن صفی کے سارے کردار پاکیزگی کی آخری حد کو چھوتے نظر آتے ہیں، قاسم کے بولنے کا انداز.... افقف.... خاؤں غا، ماروں غا، کیا بات ہے!....

میں تو سنجیدگی سے سوچ رہی ہوں کہ ہم سب ابن صفی اور ان کے ناولز پر کتابیں لکھیں.... اتنا مواد ہے کہ قسم سے تہلکہ مچ جائے، ابن صفی ایک عظیم فنکار تھے، اس میں کوئی شک نہیں۔

آؤ مل کے اپنے محبوب مصنف کو سورہ فاتحہ کا تحفہ پیش کریں، اللہ ان کے درجات بلند کرے۔

احمد صفی: عالیہ.... آپ کی وجہ سے ابو کو فاتحہ کے تحائف خوب پہنچ رہے ہیں، اللہ آپ کو خوش رکھے،

آمین۔

عالیہ چودھری: سر ہم ان کو یہ تحفہ دیتے ہیں کہ یہی ان کو پہنچتا ہے اور وہ خوش ہوتے ہیں، ساری زندگی انہوں نے ہمیں خوشیاں دیں، اب ہمارا فرض ہے کہ ان کو خوشی دیں، بس ہم تو اپنا فرض ادا کرنے کی کوشش میں ہیں، بلکہ ہم سب یہی چاہتے ہیں کہ ہم ان کو خوش کریں۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

واہ.... ابھی ایک دو بار اور پڑھوں گی.... بہت اچھا انداز تحریر.... ویسے ایک بات بتاؤں....! میں جب بھی نئی تحریر پڑھتی ہوں تو ساتھ میں پچھلی تحریریں بھی دوہرا لیتی ہوں، سب نے بہت خوب لکھا ہے۔

ادا علی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

احمد صفی: بھائی فرخ حیران ہوں کیا لکھوں....! ڈر بھی رہا ہوں کہ نہ نقاد اور نہ تجزیہ نگار، بس آپ سب کی طرح بچپن سے عمران سیریز اور جاسوسی دنیا کا دیوانہ اور پڑھنے والا ہوں (بس تھوڑا سا مختلف یوں کہ کبھی کبھی لکھتے ہوئے مسودے سے بھی ناول کی جھلکیاں پار کر لے جاتا تھا) ڈر اس بات کا ہے کہ آپ نے تبصرے سے منع کیا ہے اور ؏

"یہاں تو تبصرے ہی کو ترستی ہے زباں میری"

بھیا کیا مضمون لکھ دیا ہے آپ نے....! اگر آپ اپنی حمیدیت کا ذکر نہ کر چکے ہوتے تو میں یہی کہنے والا تھا کہ آپ پر وہ کردار ایسا حاوی ہے کہ اس کا خود نوشت ناول "ٹھنڈی آگ" کا سا مزہ آپ کے مضمون میں آ رہا ہے۔

جو بات آپ کے مضمون میں ایک نیا نکتہ اٹھاتی ہے وہ یہ ہے کہ ابو کے ناول ایک دور میں انٹرنیٹ کا نعم البدل تھے، یہ بالکل درست ہے، میں اکثر یہ کہا کرتا ہوں کہ ان کے پرستاروں کا آئی کیو (پیمانۂ فہم) عام لوگوں سے بہت زیادہ ہوتا تھا اور اب بھی ہوتا ہے، ان کے قاری دنیا کے کسی بھی جغرافیائی خطے پر جامع معلومات کے حامل بن جاتے تھے، جب تین چوتھائی دنیا نے پومارے پنجم کا نام بھی نہ سنا ہوگا عمران سیریز کا پڑھنے والا یہ بھی بتا دیتا تھا کہ موصوف کا انتقال کیسے ہوا تھا اور مقبرے پر کیا چیز

علامتی طور پر نصب ہے....! ایسی ہی بہت سی معلومات جو اب بغیر گوگلے نیٹ بھی نہیں اگلتا ان کے قاری ذہن میں لیے پھرتے ہیں۔

بھئی بہت خوب مضمون.... اس سلسلے میں ایسے ایسے مضامین پرستاروں نے لکھ دیئے ہیں کہ برسوں میں نہ لکھے جا سکے، اگر خدانخواستہ کوئی مقابلہ ہو گیا کہ ان میں سے بہترین مضمون چُن لیا جائے، اور مجھے جج بنا دیا جائے تو یقین جانئے میں دُم دبا کر بھاگ جاؤں گا اور زیرولینڈ میں بھی نہ ملوں گا، یہ ایسا ہی ناممکن کام ہے، جیئیں، خوش رہیں۔

لبنیٰ رضوان: واہ سر جی کیا بہترین تبصرہ کیا ہے آپ نے۔

نعیم شیخ : واقعی ایک سے بڑھ کر ایک تبصرے پوسٹ ہو رہے ہیں،

اور میرے پاس تو تعریف کے لیے الفاظ بھی ختم ہو چکے ہیں۔

احمد صفی : لبنیٰ شکریہ، میں نے صرف دلی خیالات کا اظہار کر دیا ہے۔

فرخ ملک : احمد صفی صاحب یہ میرے لیے اعزاز ہے کہ آپ نے مجھے اس اعزاز سے نوازا.... دوسرے مضامین پڑھ کر ان پر کمنٹس کرتا رہا لیکن اب سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ کیا لکھوں اور کیا نہ لکھوں....! آپ کی بات پر صرف اتنا کہوں گا کہ اگر آپ زیرولینڈ میں بھی جا چھپے تو ہارڈ اسٹون کی بات یاد رکھیے جس نے کہا تھا کہ "میں دنیا کو کسی روز بتاؤں گا کہ زیرولینڈ کہاں ہے....!" اور کرنل صاحب مجھ سے کچھ نہیں چھپا سکتے۔

احمد صفی : کہیں یہ نہ ہو کہ کرنل موصوف کو غیب سے آواز آئے کہ فرزند چھپے ہوئے کو ڈھونڈنے کی کوشش چھوڑ دو، یہ بھی میری ہی تخلیق ہے۔

اب بھلا بتائیے کرنل صاحب مسکرا کر تاریکی میں مدغم نہ ہو جائیں گے؟

ملک فرخ: یہ کردار تاریکی کے لیے بنے ہی نہیں، ابن صفی صاحب نے ان میں اتنی روشنی بھر دی ہے کہ جو صدیوں باقی رہے گی، اور یہ دعویٰ بھی شاید وہ مسکرا کر کر رہے ہوں۔

احمد صفی : تاریکی سے مراد ظلمات نہ تھی بلکہ اسٹیج کے پس منظر میں چلے جانے سے تھی جسے فیڈ آؤٹ بھی کہتے ہیں، ورنہ واقعی ان کرداروں کی روشنی ہی سے تو ہماری راہیں روشن ہیں۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

محمد احسن : ارے....!پومارے پنجم کیا واقعی کوئی اصلی بادشاہ گزرا ہے؟
میں ابھی کنگ چانگ سیریز پڑھ رہا ہوں، اگرچہ پہلے بھی پڑھ چکا ہوں لیکن یہ بات جان کر بہت خوشگوار حیرت ہو رہی ہے۔

ملک فرخ : ہمیں تو ابن صفی صاحب باتوں باتوں میں بتا دیا کرتے تھے، گوگل میں جو ڈھونڈنا ہوتا ہے وہ لکھنا پڑے گا، گوگل بتائے گا بھی صرف وہی جو آپ کو پتہ ہو گا۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

سید فہد حسینی: ابن صفی صاحب کی ہر مختلف تحریر کی طرح ان کے قارئین نے بھی مختلف موضوعات پر ابن صفی کو خراج تحسین پیش کیا، ملک فرخ صاحب آپ نے بھی سابقہ تحریروں کی طرح نہایت شاندار تحریر لکھی، پہلے تو مبارکباد قبول کیجیے۔

آپ نے اپنے اوپر تنقید کے لیے منع کیا، ہم ہرگز ایسا نہیں کر سکتے، تنقید کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، آپ نے تقریباً ہر لکھاری کی لکھی عمران سیریز و جاسوسی دنیا پڑھ رکھی ہے سن کر حیرت ہوئی، آپ کا حمید و عمران کے بارے میں تبصرہ بھی شاندار تھا، ساتھ ہی ناولوں کے حوالے دے کر تو مضمون میں چار چاند لگا دیئے، عمران کی عیاری و مکاری کے بارے میں آپ نے جو بات بتائی وہ شاید کسی اور نے نہیں لکھی ہو گی کہ عمران کی مکاری کس لیے ہوتی ہے!....

گوگل، فیس بک اور یوٹیوب کے حوالہ سے آپ نے یہ بات بالکل ٹھیک کہی کہ ابن صفی صاحب پڑھنے والوں کے لیے گوگل، فیس بک اور یوٹیوب کی طرح خبریں اور معلومات فراہم کیا کرتے تھے، گوگل, فیس بک اور یوٹیوب وغیرہ پر بھی غلط چیزیں ملتی ہیں مگر ابن صفی صاحب نے فحاشی اور غلط چیزوں سے پاک لکھا، پڑھنے والوں کو نئے نئے جہانوں کی سیر کرائی، دوسرے ملکوں میں رہنے والوں کے طور طریقوں پر روشنی ڈالی، اس کے علاوہ دوسری بہت سی مفید اور ہر قسم کی معلومات پڑھنے والوں کو بہم پہونچائی، باقی تحریر کی تعریف کے لیے جتنے الفاظ استعمال کروں کم محسوس ہوں گے۔

اس تحریر کے جواب میں مجھ سے اس طرح کا تبصرہ نہیں ہو سکا جیسا کہ میں کرنا چاہتا تھا، آخر میں یہی کہنا ہے کہ آپ کی یہ تحریر بھی نئے و پرانے پڑھنے والوں کے لیے بہت مفید ہے، جیسا کہ اور باقی تحریریں ہیں، احمد صفی صاحب و مشتاق احمد قریشی صاحب نے جس طرح باقی تحاریر کی طرح ایک مختلف

انداز میں آپ کی تحریر کو سراہا اور تبصرہ کیا تو اس میں کچھ نئے نکات پڑھنے کو ملے، بہت خوب ملک فرخ صاحب.... اسی طرح لکھتے رہا کریں... اللہ کامیابیاں عطا فرمائے.

ملک فرخ: بہت بہت شکریہ.... افسوس اس بات کا ہے کہ لفظوں کی پٹاری کھو گئی مجھ سے، اس لیے صرف شکریہ پر گزارا فرمائیں۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

یہ مضمون اگر پیسوں سے ملتا تو میں لے لیتا، کیا خوب لکھا ہے بھائی....! عمدہ۔

جوہر علی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

عالیہ درخشاں: واہ.... ایک سے بڑھ کر ایک۔

ملک فرخ: یہ بھی گریٹ ابن صفی کا کمال ہے شاید وہ جانتے تھے کہ ادب کے ٹھیکدار ان کی تحریروں کے ساتھ اچھا سلوک نہ کریں.... اس لیے انہوں نے اس طریقے سے اپنے قارئین کی تربیت کی کہ باوجود کم تعلیم کے انہیں ادب کے علمبرداروں کے سامنے تن کے کھڑا ہونے میں کوئی مشکل نہ ہو۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ابرار احمد: کوئی لمبا چوڑا تبصرہ نہیں، بس اتنا کہ کئی دفعہ پڑھا، بہت اچھا لگا، محفوظ بھی کر لیا، خوش رہیں (حمید و عمران کی طرح)۔

ملک فرخ: جزاک اللہ، ایسا لگا جیسے ابن صفی صاحب نے خود شکریہ ادا کیا ہو۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

کمال کی تحریر ہے.... تینوں کرداروں پر الگ الگ بحث.... حمیدیت کا بیان کمال کا تھا، بہترین تحریر ہے.... ماشاء اللہ۔

کیپٹن کولڈ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اسماعیل بن محمد: ارے واہ...! کمال لکھ لیتے ہیں اور ڈرتے بھی ہیں....! ارے بھئی وہ شعر نہیں سنا کہ ؎

جب عشق کیا تو ڈرنا کیا؟

نیز بالکل ہی نئے قسم کے نکات اٹھائے آپ نے، خصوصیت سے عمران کی وجہ تسمیہ، ”میں نے اسے اتنا سخت کیوں بنا دیا“، مگر وہ تو بن چکا تھا، اب کیا ہو سکتا ہے....! پھر وہ کسی سوچ میں ڈوب گئے، کچھ دیر بعد آہستہ سے مسکرائے اور جھٹ سے عمران کا کردار بھی تشکیل دیدیا، بھولا بھالا معصوم چہرے والا عمران، مگر یہ اتنا معصوم ہے تو اس سے ملکی خدمت کیسے لی جائیں....! انھوں نے دوبارہ سوچا اور اس میں تھوڑی سی مکاری بھی ڈال دی۔

ملک فرخ : آپ کے کمنٹ کا بہت شدت سے انتظار تھا، ابھی ایک انتظار مزید رہ گیا.... اسد بھائی، فہد بھائی، آپ اور یاسر بھائی، ان سے بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، اس لیے اب یاسر بھائی کی آراء کا انتظار ہے....بہت بہت شکریہ۔

سید فہد حسینی : آپ کی محبت ہے اور بہت زیادہ خوشی بھی ہے، کچھ عرصہ سے دوسرے گروپس میں آپ کی پوسٹس اور کمنٹس دیکھتا تھا تو بہت خوشی ہوتی تھی، آپ خود بہت علم رکھتے ہیں ماشاء اللہ، کچھ ہمیں بھی آپ کی بدولت معلومات ملیں، اللہ کامیابی عطا فرمائے آپ کو۔

سید اسد عادل: آپ کی زرہ نوازی ہے ملک فرخ بھائی، ورنہ بھلا ہم کس قابل ہیں۔

ملک فرخ : سید اسد عادل! آپ کہہ رہے ہیں ناں....! یہ ہم سے پوچھیے۔

سید فہد حسینی: ہر تحریر کے ساتھ معزز ممبرز کے تبصروں سے محسوس ہوا اور یاد آیا کہ ہر تحریر پر ممبرز کے تبصرے ایسے ہیں جیسے ابن صفی صاحب اپنا پیشرس لکھتے تھے، پیشرس میں اس ناول کے بارے میں اتنی تفصیل تو نہیں لکھتے تھے مگر تھوڑی سی تفصیل بتا دیتے تھے، اس کے برعکس یہاں ممبرز کے اکثر تبصرے تفصیل سے ہوتے ہیں اور بہت اچھے لگتے ہیں، تحریر کے ساتھ ساتھ معزز ممبرز کے سارے کمنٹس بھی پڑھنے کی کوشش ضرور کریں کیونکہ شاندار تحریروں کے ساتھ شاندار تبصروں سے بھی اچھی خاصی معلومات حاصل ہو جاتی ہے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

حمیرا ثاقب: گو کہ فرخ صاحب ہمارے تبصرے کا انتظار نہیں کر رہے تھے، مگر ہم پھر بھی کئے دیتے ہیں، تقابلی تجزیہ اچھا کیا آپ نے، فریدی اور عمران کا، ہم سمجھتے ہیں کہ دونوں کردار لاجواب ہیں، آپ نے عمدہ خراج تحسین پیش کیا۔

ملک فرخ: اوہ.... سوری.... دراصل عمران فریدی کی طرح ہماری نگاہ بھی اس معاملے میں تھوڑی کمزور ہے، شرما جاتی ہے.... س لیے بہر حال آپ مائنڈ مت کیجیے گا بہنا، دراصل پہلے آپ سے کبھی کلام نہیں ہوا ناں.... اس لیے آپ کا نام نہیں لیا، اگر کوئی مخاطب کرے تو ہم سر آنکھوں پہ بٹھاتے ہیں وگرنہ خاموش ہی رہتے ہیں، اس لیے ایک بار پھر معذرت۔

حمیرا ثاقب: ہم نے بالکل مائنڈ نہیں کیا، یہ بذلہ سنجی بھی ابن صفی کے مطالعے کی دین ہے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ایمانے زاراشاہ: شاندار.... آپ نے جو ٹیکنالوجی والی بات کا ذکر کیا ہے یہ واقعی حیرت انگیز ہے، چونکہ میں نے اب اس دور میں 2017ء میں یہ ناول پڑھے ہیں تو حیرت بجا ہے کہ انہوں نے برسوں پہلے ان سے متعارف کروادیا تھا.... امیزنگ!.....

ادا علی: جی بالکل ریموٹ کنٹرول سے اپنے ریسیور کو ٹارگٹ کرنے والا دست قضاء اس وقت ابن صفی صاحب ہی متعارف کرواسکتے تھے بس.... کیا غضب کی ٹیکنالوجی تھی۔

ایمانے زاراشاہ: ہاں بالکل.... جب بابا بتاتے تھے تو بس حیران ہوتی تھی.... خود پڑھ کے یقین آگیا۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بھئی فرخ ملک، آپ کی تحریر پر تبصرہ دیر سے دینے کے لیے معذرت خواہ ہوں۔

آپ کی تحریر بہت عمدہ رہی، پڑھ کر مزہ آگیا، آپ نے بڑی محنت سے اور دل لگا کر لکھی ہوگی اس کا کامل یقین ہے۔

کچھ باتیں جو بہت زیادہ پسند آئیں، ان میں سے ایک یہ ہے جو آپ نے ادب کے ان ٹھیکیداروں کو نشانہ بنا کر کہی کہ وہ آج بھی ابن صفی کے معاملہ میں چپی توڑنے کے لیے تیار نہیں کہ وہ ایک عظیم مصنف اور اردو سری ادب کو اردو میں اس کا جائز مقام دلانے والے ادیب تھے۔

ابن صفی نے تو سری ادب کو جائز مقام دلا دیا، لیکن کتنے ہی افسوس کی بات ہے کہ ابن صفی کو ابھی خود بھی وہ مقام نہیں دیا جاسکا جس کے وہ حقدار تھے، ادب کے ان ٹھیکیداروں سے جا کر کوئی زرا یہ پوچھے کہ حضرت آپ کی اور بزعم خود کو ادیب کہلوانے والوں کی کتابوں کے ایک سال میں کتنے ایڈیشن شائع ہوتے ہیں....!اور ان کو پڑھنے والا کون سا طبقہ ہے؟

ابن صفی کے ساتھ سوتیلے پن کا جو سلوک ابتداء سے روا رکھا گیا ہے، اس کی پرتیں اب آہستہ آہستہ کھل رہی ہیں۔

خیر بات کہاں سے کہاں نکل گئی۔

مجموعی طور پر مضمون بہت عمدہ ہے، جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔

سید اسد عادل

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

محمد زبیر: فرخ صاحب کی کسرِ نفسی ملاحظہ کریں، کہتے ہیں کہ میں کوئی مصنف نہیں، بھئی اور کیا آپ ہماری جان لینا چاہتے ہیں؟

سید اسد عادل: کسرِ نفسی ملاحظہ کرلی، تمہید باندھتے باندھتے بھی انھوں نے تین چار پیراگراف لکھ ڈالے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون نمبر 16

ابن صفی، نوعمر ذہنوں کی تربیت کرنے والے سری ادب کے خالق

تبسم حجازی

ابن صفی کے بارے میں کچھ لکھنا ہم جیسے عام قاریوں کے بس کی بات تو نہیں ہے، یہ تو بس ان سے محبت اور عقیدت کا معمولی سا اظہار ہے، ابن صفی سے میرا تعارف 11، 12 سال کی عمر میں اس وقت ہوا جب گرمی کی تعطیلات میں ''مونالیزا کی نواسی'' ہاتھ لگا اور والدین سے پڑھنے کی اجازت بھی مل گئی (جی پچھلی صدی میں بچے والدین کی اجازت سے کام کرتے تھے)

یہ ناول پڑھ چکنے کے بعد اگلے کئی سالوں تک ابن صفی کے ناول ڈھونڈ ڈھونڈ کر پڑھنے کا جنون رہا، شروعات میں تو ان ناولوں کو سرّی ادب کے طور پر ہی انجوائے کیا، پھر طنز و مزاح سے لطف اٹھایا لیکن جس چیز کا ادراک بہت بعد میں ہوا وہ یہ تھی کہ ان کی کتابوں نے نوعمر ذہن کی تربیت میں بھی بہت اہم کردار ادا کیا۔

ابن صفی نے یہ سلسلہ اپنے وقت کے نوجوانوں کو فحش ادب سے دور رکھنے کے لیے شروع کیا تھا، شاید انھیں اندازہ بھی نہ رہا ہو کہ یہ ناول آئندہ کئی نسلوں کے بچوں کی ذہنی تربیت میں بھی اہم ہو سکتے ہیں، ابن صفی نے یہ کام لمبی لمبی تقریروں سے نہیں اپنے زندہ جاوید کرداروں کے عمل سے کیا، اللہ پر مکمل ایمان، قانون کا احترام، انسانی جان کی قدر، مظلوموں کی مدد یہ ان کے کرداروں کی شخصیت کا خاصہ ہے۔

والدین کا احترام (عمران جیسا اعلیٰ عہدیدار اپنے والد کی ڈانٹ اور والدہ کی جوتیاں ہنستے ہوئے کھاتا ہے)، نرمی اور انسانیت (فریدی کا اپنے ملازموں سے مشفقانہ برتاؤ)، ایمانداری (عمران کا بھوک کے عالم میں بھی بھیڑ چراتے ہوئے پیسے رکھ آنا)، عورتوں کا احترام وغیرہ، یہ سارے اسباق آپ لاشعوری طور پر ان کتابوں سے سیکھتے ہیں۔

ایک اور بات جو کہ ابن صفی کے ناولوں میں مجھے بہت پسند ہے کہ ان کے ناولوں میں عورت

صرف تفریح طبع کے لیے نہیں ہوتی، اس کا ایک اہم کردار اور شخصیت ہوتی ہے، ان کے لکھے فی میل کردار مختلف رنگوں کے ہیں، تھریسیا اور نانوتہ جیسی مجرمانہ ذہنیت والی عورتوں کے ساتھ روشی، کنول اور زینت جیسی بہادر خواتین بھی ہیں، شمّی جیسی معصوم، صبیحہ جیسی شریر، ام بنی، میریانا جیسی مخلص بھی، اور اس کے ساتھ ہی عامرہ جیسی پر اسرار لڑکیاں بھی۔

یہ کردار اس وقت لکھے گئے جب ہماری خواتین کی دنیا محض چار دیواری تک محدود تھی، ایسے میں متذکرہ بالا نسوانی کرداروں کو اپنے ناولوں میں جگہ دینا، انھیں مردوں کے شانہ بشانہ کھڑا کرنا، انھیں کا وصف تھا۔

ابن صفی کے ناولوں کا اثر یہ ہے کہ کسی ویب سائٹ پر ایک سوال تھا کہ آپ بچپن میں کیا بننا چاہتے تھے، تو اتنے سالوں بعد بھی ہمارا جواب تھا سیکریٹ ایجنٹ۔

تبصرے

لاجواب.... مختصر.... مدلل.... اور بہترین تبصرہ، واقعی ان ناولز میں سے پہلا پہلا جنونی عشق تھا، کیا کمال کردار نگاری تھی، بالکل گھریلو عورتوں کی طرح ان میں فیاض کی ہر طرز، ہر رنگ اور ہر قومیت کے کردار پائے گئے، ان کی کردار نگاری بھی عروج پر ہوتی تھی، خاص کر شمی کا کردار، اور تو اور عمران سیریز کے پہلے ناول میں جسٹس صاحب کی بھینگی لڑکی، جو شاید عمران کا سب بیوی اور اس کی حرکات وسکنات، بے شک ابن صفی سا نہ کوئی پہلے تھا، نہ ہی اب ہے اور نہ ہی شاید آئندہ ہوگا ہوگا۔

ملک فرخ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

سید فہد حسینی : بے شک.... عمدہ تحریر ہے۔

مشتاق احمد قریشی صاحب، نئے افق کے حوالے سے ایک بات پوچھنی تھی کہ پہلے اس کا نام "ابن صفی میگزین" تھا تو وہ کونسی وجوہات تھیں جن کی بنا پر "ابن صفی میگزین" سے "نئے افق" نام رکھنا پڑا۔؟

مشتاق احمد قریشی: جس دور میں ابن صفی میگزین لائے تھے اس وقت کسی نئے پرچے کا ڈیکلیریشن حاصل کرنا ممکن ہی نہیں تھا، ضیاء الحق کا مارشل لاء عروج پر تھا، اس لیے ایک صاحب سے نئے اُفق کا ڈیکلیریشن خرید کر پرچے کا اجرا کیا تھا، ابن صفی میگزین کی مقبولیت پہلے سے مارکیٹ میں موجود ڈائجسٹ سازوں کو پسند نہیں آئی، انہوں نے میرے خلاف شکایات کے دفتر لگا دیئے، جس کے باعث نئے اُفق کا ڈیکلیریشن منسوخ کر دیا گیا تھا، پھر اس شرط پر بحال کیا گیا کہ صرف نئے اُفق کا ٹائٹل استعمال کیا جائے گا، اس لیے مجبوراً ایسا کرنا پڑا اور یہ سب کچھ ابن صفی صاحب کی منشاء واجازت سے کیا گیا تھا۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

کیا کہنے.... واہ.... بہت ہی پر اثر تحریر، جو کرنل فریدی اور عمران کے ناولوں کی یاد دلاتی ہے، بے شک ابن صفی صاحب کو پڑھنے والا جرائم سے بھی اتنی ہی نفرت کرنے لگتا ہے جتنا ابن صفی صاحب سے محبت کرتا ہے۔

نعیم شیخ

معوذ سید : ایونٹ کی بہترین تحریروں میں سے ایک، عنوان نے ہی مجھے بالخصوص متوجہ کر لیا تھا، کیونکہ میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے۔

نسوانی کرداروں کے بارے میں بھی بڑی پرفیکٹ بات کی ہے، اس کے لیے خصوصی ستائش و داد۔ آپ کا نقطہ نظر اچھا لگا۔ اور آپ نے اخیر سطروں میں جو خوبصورت بات کی اس سے یاد آیا کہ ایک بار آپ نے اسی گروپ میں کہیں لکھا تھا کہ کہیں ہائی وے پر ٹپ ٹاپ نائٹ کلب کا سائین بورڈ دیکھنے پر آپ کا جی چاہا تھا کہ اتر کر اندر جائیں اور عمران کو تلاش کریں، اس بات کو ابن صفی کی منظر نگاری اور کردار نگاری کے ضمن میں میں بارہا نقل کر چکا ہوں.... تحریر کے لیے داد۔

تبسم حجازی: جی ابن صفی کی کردار نگاری کا یہ کمال ہے کہ یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ فکشن ہے ہم اس کو زندہ تصور کر لیتے ہیں، بچپن میں کئی سال کہیں نہ کہیں عمران سے ملنے کی توقع رہی۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

واہ.... بہت عمدہ، رشیدہ کا نام بھی لے لیا ہوتا.... بہرحال خوب لکھا.... بھیڑ والا سین بھی اچھا یاد دلایا۔

اصفیہ ناز

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت خوبصورت اور جامع تحریر، واقعی اسی لیے ہر گھر میں یہ تحریریں اگلی نسل میں منتقل ہوئیں اور ہوتی رہیں گی۔

ادا علی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

سید فہد حسینی: ایک اور عمدہ تحریر، نہایت خوبصورت انداز اور نہایت عمدہ عنوان کے ساتھ، نوعمر ذہنوں کی تربیت کے حوالے سے فریدی، عمران اور حمید کو جس طرح پیش کیا گیا اس کو پڑھ کر بہت اچھا لگا، فریدی و عمران کی خصوصیات پر جس خوبصورتی اور منفرد انداز میں روشنی ڈالی گئی اس کا جواب نہیں، اللہ پر مکمل ایمان، والدین کا احترام، قانون کی پاسداری، انسانیت، ایمانداری، عورتوں کا تقدس و احترام وغیرہ ان سب کو جس خوبصورت انداز سے آپ نے پیش کیا اس پر ڈھیروں داد قبول فرمائیں، بے شک

ہم ان ناولوں سے یہ سب کچھ خود بخود سیکھ جاتے ہیں، مزاح کے حوالے سے بھی خوب لکھا، باقی تحریر بہت عمدہ ہے بس تھوڑی بہت حمید کی کمی محسوس ہوئی، آپ کی تحریر بھی سب تحریروں کی طرح ایک الگ انداز کی ہے ساتھ ہی باقی تمام تحریروں کی طرح نئے و پرانے پڑھنے والوں کے لیے خاصی معلوماتی بھی ہے، خوش رہیں اور اسی طرح تحریریں پیش کرتی رہیں، اللہ کامیابی عطا فرمائے۔

حمیرا ثاقب :واللہ....! فہد میاں کے تبصرے بہت شاندار ہوتے ہیں۔

سید فہد حسینی: بہت بہت شکریہ، آپ کے اس کمنٹ سے بہت خوشی ہوئی، مجھے بھی کچھ ایسا لگتا ہے کہ میں تبصرہ میں کچھ زیادہ ہی اچھی طرح باتیں پیش کر دیتا ہوں، بھلے ہی میرے الفاظ اتنے اچھے نہ ہوں لیکن ہر تحریر کو دلی خلوص سے پڑھ کر دلی خلوص کے ساتھ ہی تبصرہ کرتا ہوں، یہ حقیقت ہے کہ ہر تحریر میں کچھ نہ کچھ خاص باتیں ضرور پڑھنے کو ملتی ہیں، ہر ایک کی تحریر ایک الگ انداز کی ہے، سب کو مختلف مواقع پر ان تحاریر کی ضرورت پڑتی ہے، ہر نئے و پرانے پڑھنے والوں کے لیے یہ تحاریر ضروری ہیں، نئے تو بہت ساری باتیں سیکھتے ہیں اور پرانے کچھ اپنے تجربات سے اور کچھ ان تحاریر کی رہنمائی سے نئے پڑھنے والوں کو بہت ساری معلومات فراہم کر سکتے ہیں، اور سب سے اہم کردار تو آپ سب کا ہے اس میں، آپ کے ساتھ ہی سید اسد عادل صاحب اور ساری ٹیم بہت اہم کردار ادا کر رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس گروپ میں تمام لوگوں کو بمع ابن صفی صاحب کے اہل خانہ کے کامیابیاں، صحت و خوشیاں عطا فرمائے اور ابن صفی صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

سید اسد عادل: سید فہد حسینی صاحب، آپ کے پر خلوص تبصرہ کے تو ہم ابتداء سے ہی قائل ہیں، بہت بہت شکریہ نیک خواہشات کا.... اللہ آپ کو اس کا اجر دے.... آمین۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

واقعی یہ بات صحیح ہے کہ تفریح کے ساتھ ساتھ ہماری تربیت میں بھی ابن صفی صاحب کے ناولوں کا دخل رہا ہے۔

عالیہ درخشاں

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ماشاءاللہ بہت خوب لکھا آپ نے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ابن صفی صاحب نے اپنے

ناولوں میں ہمیشہ ایمانداری اور قانون کے احترام کا درس دیا ہے۔

عبداللہ احمد حسن

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

احمد صفی: تبسم، بہت جامع مضمون اور یقیناً اسی مصرعہ کی تصویر کہ ع

میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

ذہنی تربیت اور نسوانی کرداروں کی طرف آپ کے اشارے حاصلِ مضمون ہیں، بالکل درست کہا، انہوں نے کبھی اپنی رائے تھوپ کر اور وعظ و تبلیغ سے اقدار کو ہمارے ذہنوں میں اتارنے کی کوشش نہیں کی، بلکہ حق و باطل کے نمائندہ کرداروں کو اس انداز میں پیش کر دیا کہ تربیت پاتا ہوا ذہن خود فیصلہ کرے کہ اسے کس کی اتباع کرنی ہے، ان کے مثبت کردار اس انداز سے اثر ڈالتے تھے کہ ہمیں پتہ بھی نہ چلے اور مثبت اقدار ہمارے کردار کا حصہ بھی بن جائیں۔

ان کی کہانیوں میں جو نسوانی کردار ہمارے سامنے آتے ہیں، جن میں سے کچھ کا تذکرہ آپ نے کیا، وہ واقعی اُس دور کے حساب سے بہت مختلف ہیں، یہ بھی ان کی ایک خواہش تھی کہ خواتین، خاص طور پر لڑکیاں مختلف علوم و فنون میں آگے بڑھیں اور من حیث القوم ترقی میں مددگار ثابت ہوں، ان کی کہانیوں میں ان خواتین کا کردار بہت مضبوط اور مثبت نظر آتا ہے اور ایک کامیاب معاشرے کے لیے نمونہ فراہم کرتا ہے۔

ان دونوں نکات کو ایک بار پھر سامنے لانے پر ممنون اور سب کی طرف سے شکر گزار۔

تبسم حجازی: اس میں کوئی شک نہیں کہ ابن صفی صاحب کے ناول فکشن سے کہیں زیادہ اہمیت کے حامل ہیں، خصوصاً اس وجہ سے بھی اردو ادب میں ان کے ناولوں کی اہمیت بڑھ جاتی ہے، میں نے سینکڑوں اردو، ہندی اور انگلش کے جاسوسی ناولوں کا مطالعہ کیا ہے، لیکن جو خصوصیات ابن صفی کے ناولوں میں پائیں وہ مجھے کہیں نہیں مل سکیں۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اشتیاق احمد اور ابن صفی دو ہی ایسے ادیب گزرے جنھوں نے بچوں اور بڑوں کی کئی نسلوں کو متاثر کیا، مجھے اردو میں اور کوئی اتنا دیانت داری اور خلوص سے حق ادب ادا کرنے والا یاد نہیں پڑتا، اگر

ہم جیسوں کو اردو کسی نے سکھائی اور اس کا گرویدہ کیا تو وہ یہ دونوں ہیں، آپ لوگوں کی رائے کا نہیں پتا میں ان دونوں سے انسپائر ہو کر اردو کا قیدی بنا، آج بھی ہوں، آگے آدمی کیا لکھے ان کے معیار کے لوگ ہم ہیں نہیں اس لیے ان پر قلم اٹھانا اپنا حق نہیں سمجھتا۔

جوہر علی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

شاباش.... شاباش.... بیٹا شاباش۔ بالکل صحیح عنوان دیا آپ نے تحریر کو، واقعی ابن صفی کے ناول پڑھ کے لاشعوری طور پر ہم فریدی اور عمران بن جاتے ہیں، بلند کردار، نیک، ہمدرد، محبت کرنے والے انسان دوست، محب وطن، دوستانہ مزاج۔

عمران سلیمان سے کتنا پیار کرتا ہے! اس کی ہر جائز خواہش کا احترام اور برابری کا سلوک کرتا ہے، سلیمان عمران کے نئے کپڑے اور جوتے استعمال کرتا ہے، عمران پیار سے ڈانٹتا ہے پھر کہتا ہے اب کچھ تو کرو کسی اہم کام سے جانا ہے۔

جوزف کو اس کے مذہب کے مطابق رکھتا ہے، تسلط نہیں جماتا، اسے اسلامی اقدار اپنانے کے لیے نہیں کہتا، یہ اسلامی تعلیم کا حصہ ہے کہ کسی کو بھی اس کے مذہب سے ہٹنے پر مجبور مت کرو۔

بیشک ابن صفی نسلوں کی تربیت کر گئے، اللہ ان کو جزا دے، آخر میں حسب سابق سورہ فاتحہ کی اپیل ہے ابن صفی کے لیے، اللہ سب کو سلامت رکھے اور ہمیں اپنے محسنوں کے احسان یاد رکھنے کی توفیق دے۔

عالیہ چوہدری

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

آپ کا مضمون مختصر اور جامع تحریر کی ایک بہترین مثال ہے، صنفِ نازک کے حوالے سے آپ نے اچھی توجہ دلائی، اس بابت ایک کردار کا ذکر ضرور کروں گی، جو غالباً زیرولینڈ سیریز میں تھریسیا کی بداحتیاطی کے باعث چٹانوں کی گہری کھائیوں میں جاگری تھی، جس پر عمران بہت برافروختہ ہوا تھا، اور تھریسیا کو سزا بھی ملی تھی، مجھے نام یاد نہیں آرہا ہے، اگر کسی کو معلوم ہو تو ضرور بتائے۔

اس کے علاوہ عمران و فریدی کی انسان دوستی اور ہمدردانہ فطرت بھلا کس سے مخفی ہے،

در حقیقت یہ ابنِ صفی ہی کی شخصیت کا پرتو ہیں، بہت اچھا لکھا آپ نے ویلڈن۔

لبنیٰ رضوان

––*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*

اچھا موضوع اور اس کی مختصر اور مدلل تشریح۔

پتہ نہیں آپ کا "محترم نسیم حجازی" کے خانوادے سے کیا تعلق ہے، مگر پے در پے جملے اور تحریر کا جوش دیکھ کر لگتا ہے جیسے گھوڑے پہ سوار ہاتھ میں تلوار لیے فتح کی طرف گامزن ہوں... بہت عمدہ اور رواں۔

ابرار احمد صفی

––*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*

اچھا لکھا ہے.... آپ کی تحریر سے ایمانداری کے ضمن میں ایک واقعہ یاد آیا، ایڈلاوا والے کیس میں جوزف دشمنوں کی قید سے نکل تو آتا ہے لیکن ساتھ ساتھ وہاں موجود شراب پہ بھی ہاتھ صاف کر لیتا ہے، اس پر عمران بے حد برافروختہ ہوتا ہے کہ اس نے بلا اجازت کسی کی چیز کیوں لی؟ اسی طرح ایک اور موقع پر، (نام مجھے یاد نہیں) عمران کسی بے ہوش آدمی کی کوئی چیز اٹھالاتا ہے لیکن پیسے اس کے سینے پر رکھ آتا ہے۔

اسماعیل بن محمد

––*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*

مضمون نمبر 17

ابن صفی صاحب سے میرا پہلا تعارف

ادا علی

میرا اہائی اسکول کا آخری پرچہ.... آزادی کا احساس.... اور پاپا کا وعدہ پورا ہونے کا دن.... چونکہ مجھے بچپن سے ہی مطالعے کا شوق تھا اس لیے پاپا کی کتابیں لے کر پڑھنا چاہتی تھی، لیکن پاپا نے مجھ سے کہا.... ”بیٹی جس دن تمہارا ٹینتھ کا آخری پیپر ہو گا اس دن میں تمہیں خود بہت اچھی کتابیں پڑھنے کے لیے دوں گا “

آخر کار وہ دن آہی گیا، پھر پاپا نے مجھے اس وقت تقریباً بیس کتابیں سونپتے ہوئے کہا تھا کہ یہ ابن صفی صاحب کی عمران سیریز اور جاسوسی دنیا ہے اس کو پڑھو اور ایک نئے جہان کی سیر کرو، ابن صفی صاحب کے نام سے تھوڑا بہت تو میں پہلے ہی واقف تھی کیونکہ اکثر و بیشتر ہمارے گھر میں ان کا تذکرہ ہوتا رہتا تھا، امی اور چھوٹی پھُپھو میں اکثر عمران اور فریدی کے متعلق مباحثے ہوتے تھے، پاپا اور پھُپھو عمران کے دیوانے تھے، جبکہ امی فریدی کی عاشق تھیں۔

مجھے شروعات سے اپنے پاپا کو فالو کرنے کی عادت تھی، اس لیے میں نے عمران کے ناول سے ہی آغاز کیا، پہلا ناول ”چالیس ایک باون“ پڑھا، وہ بھی ان حالات میں کہ ان دنوں پھُپھو کی شادی کی تیاریاں چل رہی تھیں، امی اور پھوپھو سلائی کڑھائی کے کام میں مشغول رہتیں اور میں باآواز بلند ان کو روز دوپہر میں ایک کتاب پڑھ کر سناتی، چونکہ امی فریدی کی فین تھیں اس لیے ایک دن عمران سیریز تو ایک دن امی کی پسند کی وجہ سے جاسوسی دنیا کا ناول پڑھ کر سناتی تھی، اور یہ اچھا ہی ہوا ورنہ شاید میں اس وقت صرف عمران سیریز ہی پڑھتی۔

خیر وہ کتابیں بھی ابن صفی صاحب کی تھیں اس لیے پسند تو آنا ہی تھیں، لیکن جو بے قراری عمران کو پڑھنے کے لیے ہوتی تھی وہ آج تک جاسوسی دنیا کے لیے نہیں ہوئی۔

میں نے خطرناک لاشیں، سرخ دائرہ، رات کا بھکاری، بلی چیختی ہے، سوالیہ نشان، شاہی نقارہ باآواز بلند پڑھ کر سنائیں، اس کا سب سے بڑا فائدہ مجھے یہ ہوا کہ میرا اُردو تلفظ اور بھی بہتر ہو گیا، اس کے بعد تو

میری ساری چھٹیاں عمران سیریز کے ساتھ گزریں۔

عمران کے ساتھ الگ الگ مقامات کی سیر، خطرناک مہمات، دلچسپ واقعات میں، میں اس قدر مگن ہو جاتی کہ پتا ہی نہ چلتا کہ کب چلچلاتی دوپہر نے شام کا سرمئی آنچل اوڑھ لیا!....

ہوش تو اس وقت آتا جب ناول ختم ہو جاتا، ورنہ امی کی ڈانٹ ڈپٹ اور دھموکے بھی ناول کے اختتام سے پہلے بے اثر ہی رہتے، انہیں خوب صورت شب و روز میں پتا ہی نہیں چلا کب علی عمران میرا آئیڈیل بن گیا۔

انسان جب ذہن میں ایک آئیڈیل تخلیق کرتا ہے تو وہ ایسی مافوق الفطرت ہستی ہوتی ہے جس میں دنیا کی ہر اچھائی نظر آتی ہے، وہ آئیڈیل شخص ہماری دانست میں کبھی کوئی غلطی نہیں کرتا، یہ انسان کے لاشعور میں بیٹھی ہوئی وہ خواہش ہوتی ہے جو انسان خود میں دیکھنا چاہتا ہے۔

"یعنی دنیا کی ہر برائی سے پاک وجود"

انسان خواہ کتنی ہی کوشش کرلے، وہ خود کو چاہ کر بھی مکمل طور پر برائیوں سے بچا نہیں پاتا، شاید اسی خواہش کی تکمیل کے لیے اس کا ذہن ایک ایسا آئیڈیل تلاش کرتا ہے جو ہر گناہ، ہر خامی سے پاک ہو، اسی لیے اس کے ذہن میں ایک ایسا تصوراتی خاکہ بن جاتا ہے، جسے وہ فالو کرنا چاہتا ہے، شاید میں بھی ایسا ہی سوچتی ہوں، مجھے اپنے آئیڈیل کے روپ میں عمران نظر آتا ہے، اسی لیے مجھے اپنے اس خاکے کی سب اچھائیاں عمران کے کردار میں دکھائی دیتی ہیں۔

علی عمران، ابن صفی صاحب کی شخصیت کا ایک ایسا رخ ہے جس میں جذبات، احساسات، فرض شناسی اور حب الوطنی کی قوس قزح سمائی ہوئی ہے، جس کی ہر ادا دل کو چھو لیتی ہے، جس کی شخصیت کے ہر پہلو نے برصغیر کے سینکڑوں نہیں لاکھوں لوگوں کو اپنا دیوانہ بنا رکھا ہے، مجھے یہ کہنے میں فخر محسوس ہوتا ہے کہ میں بھی انہیں لاکھوں دیوانوں میں سے ایک ہوں۔

کبھی کبھی میری عمران سے متعلق یہ دیوانگی اس حد تک بڑھتی کہ میں اکثر پاپا کے سامنے روہانسی ہو جاتی، اور ان سے سوال کرتی کہ میں ابن صفی صاحب کی زندگی میں ان کے فن پارے کیوں نہ پڑھ سکی....! انہیں ابھی اور جینا چاہئے تھا، وہ کیوں اتنی جلدی چلے گئے....! اور تب سے ہی میں نے اپنا یہ اصول بنا لیا کہ جب بھی کلام پاک ختم کرتی ہوں ابن صفی صاحب کو اس کا ثواب ارسال کرنا نہیں بھولتی،

تہجد ہو یا فرض نمازیں ابن صفی صاحب کے لیے دعا لازماً کرتی ہوں، کیونکہ یہی ان کی عظمت کے شایان شان بہترین خراج ہو سکتا ہے، نیز یہی میرے بس میں بھی ہے۔

ابن صفی صاحب! ایک ایسا نام کہ ہر عمر کے انسان کو یکساں طور پر ان کے عقیدت مندوں کی فہرست میں دیکھا جا سکتا ہے، پھر چاہے وہ اسّی سال کے یاسر حسنین ہوں یا پچاسی سال کے سید اسد عادل، نوے سال کے معاذ ہوں یا سو سال کے ثاقب شیخ۔ صبیحہ یاسمین، تبسم حجازی ہوں، یا پھر اصفیہ ناز اور ادا علی جیسی کمسن بیٹیاں۔

سچ کہوں تو اس میں ابن صفی صاحب کے انداز تحریر کا ہی کمال ہے، میری ایک خوش قسمتی یہ بھی تھی کہ میری تمام ہم جماعت بھی عمران سیریز کی پرستار تھیں، ہم لوگوں نے بارہا اپنے ذخیرے کا تبادلہ کیا۔

ابن صفی کے ناولوں میں جہاں ڈائریکٹر جنرل رحمان صاحب کا کردار ایک بزرگ باپ کو اپنے دل کے قریب محسوس ہوتا ہے، وہیں نوجوان خواتین و حضرات کو عمران، تنویر، رشیدہ، صفدر، جولیا، روشی، انور اور حمید کا پرکشش سحر ان کی تحریروں سے جدا نہیں ہونے دیتا۔

ان کرداروں کی سب سے خوبصورت بات یہ ہے کہ ہم ان کرداروں کی نفسیات، عادات اور رجحانات کو غیر اختیاری طور پر اپناتے چلے جاتے ہیں، ہر کردار کا اپنا ایک جدا انداز ہے، جس کی بنا پر ہمیں ان کو فوراً پہچان لینے میں قطعی دشواری نہیں ہوتی۔

اگر عمران کی کسی بے تکی شرارت پر کوئی صرف مسکراتا ہے تو ہم پہچان جائیں گے کہ وہ صفدر ہے،

اگر کوئی جل کر کباب ہو رہا ہے تو وہ نعمانی ہے،

اگر کوئی مرنے مارنے پر اتر آئے تو بلاشبہ تنویر ہی ہو سکتا ہے۔

کسی جاسوسی مصنف کے لیے چار چیزیں بہت اہم ہیں۔

1۔ کہانی کا موضوع

2۔ منظر نگاری

3۔ کردار نگاری

4۔ایکشن

ابن صفی کے اب تک میں نے جتنے بھی ناولز پڑھے، کسی میں کہیں بھی کہانی کا کوئی ذراسا واقعہ بھی دہرایا ہوا نہیں ملتا، وہ ہمیں ہر بار ایک نئ داستان سے روشناس کرواتے ہیں، وہ بھی کچھ اس انداز سے کہ ان ناولوں کو متعدد بار پڑھنے کے بعد بھی ہر بار ایک نیا پہلو نظر آجاتا ہے۔

ابن صفی صاحب نے دنیا کے ہر طبقے کے لیے سبق آموز کہانیاں چھوڑی ہیں، انہوں نے زندگی کی تلخ حقیقتوں کو خوبصورت انداز سے پیش کیا ہے، ان کی تحریروں میں ایک خاص رجحان ہمیشہ محسوس ہوتا ہے، نظام قدرت سے بغاوت سے ہونے والے نقصانات کو انھوں نے بہت جگہ اجاگر کیا ہے، دنیا کے ایسے مسائل پر قلم اٹھایا ہے جنہیں ڈسکس کرتے ہوئے عام انسان جھجکتا ہے، جبکہ ابن صفی ایسی باتوں کو بڑے ہی تفریحی انداز میں ڈسکس کر جاتے ہیں۔

اب یہی دیکھئے قاسم کا کردار مضحکہ خیز ہو کر ہم سب کی دلچسپی کا سامان ہے، لیکن کیا یہ سماج کا ایک بہت اہم مسئلہ نہیں ہے....!یعنی بے جوڑ شادیاں....!جو اکثر ذات برادری، اور جائداد کو تقسیم سے بچانے کے لیے عمل میں آتی ہیں اور عموماً اس کے بڑے سنگین نتائج بھگتنا پڑتے ہیں، عام طور سے ایسی شادیاں ناکام ہی رہتی ہیں۔

کہیں انسان کا جذبہ انتقام کسی معصوم اور سادہ مزاج شخص کو جلاد بنا دیتا ہے۔(نیلے پرندے، ایڈ لاوا، بے چارہ شہزور)۔

کہیں دولت کی ریل پیل کے باوجود بھی انسان کی دولت میں مزید زیادتی کی ہوس انسان کو چین سے نہیں رہنے دیتی (الٹی تصویر، صحرائی دیوانہ، باباسگ پرست)۔

کہیں ذراسی لغزش بھی وبال جان بن جاتی ہے (مونالیزا کی نواسی، خونی فنکار)۔

کہیں جلن اس حد تک بڑھ جاتی ہے کہ قاتل بنا دیتی ہے (کالی تصویر، دوہرا قتل)۔

کہیں جزبہ محبت ایسے لوگوں کی وجہ سے برباد ہو جاتا ہے جو اسکے قابل ہی نہیں ہوتے (ڈیڑھ متوالے، سینکڑوں ہمشکل)۔

ابن صفی نے اپنی کہانیوں کے ذریعہ ہم سب کو یہی پیغام دیا ہے کہ جب بھی کوئی چیز اعتدال سے تجاوز کر جائے گی، حد سے زیادہ بڑھ جائے گی وہ نقصانات و جرائم کا باعث بنے گی، پھر چاہے وہ

جذبات کی زیادتی ہو، دولت کی ہوس ہو، حد سے بڑھی ہوئی غربت اور مفلسی ہو۔

دنیا میں عموماً جرائم انہیں وجوہات کی بنا پر ہوتے ہیں، انہیں سنگین جرائم کی دنیا میں قدم رکھ کر کچھ لوگ اپنا مستقبل برباد کر کے اپنا اور دوسروں کا نقصان کر لیتے۔

ابن صفی صاحب کے حقیقی فین ہونے کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم ان کے تحریر کردہ اسباق سے استفادہ کریں، اپنے جذبات کو اعتدال میں رکھیں، نظام قدرت کی نفی کرنے سے باز رہیں، اس بات کو اپنی خوش نصیبی سمجھیں کہ ایک اعلیٰ مصنف کی تحریریں ہم تک پہنچیں، زندگی کے نشیب و فراز کو سمجھنے کے لیے ایک مخصوص سلیقہ میسر آیا، اچھے برے میں تمیز کرنے کا ہنر ملا۔

ان سب باتوں سے قطع نظر ایک بات میں وثوق سے کہہ سکتی ہوں کہ ابن صفی صاحب کو پڑھنے والا اپنے اردگرد ہونے والے واقعات پر بالکل الگ انداز میں غور و فکر کرتا ہے، ان کی تحاریر زندگی کے ہر پہلو پر غیر محسوس انداز میں اثر انداز ہوتی ہیں۔

آخیر میں یہی دعا ہے کہ، اللہ تعالیٰ ابن صفی صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

تبصرے

معوذ سید : واللہ کمال لکھا ہے، ماشاء اللہ.... بھرپور اور بہترین.... کئی پہلوؤں کو سمیٹتی ہوئی دل کو چھو جانے والی تحریر۔

بہت ڈھیر ساری مبارکباد قبول کریں، ہر اعتبار سے بہت شاندار لکھا، اندازِ تحریر.... موضوعِ تحریر اور جذبات کی تاثیر.... سب کچھ بہت ہی شاندار، میں تبصرے کے لیے لفظوں کی قلت محسوس کر رہا ہوں۔

پڑھ کر سنانے کی بات پر میں بتا دوں کہ ابنِ صفی سے میرا پہلا تعارف خود پڑھ کر نہیں بلکہ اپنی ایک کزن سے سن کر ہوا تھا، مجھے تو انہوں نے پڑھ کر ہی سنایا، جبکہ ایک کزن ایسی تھیں جن کے لیے اردو مشکل تھی تو اُنہیں وہ اپنے لفظوں میں پوری کہانی سنایا کرتی تھیں، شروع شروع میں ابنِ صفی کے ناول مجھے اُنہی سے ملے تھے۔

ایک بار پھر سے داد اور مبارکباد، تمام "بزرگ" ممبران کو سلام۔

ادا علی : شکریہ.... بزرگوں کو ذرا اونچی آواز میں سلام کریں، ثاقب صاحب تک آواز نہیں پہنچی۔

معوذ سید : ثاقب دادا کان کی مشین کہیں بھول آئے ہیں۔

سید اسد عادل: دادا حضور ثاقب صاحب، کے سامنے تو ہم ابھی بچے ہی ہیں۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

انتہائی خوبصورت انداز.... ابن صفی صاحب کے ناولوں کی طرح ایک ایسی تحریر جس میں غلطی نکالنا بہت مشکل ہے، (تحریر میں غلطیاں نہیں تلاش کی گئیں، مگر یہ حقیقت ہے کہ ایک شاندار تحریر نظر سے گزری)۔

گزشتہ تمام تحریروں کی طرح اس میں بھی ابن صفی صاحب کے ناول کی طرح نئی باتیں پڑھنے کو ملیں، یاسر صاحب، اسد عادل صاحب اور ثاقب شیخ صاحب کو تو 80 اور 100 سال کا بنا دیا گیا ہے، مزاح تو بہت خوب ہے مگر یہ حضرات کیا کہتے ہیں؟ دیکھتے ہیں.... ہاں...! کیپٹن حمید و نیلم کو یاد کر سکتے ہیں، اس وقت جیسا کے ادا علی نے خود اوپر ایک کمنٹ میں کہہ دیا، پھر آخر میں بتایا گیا کہ ابن صفی

صاحب کے پڑھنے والوں کی شخصیت کیسی ہوتی ہے اور ان لوگوں میں کون کون سی خصوصیات ہوتی ہیں، یہ اپنے آپ میں ایک تحقیق ہے، پڑھ کر بہت ہی اچھا لگا، خلوصِ دل سے حقائق پر مبنی تحریر لکھنے پر بہت ساری مبارکباد قبول کیجیے، کئی چیزیں اس تحریر میں ایسی ہیں کہ ان کی جتنی تعریف کی جائے کم ہو گی، بہت عمدہ انداز اور اردو کے الفاظ کا چناؤ تو کیا ہی خوب ہے، واقعی اردو میں مہارت حاصل ہے آپ کو، سب ممبرز نے اپنی تحاریر میں اکثر ایسی اردو استعمال کی ہے کہ میری اردو بھی ایسی نہیں، عمران پر کی گئی باتیں بہت پسند آئیں، کہیں کہیں فریدی وحمید کی کمی محسوس ہوئی، مگر جتنا بھی ذکر آیا خوب آیا، اس تحریر کی اگر سچے دل سے خوبیاں بیان کی جائیں تو اس تحریر سے دوگنی تحریر بن جائے گی۔

سید فہد حسینی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

زبردست، بہت ہی عمدہ تحریر، انتہائی خوبصورت انداز.... ابن صفی صاحب کے ناولوں کی طرح ایک ایسی تحریر جس میں غلطی نکالنا بہت مشکل ہے،

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

ندیم عباس

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بڑی جابکدستی سے رقم کیا ہے.... خصوصاً حوالے آپ کی یادداشت کی خوبی پر ایک عمدہ دلیل ہیں، والد صاحب کے تذکرے پر یاد آیا کہ میں نے 12 سال کی عمر میں خطرناک انگلیاں کہیں سے پا کر پڑھ لی.... پھر رومانی ناولوں اور ہندی انگریزی رسائل کا ایسا گرویدہ ہوا کہ جب میں نے والد صاحب سے کہا "ابا! یہ ابن صفی کون ہیں؟" تو انہوں نے کہا "بیٹا! عباس حسینی کے دوست اور ماہنامہ نکہت کے رائیٹرز میں ایک شکیل جمالی ہوا کرتے تھے یہ وہی ہیں...." مجھے قریب سو ناولز پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ شکیل جمالی ابن صفی کے دوست تھے، آپ خوش قسمت رہیں جاسوسی ناولوں میں خاندانی دلچسپی کے حوالے سے، اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

جوہر عباس

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت اعلی، بلاشبہ ابن صفی صاحب نے تمام کردار اسی معاشرے سے لیے اور ان کا ہر کردار معاشرے کی عکاسی کرتا ہے۔

عبدالودود عامر

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ملک فرخ : لو جی پہلی بار بال بال بچے ورنہ رو دیتے، بہت خوبصورت، انداز تحریر ایسا کہ دل موہ لے.... پتہ نہیں کیوں مجھے ایسا لگتا ہے کہ صفی صاحب کو اپنی تعریف اچھی لگتی تھی.... اس لیے ہم کو اپنا اتنا دیوانہ کر گئے، اور اتنے اندر در آئے کہ جنہیں بولنے کا سلیقہ نہیں ہوتا انہیں اس قدر اعلیٰ مقرر بنا دیتے ہیں کہ بندہ عش عش کر اٹھے.... ادا علی آپ نے جو لکھا مجھے یقین ہے آپ ایسا نہیں لکھ سکتی تھیں، یہ تو گریٹ ابن صفی کا اعجاز ہے جو اپنے پڑھنے والوں کے دل دماغ اور قلم کو اپنے انداز سے چلانے پر مجبور کر دیتے ہیں.... بہت بہت مبارک.... بہت اعلیٰ تحریر.... نئے انداز سے.... پر پچھلوں سے الگ.... جیسے گریٹ ابن صفی کی ہر کہانی الگ، اسی طرح گریٹ قارئین کا اپنے محبوب مصنف کو خراج کا انداز الگ.... جزاک اللہ.... اللہ پاک آپ پر اور تمام محبان ابن صفی پر اپنی رحمتوں برکتوں کا نزول فرمائے.... آمین۔

ادا علی : یہ واقعی سچ ہے آج جو ہم لکھ پائے وہ ان کی تحریروں کی بدولت ہی ممکن ہوا۔

جوہر عباس: ملک فرخ صاحب کے کمنٹ کا خلاصہ یہ ہے کہ قلم پکڑنا نہیں آتا مگر اتنا اعلیٰ مضمون لکھ مارا، یہ ابن صفی مرحوم کا اثر ہے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

حمیرا ثاقب: ادا جی، آپ کی تحریر بہت اچھی آپ بیتی ہے، بس ایک شکایت ہے آپ سے، سب کا ذکر کیا آپ نے اور فریدی کو بالکل گول کر گئیں۔

ادا علی : ذکر کیا تو ہے شروع میں کہ فریدی سیریز بھی با آواز بلند پڑھتی تھی۔

ویسے تفصیلاً ذکر نہ کرنے کی اصل وجہ یہ ہے کہ میں نے فریدی کو بہت کم پڑھا ہے، بس ایک بار ہی، اور کچھ ناول تو ابھی پڑھے ہی نہیں ہیں، اس کے علاوہ کوئی دوسری خاص وجہ نہیں، اس بارے میں یادداشت کا بھروسہ نہیں تھا، لیکن جو پڑھیں وہ یاد ہیں بہر حال۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ادا بٹیا رانی بہت خوب لکھا، بہت سنجیدہ لگا آپ کا لکھا ہوا، ماشاء اللہ.... بہت خوبصورتی سے آپ نے اپنی بات مکمل کی، بچے.... ہم نے تو تب ابن صفی کو پڑھنا شروع کیا جب سچ پوچھو تو بہکنے کی عمر ہوتی ہے، مگر ابن صفی کا عمران ایسا ذہن و دل پہ قابض ہوا کہ بہکنا تو دور کی بات ھے کسی کا خیال تک ذہن میں نہیں آنے دیا، لگتا تھا.... ارے تھا کیا.... لگتا ہے عمران ہمارے اندر حلول کر گیا ہے، کیا بات ہے.... کیسی تربیت کی ابن صفی نے، بحر الکاہل.... اوہو.... یہ بحر الکاہل کہاں سے آگیا.... ارے چل ہٹ، ہاں تو بہر حال ادا آپ نے خوب لکھا۔

آخر میں پھر آپ سب کے ساتھ مل کر سورہ فاتحہ مع سورہ تلاوت کرتے ہیں ابن صفی کے لیے، اللہ ان کے درجات بلند کرے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

عالیہ چوہدری

——*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*

ابرار احمد : ادا علی.... بہت ہی عمدگی سے تم نے اپنے پسندیدہ مصنف کو پڑھا اور سمجھا ہے، تم میں ایک اچھے مصنف ہونے کی تمام خوبیاں ہیں، اور شگفتگی کا عنصر بھی، یقیناً یہ عمران کی صحبت کا اثر ہے، جب عادل اور یاسر کی عمروں کا ذکر ہوا تو مسکرا دیئے، واہ.... کافی اچھی تشبیہات، جیسے ”چلچلاتی دھوپ نے شام کا سرمئی آنچل اوڑھ لیا“ تحریر میں پختگی۔ جیتی رہو۔

سید فہد حسینی: ماشااللہ۔ ابرار احمد صفی صاحب کا طویل کمنٹ کم ہی دیکھنے کو ملتا ہے۔ مبارکباد قبول کیجیے۔

ادا علی : بے حد شکریہ سر۔ یہ آپکا حوصلہ افزاء کمنٹ میرے لیے گولڈ میڈل جیسا ہے۔

یاسر حسنین: بہت شکریہ سر۔ اور یہ ان کی محبت ہے کہ ہمیں بزرگ بنا دیا۔

ادا علی : انسان اپنے ہم عمروں سے ہی مذاق کر سکتا ہے یاسر بھائی، میں نے جن لوگوں کو بزرگ کہا ہے (سید اسد عادل، یاسر حسنین، ثاقب شیخ) انہیں اصل میں تجربات اور مشاہدات کے سلسلے میں بزرگ سمجھ کر ہائی لائیٹ کیا ہے، جو کہ اتنی کم عمر میں بھی.... ماشاء اللہ۔

سید اسد عادل: ہم نے تو جب سے اپنی عمر کے بارے میں نیا انکشاف سنا ہے، اپنا برتھ سرٹیفکیٹ بغل میں دبائے آٹھ آٹھ آنسو رو رہے ہیں۔

——*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*

عمدہ، عمدہ، عمدہ، عمدہ، آئیڈیل والی بات تو دل کو چھو کر مہکا گئی، ماشاء اللہ بہت اچھی تحریر ہے، مزا آگیا، بس اپنے ابو امی ہمارے امی ابو سے چینج کر لیجئے، امی ابو ہمیں ناول پڑھنے ہی نہیں دیتے، کہتے ہیں موٹے شیشے والا چشمہ لگ جائے گا، پھر بھی ہم چھپ چھپا کر پڑھ لیتے ہیں، ماموں کی ساری کتابیں اب ہمارے قبضے میں ہیں، ہاں اور ہماری نانی امی بہت اچھی ہیں، انہوں نے جاسوسی ناولز کو شہد لگا کر چاٹا ہے، بہت بڑی فین ہے عمران اور فریدی کی۔

اصفیہ ناز

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

کرن صدیقی : جذبات کا اچھا اِظہار.... اور یہ سچ ہے کہ عمران عمران ہے اُس جیسا کوئی دُوسرا کہاں....! (واضح رہے کہ یہ عمران ابنِ صفی کا عمران ہے برائے مہربانی کوئی اِس عمران کے ساتھ خان کا اِضافہ ہر گز ہر گز بھی نہ کرے ورنہ نتائج کا ذِمے دار وہ خُود ہو گا شُکریہ)۔

ادا علی : لیکن رانا تہور علی صندوقی، ڈھمپ اور صف شکن تو سمجھ سکتے ہیں نا؟

یاسر حسنین: ابن صفی نے شروع میں عمران کو پٹھان بنانے کی کوشش کی تھی، لیکن اس نے انکار کر دیا اور اپنا ناطہ چنگیز خان سے جوڑ لیا جو آخر دم تک قائم رہا۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

تبسم حجازی: ماشاءاللہ ادا علی، خوب لکھا، ابن صفی کے ناولز کی یہ بھی خوبی ہے کہ اپنے ابا اور امی کے ساتھ بھی پڑھ سکتے ہیں، تبادلہ خیال کر سکتے ہیں، اور یہ ہر عمر کے لوگوں کے لیے ہیں، جس وقت میں نے ابن صفی کو پڑھنا شروع کیا تھا اس وقت ہمارے نانا حضور، امی، ابو اور میں تین مختلف جنریشن کے لوگ ان ناولز کو پڑھ کر انجوائے کیا کرتے تھے۔

ادا علی : سیم ہیئر، میری دادی امی بھی شوقین تھیں، مگر وہ ذرا اونچا سنتی تھیں تو اس میں انکا ذکر نہیں وہ خود ہی پڑھتی تھیں۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

عالیہ چودھری: مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ میری گڑیا کو میرے تبصرے کا انتظار ہو گا.... یاسر نے مینشن کیا تو تحریر پڑھ کے جو ذہن میں آیا لکھ دیا، مگر اب میں دل سے لکھ رہی ہوں.... ادا علی جیسا کہ

میں پہلے بھی لکھ چکی ہوں کہ مضمون بہت سنجیدہ لکھا آپ نے، مطلب آپ کی تحریر پختہ ہے، آپ نے دل لگا کے لکھا ہے۔

جس طرح عمران ہم سب کا پسندیدہ ہے اسی طرح فریدی کے چاہنے والے بھی کم نہیں، صفدر، تنویر، نعمانی، خاور، جولیا، حمید، انور، رشیدہ سب اپنی جگہ اہمیت کے حامل ہیں، مگر آپ لوگ کپتان فیاض کو کیوں یاد نہیں کرتے!....

خیر ادا، آپ نے جو تصویر کھینچی ہم نے دیکھی، پھوپھو کی شادی، سامان بکھرا ہوا، امی سینے پرونے میں مشغول اور پھر بھی فریدی سے عشق کا یہ عالم کہ آپ سے ناول سن رہی ہیں، اور پھوپھو جاتے جاتے بھی عمران کا تذکرہ سن رہی ہیں، کمال ہے ابن صفی کا کہ سب کچھ بھلا دیتے ہیں، آپ کی یاداشت کو داد نہ دینا بھی ناانصافی ہوگی اور آپ کی گہری سوچ کو سلام نہ کرنا گستاخی، آپ نے جس طرح یاسر اور اسد کی خبر لی مزاہ گیا، ابن صفی دو صدیوں کے ہیرو ہیں، انسانی نفسیات کے ماہر، انسان جبر پسند نہیں کرتا، ابن صفی نے بہت محبت اور نرمی سے لوگوں کے مزاج بدل دیئے، ذہنیت تبدیل کر دی۔

بیٹا آپ نے بہت گہرائی میں جا کے لکھا، بہت سمجھا ہے آپ نے ان کو، بہت ڈوب کے پڑھی آپ نے ان کی تحریریں، کیا چیز تھے ابن صفی....! دلوں میں سما گئے، روح پہ چھا گئے اور ذہنوں پہ راج کر رہے ہیں، جیو سب کے سب سلامت رہو اور مجھے نانی اماں مان لو سب۔

ادا علی : ایک اور گولڈ میڈل، اتنا تفصیلی جائزہ، بہت شکریہ، آپ نے ٹھیک کہا فیاض کو بھول گئی، لیکن ان سیریز کا ہر کردار ایسا ہے کہ جس پر الگ الگ ہم بہت کچھ لکھ سکتے ہیں، یہاں میرا دل چاہ رہا تھا جوزف، سلیمان اور گل رخ کا بھی تذکرہ کروں لیکن مضمون کی لمٹ بھی دھیان میں تھی، الگ سے جو کریکٹر کے خاکوں کا سلسلہ ہے اس میں شمی کا کردار لکھ چکی ہوں، کیپٹن فیاض، جوزف، سلیمان، اور گلرخ پر بھی لکھنے کا ارادہ ہے۔

عالیہ چودھری: ضرور لکھو سونو.... بہت اچھا لکھتی ہو، ہم انتظار کریں گے۔

یاسر حسنین : کچھ نام اور بھی تھے لیکن وہ سنجیدہ رہنے جیسی حماقت میں مبتلا ہو گئے، اللہ ان کے حال پر رحم فرمائے۔

سید اسد عادل : اب تو یہ سلسلہ چل ہی پڑا ہے، آپ آئندہ بھی اسی طرح لکھتی رہیں۔

عالیہ چودھری: ہائے میرے بچے، دودھوں پھلو پوتوں نہاؤ.... ار ر رے غلط ہو گیا، الٹ کر پڑھ لو نواسے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت اچھے.... ماشاءاللہ.... اس گروپ پر ابن صفی صحیح معنوں میں ڈائی ہارڈ فین موجود ہیں، دل سے لکھی ہوئی تحریر۔

عالیہ درخشاں

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

نعمان احمد اعوان: ادا علی بہت اعلیٰ تحریر ہے سسٹر، لیکن اس میں دو غلطیاں ہیں کہ اچھے بھلے کمسن بچوں کو 90-80 سال کے بابے بنا دیا اور خواتین کو کمسن بچیاں.

ادا علی : جی، آپ کی دل آزاری ہوئی، مجھے احساس ہے اس کا۔

نعمان احمد اعوان: میری نہیں ہوئی، بلکہ جن کا نام مینشن کیا ان کی بات کریں، میرا نام تو اس لسٹ میں نہیں ہے، لیکن میں ان کے حقوق کے لیے لڑوں گا۔

ادا علی : اوہ تو آپ پھر کوئی قابل وکیل کر کے آئیں۔

سید اسد عادل : ہمارے پاس وکیلوں کو دینے کے لیے پیسے نہیں ہیں، لہٰذا اس مقدمہ کا حرجہ خرچہ ادا علی صاحبہ سے وصول کیا جائے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ثاقب شیخ : سو سال....؟ پورے مشرق میں دودھ کے لیے جو فردوس اور شگفتہ نہریں بہتی ہیں، ان کا مبداء اصلی ہمارے ہی دودھ کے دانت ہیں، اگر آپ یہ اشارہ نہیں سمجھ پائے تو التماس ہے میرا لکھا ہوا اسرارِ صفی تو دیکھنے کی بھی زحمت نہ کیجیے گا.... ورنہ درد سے پھٹتے سر کے ساتھ ہمارا سر دیوار پہ دے ماریں گے، اے بچی تم کہاں جاتی ہو.... تمھیں تو ہم بعد میں دیکھیں گے.... یہ ہمارے مصنف کے متعلق نہ ہوتا تو وہ طبیعت درست فرماتے کہ عمریں چھوڑو.... ریاضی میں وہ مہارت مل جاتی کہ بھاسکر آچاریہ سے پہلے تمھارا نام لیا جاتا، خیر ایک تو ہم ادب کے قدردان ہیں اور تمھاری اس خوب صورت تحریر اور ابن صفی سے ڈھیر ساری عقیدت و محبت پر جاں بخشی کر دیتے ہیں، مگر یہ یاد رکھو ہماری خالہ کسی کا لحاظ نہیں

کر تیں، سات سات ایک سات نمبر استعمال کرنے والی صبیحہ یاسمین خالہ کی جے۔

حمیرا ثاقب: صبیحہ ذرا چھٹی پر ہیں ورنہ آپ کی وہ ایسی خبر لیتیں کہ آپ بھی یاد کرتے۔

ادا علی : افففف.... اتنے چراغ پا کس خوشی میں ہوئے آپ؟ دیکھئے زیادہ زور سے نہ بولیے ورنہ بتیسی باہر آجائے گی۔

ثاقب شیخ : حمیرا صاحبہ....! ہم نے تو ان کی تعریف میں چند نااہل لفظوں کو گھسیٹا، ورنہ آپ ہماری خالہ کی غنڈہ گردی سن بھی لیں تو بس.... بس اب سمجھیئے الفاظ نہیں.... جس کے زور پر مجھ سے راتوں میں جگوا کر خراج لکھوائی وہ.... بس ہم ہی جانتے ہیں.... کہاں ہم سوچ رہے تھے کہ کم از کم چھ مہینے تو لیں گے ہی.... مگر واللہ، خدا ایسا لوگوں سے پالا نا پڑائے۔

یہ ہمیں بڈھا کس نے بنادیا؟ ایک تو ایسے ہی ہم بالکل نکمے، کاہل، نادان، بے وقوف وغیرہ مشہور ہیں.... اور اس شہرت نوازی نے پہلے ہی ہمارے فروغ کی تمام راہیں مسدود کر رکھی ہیں.... اب یہ عمر دراز سن کر تو کوئی بھی والد محترم اپنے خاندان کا حسب و نسب ہم سے جوڑنے کے لیے کبھی تیار نہیں ہوں گے.... آپ نہیں سمجھتیں آپ کی تو نیا پار ہو چکی ہے.... تو ہماری ڈبونی ہے کیا؟

ادا علی: اس سلسلے میں آپ کو فیاض کے سسر شبلی سے مدد لینی چاہیئے، وہ اس وقت ٹپ ٹاپ میں نئی طرح دار کے ساتھ موجود ہیں، اگر وہاں سے بھی بات نہ بنے تو محبوبہ یک چشم تو ہے ہی۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اصفیہ ناز : اسّی سال کے یاسر حسنین ہوں یا پچاسی سال کے سید اسد عادل، اللہ معاف کرے، بزرگوں کا احترام کرنا ہمیں سکھایا گیا ہے، لل... لل... لیکن ہمیں علم نہیں تھا، چھوٹے دادو اور بڑے دادو معافی چاہتے ہیں۔

نعمان احمد اعوان: آپ 18+18+18 سال کی خواتین نے تو سب کو باباڈ کلیئر کرنا شروع کر دیا۔

اصفیہ ناز : غلطی کر گئے 18 + لکھ کر چھوڑ دیجئے یہ اتنی بار کیوں لکھا ہے....! ایک بار میں دِکھ رہا ہے ہمیں، چھوٹے دادو اور بڑے دادو کی طرح چشمہ نہیں لگا یا ہے۔

نعمان احمد اعوان: خواتین 60 سال کی بھی ہو جائیں تو اپنی عمر 18 سال سے زیادہ نہیں بتاتی ہیں، میں نے 18+18+18 لکھ دیا ہے آپ کی عمر اس کے حاصل جمع کے درمیاں میں ہو گی یا ہو سکتا ہے اس سے

زیادہ ہو۔

اصفیہ ناز : خیر خیر... کیوں کہ آپ کے دانت کافی صاف دکھ رہے ہیں ہنستے ہوئے تو ہم جانے دیتے ہیں بات کو۔

نعمان احمد اعوان: اوہو.... آپ تو مائنڈ کر گئیں، چلیں اپنے آپ کو بزرگ اور مجھے بچہ سمجھ کے معاف کر دیں، ویسے بھی بچوں کی غلطیاں معاف کر دینی چاہئیں ہم تو بس ہنس مکھ بچے ہیں۔

اصفیہ ناز : ایک بک میں پڑھا تھا، بڑھاپا اور بچپنا ایک جیسا ہوتا ہے، چلیے آپ کو بڑا والا بچہ سمجھ کر معاف کر دیتے ہیں، خوش رہیں اور گھٹنوں میں مالش بھی کرتے رہیں.... شب بخیر۔

یاسر حسنین : ہم چاہتے ہیں کہ یہ جنریشن گیپ ختم ہو، بچے احترام کا نام دے کر بزرگوں سے دور ہوتے جارہے ہیں، اسی لیے تو ہم باتوں میں گھل مل جاتے ہیں کہ کسی کو اس بڑھاپے اور بزرگی کا احساس نہ ہو۔

ادا علی: جی جی یاسر بھائی، ہم چاہے کسی بھی عمر کے ہوں، مگر جب ہمارے ہاتھ میں عمران سیریز ہوتی ہے تو ہم سب خود کو چاق چوبند، توانا، پھرتیلا اور سمجھ دار ہی سمجھ رہے ہوتے ہیں، یہ سب ان تحریروں کے طلسم کی کرشمہ سازی ہے۔

سید اسد عادل: ہماری عمر کو دیکھتے ہوئے اب ہر کوئی آنٹی کی عمر کا بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے۔

اصفیہ ناز : جناب رشتوں میں عمر کا کیا دخل....! آنٹی ہیں تو اب ہم آپ کو کیا بتائیں، ہماری پھوپھی کی بیٹی کے بڑے بیٹے جو ہم سے عمر میں دس گیارہ سال بڑے ہیں ان کی ہم خالہ ہوئے، اور مزے کی بات یہ کہ ہم ان سے کہتے ہیں کہ ہمیں خالتی کہیے، کہتے بھی ہیں، تو بیٹا اسد صاحب یہ رشتے ہیں، رشتے، ویسے تو اب ہم نانی بھی ہیں۔

سید اسد عادل: رشتوں کا پھیر سمجھانے کے لیے بہت شکریہ۔۔۔ کمسن آنٹی۔

اصفیہ ناز : سوسال کی صبیحہ یاسمین ہوں یا تبسم حجازی ہوں....ہاہاہا.... کمال کر دیا ادا آپی آپ نے، اُس وقت ہم تھوڑی جلدی میں تھے تو ہنسنے کا موقع نہیں ملا تھا اس لیے اب ہنس رہے ہیں.... افففف۔

ادا علی : نہیں بخدا میں نے کسی فیمیل کی عمر نہیں بڑھائی، ہم سب تو کمسن بیٹیاں ہیں اپنے بابا کی، یہ تو ایڈیٹنگ میں کوئی کومارہ گیا ہے شاید۔

نعمان احمد اعوان: ادا علی، کمسن.... ہاں ایک لحاظ سے آپ کی بات درست ہے، بچہ چاہے 50-60 سال

کاھوا اپنے ماں باپ کے سامنے ہمیشہ کمسن بچہ ہی ہوتا ہے، آپ بھی اسی نوعیت کی کمسن بچی ہیں غالباً۔

ادا علی :اوہ، ارے.... ممم.... مطلب یہ کہ آپ نے بال کی کھال نکال لی، ایکسیلینٹ نعمان صاحب.... ابن صفی صاحب کے قاری کو ایسا ہی ہونا چاہیئے.... بات کو سمجھنے والا۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ماشاء اللہ، سچ کہوں تو عمران کے متعلق آپ کے خیالات پڑھ کر بہت خوشی ہوئی، آپ کا آئیڈیل حقیقتاً اپنی مثال آپ ہے، بہت خوب.... لیکن معاف کیجیے گا.... فریدی کا ذکر کم کرنے کی کوئی خاص وجہ؟

کیپٹن کولڈ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

احمد صفی : ادا، کیا اچھا مضمون لکھا ہے واہ۔ سب سے پہلے تو میں بے حد شکر گزار ہوں کہ آپ ابو کو اپنی دعاؤں میں شامل رکھتی ہیں اور ان کو ایصال ثواب کے ذریعے تحائف بھیجتی رہتی ہیں، اللہ آپ کو خوش رکھے اور بہترین جزا دے، یہ محبت کا بہترین اظہار ہے، اس گروپ میں جتنی دعائیں ان کو پہونچتی ہیں شائد اور کہیں سے نہ پہونچتی ہوں۔

آپ نے جس طرح اپنے ان سے تعارف کا حال بیان کیا ہے وہ یہ سمجھیے کہ ثقافت کا ایک حصہ بن گیا ہے، ایک انوکھی مگر حقیقی تصویر آپ نے کھینچی کہ شادی بیاہ کا گھر ہے، جوڑے باگے ٹانکے جارہے ہیں، مگر موسیقی کے بجائے سب محظوظ ہو کر ابن صفی کے جاسوسی ناول سُن رہے ہیں، ایسا یقیناً اور گھروں میں بھی ہوتا رہا ہو گا، شاید ہو بھی رہا ہو، ہمارے ایک دوست سے ان کی بیگم آج تک ناراض ہیں کہ ہنی مون پر ایک بیگ میں عمران سیریز کے ناول بھر کر لے گئے تھے (یہ الگ بات ہے کہ دونوں ہی نے پڑھے)۔ شادی کے دنوں میں بھی ان دونوں نے مطالعہ موقوف نہیں کیا تھا۔

آپ کی حسرت میرے دل کو چھو گئی کہ کاش آپ ان کی زندگی میں ان کے فن پارے پڑھ سکتیں یا یوں کہہ لیں کہ جب آپ ان کے فن پارے پڑھ رہی تھیں وہ حیات ہوتے، واقعی ان کی زندگی میں ان کی پرستار "بھتیجیاں" ان کو خطوط لکھا کرتی تھیں، کچھ تو ملاقات کو بھی چلی آیا کرتی تھیں، ان کا حال آپ نے مختلف پیشرسوں میں پڑھا ہو گا، ان میں سے اکثر نے ابو کے انتقال کے بعد بھی سب گھر

والوں سے رابطہ رکھا اور اپنی دعاؤں اور محبتوں سے نوازتی رہیں، ایسے ہی بہت سے خوش قسمت بھتیجے بھی تھے جو مسلسل رابطے میں رہتے تھے، کبھی موقع ملا تو چند ایسے خطوط آپ سب کو ضرور پڑھواؤں گا، مگر کہنے والی بات یہ ہے کہ ہمارے آپ کے لیے تو یہ بڑی بات ہے کہ ابو ہمارے درمیان ہمہ وقت موجود ہیں، کبھی کبھی آپ کو محسوس نہیں ہوتا کہ وہ ہمارے لہجے میں، ہم سے ہی بول رہے ہوں....! ان کے جملے، رہنمائی اور نصیحتیں ہمارے ساتھ ہی تو ہیں، تو دل ملول نہ کیجیے وہ یہیں ہیں اور ہم آپ خوش قسمت۔۔ بے حد دعائیں، جیئں خوش رہیں۔

ادا علی: آپ کا کمنٹ پڑھ کر میں سچ مچ گنگ رہ گئی ہوں، کیا کہوں، پر خلوص دعاؤں کے لیے شکریہ کہنا بھی بے معنی سا ہے، الفاظ کی کمی محسوس ہو رہی ہے مجھے، کیا لکھوں....! بس اتنا کہوں گی.... یہ اعزاز میرے لیے حاصلِ زیست ہے کہ صفی صاحب کے بیٹے نے بہ نفس نفیس میرے الفاظ کو پڑھا، سراہا اور مجھے اپنی دعا میں شامل کیا۔ اور میں اپنی سب کتابیں جہیز میں لے آئی ہوں۔۔ باقی جو رہ گئیں تھی وہ یہاں سے ڈاؤن لوڈ کر کے پڑھیں۔۔۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

یہ بات سچ ھے کہ کبھی ان سے ملے نہیں مگر ہمیشہ ایسا ہی لگا کہ وہ ہمارے ساتھ ہیں، بلکہ سچ تو یہ ہے کہ یہ جو فریدی اور عمران سے محبت ہے در اصل ابن صفی سے محبت ہے، ابن صفی بی اے کے دم چھلے کے ساتھ.... ان کا لکھی ہوئی ایک ایک بات، ایک ایک جملہ دل پہ نقش ہو کے رہ جاتا ہے۔

عالیہ چودھری

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ادا علی : بزرگوار.... السلام علیکم!

دست بستہ گزارش ہے کہ اگر آپ کی چنگیز خانی عینک مل گئی ہو تو قبلہ میری تحریر کا شین قاف درست کر دیجئے، کب سے منتظر ہوں آپ کی....

سید اسد عادل: موقع ہی نہیں مل رہا تھا آپ کی تحریر پڑھنے کا، ویسے یہ الگ بات ہے کہ ایڈیٹ کرتے ہوئے بیسیوں بار آپ کی تحریر پڑھی ہے، اس لیے تقریباً پوری تحریر حفظ ہو گئی ہے، کمال کی تحریر ہے.... لاجواب اور بے مثال۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

واہ ادا علی کمسن دوشیزہ آپ تو چھا گئیں، بہت خوبصورتی اور نپے تلے انداز میں آپ نے ابنِ صفی کی تحریروں کے محاسن بیان کئے اور ان کی حقیقی فین ہونے کا حق ادا کر دیا.... ویلڈن.... ابنِ صفی کے لیے اکثر میں بھی دعائے مغفرت کرتی ہوں اور آج کل تو حد سے زیادہ۔

لبنیٰ رضوان

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

محمد احسن: واہ واہ، بہت ہی عمدہ تحریر، بہت ہی پیارے انداز میں آپ نے اپنے جذبات و احساسات کا اظہار کیا، ویسے یہ بھی بتاتی جایئے کہ آپ نے کب میٹرک پاس کیا تھا اور کب ابن صفی کو پڑھنا شروع کیا تھا؟

کتنے سال پہلے؟ آپ نے جو ناولز کے کرداروں کے حوالے سے ہمیں ملنے والے سبق کی بات کی، میرے خیال میں آپ نے بہت ہی عمدہ تجزیہ پیش کیا ہے،

"جب بھی کوئی چیز اعتدال سے تجاوز کر جائے گی، حد سے زیادہ
بڑھ جائے گی وہ نقصانات و جرائم کا باعث بنے گی۔"

آپ کی دوسری بات سے بھی میں سو فیصد متفق ہوں کہ ابن صفی کے پڑھنے والے معاشرے کو بالکل الگ انداز میں دیکھتے ہیں اور مسائل کو گہرائی میں جا کر سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، اس کی سب سے بڑی مثال تو ابن صفی کے پرستاروں کی یہ تحاریر ہیں، جنہیں پڑھ کر اچھی طرح اندازہ ہو جاتا ہے کہ ابن صفی کا ہر پرستار کتنا عمدہ لکھ سکتا ہے....! ہر پرستار نے ایک الگ انداز میں ابن صفی کو خراج عقیدت پیش کیا ہے، آپ کا یہ جذبہ محبت سب سے شیادہ قابل ستائش ہے کہ آپ ابن صفی مرحوم کو اپنی دعاؤں میں بھی یاد رکھتی ہیں، اللہ مرحوم کے درجات بلند فرمائے، آمین ثم آمین۔

ادا علی : بہت بہت شکریہ کہ آپ نے میرے الفاظ پڑھے اور خیالات پسند کر کے تفصیلی کمنٹ کیا، ویسے آپ کو بتا دوں کہ کچھ معاملات میں راز راز ہی رہے تو بہتر ہے، ایکس ٹو کے راز کی طرح۔

محمد احسن : اصل میں آپ کو کمسن ماننے پر ہم تیار نہیں، اس بات کا انحصار اس بات پر ہے کہ کمسنی کی حد کہاں سے کہاں تک ہے، مطلب اگر کمسنی کی حد ایک سال سے لے کر چالیس سال تک ہے تب تو آپ

یقیناً کمسن ہیں۔ لبنیٰ رضوان بھی اپنے آپ کو کمسن کہلواتی تھیں، یہ مجھے بعد میں پتہ چلا کہ ان کے تو بیٹے عبداللہ کے لیے بھی لڑکی ڈھونڈی جا رہی ہے۔

ادا علی : خیر ابھی ادھر یہ نوبت نہیں آئی ہے، بچے پڑھ رہے ہیں اسکولز میں، ارے کمسن ماننے میں کیا جاتا ہے آپ کا....! ویسے کمسن نہ ماننے کی کوئی خاص وجہ تحریر میں ہی نظر آئی ہو گی شاید!....

محمد احسن : کمسن ماننے میں ہمارا کچھ نہیں جاتا، اگر آپ ہمیں اپنے سے کمسن تسلیم کر لیں تو ہم بھی آپ کو کمسن تسلیم کر لیں گے۔

ادا علی : آپ کس کی وکالت کر رہے ہیں ویسے.... ثاقب دادا کی؟

محمد احسن : اجی ہم خود اپنی ہی وکالت کر رہے ہیں اور وہ بھی ایڈوانس میں، آپ نے سب کو اپنا نانا دادا کہہ ڈالا تو ہم ایڈوانس میں ہی ان ہولناک قسم کے القاب سے بچنا چاہ رہے ہیں۔

ادا علی : بے فکر رہیں ہم آپ کے نام کی وجہ سے یہ احسان کر دیں گے کہ آپ کو اپنے سے چھوٹا ہی سمجھیں گے۔

محمد احسن : ارے واہ واہ، بہت خوشی ہوئی آپ کا کمنٹ پڑھ کر، اب ہم آپ کو کمسن، بلکہ بالکل ہی کمسن سمجھنے پر بھی تیار ہیں۔

لبنیٰ رضوان: احسن خدا کا خوف کھاؤ میرا بچہ اتنا چھوٹا سا اور اس کے لیے لڑکی بھی ڈھنڈوالی تم نے، در فٹے منہ باز نہ آنا اپنی سنپولی فطرت سے.... ہہہہ۔

ادا علی : اوہ سسٹر لبنیٰ، اگر یہ پوسٹ میں نے خود کی ہوتی تو ایڈٹ کر کے کمسن بیٹیوں میں آپ کا نام ضرور شامل کرتی، پھر یہ خود فٹے منہ رہ جاتے۔

محمد احسن : ابھی منگنی کروائیں گی عبداللہ کی تو کہیں جا کر بارہ پندرہ سال میں شادی بھی ہو جائے گی ناں۔

ادا علی : ایڈمن سے کہہ کر پوسٹ ایڈٹ کروالیں ان کا سیروں خون بڑھ جائے گا، انہیں آپ سے بھی زیادہ خود کو کمسن کہلوانے کا شوق ہے۔

لبنیٰ رضوان: انسان بن جاؤ، دو بچیوں کے ابا جی ہو کر بھی بچپنا نہیں گیا آخر کب بڑے ہو گے انکل۔

محمد احسن : جب آپ بڑی ہو نگی، اس کے ٹھیک دس سال بعد۔

ادا علی : اللہ کتنے کمسن ہیں احسان....! میں اور لبنیٰ تو ابھی پندرہ سال کے ہیں، تو آپ صرف...؟

محمد احسن : احسان نہیں احسن، جی اس حساب سے تو میں پانچ سال کا ہوں، آج کل دوسری جماعت میں پڑھ رہا ہوں اور گرمی کی چھٹیوں کا ہوم ورک لکھنا میرا مشغلہ ہے۔

ادا علی : اور سارا دن فیس بک پر گزار دیتے ہیں، خوب.... مار پڑنے والی ہے پھر تو۔

محمد احسن : جی ہاں، مار پڑے گی اور وہ بھی بیگم سے۔

ایمانے زاراشاہ: کمال کا مضمون.... بس میرے پاپا بھی یہی وعدہ کرتے رہے، پھر تنگ آ کر ہم نے خود ہی تلاش کر لیا۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ادا علی : اور جب میں نے پہلی بار وائی میل آئی ڈی بنائی تو اسکا پاسورڈ تھا.... عمران سیریز، اور میرا فیس بک کا پہلا پاسورڈ چالس ایک باون، اور آج تک یہی سلسلہ چلا آ رہا ہے، جو ناول پڑھتی ہوں وہی پاسورڈ بن جاتا ہے، جس کو بھی نیٹورک پرابلم ہو پاسورڈ میں ایکس ٹو ٹائپ کر کے میرا وائی فائی یوز کر سکتا ہے۔

ثاقب شیخ : یہ کیا بات ہوئی بھئی آپ نے خود ہی لکھا ہے.... اچھا اب جلدی سے پاسورڈ کی اسپیلنگ بتا دیں.... اور ہاں تو کیا اب اس کے لیے آدھار کارڈ اور راشن کارڈ کے ساتھ دو پاسپورٹ سائز فوٹو دو اسمائل بھیجنا پڑے گا؟

ادا علی : نہیں بس برتھ سرٹیفیکیٹ، جس سے گروپ واسیوں کو یقین آجائے کہ آپ ماشاءاللہ سو سال پرانے ہیں۔

احمد صفی : بھئی یہ کیا کیا آپ نے دوڈھائی سو کوششوں میں کوئی بھی آپ کا اکاؤنٹ ہیک کر لے گا، اب یہی حل ہے کہ ہجے ذرا بدل دیں ہر ناول کے نام کے۔

محمد مرتضیٰ : میں نے جب سب سے پہلے ای میل آئیڈی بنائی تھی وہ ابن صفی کے ہی نام پر تھی، اور تو اور اس کا پاسورڈ بھی ابن صفی تھا۔

ادا علی : بہت اچھا لگ رہا ہے اپنے پسندیدہ مصنف کے چاہنے والوں سے مل کر، بہت خوب، سب لوگ اسی طرح اپنے جذبات شئیر کرتے رہا کریں۔

طاہر جبران: آپ کا آرٹیکل میں نے کچھ ہی دیر پہلے پڑھا ہے، بہت اچھا لکھا ہے آپ نے، ایسے لگتا ہے جیسے کسی بہت تجربہ کار کالم نگار نے لکھا ہو، آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے جو ہر کسی میں نہیں ہوتی،

مبارک باد وصول کریں اتنا اچھا لکھنے پر۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

سب سے پہلے تو اسد کو مبارک کہ وہ پچاسی سال کے ہو گئے، ہہہہ بڑی لطیف بات کہہ دی، میں دانت نکالے بغیر نہ رہ سکا.... خیر اچھا لکھا ہے آپ نے بھی، اور کیا.... کچھ خانگی احوال، احساسات اور بالخصوص تجزیہ نگاری.... وہ بھی بمعہ حوالہ جات.... اس سے پتہ چلتا ہے کہ ابن صفی صاحب کی ہر کہانی کا مرکزی خیال آپ کو ازبر ہے، اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ ابن صفی کی تحریروں پہ کتنی گرپ رکھتی ہیں، بہرحال.... مرحوم کے حق میں جو آپ روزانہ دعا گو رہتی ہیں، ہماری بھی التجا ہے کہ باری تعالی انہیں شرف قبولیت بخشے.... آمین۔

اسماعیل بن محمد

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

گزشتہ مضامین کی طرح یہ بھی ایک بہترین تحریر ثابت ہوئی، بہت خوب لکھا آپ نے، ایڈیٹنگ کرتے وقت بار بار پڑھا، اب یہاں پھر سے پڑھ مزہ دوبالا ہو گیا، الفاظ کا چناؤ، مضمون کی بنت سب سے اہم چیز جو نظر آئی وہ بہترین اور سلیس اردو، یقیناً آپ نے ابن صفی کے ناولوں کا بڑی گہری نظر سے مطالعہ کیا ہے، ایسے کہ بعض جملے اور واقعات آپ کو ازبر ہو گئے ہیں، ابن صفی کی جو ایک سب سے خاص بات ہے وہ یہ کہ وہ اپنی قارئین کے ذہنوں پر ایک گہری چھاپ چھوڑ جاتے ہیں۔

اب تک کی تحریروں میں جو ایک خاص بات نظر آئی وہ یہ تھی کہ مضمون نگار کا تعلق خواہ کسی بھی عمر سے ہو اس کا لب لہجہ، زبان و بیان بالکل ہی منفرد ہوتا ہے، سب نے ایک سے بڑھ کر ایک تحریریں پیش کیں، اور ہر گزرتے دن کے ساتھ یہ سلسلہ مزید بہتر ہوتا جارہا ہے۔

کئی وجوہات کی بناپر میں وقت سے مضمون دیکھ کر اس پر رائے نہیں دے سکا جس کا مجھے دلی افسوس ہے، اور اب جب میں یہ کمنٹ لکھنے بیٹھا ہوں تو سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ کیا لکھوں، کیونکہ جو کچھ لکھنا تھا وہ سب پہلے ہی لکھا جاچکا ہے، میرے کہنے کے لیے تو کچھ بچا ہی نہیں۔

آپ نے جس طرح ابن صفی کے ناولوں کا جائزہ لیا اور اپنی رائے پیش کی اسے پڑھ کر ایسا محسوس ہوا کہ یہ سب تو ہم بھی سوچتے رہتے ہیں، لیکن الفاظ نہ ہونے کی وجہ سے اپنا مافی الضمیر بیان نہیں

کر پاتے، سچ کہوں تو آپ کی تحریر ہمارے احساسات کی ترجمانی کرتی ہوئی محسوس ہوئی، آپ کی لکھنے کی صلاحیت اس قدر نکھری ہوئی ہے کہ اس کا قد کچھ نکلتا ہوا سا محسوس ہوتا ہے، اور بلاشبہ یہ ابن صفی کے ناولوں کا فیضان ہے۔

ابن صفی نے ہمارے ذہنوں کی جس طرح تربیت کی ہے وہ ہمارے لیے آئندہ بھی مشعل راہ ہو گی، فریدی کی سنجیدہ طبیعت عمران کا کھلنڈرا پن، ہمیں بیک وقت بہت کچھ سکھاتا ہے، یہ دونوں ہی کردار خود ابن صفی کی شخصیت کے دو پہلو ہیں۔

تحریر کے تعلق سے اتنا ضرور کہوں گا کہ اپنی تحریری صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے آئندہ بھی اس محفل میں کچھ نہ کچھ ضرور پیش کرتی رہیں، ہمیں خوشی ہو گی۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے ابن صفی کے لیے دعائے مغفرت کرتا ہوں کہ یا اللہ ان کو اپنے جوار رحمت میں رکھے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

سید اسد عادل

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

رانا ابو بکر :بہت اچھا تبصرہ مگر 100 سال عمر....!!افففف....اب تو ہم احترام کریں گے بزرگوں کا، سید اسد عادل دادا جان ہمارے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیر دیں....نوازش ہو گی۔

سید اسد عادل: دست شفقت، اگر ہم نے پھیر دیا تو، حجام کی روزی روٹی کا کیا ہو گا؟

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

انتہائی لاجواب، حرف حرف سے متفق، میں خود عمران کے سحر میں بری طرح گرفتار ہوں، بہت کچھ سیکھا ان ناولز سے، باقی آپ کا ایصال ثواب والا طریقہ بہترین ہے، میں بھی اسے اپناوں گا۔

علی عمران

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون نمبر 18

اور جام آج بھی چھلک رہا ہے

محمد زبیر

کہتے ہیں جاسوس دوہری زندگی گزارتا ہے، یہاں تک کہ اُس کے گھر والے بھی اصلیت سے ناواقف ہوتے ہیں، اور یہی خاصیت کسی بھی اچھے جاسوس کی کامیابی کا راز ہوتی ہے۔

اِبنِ صفی 1928 کو پیدا ہوئے، اور کئی ناولوں سے پتہ چلتا ہے کہ علی عمران کی پیدائش کا بھی یہی سال ہے، عمران کے گھر والے اور آس پاس کے لوگ یہی سمجھتے تھے کہ عمران کا پیشہ بلیک میلنگ ہے، کیا خبر ابن صفی صاحب بھی ایک منجھے ہوئے جاسوس رہے ہوں اور آس پاس کے لوگوں کو خبر تک نہ ہو، کیونکہ ان کے ناول پڑھ کر ہر گز یقین نہیں ہوتا کہ یہ سب ناول ایک کمرے میں بیٹھ کر لکھے گئے ہیں، جبکہ اُس زمانے میں انٹرنیٹ جیسی سہولیات بھی دستیاب نہیں تھیں۔

ایک شخص کتنا پڑھ سکتا ہے....! آج لوگ اٹلی، جنوبی امریکہ، تنزانیہ وغیرہ کے وہ مقام دیکھ کر حیران ہوتے ہیں جن کا ذکر ابن صفی صاحب نے اپنے ناولوں میں کیا ہے، سوچ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ کیسے کوئی شخص بنا دیکھے ہو بہو ان جگہوں کا لفظوں میں نقشہ کھینچ سکتا ہے....!

کیا خبر ابن صفی صاحب صبح یہ کہہ کر گھر سے نکلتے ہوں کہ کاتب کی طرف جا رہا ہوں اور جنوبی امریکہ فلائی کر جاتے ہوں، پھر شام تک مشن مکمل کر کے واپس آجاتے ہوں اور ساتھ ہی اگلے ناول میں جنوبی امریکہ کا نقشہ کھینچ دیتے ہوں، بہر حال یہ تو تھا ایک مفروضہ، لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ ہم نے ابن صفی صاحب کے ناولوں کے ذریعے اُن جہانوں کی سیر کی ہے جو ایک خواب سا معلوم ہوتا ہے۔

ہوٹلوں، نائٹ کلبوں کی زندگی جِس طرح ان کے ناولوں میں بیان کی گئی ہے کہ کیسے کلبوں میں اُٹھا بیٹھا جاتا ہے، کونسا سوٹ پہن کر جانا چاہئے، کیسے بیٹھنا چاہئے، کیسے بات چیت کرنا چاہئے، ویٹروں سے کیسے سلوک کرنا چاہئے، یہ سب ایک عجوبہ تھا، خاندانی رکھ رکھاؤ کیا ہوتا ہے....! عمران سیریز کے 120 ناول اُٹھا کر دیکھ لیں ایک بار بھی رحمان صاحب، اماں بی اور سر سلطان آپ کو عمران کے فلیٹ میں نظر نہیں آئیں گے۔ کیوں؟... یہی خاندانی رکھ رکھاؤ اور حفظ مراتب ہوتا ہے۔

رہی بات عمران جیسے کردار کی تو وہ تو بے ہی کامیاب جاسوس اور جاسوس ہر ماحول میں رچ بس جاتا ہے، یہاں ایک ناول یاد آرہا ہے جس میں عمران اور صفدر ایسے علاقے سے گزر رہے تھے جہاں بھانت بھانت کی بدبو تھی، ان دونوں کا حلیہ اُس علاقے کی مناسبت سے تھا، صفدر سے بدبو برداشت نہیں ہو رہی تھی، لہٰذا وہ رومال سے ناک بند کرنا چاہ ہی رہا تھا کہ عمران اُسے ایسا کرنے سے منع کر دیتا ہے۔

ابن صفی صاحب کے ناول چوگنی قیمت پر بلیک میں بک رہے ہوتے تھے لیکن درویش صفت انسان نے کبھی اِس کا فائدہ نہیں اُٹھایا۔

"ڈھونڈو گے اگر ملکوں ملکوں
ملنے کے نہیں نایاب ہیں ہم"

جب تک دنیا میں اُردو پڑھی اور سمجھی جائے گی ابن صفی صاحب بھی زندہ رہیں گے۔

"کیا سمجھتے ہو جام خالی ہے
پھر چھلکنے لگے سبو آؤ"

اور جام آج بھی چھلک رہا ہے۔

☆☆☆☆☆

تبصرے

بالکل جام آج بھی چھلک رہا ہے، اور ابن صفی تا قیامت اپنے قارئین کے دلوں میں زندہ و تابندہ رہیں گے۔ یہی تو انفرادیت ہے ابن صفی کی، جہاں دوسروں کی پہنچ ختم ہو جاتی ہے وہاں سے ان کی ابتداء ہوتی ہے۔

کوثر اسلام

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

زبردست.... سچ کہا آپ نے، بالکل ایسا ہی لگتا ہے جیسے انہوں نے وہ مقامات دیکھ کر منظر نگاری کی ہو، بلکہ ان مناظر کو پڑھنے کے بعد تو قاری کو بھی یہی محسوس ہوتا ہے کہ اس نے بھی وہ مقامات خود اپنی نگاہوں سے دیکھے ہیں.... لاجواب تحریر۔

ادا علی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

سید فہد حسینی: بہت خوب.... تحریر پر سب سے پہلا کمنٹ محمد زبیر صاحب کا آیا، مختصراً بہت اہم باتیں کہہ گئے محمد زبیر صاحب، اور وہی خاص بات جو ساری ہی تحاریر میں نظر آئی اس میں بھی ہے۔
ابن صفی صاحب کے سب مختلف ناولز کی طرح یہ مختصر تحریر بھی ایک نئے انداز سے پیش کی گئی ہے، یعنی کچھ نیا پن اس میں بھی ہے، بہت عمدہ۔
شاید عمران سیریز ہی آپ نے ابھی پڑھی ہے، یہ بات تو واقعی درست ہے کہ ابن صفی صاحب گھر بیٹھے اتنی بہترین معلومات رکھتے تھے جیسا کہ اٹلی، تنزانیہ، جنوبی امریکہ وغیرہ کا حوالہ دیا گیا، اسی طرح سنا ہے کہ ابن صفی صاحب کے ایک فرزند اٹلی میں مقیم تھے (معذرت کہ ان کا نام یاد نہیں رہا، شاید ایثار صفی مرحوم تھے) عمران سیریز کے ایک ناول میں ابن صفی صاحب نے اٹلی کا جو منظر پیش کیا تو ابن صفی صاحب کے فرزند یہ ناول پڑھ کر حیرت زدہ رہ گئے کیونکہ یہ ویسا ہی منظر تھا جیسا کہ حقیقت میں اٹلی کا ہے، حالانکہ نہ کبھی ابن صفی صاحب سے انہوں نے ذکر کیا نہ کبھی ابن صفی صاحب اٹلی گئے، نہ انٹرنیٹ کا جدید دور تھا، نہ ٹیلیفون سسٹم اتنا خاص تھا، نہ موبائل تھے، نہ اور کوئی کمیونیکیشن سسٹم تھا۔

کس طرح ابن صفی صاحب کے پاس معلومات کا خزانہ تھا، آج کل تو ذہن کا استعمال ہی نہیں ہو رہا، فریدی، عمران و حمید کس طرح اپنے ذہن کا استعمال کرتے تھے، سارا کمال ذہانت کا ہے، ابن صفی صاحب نے ذہانت کو بہترین طریقے سے پیش کیا۔

شاید بہت کم جاسوسی ادب لکھنے والوں نے ایسی ذہانت کا مظاہرہ کیا ہو گا، آج کل جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ جاسوسی ادب لکھتے ہیں ان کی کہانیوں میں کہیں ایسی ذہانت دیکھنے کو نہیں ملی، مجھے بھی بہت زیادہ لمبی تحاریر پسند نہیں مگر یہاں جتنی بھی تحریریں پیش کی گئیں، چاہے طویل ہوں یا مختصر سب ہی اپنی مثال آپ ہیں۔

ایک عمدہ تحریر لکھنے پر مبارکباد قبول کیجیے، کوشش کریں کہ فریدی حمید کو بھی پڑھ سکیں، کمنٹ لکھنا تو میں نے اس وقت شروع کیا تھا جب محمد زبیر صاحب نے پہلا کمنٹ کیا تھا، بجلی آنے جانے والا مسئلہ تو سب جانتے ہیں لگا رہتا ہے، لکھنے کا کام جاری رکھیں اور ابن صفی صاحب کو پڑھتے رہا کریں، اللہ کامیابی عطا فرمائے آپ کو اور ابن صفی صاحب کے درجات بلند فرمائے، ابن صفی صاحب کے لیے سب درود شریف کے ساتھ الحمد شریف اور تین بار سورۃ احد کا نذرانہ پیش کریں۔

محمد زبیر : جاسوسی دنیا کا ذکر نہ کرنے کی معذرت قبول کریں، میں 21 سال سے ابن صفی صاحب کو پڑھ رہا ہوں لیکن نہ جانے جاسوسی دنیا کا ذکر کیسے رہ گیا، باقی منفرد تو بات یہ ہے کہ باقی لوگ ہر پہلو پر لکھ چکے تھے اِس لیے سوچا کہ کچھ نیا لکھا جائے۔

سید فہد حسینی : کوئی بات نہیں.... آپ کی تحریر بہت عمدہ ہے.... ماشااللہ۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ایسا ممکن نہیں ہے، اللہ نے انسان کے ذہن کو اس سے بھی بہتر بنایا ہے، اگر وہ چاہے بند کمرے میں بیٹھے بیٹھے دنیا کے نقشے کھینچ سکتا ہے، بس اس کے لیے وسیع مطالعہ کی ضرورت ہوتی ہے، ویسے آپ کا لکھا ہوا آرٹیکل بہت اچھا ہے۔

ڈاکٹر مختار عالم ثاقب

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

واہ بھئی.... کیا بات کہہ دی.... یعنی ابن صفی اور جاسوس.... ویسے تو کسی زمانے میں ہمیں بھی

کچھ ایسا ہی محسوس ہونے لگا تھا کہ شاید ابن صفی بھی جاسوس رہے ہوں گے، تبھی تو ان کے دماغ میں اتنے نادر خیالات آتے تھے۔ بہت شاندار مضمون، ہے پڑھ کر مزہ آگیا...اپنے انداز کا الگ ہی لگا۔

سید اسد عادل

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

خوب....بہت اچھا لکھا، جاسوس والی بات پڑھ کر تو روئیں کھڑے ہو گئے، پتا نہیں خوشی سے یا....! ہمیں لگتا ہے مطالعہ بہت عمدہ چیز ہے، ابن صفی صاحب بھی مطالعہ کے شوقین تھے، اسی لیے وہ دنیا بھر کے ملکوں کی خصوصیات کو اپنے پر اثر طلسمی لفظوں میں اتنی آسانی سے بیان کر دیتے تھے۔

اصفیہ ناز

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ماشاء اللہ... مختصر سی تحریر میں آپ نے بہت دلچسپ باتیں بتائیں، خاص کر جاسوسی والی بات تو کمال کی تھی۔

کیپٹن کولڈ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت خوب....واقعی یہ وہ جام ہے جس کے نشے میں ہم سبھی بدمست ہیں اور اسی ترنگ میں ایسی ایسی تحاریر و مضامین وجود میں آرہے ہیں کہ جن کا جواب نہیں۔

عبداللہ احمد حسن

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت خوب محمد زبیر صاحب....یہ سچ مچ بڑی حیرت کی بات ہے کہ ابن صفی نے گھر بیٹھے اپنے قارئین کو دنیا بھر کی سیر کرائی ہے۔

تبسم حجازی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت زبردست....کیا ماہرانہ و شاعرانہ انداز ہے، میں نے صرف یہ دیکھنے کیلیے نوٹیفکیشن کھولا تھا کہ کس کی تحریر بھیجی گئی ہے، مگر عنوان نے اپنی طرف کھینچ لیا، اور میں ایک ہی بار میں پوری پوسٹ پڑھ

گیا۔

عنوان کی انفرادیت کا حق ادا کیا گیا ہے، اور "جہان خواب" جس کا ذکر ہم سبھی کرتے ہیں اسے بیان کرنے کا انداز مجھے بہت پسند آیا۔

واقعی یہ سبو تب تک چھلکتا رہے گا جب تک شرابِ اردو پی جاتی رہے گی، اس اسلوب سے میرا جی خوش ہو گیا.... بہت خوب ماشاء اللہ۔

معوذ سید

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ملک فرخ : پہلی دفعہ کوئی تبصرہ پڑھ کر بہت افسوس ہوا.... یار زبیر بھائی.... اسٹارٹنگ دیکھ کر لگا بہت لمبا مضمون ہو گا.... سماں بھی خوب بندھا مگر یہ کیا مضمون تو شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گیا.... ابھی تو مزید کی لگن لگی تھی..... شاید بزی ہوں آپ مگر ہمیں کیوں تشنہ چھوڑ گئے.....! بہر حال بہت بہت شکریہ.... میرے الفاظ کا برا مت مانیے گا۔

محمد زبیر : دراصل لیٹ ہو گیا تھا، یعنی جو خاکہ ذہن میں بنا تھا وہ کافی لمبا تھا لیکن اُس میں سے بہت کچھ دوسرے بیان کر چکے تھے اِس لیے مختصر کرنا پڑا اور نہ بوریت ہوتی پڑھتے ہوئے۔

ادا علی : یہ تو نہ کہیں کہ بوریت ہوئی، ہر کسی کا اپنا الگ انداز ہوتا ہے، مضمون میں تشنگی رہی چھلکنے کی۔

ملک فرخ: ہاہاہا... خوب لطیفہ رہا بور... اور اس موضوع پر....! بھیا.... بھول گئے کیا....! تین سال سے ابن صفی صاحب پر اتنی بحثیں، اتنے جذبے، اتنے خراج تحسین پیش ہو رہے ہیں....لوگ آئے جا رہے ہیں مگر کبھی دیکھا کسی کو جاتے....! نہیں ناں.... تو بھیا اگر ممکن ہو تو کمنٹس میں ہی اس کو مکمل کر دو۔

محمد زبیر : چلو وعدہ رہا جلد ہی دوبارہ لکھوں گا، خاکے کے مطابق، ویسے بھی ابن صفی صاحب کو یاد کرنے کے لیے کسی خاص موقع کی ضرورت ہر گز نہیں ہے، بوریت سے مراد یہ تھی کہ دوسروں کی تحریروں سے ملتا جلتا ہوتا، لیکن وعدہ رہا جلد ہی لکھوں گا۔

ملک فرخ : شکریہ انتظار رہے گا.... مجھے یقین ہے جیسے آغاز عمدہ ہے مضمون تو اور بھی اعلیٰ ہو گا۔

سید اسد عادل: یہ بات سچ ہے، آپ نے عنوان کے ساتھ ناانصافی کی ہے.... ارے اس عنوان پر تو دو ڈھائی سو پیج کی کتاب بھی لکھی جا سکتی تھی.... خیر جلد ہی اس پر بھرپور طریقہ سے لکھ کر ہماری تشنہ لبی کو

اس جام سے سیر اب کیجیے.... بہت نوازش۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

آپ کی بات نے سوچ میں ڈال دیا ہو سکتا ہے سچ مچ وہ کوئی جاسوس ہی ہوں۔

عبدالعزیز لاسی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

محمد احسن: بہت خوب جناب.... ویسے میں ذہن پر بہت زیادہ زور دے کر اس ناول کا نام سوچنے کی کوشش کر رہا ہوں جس کا تذکرہ آپ نے کیا، جس میں عمران اور صفدر مزدوروں کے بھیس میں گھوم رہے ہوتے ہیں۔

ایمانے زاراشاہ: کبھی کبھی مجھے بھی یہی لگتا ہے، آخر کوئی شخص اتنا شاندار کیسے لکھ سکتا ہے، سب سے الگ ہٹ کر، بہت خوب.... بہت اچھی تحریر ہے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

زبیر صاحب آپ تو چھپے رستم نکلے بلکہ رستم زماں.... آپ کی شخصیت کا یہ مخفی پہلو جو آج عیاں ہوا ہے ہمیں تو حیراں کر گیا ہے.... یعنی سترہ سال بعد ایک نئے زبیر سے ملاقات ہوئی۔

محمد مجتبیٰ خرم رانا

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اتنا مختصر....! بہر حال غنیمت ہے، اور ہاں، حفظ مراتب کی خوب رہی، بلکہ توجہ دلائی آپ نے، نیز مفروضہ بھی خوب گھڑا.... آہا، ابن صفی اور جاسوس....! بات میں کچھ لطف ہے.... یہاں ایک واقعے کی طرف اشارہ کروں گا۔

ایک دفعہ مرحوم جاسوسی کا شغل فرما بھی چکے ہیں، لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ مرحوم کے رشتہ دار صاحب ملزوم ٹھہرے.... اس کے بعد ابن صفی صاحب نے جاسوسی سے توبہ کر لی.... تاہم اگر ان کی کہانیوں کو مد نظر رکھا جائے تو آپ کا مفروضہ بے وزن بھی نہیں۔

اسماعیل بن محمد

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

احمد صفی: دیر سے مضمون پڑھا.... کل چوبیس جولائی کا دن ایسے گزرا کہ اللہ کسی کا نہ گزارے.... لاہور کا دھماکہ ہمارے آفس سے دو سو گز کی دوری پر ہوا اور بارہویں منزل سے تمام منظر ایسا واضح تھا کہ الامان الحفیظ.... سڑک پر آگ و خون کے منظر نے باقی دن کسی کام کا نہ چھوڑا.... ایک پژمردگی کا عالم تھا، اللہ اس سانحے میں رحلت پانے والوں کو اپنی رحمت کے سائے میں لے لے اور زخمیوں کو جلد شفایاب کرے آمین۔

آج ابھی اس مضمون کو پڑھا تو طبیعت بحال ہو گئی.... بھائی زبیر آپ نے ایسا نقشہ کھینچا کہ ایک لمحے کو تو میں بھی سوچ میں پڑ گیا کہ کہیں واقعی ایسا ہی نہ ہو جیسا آپ نے لکھا ہے.... آپ کو شاید یقین نہ آئے لیکن جب وہ فردوس کالونی میں اکمل صاحب کو مسودہ دینے نکلتے تھے تو امی سے یہی کہتے ہوئے جاتے تھے "کاتب کی طرف جا رہا ہوں۔" اس جملے نے رونگٹے کھڑے کر دیئے بھیا۔

ابو کی جغرافیائی معلومات بہت گہری تھیں.... اور ان کی چارپائی انہیں تمام جہانوں کی سیر کرا دیتی تھی، وہ ہم سب کے لیے اس کی منظر کشی کر دیتے تھے، اس وقت بھی میرا ایک بچپن کا دوست جھیل کومو پر موجود اٹلی والا کارنامہ یاد کر رہا ہے اور تصویریں وہاٹس ایپ کر رہا ہے، مقامات کا تو خیر کوئی بھی اٹلس پڑھ کر تذکرہ لکھ سکتا ہے، مگر ان مقامات پر لوگوں کے مزاج، عادات، رسوم، رواج اور ثقافت کا مستند بیان بغیر وہاں گئے ہوئے کر دینا بعید از قیاس اور حیرت انگیز ہے، آپ نے درست نشاندہی کی، مجھے مضمون پڑھ کر بہت مزہ آیا.... جئیں خوش رہیں۔

محمد زبیر: اللہ سانحہ لاہور کے متاثرین کو صبر دے آمین.... سر آپ نے اِس حقیر سی تحریر کو قابل سمجھا، میرے لیے آج گویا عید کا دن ہے، بہت شکریہ، بقول چچا غالب ؎

"نغمہ ہو جاتا ہے واں گر نالہ میرا جائے ہے"

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

واقعی یہ کتنے کمال کی بات ہے کہ ان جگھوں پر جائے بغیر ایسا نقشہ کھینچنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں، اور نقشہ بھی ایسا کہ قاری سوچنے پر مجبور ہو جائے کہ ضرور وہاں کچھ عرصہ قیام کیا ہو گا.... مختصر مگر پر اثر تحریر۔

لبنیٰ رضوان

مضمون نمبر 19

میرے والد، میرے استاد

ابرار احمد صفی

اب تک کی تحریروں کہ مطالعے سے یہ اندازہ ہوا کہ نئی نسل مطالعے کی شوقین ہے اور اچھی تحریروں کی تلاش میں سر گرداں ہے، بس اک راہ دکھانے والا ہونا چاہئے، اب یہ راہ گھر کے کس فرد کی طرف سے بتائی اور سجھائی جائے یا پھر اس کو وہ ماحول میسر آجائے جہاں مطالعے کا رجحان ہو۔

ہاں تو کہہ رہا تھا کہ عادل میاں نے رابطہ کیا اور اس ایونٹ کے شروع کرنے کی نوید دی اور ساتھ میں کچھ لکھنے کی فرمائش بھی کر دی، لکھنا ہمارے لیے ہمیشہ ہی سے کارِ محال رہا ہے، اب یہ فرمائش میرے لیے جاڑے کا بخار ثابت ہوئی، اس پر سونے پہ سہاگہ یہ کہ موضوع بھی دے دیا، "میرے والد، میرے استاد"

یہ دیکھ کر بچپن سے لے کر ابو کی وفات تک کا عرصہ نظروں میں گھوم گیا، ویسے تو والد کی ہر بات ہی ایک درس ہوتی ہے مگر اب ان باتوں کا تجزیہ کون کرتا ہے کہ سبق کیا ہے جب تک اولاد باشعور نہ ہو جائے۔

ویسے تو کبھی ایسا موقع نہیں آیا کہ وہ ایک والد کا کردار ادا کرتے، سامنے بٹھا کر زرا کڑک دار لہجے میں کہتے کہ "میاں ہوش کے ناخن لیں، یہ کیا حرکتیں جاری و ساری ہیں"، انھوں نے ہمیشہ ہم سب کے ساتھ ایک مشفقانہ اور دوستانہ رویہ روا رکھا، ہر قسم کے موضوع اور مسائل پہ گفتگو کی، بعض وقت ہماری والدہ ہم لوگوں کی گفتگو سن کر دبے لہجے میں کہتیں کہ آپ کیوں ان کو بگاڑ رہے ہیں...! جواب ہمیشہ یہی سنا کہ باہر سے کہیں غلط معلومات ان کو حاصل ہوں اس سے بہتر یہی ہے کہ میں ان سے کھل کے گفتگو کروں۔

ہمارے موضوعات میں مذہب، معاشرت، فلسفہ اور سیاست کے ساتھ ساتھ انگلش اور اردو فلموں پہ سیر حاصل تبصرہ بھی شامل ہوتا تھا، ہمیں یاد ہے کہ جب جیمز بانڈ کی فلمیں نوعمروں کہ لیے شجر ممنوعہ ہوتیں تھیں ہم وہ ساری فلمیں اپنے والد کے ساتھ دیکھتے، وہ ٹکٹوں کی بکنگ بھی ہم کو ہی کرنے

کے لیے کہتے تھے، ہمارے کزن ہماری خوش قسمتی پہ نازاں وحیراں ہوا کرتے تھے مگر بعد میں سمجھ آیا کہ یہ فلمیں ہمارے لیے دانہ گندم کبھی بھی ثابت نا ہو سکیں کہ جس کو کھا کر آدم کو جنت سے بے دخل ہونا پڑتا۔

ان فلموں کی حقیقت بے وقعت ہو چکی تھی اور وہ فلمیں جو کہ دوسرے دانت کچکچا کر دیکھا کرتے تھے ہمارے لیے باعث جماہی ہوتی تھیں، ہمیں یاد ہے کہ ایک زمانہ میں جب "ہیر الڈ رابنس" صرف بالغان کا مصنف ہوتا تھا، ہم اور ہمارے والد ان ناولوں کی باری لگاتے تھے اور اس طرح یہ چیپٹر بھی ہمارے لیے بے وقعت ہو گیا، تو یہ تھی ان کی استادی۔

مصوری ہو یا کیلی گرافی انہوں نے ہر میدان میں رہنمائی اور حوصلہ افزائی کی، بہت سی باریکیاں اور فنی پہلو ہم پہ اجاگر کئے، آج ہماری صاف ستھری لکھائی اور مصوری ان ہی کی دین ہے، یہی نہیں بلکہ گھر پر آنے تمام آرٹسٹوں اور مصوروں کو ہماری بنائی تصاویر دکھاتے اور ان سے بھی رائے اور مشورہ دلاتے۔

والد صاحب ایک کشادہ ذہن اور دوسرے کی رائے سننے والی شخصیت تھے، اس سلسلہ کا ایک واقعہ جو مجھے یاد آرہا ہے جو یہاں تذکرہ کرنا ضروری ہے تاکہ قارئین کو بھی اس بات کا اندازہ ہو جائے۔

یہ بات اس وقت کی تھی کہ جب میٹرک کی چھٹیاں ہو چکی تھیں اور جو کہ بہت طویل ہوتی تھیں، عیاشی ہی عیاشی تھی، طرح طرح کی ایکٹیو ٹیز کی جاتی تھیں، اسی میں ایک یہ تھی کہ محلہ کے ایک معمر دودھ فروش کی شادی ہم لڑکوں نے ایک انجمن کے سلسلے طے کرادی اور شادی کا دن مقرر ہو گیا۔

روزانہ شام کو ہم سب لڑکے ڈھول لے کر اس معمر دولہے کو بیچ میں بٹھا کر اس کے گرد بھنگڑا ڈالا کرتے تھے، بس پھر ایک دن غضب ہو گیا والد صاحب کہیں سے واپس آرہے تھے اور انہوں ہم کو بھی وہیں رقص کرتے دیکھ لیا، ڈرائیور نے ازراہِ وفاداری ہارن بھی دیا کہ ہم سن لیں اور ادھر اُدھر ہو جائیں مگر جو ہونا تھا سو ہو گیا، جب رات کے کھانے کے لیے بلاوا آیا تو بڑے بھائی ایثار مرحوم نے چپکے سے کان میں پھسپھسایا کہ "بچو آج تیری خیر نہیں، ابو نے دیکھ لیا ہے"۔

کمرے میں داخل ہوئے تو پوچھا کہ "یہ کیا حرکت ہے شریفوں کی" پتہ نہیں کیوں ہمارے منہ سے یہی نکلا۔ "شریف ہیں جبھی خود ناچ لیے ورنہ کیا کسی کو نچوا کر دیکھتے"، بس جانئے کہ سب کو سانپ

سونگھ گیا، سب تیار کہ ابھی ایک کڑا کے دار دھماکہ ہو گا کنپٹی کے نیچے، مگر ایسا نہ ہوا، ہلکی آواز میں یہ سنائی دیا کہ "صحیح، مگر سڑک پہ ذرا گاڑیوں کا دھیان رکھنا"۔

تو یہ مثال ہے ان کی کشادہ دلی وسیع الذہنی کی ۔ایک ایک بات لکھنا شروع کریں تو دفتر کے دفتر جمع ہو سکتے ہیں۔

ابو شکار کے شوقین تھے، ان کی اپنی دو بندوقیں تھیں، ایک اک نالی اور دوسری دو نالی، ایک برٹش اور دوسری رشین، ایک جرمن میڈ ڈائنا ایرگن بھی تھی، جو کہ بعد میں ہمارے ہاتھ لگی، ان کی صفائی اور دیکھ بھال ہمارے ذمہ ہوئی تو بندوقوں کے بارے اپنی وسیع معلومات کا خزانہ ہم پہ برسا دیا۔

جب کچھ اور بڑے ہوئے تو پبلیکیشن میں اپنے ساتھ رکھا اور اس کے اسرار و رموز سے واقف کرا دیا، تیز رفتار مطالعہ کی عادت بھی ان ہی کی دین ہے اور ہر چیز جو لکھی ہو پڑھ جاؤ کا اصول بنوا دیا، اخبار میں سرخی سے لے کر زندہ طلسمات کا اشتہار تک ہر چیز اور ان کے درمیان چھپنے والی ہر سطر۔

تو میاں عادل اور جملہ قارئین !

کہاں تک سنو گے کہاں تک سناؤں، یار زندہ صحبت باقی، پھر ملیں گے اور ہاں! ان محفلوں کو یادوں اور تذکروں سے سجائے رکھنا، اللہ تم سب کو اور جملہ منتظمین کو خوش رکھے۔

تبصرے

عنوان تو میرے والد میرے استاد ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ ابن صفی نہ جانے کتنے ہی نوجوانوں کے استاد رہے ہیں، ان کے ناولوں میں تفریح کے ساتھ نوجوان نسل کی تربیت بھی ہوتی ہے۔

مہر ماہ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

زہے نصیب کہ آج ہم ابن صفی کے صاحب زادے کی تحریر پڑھ رہے ہیں، بہت خوبصورت شخصیت تھی ان کی اور آج ان کی ذاتی زندگی سے واقف ہو کے بھی خوشی ہوئی.... اللہ ان کے درجات بلند فرمائے، سورۃ فاتحہ کی اپیل آپ سب سے.... سلامتی ہو۔

عالیہ چوہدری

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت شکریہ، ہمارے محبوب ترین مصنف کی زندگی کے ان چھوئے پہلوؤں کو اجاگر کرنے لیے، عموماً بہت سی نامی گرامی شخصیتیں اپنی ذاتی زندگی میں اتنی ہی خوبصورت نہیں ہوتیں جتنا کہ اپنی تحریروں میں نظر آتی ہیں، لیکن ابن صفی صاحب کا ظاہر و باطن بالکل ایک جیسا نظر آتا ہے۔

تبسم حجازی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ادا علی : سحر انگیز.... مجھے لگا میں نے بھی پیٹنی والے کمرے میں جھانک کر وہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا.... بہت خوبصورت.... اور ایک لمحے کو ایسا لگا جیسے ابن صفی صاحب سے ملاقات ہو گئی، سچ میں ایسا ہی ہونا چاہئے، میرے والد کا بھی کافی حد تک یہی طریقہ ہے، کیونکہ میرے بابا بھی تو ان کے شاگرد رہے ہیں۔

طاہر جبران: السلام علیکم.... ادا علی صاحبہ آپ کے والد محترم کون ہیں؟

ادا علی : ابن صفی صاحب کے قاری.... سب نے ان سے بہت کچھ سیکھا۔

طاہر جبران: بہت شکریہ بتانے کے لیے، وہ گھر بھی بڑے مزے کے ہوتے ہیں جہاں والدین بھی شوق

سے کتابیں پڑھتے ہیں اور بچوں کو بھی دیتے ہیں.... ہماری ایسی قسمت کہاں؟

ادا علی : مجھے تو بابا نے ہی ابن صفی صاحب سے ملوایا عمران سیریز کے ذریعہ۔

طاہر جبران: ہمارے گھر میں ناولز پڑھنے کی اجازت نہیں، چھپ کر پڑھنے پڑھتے ہیں۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت اعلیٰ اور کمال کی تحریر ہے، جتنی تعریف کی جائے کم ہے، ویسے تو جناب احمد صفی صاحب کی بھی اپنے والد صاحب کے بارے میں تحریریں پڑھی ہیں، لیکن اس طرح کی تحریر پہلی بار پڑھ رہا ہوں۔

بہت ہی عمدہ لکھا آپ نے، تحریر کا موضوع ہی بہت زبردست ہے، ایک ایک لفظ بہت دلچسپی سے پڑھا، آپ نے جس طرح اپنے والد صاحب کی تربیت کے بارے میں لکھا اور جس طرح ان کا آپ کے ساتھ گفتگو کرنے کا انداز تھا وہ واقعی بہت زبردست تھا، یقیناً وہ آپ کے والد اور روحانی استاد دونوں تھے، اتنی اچھی اور شاندار تحریر لکھنے کے لیے بہت شکریہ۔

طاہر جبران

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اب تک کی تمام پوسٹوں میں یہ واحد پوسٹ ہے جِس پر تبصرہ کرنے کے لیے الفاظ نہیں، بس یہ ہی کہہ سکتے ہیں کہ بُہت الگ انداز کی تحریر ہے، یُوں لگا کہ ابنِ صفی صاحب کو اپنی آنکھوں کے سامنے یہ سب کہتے اور کرتے دیکھ رہے ہوں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ ابرار صاحب اپنے عظیم والد کے حوالے سے اپنی یادوں میں ہم سب کو بھی وقتاً فوقتاً شریک کرتے رہا کریں۔

کرن صدیقی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

میں آپ کو اور آپ کے بھائی جناب احمد صفی صاحب کو ایک خوش قسمت ترین انسان سمجھتا ہوں کہ آپ نے پیدا ہوتے ہی ایک عظیم انسان کی محبت اور تربیت حاصل کی، آپ نے اپنی زندگی کے بہت سے سال ان کے ساتھ گزارے، آپ ان کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہوں گے، ان کے ساتھ کھیلتے ہوں گے، ساتھ کھانا کھاتے ہوں گے، اسکول جاتے ہوئے ان سے پیسے لیتے ہوں گے، اسکول کا سبق ان کو سناتے ہوں گے، ان کے ساتھ فریدی، حمید اور عمران کی باتیں کرتے ہوں گے، جب وہ ناول لکھتے ہوں

گے تو آپ ان کے پاس بیٹھتے ہوں گے، ان کو دیکھتے ہوں گے، بہت خوش قسمت ہیں آپ۔

طاہر جبران

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

کیپٹن کولڈ: دل کو چھو جانے والی ایک بے مثال تحریر.... میرے لیے ابن صفی صاحب کے متعلق پڑھنا ہمیشہ سے ہی دلچسپ رہا ہے.... میں نے کسی ناول کے پیشرس میں ان کی ایک بات پڑھی تھی کہ عملی زندگی میں بہت بور شخصیت رکھتا ہوں.... مگر نہیں.... ان کے متعلق دوسرے واقعات اور چند وہ جو آپ نے بتائے پڑھ کر ان سے ملنے کو جی چاہتا ہے، اللہ ان کی مغفرت کرے.... آمین۔

سید فہد حسینی: آمین.... وہ ناول سوالیہ نشان کا پیشرس ہے، یہ اس لیے یاد ہے کہ یہ ناول ابھی تک پاس رہا، جو ناولز ابن صفی صاحب مرحوم نے خود میرے والد صاحب مرحوم کو دیئے تھے ان میں سے یہ بھی ایک ہے۔

کیپٹن کولڈ: ناولوں کے نام یاد نہیں رہتے۔۔۔ ابھی سب ایک ہی بار پڑھے ہیں، لیکن اب دوبارہ شروع کر دیئے ہیں، آئندہ انشاءاللہ مکمل حوالہ دے کر بات کروں گا، آپ کا بہت بہت شکریہ۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

میں تو یہ کہوں گا کہ آپ دنیا کی ان چند خاص شخصیات میں سے ہیں جنھوں نے "فریدی" اور "عمران" کو جسمانی روپ میں اتنے قریب سے دیکھا، آپ کی قسمت پر رشک آتا ہے جناب۔

کیپٹن کولڈ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت اعلیٰ ابرار صفی صاحب.... بہت کم ہوتا ہے کہ بڑے اور کامیاب لوگ اپنے گھر کے مثالی سربراہ بھی ہوں، اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایسے لوگ اپنی اولاد کو وقت نہیں دے پاتے، مگر ابن صفی واقعی عظیم انسان تھے، جتنے بڑے لکھاری اتنے عظیم اور مثالی باپ بھی،

اولاد کی اس انداز میں تربیت کرنے والا بلاشبہ بہت عظیم شخص ہے۔

عبدالودود عامر

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

یہ سلسلے کی ایک یادگار تحریر کہلائی جا سکتی ہے.... اور کتنے خوش نصیب ہیں ہم جنہیں ابن صفی صاحب کے فرزند کی لکھی لائنیں پڑھنے کو مل رہی ہیں، وہ بھی ہمارے ہر دلعزیز مصنف کے بارے میں۔

اس ایونٹ کے انعقاد پہ تمام تر شرکاء، منتظمین اور گروپ ایڈمنز سلیوٹ کے مستحق ہیں، آپ سب فیس بک کی لاحاصل سرفنگ کو ایک الگ جہت کی معنویت دے رہے ہیں.... اللہ تعالی مزید کامیابیاں عطا فرمائے۔

سیف خان

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اب کیا کہوں...! پہلے ہی معذرت طلب کر چکا ہوں کہ تحریر و تبصرے پر کچھ کہنا سورج کو چراغ دکھانے کے مصداق ہوگا، اسی زمرے میں "ابرار احمد صفی صاحب" کی تحریر بھی شامل ہے۔

کبھی کبھی ابن صفی صاحب کے اہل خانہ کو دیکھ کر دل میں رشک سا ہوتا ہے کہ کتنے خوش نصیب لوگ ہیں جنہیں اتنے عظیم مصنف کی نصیحت اور محبت دیکھنے اور محسوس کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

نعیم شیخ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت ہی عمدہ اور یادگار تحریر.... آپ سے زیادہ ان کے بارے میں کون جان اور لکھ سکتا ہے....! ایک بے مثال مصنف اور اتنے ہی اچھے باپ کو بے مثل خراج تحسین۔

طلعت مسعود

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ہمیں وقت دینے کا بہت شکریہ بھیا.... تحریر بہت سحر انگیز ہے، آپ کے والد محترم کا احسان ہم نہیں چکا سکتے، ابن صفی زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے، میں اس وقت بھی ان کا ناول پڑھ رہا ہوں۔

کوثر اسلام

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

عبداللہ احمد حسن: سب سے پہلے تو آپ کا شکریہ کہ آپ نے وقت نکالا اور استاد محترم کی شخصیت کے کچھ اور پہلو ہم پر آشکار کئے، وہ شخصیت ہی ایسی ہے کہ اس پر جتنا لکھیں کم ہے، آپ کے لکھے کی تعریف کیسے ممکن ہے کہ آپ کی تربیت ہی انہوں نے کی ہے، مگر ایک شکایت ہے کہ تحریر پڑھ کر سیرابی کا نہیں تشنگی کا احساس ہو رہا ہے، کچھ اور لکھیں۔ جزاک اللہ۔

طاہر جبران : میرے منہ کی بات آپ نے چھین لی، میں بھی یہی کہنا چاہ رہا تھا۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

تحریر پر تبصرے کے لیے ظاہر ہے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں، ہم سب پھر ابن صفی کے خاندان کے دل سے شکر گزار ہیں جنہوں نے ہمیشہ ہمارے محبوب مصنف سے متعلق پوری توجہ سے وہ چیزیں شیئر کیں جو ہمارے لیے خوشی اور فخر کا باعث ہیں، آپ لوگ ہی ابن صفی سے وابستہ ہماری یادوں کے خوبصورت باغ کے امین ہیں۔

حافظ محمد بلال

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ہم ابرار احمد صفی صاحب کے مشکور ہیں کہ انہوں نے ہمارے ایونٹ کی رونق کو چار چاند لگائے، ہم سے ابن صفی کی ذاتی زندگی کی باتیں شیئر کیں پڑھ کر بہت خوشی ہوئی، بس یہی لگا کہ تحریر بہت مختصر ہے تشنگی رہ گئی۔

حمیرا ثاقب

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اب اس تحریر کے بارے میں کچھ کہنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہو گا، بہت بہت شکریہ کہ آپ نے ابن صفی صاحب کی ذاتی زندگی کے بارے میں کچھ باتیں ہم سے شیئر کیں، بس کچھ تشنگی سی رہ گئی۔

عالیہ درخشاں

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

شکریہ سر.... آپ نے اپنے والد صاحب کی کشادہ ذہنی سے متعلق جو لکھا دوسروں کو تو اس

سے کچھ حاصل ہو نہ ہو البتہ مجھے چند ایسے اشارے مل گئے ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ بچوں کی تربیت کیسے کرنی ہے.... اب تو بس شادی کا ہی انتظار ہے۔

اسماعیل بن محمد

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

جب میں نے ابن صفی کا پہلا ناول پڑھا تھا تب میں نے سوچا تک نہیں تھا کہ میں کسی ایسے ایونٹ میں شریک ہوں گا جس پر ابن صفی کے اہلِ خانہ و متعلقین کی اتنی محبت بھری توجہ ہو گی، گروپ کی بانیین اور منتظمین ہم سب کے محسن ہیں۔

جناب ابرار احمد صفی صاحب کے لکھنے سے ہم گویا ابنِ صفی کو سامنے دیکھ رہے ہیں.... کیا ہی عظیم انسان تھے وہ.....! یقیناً ایک عظیم انسان ہی ایک عظیم فنکار ہوتا ہے۔

سب لوگوں کی طرح میرے پاس بھی اپنے احساسات کو بیان کرنے کے لیے الفاظ نہیں ہیں، جزاک اللہ ابرار احمد صفی صاحب، اللہ آپ کو خوش رکھے اور والد مرحوم کے درجات بلند فرمائے آمین۔

معوذ سید

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

میری مجال نہیں کہ محترم ابنِ صفی صاحب کے فرزند کی تحریر پر تبصرہ کر سکوں.... اور نہ ہی میرے پاس اتنے الفاظ ہیں کہ تحریر کی تعریف کر سکوں.... بس یہ کہوں گا کہ تحریر کے اختتام پر گھڑی کی جانب نظر پڑی تو پتہ چلا کہ تاریخ تبدیل ہو چکی ہے.... کہیں پڑھا تھا کہ ابنِ صفی صاحب چوبیس جولائی کو سخت بیمار ہوئے اور جب وہ اس دارِ فانی سے رخصت ہوئے تو پچیس و چھبیس جولائی کی درمیانی شب تھی.... بس تحریر کے اختتام پر جب نظر گھڑی کی جانب پڑی تو مجھے وہی لمحہ یاد آیا اور آنکھیں نم ہو گئیں.... اللہ سے دعا ہے کہ اللہ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور انھیں کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور ان کے درجات کو بلند سے فرمائے، آمین ثم آمین۔

اطہر کلیم انصاری

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

تحریر پڑھ کر تو ابن صفی سے ملنے اور حقیقت میں انھیں دیکھنے کا دل چاہ رہا ہے.... اللہ تعالیٰ

انھیں جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

وریشہ عبد الجلیل

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

جناب آپ نے تو ہم محبان ابن صفی میں اپنی یادوں کے انمول ہیرے بانٹ دیئے ہیں، اپنی یادوں کو ہمارے ساتھ شیئر کیا ہے.... جزاک اللہ.... اس کا اجر تو اللہ ہی دے سکتا ہے، اس لیے ہم تو گریٹ ابن صفی کے لیے تو بس دعا اور آپ کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار ہی کر سکتے ہیں، باقی ملکی حالات و واقعات سے کچھ ڈسٹر بنس سی ہو گئی اس لیے مزید کچھ لکھنے کی ہمت نہیں، بہت بہت شکریہ۔

ملک فرخ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ماشااللہ.... بہت زبردست تحریر، ہم ایک دوسرے کی تحاریر پر تبصرہ کر دیتے ہیں، اچھی بات ہے تبصرہ کرنا، مگر ابرار احمد صفی صاحب اور احمد صفی صاحب کی تحریر پر تبصرہ کرنا ذرا مشکل ہے، تحریر کی تعریف کے لیے الفاظ نہیں مل رہے، جیسا کہ ابرار احمد صفی صاحب نے کہا کہ ابن صفی صاحب کی ایک ایک بات لکھیں تو دفتر کے دفتر بھر جائیں، اس پر تبصرہ کیا کرنا، یہ تو اپنی مثال آپ ہے، باقی اوپر سب نے اچھے کمنٹس پیش کئے، ان کمنٹس میں ایک کمنٹ اسماعیل بن محمد صاحب کا پسند آیا، تحریر کے حوالے سے جو بات اسماعیل صاحب نے کہی کہ برائی کو کس طرح برائی سمجھا جائے، آدمی کو پتہ ہو کہ برائی کا کیا انجام ہو گا۔

بہترین تحریر. اللہ صحت و تندرستی اور کامیابی عطا فرمائے، اور ابن صفی صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

سید فہد حسینی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون نمبر 20

ابّو، میرے دوست، میرے تربیت کار

احمد صفی

"احمد! آج تمہاری سالگرہ ہے نا۔۔۔ سنو میں نے تمہارے لیے ایک نظم لکھ ڈالی ہے۔۔۔" اپّی کی آنکھوں میں شرارت تھی۔ میں تھکا ہوا کالج سے آیا تھا۔ صبح فریج پر اپنا پیغام لکھ گیا تھا کہ "آج مابدولت کی سالگرہ ہے اور جو حضرات اس سلسلے میں تحائف جمع کرانا چاہیں شام تک کرواسکتے ہیں اور رہاں بہنوں کو خیال ہو اور کچھ سپیشل اس سلسلے میں پکا کر کھلانا چاہیں تو بندہ قطعاًمایوس نہ کرے گا۔" اب ظاہر ہے کہ بہنوں کی جان کاہے نہ جل کر رہ گئی ہو گی۔ اسی کا شاخسانہ یہ تھا کہ ہماری بڑی بہن ثروت جنہیں ہم اپّی کہتے ہیں کچھ لکھ کر چھیڑنا چاہ رہی تھیں۔ خیر ہمارے ارشاد کہنے سے قبل ہی انہوں نے کلام سے نوازنا شروع کردیا: ؎

"اجن کی ہے سالگرہ
ڈھول بجاؤ ڈھم ڈھم ڈھم
کرے سنگی چیں چیں چیں
اور مجیرہ ٹنک ٹن
کیک نہ کاٹو کاٹو بھینس
شوق سے بھینس کے کوفتے کھاؤ
اجن کی ہے سالگرہ
دوست جو آئے ہیں ان کے
مجھ کو لگتے ہیں سَنکے
بول رہے ہیں بن بن کے
پھر بھی اب کیا کیجے بھائی
اجن کی ہے سالگرہ

ڈھول بجاؤ ڈھم ڈھم ڈھم

کرے سرنگی چیں چیں چیں

اور مجیرہ ٹنک ٹن"

میں نے نظم سنی، پہلے تو بگڑنے اور ہنگامہ کرنے کا خیال دل میں آیا کہ نہ صرف میرا بلکہ میرے دوستوں کا بھی اس میں مذاق اڑا دیا گیا تھا، لیکن پھر دفعتاً خیال آیا کہ ہو ہی نہیں سکتا، اپّی اور نظم لکھیں؟؟؟

انہیں کبھی ایسا کوئی شوق نہیں رہا تھا۔۔ بس پھر ان کے پیچھے دروازے کی اوٹ میں کھڑے ابو (یعنی ابن صفی) نظر آئے جن کے ہونٹوں پر شرارتی مسکراہٹ تھی۔ ان کی مسکراہٹ اور آنکھوں کی چمک نے یہ راز کھول دیا کہ کس نے یہ نظم لکھ کر اپّی کو دی تھی اور پھر ہر ایک نے اس نظم کو پڑھ کر میرا ریکارڈ لگایا۔۔ یہ تھے ابو جو ہمارے والد بھی تھے، دوست بھی، استاد بھی اور تربیت کار بھی۔

ان کی شخصیت اور فن پر بہت مضامین موجود ہیں جو محققین اور محبین ابن صفی نے لکھے ہیں اور مسلسل مزید مضامین لکھے جا رہے ہیں۔ میں اپنے آپ کو ان لکھنے والوں فاضل لوگوں کی صف میں کھڑا ہونے کا اہل نہیں سمجھتا لہٰذا میں نے سوچا کہ دنیا جسے اسرار ناروی اور ابن صفی کے نام سے جانتی ہے ان کی ذاتی زندگی کے کچھ پہلو آپ کے سامنے لے آؤں۔ اس مضمون میں میں انہیں ابن صفی نہیں بلکہ صرف ابو کہہ کر یاد کروں گا۔

ابو ایک بہت نرم طبیعت اور اصول پسند آدمی تھے۔ ان کی شخصیت میں ذہانت، فہم و فراست اور اصول پسندی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ کوئی اور سمجھے یا نہ سمجھے ان کے قارئین اس بات کو فوراً سمجھ لیں گے کہ وہ بیک وقت فادر ہارڈسٹون بھی تھے اور عمرانیت کا پیکر بھی۔ عمومی محفل میں لوگ ان کی بارعب شخصیت سے دب جایا کرتے تھے لیکن آپ ان کو ان کے بے تکلف دوستوں کی انجمن میں دیکھ لیں تو ایک سے ایک شگوفہ چھوڑ رہے ہوتے تھے اور ایسی محفل ان کی موجودگی میں زعفران زار ہی بن جایا کرتی تھی۔ موضوع سنجیدہ ہو تو ان کی ہر بات اس قدر وزن رکھتی تھی اور ایسی مدلل ہوتی تھی کہ اس سے متفق ہوئے بغیر چارہ نہ ہوتا تھا۔

ہم گھر والوں کے ساتھ ان کا رویہ بہت دوستانہ تھا۔ ان کی خوش مزاجی ہم سب کو ان سے بے

تکلف ہونے پر اکساتی تھی اور ہم اپنے سب چھوٹے بڑے مسائل پر ان سے بلا تکلف گفتگو کر لیا کرتے تھے۔ امّی (اُمِ سلمیٰ خاتون) ان کی دست راست اور مدد گار تھیں۔ یہ بات اس لیے کہی کہ ابو کو وہ تمام گھریلو مسائل سے دور رکھتی تھیں اور کوشش کرتی تھیں کہ ان کو کسی معاملے میں الجھنا نہ پڑے۔ میرا خیال ہے کہ اس طرح ابو بغیر پریشان ہوئے اپنی تخلیقی سرگرمیوں میں مشغول ہو سکتے تھے اور یکسوئی سے کام کر لیا کرتے تھے۔ گھر کا سودا سلف، دیکھ ریکھ، بچوں کے مسائل یہ سب امی ہی دیکھا کرتی تھیں۔ ابو ان کو چھیڑنے کے لیے اپنے سات بچوں کی مناسبت سے "ام الخبائث" بھی کہا کرتے تھے، جو رعایتِ لفظی سے اپنی شریکِ حیات کے لیے ایک تعریفی سند بھی تھی۔

ابو ایک یک شخصی ادارہ تھے۔ کتاب لکھنے، کتابت کرانے، چھپائی کے لیے، کاغذ خریدنے، سرورق بنوانے اور چھپوانے، ناول پریس میں چھپوانے، چھپوا کر تقسیم کے لیے، اپنے سول ایجنٹ تک پہنچوانے، ملک بھر میں ایجنٹوں کو بھجوانے کے لیے، ڈاک خانے میں پیکٹس پہنچوانے اور کتابیں پوسٹ کرنے جیسے تمام کام وہ بذاتِ خود انجام دیا کرتے تھے۔ اب سمجھ میں آتا ہے کہ وہ ان تمام کاموں کے لیے اگر کسی پر انحصار کرتے تو شائد زیادہ تر وقت الجھتے ہی رہتے۔ ان کی اسرار پبلیکیشنز والی مصروفیات میں ہم بہن بھائی بھی شریک رہا کرتے تھے۔ میں اور مجھ سے پہلے میرے بڑے بھائی ایثار بھائی جان مرحوم اور ابرار بھائی ایک کام ضرور انجام دیا کرتے تھے اور وہ تھا ایجنٹوں کو پوسٹ کارڈ تحریر کرنا تاکہ وہ روانہ کی گئی ناولوں کے وی پی پیکٹ وصول کر کے رقم ڈاک کے ہرکارے کو ادا کر دیا کریں۔ مجھے اس کی عبارت آج تک یاد ہے، "مکرمی جناب۔۔۔۔، آج آپ کے مستقل آرڈر کے مطابق عمران سیریز / جاسوسی دنیا کے نئے ناول۔۔۔۔۔ کی۔۔۔ کاپیاں وی پی روانہ کر دی گئی ہیں۔ وصول کر کے شکریہ کا موقع دیں۔ والسلام مینیجر"

اس مینیجیریل کام کے مبلغ دس روپے ابو سے وصول کرنا مجھے یاد ہے! جب زمانے سادہ تھے مجھے یاد ہے کہ ناولوں کے پیکٹ بھی گھر ہی میں بنائے جاتے تھے اور امی اور دادی پیکٹوں کو چپکانے کے لیے لئی بھی گھر ہی میں بنا لیتی تھیں۔ یہ سب شائد اس لیے کہ ناول کی لاگت کم سے کم رہے اور وہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچ سکے۔ بعد کو ایجنٹوں والے پوسٹ کارڈز بھی فارم کی صورت چھپوا لیے گئے تھے اور ان پر صرف خالی جگہیں پُر کی جاتی تھیں اسی طرح ناولوں کی تعداد بڑھ جانے کے بعد دفتری خانے

ہی سے پیکٹ بن کر ڈاکخانے پہنچ جاتے تھے۔ البتہ اعزازی کاپیوں کے پیکٹ ابو گھر میں خود ہی بنالیا کرتے تھے اور ان پر پتے بھی خود ہی لکھا کرتے تھے۔ یہ کام ان کی وفات کے بعد شائع ہونے والی کتابوں کے لیے ہم بھائیوں نے اسی طرح کیا۔ اس کا تذکرہ ابوالخیر کشفی صاحب نے کمالِ محبت سے اپنے ایک مضمون میں بھی کیا ہے۔

کتابوں کے ٹائیٹل اکثر کئی مصور خود سے بنالایا کرتے تھے جو ابو ان کو مناسب قیمت دے کر لے لیا کرتے تھے اور پھر ان ٹائیٹلز کو اپنی کہانی میں اس طرح گوندھ دیتے تھے کہ ایسا لگتا تھا کہ جیسے کہانی سنا کر مصور سے ٹائیٹل بنوایا گیا ہو۔ بہت سے ٹائیٹل ایسے ہوتے تھے جو ان کو پسند نہیں بھی آتے تھے مگر وہ انہیں قیمت دے کر رکھ لیا کرتے تھے خواہ بعد کو استعمال نہ کریں۔ ٹائیٹلز کا تذکرہ اس لیے نکل آیا کہ ابو ہم سب میں خود اعتمادی پیدا کرنے کے لیے ہماری ہر کاوش کو سراہا کرتے تھے۔ ابرار بھائی اس وقت ایک طالبعلم ہی تھے جب ان کے تخلیق کردہ ٹائٹلز کراچی ایڈیشنز کی زینت بنے۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ ابرار بھائی کی مصورانہ صلاحیتیں خوب ابھریں۔ اگر وہ ایک انجنیئر نہ بن گئے ہوتے تو شائد ایک منجھے ہوئے آرٹسٹ ضرور بنتے۔ اب بھی ان کا ہاتھ رواں ہے بس سنجیدگی سے اس طرف نہ آئے۔ ان کے ایک اسکیچ پر جس میں ایک موم بتی کے گرد ایک چھپکلی لپٹی ہوئی ہے اور لوَ پر پروانے رقص کناں ہیں، ابو نے فی البدیہہ شعر کہا تھا جس پر بعد میں ایک غزل بھی ہوئی۔

"سنبھل سنبھل کے بڑھو روشنی کے متوالو

تہہِ چراغ اندھیرا تمہاری گھات میں ہے!"

ابو خود ایک اچھے مصور تھے۔ ان کے مسودوں پر ان کے اسکیچ جا بجا نظر آتے ہیں۔ جب وہ سوچ رہے ہوں یا غور و فکر کی کیفیت میں ہوں تو اسکیچ بناتے رہتے تھے جو سوچ کی مناسبت سے گنجلک ہوتے چلے جاتے تھے۔ عموماً جس صفحے پر بہت تفصیلی اور گنجلک اسکیچ موجود ہوں اسی صفحہ پر کہانی کوئی اہم موڑ لیتی نظر آتی ہے۔ ہماری بڑی بہن نزہت افروز (نزہت سلمان) سر سید کالج میں شعبہ سیاسیات (پولیٹیکل سائنس) میں تھیں اور انہوں نے وہاں سے بی اے میں گولڈ میڈل کے ساتھ ٹاپ کیا تھا۔ ایک بار ایک مینا بازار سر سید کالج میں منعقد ہوا جس میں باجی کے شعبہ نے چاٹ اور دہی بڑے وغیرہ کا سٹال لگایا۔ ابرار بھائی نے اس کے لیے پوسٹر بنایا جسے دیکھ کر ابو نے ایک شعر کہا جو پوسٹر پر درج ہوا اور

پھر مینا بازار میں بہت مقبول بھی ہوا۔

اس سمت آیئے یہ سیاست کی چاٹ ہے
"چھٹتی نہیں ہے منہ سے یہ کافر لگی ہوئی"

ابو کی اصول پسندی کے کئی واقعات ہیں مگر جو ہمارے ذہنوں پر نقش ہیں ان میں سے چند ایسے ہیں جو دلوں پر نقش رہیں گے۔ ہمارے بڑے بھائی ایثار احمد صفی مرحوم نے ایف ایس سی کے امتحانات پری میڈیکل گروپ سے دیئے لیکن ڈاؤ میڈیکل کالج میں داخلے کے لیے درکار نمبروں سے کچھ کم نمبر حاصل کیے۔ اس وقت سندھ کے صوبائی وزیرِ تعلیم عبدالوحید کٹپر صاحب تھے۔ ان تک یہ معاملہ کسی نے پہنچادیا۔ وہ خود ابو کے پرستار تھے، انہوں نے کہلا بھیجا کہ ابن صفی صاحب اگر آکر مل لیں تو یہ کام تو وہ خود کرادیں گے۔ اطلاع پہنچانے والے صاحب نے دن تاریخ طے کر کے ابو کو بتادیا کہ میں خود لے چلوں گا۔ جس دن یہ ملاقات طے تھی ابو اس سے پچھلی رات سوئے نہیں اور ساری رات ٹہل ٹہل کر گزاری امی پریشان ہوئیں تو کہا کہ میں نے کبھی کسی وزیر سفیر کے یہاں حاضری نہیں لگائی نہ کسی کے سامنے ہاتھ پھیلایا۔ امی سمجھ گئیں کہ بھائی جان کا مستقبل بھی سامنے ہے اور عزتِ نفس کا سوال بھی ہے۔ انہوں نے ابو کو تسلی دی اور کہا آپ سوئیے، کوئی ضرورت نہیں جانے کی۔ اللہ مالک ہے وہ بہتر انتظام کرنے والا ہے۔ ابو کو گویا قرار آگیا اور اگلے دن انہوں نے انہی صاحب کے توسط سے معذرت کر لی۔ اسی معاملے میں ایک اور کرم فرمانے اطلاع پہنچائی کہ سیٹ اور داخلہ ایک طے شدہ رقم دے کر خریدے جاسکتے ہیں، آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ ان کو کیا جواب دیا گیا ہو گا۔ بعد میں ابو نے اس سے کہیں زیادہ خرچہ اٹھا کر ایثار بھائی جان کو اٹلی بھجوایا جہاں سے انہوں نے لاسیپینز ایونیورسٹی روم سے ایم ڈی کی سند حاصل کی وہاں پر بھی پریکٹس کی پھر پاکستان آکر آخری دم تک ایک ہسپتال میں خدمات انجام دیں۔ اس کے علاوہ ایک فلاحی ہسپتال میں رضاکارانہ طور پر بھی خدمات انجام دیتے رہے۔

نزہت باجی کی شادی سن انیس سو اٹھتر (1978ء) میں ہوئی جب حکومت کی طرف سے شادی کی تقریبات میں کھانا کھلانے پر نئی نئی پابندی عائد ہوئی تھی۔ صرف ریفرشمنٹس اور ماکولات کی اجازت تھی۔ ابو کھانے کا انتظام کر چکے تھے۔

ایسے میں ہمارے محلے میں رہنے والے ایک سیشن جج صاحب نے ابو کو پیشکش کی تھی کہ وہ اپنی

تقریب میں بلاخوف وخطر کھانے کا بندوبست کرلیں کوئی پولیس والا شادی ہال کے قریب نہ پھٹکے گا۔ ابو نے شائستگی کے ساتھ ان کی پیشکش کو رد کر دیا تھا کہ وہ قانون شکنی نہ کریں گے۔ لہٰذا اس تقریب میں جو اس وقت کے لحاظ سے ایک ہزار مہمانوں پر مشتمل بڑی تقریب تھی صرف سموسے، چپس، پھل اور سافٹ ڈرنکس ہی پیش کیے گئے تھے۔ اس واقعہ سے ان کے احترامِ قانون کا اظہار ہوتا ہے۔

میرے اپنے بچپن میں کچھ ایسے واقعات ہیں جنہوں نے میری ذہنی تربیت کی غالباً پہلے بھی کہیں درج کر چکا ہوں مگر دہرا دینے میں کوئی حرج نہیں۔ ایک بار جب میں بہت ہی چھوٹا تھا کسی بات پر ناراض ہو کر امی پر چپل اُٹھالی تھی انہوں نے ابو کے آنے پر معاملہ ان کے گوش گزار کر دیا تھا۔ ابو نے ہم بچوں میں سے کبھی کسی پر ہاتھ نہیں اُٹھایا تھا۔ یہ کام انہوں نے امی پر چھوڑ دیا تھا جو ڈانٹ بھی دیتی تھیں اور حسبِ ضرورت جوتے کاری بھی کر دیتی تھیں۔ لیکن اگر کبھی ابو کی عدالت میں کوئی مقدمہ پیش ہو گیا اور ابو سنجیدہ ہو گئے تو گھر بھر کو سانپ سونگھ جاتا تھا۔ ابو نے مجھ سے کہا کمرے میں چلے آؤ، اور دروازہ بند کر دیا۔ باہر بہنیں گھبرا کر کھڑی ہو گئیں کہ شائد آج پٹائی ہو ہی جائے۔ ابو نے مجھے سامنے بٹھا کر صرف اتنا کہا، ''مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی۔'' یہ جملہ اس قدر زور سے میرے دل پر لگا کہ میں زور زور رونے لگا۔ باہر سب سمجھے کہ میری واقعی پٹائی ہو گئی۔ شائد وہ میری پٹائی کر دیتے تو مجھ پر وہ اثر نہ ہوتا۔ اس واقعہ کے بعد ساری زندگی کبھی پلٹ کر امی کی کسی بات پر ایک لفظ کہنے کی ہمت نہ ہوئی۔

اسی طرح ایک بار وہ گاڑی سے اتر رہے تھے اور میں سڑک پر بائسکوپ کا تماشہ دیکھ رہا تھا۔ یہ ایک ریڑھے پر فلمی پوسٹرز کا شو ہوتا تھا جو عموماً ایک آنے میں اس وقت دیکھا جا سکتا تھا۔ آنکھیں ایک لینز سے لگا دیتے تھے اور تماشا دکھانے والا باہر سے رسی کھینچ کھینچ کر پوسٹرز بدلتا رہتا تھا۔ ابو نے دیکھا کہ میں تماشے میں مصروف ہوں اور میرا چھوٹا بھائی افتخار اور چھوٹی بہن محسنہ پاس ہی کھڑے مجھے دیکھ رہے ہیں۔ میں فارغ ہوا تو ابو نے گھر میں آنے کا اشارہ کیا۔ اندر آنے پر مجھ سے کہا کہ تم نے اکیلے تماشہ دیکھنا کیسے گوارہ کیا کہ جب تمہارے بھائی بہن حسرت سے تمہیں دیکھ رہے تھے۔ میں نے عذر پیش کیا کہ میرے پاس ایک ہی آنہ تھا۔ انہوں نے کہا، ''تب تو انہی کو دکھانا چاہیئے تھا۔'' میری شرمندگی کا حال نہ پوچھیئے۔ اس کے بعد سے مجھے سبق ملا کہ اگر وسائل محدود بھی ہوں تو پہلے دوسروں کا خیال کرو پھر اپنی فکر کرو۔ بڑے ہونے پر میں نے سوچا کہ ابو کے لیے اس وقت کیا مشکل تھا کہ دو آنے جیب سے نکالتے

اور افتی اور موشی کو بھی تماشہ دکھا دیتے مگر ایسا کرنے سے میری تربیت کا وہ موقع ہاتھ سے نکل جاتا جس نے میرا اندازِ فکر ہی بدل ڈالا۔ واضح رہے کہ وہ ہم بچوں کی جائز خواہشات اور تفریحات کا خیال بھی رکھتے تھے اور ان کے لیے خرچ بھی کرتے تھے۔

ایک اور واقعہ سنا کر مضمون کو ختم کرتا ہوں جو شائد زیادہ ہی طویل ہو گیا۔ مگر ذکر ان کا ہو تو سمیٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ محلے میں ایک عمر رسیدہ دودھ والے چاچا غنی صاحب تھے جو اپنے بھتیجوں کے ساتھ دکان چلاتے تھے۔ یہ غیر شادی شدہ تھے۔ محلے کے شریر لڑکوں نے اورنگی ٹاؤن کی ایک مہاجر بیوہ سے ان کی شادی طے کرا دی۔ بس پھر کیا تھا لڑکوں کے ہاتھ ایک تفریح آ گئی روز سڑک پر ان کی ڈھولکی ہوا کرتی تھی۔ سرِ شام سے اکٹھے ہو کر دیر گئے تک ریکارڈنگ ہوتی اور چاچا غنی کے نام کے بھنگڑے ڈالے جاتے۔ ایسی ہی ایک شام ہمارے ابرار بھائی بھی لڑکوں کے ساتھ سڑک پر محوِ رقص تھے۔ ابو گاڑی میں گھر کی طرف جا رہے تھے گاڑی رُکوا کر ابرار بھائی کو گھر آنے کا اشارہ کیا۔ ابرار بھائی آئے تو ابو ناراض بیٹھے تھے پوچھا "یہ سب کیا ہو رہا تھا؟ یہ شرفاء کا طریقہ نہیں کہ سڑکوں پر ناچیں"۔ ابرار بھائی نے سر جھکایا مگر ساتھ ہی کہا "ہم خود ناچ رہے تھے، شرفاء تو کسی کی مجبوری کا فائدہ اٹھا کر اسے نچواتے ہیں۔" ابو نے یہ جواب سنا تو سوچ میں پڑ گئے اور پھر کہ، "میں غلط تھا، تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ہم نے اپنے دور میں اس شرافت کے خلاف بھی کہانیاں لکھی ہیں۔ جاؤ جا کر انجوائے کرو۔ تم اور تمہارے دوست درست کر رہے ہیں۔" اس واقعہ نے ہم سب کے ذہن پر یہ اثر مرتب کیا کہ آج بھی اپنے سے چھوٹوں کی بات سنتے ہیں اور اس کو اہمیت دیتے ہیں کہ نجانے کس وقت کہاں سے درست رائے مل جائے۔ اپنی رائے کو حتمی سمجھ کر بے جا طور پر دوسروں پر مسلط نہیں کرتے۔

ابو نے اپنے عمل سے ہماری تربیت کی اور ہماری دعا ہے کہ ہم ان کو کبھی شرمندہ نہ کرائیں۔ اس میں ہمارے ساتھ آپ سب پڑھنے والے شامل ہیں کیونکہ ان کی تحریروں کی وجہ سے ہم اب تک ان کی نصیحتوں سے بہرہ ور ہو رہے ہیں اور تربیت کا باب ہم سب کے لیے کھلا ہوا ہے۔ انہیں اپنی بہترین دعاؤں میں یاد رکھیے۔

☆☆☆☆☆

تبصرے

بہت شکریہ محترم.... آپ کی تحریر کئی لوگوں کو سیر اب کرے گی اور مستفید بھی۔

افضل ایر این

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اس مضمون بلکہ خود نوشت کو پڑھ کر لگا جیسے کرنل فریدی اپنے پورے وقار، جاہ و جلال، اپنی سختی اور نرمی جیسی تمام جزئیات کے ساتھ ہمارے سامنے آن کھڑا ہوا ہو.... کافی عرصے تک سڑکوں، پارکوں، بازاروں اور راہ چلتے چہروں میں جس فریدی کو تلاشتے رہے وہ تو یہی تھے.... بس نام اسرار ناروی تھا.... ابن صفی تھا..... طغرل فرغان تھا.... مضمون میں ان کی شرافت ان کی اصول پسندی، کشادہ دلی انہیں کرنل فریدی ثابت کرنے کے لیے کافی ہے مگر نہیں صاحب.... کیا بھول گئے....! عمران کی کھلنڈری شوخیوں سے بھرپور زندگی.... اجی عمران کا خاکہ بنانے والوں اصل عمران بھی یہی ہیں.... آپ یونہی محنت کیے جارہے ہیں.... جزاک اللہ خیر.... پسر ابن صفی.... اللہ آپ پر اور تمام اہل خانہ پر فضل و کرم عام کرے اور ہمارے، آپ کے، سب کے ابن صفی پر رحمتوں برکتوں کا نزول فرمائے اور ان کی آخری آرامگاہ کو جنت الفردوس کا ایک گوشہ بنادے.... آمین۔

ملک فرخ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

آفرین.... ایسے شفیق اور دوستانہ طبیعت رکھنے والا باپ شاید ہی کسی کو نصیب ہوا ہو.... ان کے متعلق نئے واقعات پڑھ کر ان کے لیے محبت وعقیدت اور بڑھ گئی ہے۔

یقیناً وہ ہر لحاظ سے عظیم ہیں، اللہ سے دعا گو ہوں کہ اس کی ذات ہمیشہ ان کی محبت ہمارے دل میں قائم رکھے، آپ کی ان سے بے پناہ محبت اسی بات سے ظاہر ہے کہ آپ کو ان کی باتیں لفظ بہ لفظ یاد ہیں، اللہ آپ کو آپ کی محبت کا اجر عظیم عطاء فرمائے.... آمین۔

کیپٹن کولڈ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بُہت خُوب! پُر اثر تحریر۔

ہم احمد صاحب سے استدعا کریں گے کہ وہ ابنِ صفی صاحب کی یادوں میں گاہے بہ گاہے ہمیں بھی شریک کرتے رہا کریں۔

کرن صدیقی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت پر اثر تحریر.... آبدیدہ کر دیا۔

ابن صفی کے بارے میں کیا بتائیں وہ ایک عہد تھے، اس شخص واحد میں ایک جہاں آباد تھا، وہ ہمارے رہنما ہیں، مارا اثاثہ، ہمارا سب کچھ ہیں.... اللہ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

ایک اور بات.... میں جب بھی اداس ہوتا ہوں یا کوئی پریشانی ہوتی ہے ابن صفی کا تذکرہ یا ناول پڑھ لیتا ہوں سکون سا مل جاتا ہے۔

کوثر اسلام

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

یوں لگتا ہے یہ سارے واقعات جو احمد بھائی نے لکھے وہ ہمارے ساتھ پیش آ چکے ہوں... ہر منظر جیسے ہم نے خود دیکھا، ہم علم دوست ہیں اور مطالعہ کے شوقین بھی، ہم نے بے شمار لکھنے والوں کی تحریریں پڑھی ہیں مگر دل تک رسائی صرف ابن صفی نے پائی، احمد بھائی آپ کے وہ ابو تھے تو ہمارے بھی روحانی باپ تھے۔

آپ کی تحریر میں تحلیل ہو گئے ہم.... آپ سب کے ساتھ ہم نے بھی ابن صفی کے ساتھ زندگی گزاری ہے.... حد عجیب سے تاثرات ہیں ہم رو رہے ہیں.... یہ الفاظ لکھتے ہوئے ہمیں ابن صفی کی کمی شدت سے محسوس ہو رہی ہے، شاید ہم جذباتی ہو رہے ہیں

بہت معذرت چاہیں گے اگر کچھ الٹا سیدھا لکھ دیا ہو تو، آنسوؤں کے ریلے میں کچھ نظر نہیں آ رہا.... اب اور کچھ نہیں کہنا، خدا ابن صفی کی نشانیوں یعنی ان کے اہل خانہ کو سلامت رکھے، آؤ سب مل سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص کا ثواب ابن صفی کو نذر کریں.... اللہ ان کے درجات بلند کرے.

عالیہ چوہدری

آپ کی تحریر پڑھ کر جیسے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اور پڑھتے ہوئے جو تین بار شوہر نامدار کی کال آئی وہ بھی ریسیو نہیں کی بعد میں کال بیک کر کے ان کی ناراضگی سننی پڑی، خیر ناراض بھی نہیں ہوئے، اتنا تو سمجھ ہی گئے ہوں گے کہ آج کل ابن صفی فینز گروپ میں ہی مصروف ہوتی ہوں، کچھ پڑھ رہی ہوں گی۔

بہت اچھا لگا کہ آپ نے ان کی گھریلو زندگی کی خوبصورت یادوں میں ہم لوگوں کو بھی شامل کیا، آپ سب بہن بھائیوں کے ساتھ ساتھ ابن صفی صاحب بھی بہت خوش نصیب باپ ہیں جنہیں آپ جیسے فرمابردار اور ان کی نرمی اور محبت سے تربیت پانے والی اولاد ملی۔

آج اس موقعہ پر میں ابن صفی فینز فیملی سے درخواست کرتی ہوں کہ ہم سب ان کے لیے مل کر کلام پاک کا تحفہ ارسال کریں جس کو میں ابھی شروع کر رہی ہوں، میں پہلا سیپارہ پڑھ رہی ہوں آپ سب اسکے بعد کے سیپارے لیں لیں اور کمنٹ کے جواب میں اپنے سیپارے کا نمبر لکھتے جائیں، اور اسے آج ہی پڑھیں، تو آج ہی ایک قران کا تحفہ اپنے محبوب مصنف تک پہنچ سکے۔ شکریہ۔

ادا علی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

"بس پھر ان کے پیچھے دروازے کی اوٹ میں کھڑے ابو (یعنی ابن صفی صاحب) نظر آئے جن کے ہونٹوں پر شرارتی بھری مسکراہٹ تھی۔"

یہ چند لائنیں پڑھ کر آنسو بڑی مشکل سے ضبط کر رہا ہوں۔ کیا کہوں؟ کیا سمجھوں؟ کیا لکھوں؟ سمجھ میں نہیں آرہا ہے، آج کا موسم بھی جیسے ہمارے غم میں شریک ہو رہا ہے۔ ؎

اے فرشتہ اجل کیا خوب تھی تیری پسند
پھول وہ چنا کہ گلشن ویران کر دیا

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نعیم شیخ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

جوہر علی : میرے خیال میں تو ادا علی کی بات سب سے اچھی ہے کمنٹ سے ان کو کیا فائدہ....! ان کے

لیے آج کے دن کی قرآن خوانی سب سے اچھی ہے، ویسے تو انہوں نے عمران کے کردار کے ہاتھ نہ جانے کتنے گھروں کے چولہے جلا دیئے تھے جس کا ثواب صدقہ جاریہ کی صورت ان کو ملا ہی ہو گا اور آج تک جتنے لکھاری عمران سیریز سے کما رہے ان کے صدقہ ہی گھروں کے چولہے جل رہے ہیں، پھر بھی ہمیں اپنا حصہ توڈالنا ہی چاہیے، میں اس میں شامل ہوں، صرف اتنا پتا ہو کہ کونسا پارہ پڑھنا ہے؟

ادا علی : آپ میرے درخواست والے کمنٹ کے ریپلائی میں پارہ نمبر دو لکھ کر کمنٹ کریں اور دوسرا پارہ پڑھ لیں، اسی طرح ہر آنے والا اگلا نمبر کمنٹ کرتا جائے اور پڑھتا جائے، اس طرح ہمیں معلوم ہوتا رہے گا کہ کتنے سیپارے پڑھ لیے گئے اور کون سا پڑھا جانا باقی ہے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

آپ کی تحریر نے آبدیدہ کر دیا جناب۔

ابنِ صفی زندگی کے ہر شعبہ میں بلاشبہ عظیم تھے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے ہر دلعزیز مصنف کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

حمزہ رمضان

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

احمد بھائی بہت شکریہ کہ آپ نے وقت نکالا۔ کل ابرار بھائی کی پوسٹ پڑھ کر امید ہو گئی کہ اب آپ کی پوسٹ آنے ہی والی ہو گی۔ میں سمجھ سکتا ہوں کہ یہ سب واقعات یاد کرنا اور انہیں لکھنا آپ کے لیے اتنا آسان نہیں ہو گا مجھے آپ کی تحریر سے آپ کے جذبات کا اندازہ ہو رہا ہے، یقیناً یہ سب لکھتے ہوئے آپ کی آنکھیں بھر آئی ہوں گی، اس کا اندازہ یوں ہوا کہ میری اپنی کیفیت بھی کچھ ایسی ہی ہو گئی ہے۔

بہت ہی عمدہ اور جذبات میں ڈوبی ہوئی تحریر۔ یہ واقعات پڑھتے ہوئے میرے ذہن میں کرنل فریدی کا تصور آ رہا تھا، انہوں نے فریدی کی شخصیت کچھ ایسی ہی تو پیش کی ہے، دوسری طرف سالگرہ کی نظم والے واقعہ سے عمران کی شخصیت سامنے آ گئی، اب یہ گروپ محض تفریحی نہیں رہا، یہاں کچھ مثبت کام بھی ہو رہا ہے اس لیے امید ہے آپ مستقبل میں بھی اپنی یادوں اور اپنی تحریروں سے نوازتے رہیں گے۔ اللہ آپ سب کو سلامت رکھے آمین۔

احمد بھائی میں نے جو تحریر گروپ میں بھیجی تھی وہ بہت زیادہ طویل ہو گئی تھی اس لیے اس کا کچھ حصہ میں نے حذف کر دیا تھا، اب وہ مکمل تحریر مع حذف شدہ حصہ کے اپنے بلاگ پر لگائی ہے، آپ کو ٹیگ کر رہا ہوں پڑھ کر تبصرہ سے نوازیں شکریہ۔

عبداللہ احمد حسن

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

محمد احسن: احمد صفی صاحب، آپ کی تحریر نے اس مضامین کے سلسلے کو چار چاند لگا دیئے۔

جب اس بات کو پڑھا "مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی" تو اپنے آنسو ضبط نہ کر سکا۔ اللہ آپ کے والد کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے.... آمین۔

ان کی اصول پسندی کے واقعات نے دل میں پہلے سے موجود ان کی قدر کو کئی گنا بڑھا دیا، آپ کی سالگرہ کے حوالے سے نظم آپ ہی کی وال پر پہلے پڑھ چکا ہوں، اسی طرح حسب حال دو شعروں نے مضمون کو چار چاند لگا دیئے۔ آپ نے ان کے شخصی کردار کے جن پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے ان کو پڑھ کر بالکل احساس نہیں ہو رہا تھا کہ انہی ابن صفی کے بارے میں پڑھ رہے ہیں جن کی تحاریر کے ہم اتنے شیدائی ہیں، کیونکہ ان کی ذاتی زندگی کے بارے میں ہماری معلومات نہایت محدود تھیں۔

ایک مرتبہ پھر مبارکباد، آپ نے اتنا عمدہ مضمون لکھ کر موضوع کا حق ادا کر دیا۔

آخر میں ایک ذاتی سوال، آپ کس پیشے سے وابستہ ہیں؟

احمد صفی: احسن مضمون تو میں نے لکھا ہی نہیں صرف یادوں کو اکٹھا کر لیا ہے.... میں بلحاظ پیشہ مکینیکل انجینئر ہوں، این ای ڈی یونیورسٹی سے سند لی تھی، پھر حکومتِ پاکستان کے وظیفے پر یونیورسٹی آف کیلیفورنیا اِروائن سے ماسٹرز کیا اور مزید تعلیم کے لیے رینزیلیئر پولیٹیکنک انسٹیٹیوٹ نیویارک گیا، 2003ء سے پاکستان میں خدمات انجام دے رہا ہوں۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

آج پوسٹ پہ کمنٹ کرنا بہت مشکل لگ رہا ہے، یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے ابن صفی آج رخصت ہوئے ہوں.... اللہ تعالی ان کی قبر کو نور سے بھر دے اور ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے، ان کی تحریریں ان کا توشہ آخرت ہو جس نے سنوارا تو بہت سوں کو مگر بگاڑا کسی کو نہیں، احمد صفی

صاحب آپ بہت خوش نصیب ہیں۔

حمیرا ثاقب

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

آج کا دن محترم ابن صفی صاحب کے حوالے سے بہت اہم دن ہے، آج اُن کے نئے رخ یعنی ان کی مصوری کے عکس سے مزین کتاب "ابن صفی کا نیا رخ" شائع ہو کر مارکیٹ میں آ گئی ہے۔

مشتاق احمد قریشی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت شکریہ جناب کہ آپ نے ہمیں استاد محترم کی نجی زندگی کے واقعات بتائے بہت خوب۔

حافظ ابو بکر

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت ہی اعلیٰ اور سحر انگیز تحریر لکھی آپ نے، میں یہ تحریر پڑھتے پڑھتے کہاں سے کہاں پہنچ گیا تھا، یہ تحریر بلاشبہ اس گروپ کی سب سے اچھی تحریر ہے، ایک بیٹا اپنے والد محترم کے بارے میں جس طرح لکھ سکتا ہے اس طرح دوسرے نہیں لکھ سکتے، اللہ ان کی مغفرت فرمائے.... آمین ثم آمین۔

طاہر جبران

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

سید فہد حسینی : ماشااللہ.... کچھ بھی لکھنا نہیں ہوتا، جب ہماری یہ کیفیت ہے تو احمد صفی صاحب و ابرار احمد صفی صاحب اور ان کے دیگر اہل خانہ کی کیا کیفیت ہو گی....! عبداللہ احمد حسن صاحب نے اپنے کمنٹ میں اشارتاً اس بات کا ذکر کیا ہے، اسی بات سے اندازہ لگا لیں کہ ابھی تک احمد صفی صاحب اور ابرار احمد صفی صاحب کا کمنٹ اور لائک وغیرہ نظر نہیں آیا، ہم سمجھ سکتے ہیں کہ اس تحریر کو لکھ کر اور پڑھ کر کہ ان کی کیا کیفیات ہوں گی، اللہ تمام اہل خانہ کو صبر و تحمل عطا فرمائے اور ابن صفی صاحب کے درجات بلند فرمائے.... آمین۔

احمد صفی : میں آج سارا دن آفس کے کاموں میں پھنسا رہ گیا اس لیے تبصرہ یا لائیک نہ کر پایا اور ابھی موقع ملا.... مگر ان تبصروں نے بھی آبدیدہ کر دیا ہے۔

سید فہد حسینی: تحریر شروع کی تو پڑھتے ہی چلے گئے، یہی جی چاہتا تھا کہ ابن صفی صاحب کے بارے میں پڑھتے ہی چلے جائیں، کہنے کے لیے الفاظ نہیں مل رہے ہیں، بس اللہ سے ابن صفی صاحب کے لیے یہی دعا ہے کہ اللہ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

کل ابرار احمد صفی صاحب اور اب احمد صفی صاحب کی تحریر پڑھ کر دل پر قابو پانا مشکل ہو رہا ہے.... نم آنکھوں کے ساتھ ایک ہی دعا ہے کہ اللہ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور انکے اہلِ خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے.... آمین ثم آمین۔

احمد صفی صاحب، آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے وقت نکال کر محترم ابنِ صفی صاحب کی نجی زندگی کے کچھ واقعات ہمارے ساتھ شیئر کئے

جزاک اللہ خیراً کثیرا۔

اطہر کلیم انصاری

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

شاید ایسے ہی کسی موقع کے لیے وہ ضرب المثل ہے کہ، ”بولنا چاندی ہے اور خاموش رہنا سونا ہے۔“ آج میں اس معاملہ میں خاموش رہنا چاہتا ہوں کیونکہ میرے پاس الفاظ نہیں کچھ بھی بیان کرنے کو۔

ڈیشنگ ایجنٹ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت بہت شکریہ احمد صفی صاحب اتنے خوبصورت واقعات ہم فینز سے شئیر کرنے کا، اس بات کا ہمیشہ دکھ رہا کہ ابن صفی صاحب کے دورِ حیات میں ان سے خط وکتابت کا موقعہ نہ ملا، اب آپ لوگوں کی تحریروں سے یہ دکھ کچھ کم ہو گیا ہے اور ایک بات ظاہر ہوئی کہ ابن صفی کی تحریر اتنی پر اثر اسی لیے تھی کہ وہ صرف گفتار کے نہیں کردار کے بھی غازی تھے۔

تبسم حجازی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

واللہ کیا تحریر لکھی ہے....! ایک ہی سانس میں پڑھتی چلی گئی، جتنے عظیم وہ مصنف تھے اتنے ہی عظیم باپ بھی تھے، کیا ہی بہترین انداز ہے تربیت کا، آج کل راشد اشرف صاحب کی کتاب زیرِ مطالعہ ہے جس سے ابنِ صفی کی ذاتی زندگی کے کئی پہلو سامنے آئے، جس سے پہلے میں واقف ہی نہیں تھی، جیسے جیسے میں یہ کتاب پڑھتی جارہی ہوں اپنے محبوب مصنف سے محبت اور عقیدت بڑھتی جارہی ہے اور آپ کی تحریر نے اسے مزید جِلا بخشی ہے۔

اور سر آپ کا اخلاق اور شخصیت کی عاجزی وانکساری دیکھ کر اچھی طرح احساس ہوتا ہے کہ کیا ہی بہترین خطوط پر آپ بہن بھائیوں کی تربیت ہوئی، جبکہ آپ کی والدہ کے حوالے سے بھی پڑھنے کا اتفاق ہوا اور مجھے آپ کی والدہ سے ایک خاص انسیت محسوس ہوئی، بہت بہترین خاتون تھیں، اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انہیں اور ابنِ صفی کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور ان کی قبروں کو جنت کا باغ بنادے.... آمین۔

لبنیٰ رضوان

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

افففف!.... ے

الفاظ بن کے نشتر سینے میں جاگزیں ہیں
آتا ہے مجھ کو دیکھ کہ نشتر پہ ڈھیروں پیار

بس کچھ نہ کہیے.... کاش ان تحریروں کا سلسلہ یونہی چلتا رہتا اور ہم یونہی پڑھتے رہتے۔

ثاقب شیخ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت خوب شیئرنگ.... سر آپ تو ہمیں اس وقت اس ماحول میں لے گئے جس کا میں نے تصور کیا تھا، میں اپنے محبوب مصنف کے بارے میں بالکل ایسا ہی سوچتی تھی۔

مریم کاشف

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

احباب بے حد ممنون ہوں کہ آپ کو یہ تحریر پسند آئی، یہ مضمون نہیں بلکہ یادیں ہیں بس،

میں آپ سب کے تبصرے پڑھ کر خود آبدیدہ ہو گیا، ابو کے تمام پرستاروں کو ہم اپنے خاندان ہی کا حصہ سمجھتے ہیں اور میرے خیال میں اتنا بڑا اور محبت کرنے والا خاندان کسی ادیب کو کبھی میسر نہیں ہوا، ہمیں آپ کا حصہ ہونے پر فخر ہے، سب احباب نے دعاؤں میں انہیں شامل رکھا اور ان کے لیے ایصالِ ثواب کا اہتمام کیا.... اللہ جزائے خیر دے.... مجھے یقین ہے جنت الماویٰ میں وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ایک فخریہ مسکراہٹ کے ساتھ ہماری امی کو دیکھ رہے ہوں گے اور وہ بھی اپنے خاص انداز میں ایک جانب سے مسکرا رہی ہوں گی اور دونوں کی آنکھیں چمک رہی ہوں گی....رب ارحمھما کماربیٰنی صغیرا۔

احمد صفی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

انسان کا بس نہیں چلتا کہ وہ اپنا دل نکال کر رکھ دے۔

معوذ سید

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

میں نے یہ تحریر دن میں ہی پڑھ لی تھی، آنکھیں نم ہو گئیں، بہت عجیب کیفیت ہوئی۔ ابھی تک سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ کیا کہوں، میں واقعی اپنے جذبات کو الفاظ دینے سے قاصر ہوں۔

حافظ محمد بلال

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت خوبصورت تحریر.... میری سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ کیا کمنٹ کروں کچھ جذباتی سا ہو گیا ہوں بس اتنا کہوں گا.... احمد صاحب آپ بہت خوش نصیب ہیں۔

عبدالعزیز لاسی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت خوبصورت تحریر ہے.... ہم بس کھو سے گئے۔

عالیہ درخشاں

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

تحریر پڑھ کر بے اختیار محسوس ہوا کہ وہ آپ ہی کے نہیں بلکہ ہمارے بھی ابا تھے، کیونکہ

انہوں نے آپ کی اور ہماری تربیت یکساں خطوط پر کی، کسی قسم کا فرق روانہ رکھا، اور آپ نے بھی حق فرزندی بہت خوب ادا کیا۔

میں بھی بنیادی طور پر ایک مصور ہوں اور یہ آج آشکار ہوا کہ وہ بذات خود بھی اسکیچ کرتے رہے۔ اور جناب مشتاق احمد قریشی صاحب کی نئ تحریر کردہ کتاب اگر اسی ضمن میں ہے تو لائق صد تحسین ہو گی۔

راشد علی سجاد

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون نمبر 21

ابن صفی۔ معاصر عہد کے ترجمان

حمیراء عالیہ (مہر ماہ)

ناول کی تعریف کرتے ہوئے معروف فکشن نگار Daniel Defoe کہتا ہے:

"قصہ بنا کر پیش کرنا بہت ہی بڑا جرم ہے، یہ اس طرح کی دروغ گوئی پر مبنی ہے جو دل میں ایک بڑا سوراخ کر دیتی ہے، جس کے ذریعے جھوٹ دھیرے دھیرے دل میں داخل ہو کر ایک عادت کی شکل اختیار کر لیتا ہے"۔

مذکورہ تعریف کو مد نظر رکھتے ہوئے اگر یہ کہا جائے کہ ناول زندگی کی حقیقتوں کا عکاس ہوتا ہے تو کچھ غلط نہ ہو گا، کیونکہ ڈیفو کے نزدیک ناول حقیقی واقعہ پر مبنی ہونا چاہئے، دوسری صورت میں ناول نگار دروغ گوئی کا عادی ہو سکتا ہے، اس سے ایک اور بات بھی واضح ہوتی ہے کہ ڈیفو ناول نگاری کے ذریعے اخلاقی اقدار کو فروغ دینا چاہتا تھا۔ پروفیسر آل احمد سرور ناول نگار کے بارے میں کہتے ہیں:

"ناولسٹ محض ایک قصہ گو ہی نہیں، ایک معلم حیات اور رفیق ذہنی بھی ہے، کیونکہ ہر ناول ایک ذہنی سفر، ایک حسیاتی تجربہ اور ایک جذباتی مرقع بھی ہے"۔

ناول میں حقیقت نگاری پر تبصرہ کرتے ہوئے گوئٹے کہتا ہے:

"فنکار کا فن یہاں تک حقیقت پر مبنی ہونا چاہئے کہ اس کو ہر طرح حقیقی کہا جا سکے، مگر اس کے ساتھ اسے اس حد تک خیالی بھی ہونا چاہئے کہ اسے بالکل حقیقی نہ کہا جا سکے، الغرض حقیقت اور رومان کو ملا کر جو شاعرانہ حقیقت پیدا ہوتی ہے وہ ناول نگاری کی جان ہے۔"

درج بالا تعریفوں سے یہ بات واضح ہو گئی کہ ناول میں حقیقت اور تخیل دونوں کی کارفرمائیاں ضروری ہیں، یعنی انسانی زندگی کے حالات و واقعات اور معاملات کو مکمل مشاہدے کے بعد ایک خاص

انداز میں ترتیب کے ساتھ پیش کرنا ناول ہے، اس کے علاوہ قصہ، پلاٹ، کردار، مکالمہ، فلسفہ حیات اور اسلوب بیانی کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔

برصغیر کے اردو ناول زیادہ تر ''ادب برائے ادب'' کے بجائے ''ادب برائے زندگی'' کی ترجمانی کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، وہ کسی ماورائی دنیا سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ ہماری دنیا کے صبح و شام، روزمرہ کے واقعات، خوشیاں، مصائب اور دوسرے جذبات سے مزین ہوتے ہیں، لیکن بدلتے ہوئے نظریات اور رجحانات کی وجہ سے دوسری اصناف کے ساتھ یہ صنف بھی بے حد متاثر ہوئی، ترقی پسند تحریک، جنگ آزادی، تقسیم، فسادات، ہجرت وغیرہ نے اردو ناول پر بے حد گہرے اثرات ڈالے۔

اس تناظر میں اگر ہم ابن صفی کے ناولوں کا تجزیہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ حقیقت نگاری ان کے ناولوں کا خاص وصف ہے، تقسیم کے بعد پیدا ہونے والے حالات و واقعات اور سماجی و تہذیبی سطح پر عوام کے بدلتے ہوئے نظریات و خیالات کی بھرپور عکاسی ان کے ناولوں میں نظر آتی ہے۔

عوام میں مستقبل سے بڑھتی ہوئی مایوسی، زندگی سے بیزاری اور عالمی سطح پر بڑھتے ہوئے جرائم اور اس کے تئیں بے حسی کو انہوں نے جس شدت سے محسوس کیا اسی شدت سے پوری ایمانداری کے ساتھ اپنے ناولوں میں پیش کر دیا، چنانچہ ان کے ناول نہ صرف اپنے عہد کے نمائندہ بن گئے بلکہ ان میں مستقبل کے حوالے سے خدشات اور پیش گوئیوں کا ایک ذخیرہ بھی موجود ہے۔

جیسا کہ کلارا ایوز کہتی ہیں کہ ناول اپنے زمانے کے معاشرے کی سچی تصویر ہوتا ہے، ابن صفی نے بھی اپنے ناولوں میں موجودہ معاشرے کے مسائل کو بخوبی اجاگر کیا ہے، انہیں تاریخ سے گہرا ربط تھا اور تقسیم کے بعد عوام کی بدلتی ہوئی ذہنی کیفیت سے وہ بخوبی واقف تھے، لہٰذا انہوں نے اس وقت کے موجودہ معاشرے کو تاریخی تناظر میں دیکھنے کے ساتھ اس کا حقیقی تجزیہ کیا، وہ ایک تخلیق کار تھے، لہٰذا انہوں نے کردار بھی ایسے تخلیق کئے جو اسی سماج کی نمائندگی کرتے نظر آتے ہیں، ان کے ناولوں میں جہاں نواب، جاگیردار، اعلیٰ حکام، وزراء اور ہائی کلاس کے ماڈرن مرد و زن نظر آتے ہیں وہیں معمولی چور، جیب کترے، مزدور اور کلرک بھی نظر آتے ہیں، ان سب کا طرہ امتیاز یہ ہے کہ ان سبھی کرداروں کی نفسیاتی ساخت ان کے اپنے ماحول کے مطابق ڈھالی گئی ہے، اور وہ اپنے عہد اور ماحول کی بھرپور عکاسی کرتے نظر آتے ہیں۔

ابن صفی نے جب ناول نگاری کی ابتداء کی تو اس وقت تقسیم کا واقعہ رونما ہو چکا تھا، برصغیر کے عوام کی ذہنی کیفیت منتشر تھی، اس وقت سماج کا ایک بڑا طبقہ بنا سوچ سمجھے اندھی تقلید اور نمود و نمائش کا شکار تھا، سماجی قدریں تیزی سے روبہ زوال تھیں اور اخلاقی اقدار کا جنازہ نکل رہا تھا۔

ایسے پر فتن دور میں ابن صفی کی نظر ان تمام حالات و واقعات پر تھی، اور پھر یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ ان حالات و واقعات سے متاثر نہ ہوتے، وہ دیکھ رہے تھے کہ آزادئ اظہار اور ترقی کے نام پر کس طرح ذہنی اور اخلاقی اقدار پامال ہو رہی ہیں، ایک منصوبہ بند سازش کے تحت یہودی و صیہونی طاقتیں برصغیر میں منشیات و جنسیت کی وبا پھیلا رہی ہیں، کیونکہ ان کے نزدیک اگر ایک قوم کو تباہ برباد کرنا ہے تو سب سے پہلے اس کے اخلاقی اقدار پر چوٹ کرو، لہٰذا اس وقت جنسیت اور منشیات کے گرد انہوں نے ایسا خوبصورت جال بنا کہ نوجوان ہوش و خرد کھو کر خود کو دیوانہ وار اس طوفان کے حوالہ کرنے لگے، چنانچہ اس خطرناک سازش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ابن صفی نے کہا تھا:

> ”میں تمہیں تنگ نظر نہیں کہوں گا، کیونکہ میرا ابھی اسی پر ایمان ہے کہ ساری دنیا کے خلاف یہ ایک صیہونی سازش ہے، یہودی خود کو بقیہ نسلوں سے برتر سمجھتے ہیں اور ساری دنیا پر اپنا قبضہ چاہتے ہیں، منشیات سے پہلے انہوں نے جنسیت کی وبا پھیلائی تھی۔“
>
> (ایڈلاوا)

اردو فکشن میں ابن صفی نے جس حقیقی دنیا سے ہمیں روشناس کرایا ہے وہ اس وقت کے سماج کی جیتی جاگتی تصویر ہے، وہ تمام مسائل اور معاشرتی تنزلی جو اس وقت رونما ہو رہی تھی اس کا انہوں نے گہری بصیرت کے ساتھ مشاہدہ کیا اور پھر اپنی تحریروں کے ذریعے سماج کو آئینہ دکھانے کی کوشش کی:

> ”شاید آپ کو اس کی اطلاع نہیں کہ سماجی قدریں تیزی سے بدل رہی ہیں.... آج سے پندرہ بیس سال پہلے شرافت کا جو معیار تھا اُسے آج فلاکت زدگی اور جہالت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر 'پردہ' کو لے لیجئے۔ پہلے یہ شرافت اور عالی نسبی کی پہچان تھی.... آج پردہ نشین خواتین کو یا تو نچلے طبقے سے متعلق سمجھا جاتا ہے یا جاہل۔“

(پیش رس: ستاروں کی چیخیں)

ابن صفی نے کتنی تلخ حقیقت بیان کی ہے، یہ اس وقت کے معاشرے کی سچی تصویر ہے، وہ معاشرہ جو ترقی، آزادی اور نام نہاد ماڈرن ازم کے چکر میں اپنی تہذیب فراموش کرتا جارہا تھا، اعلیٰ سوسائٹی میں صنف نازک کا نائٹ کلبوں ہوٹلوں اور باروں میں جانا باعث فخر سمجھا جانے لگا تھا، کتے کو گود میں اٹھا کر محبوب کے رخساروں کی طرح رخسار سے رخسار ملا کر اظہار محبت کرنا کوئی قبیح فعل نہیں رہا تھا، بلکہ ایسا کرنا ہائی سوسائٹی سے تعلق رکھنے کی پہچان قرار پایا تھا۔

مغرب کی اس اندھی تقلید کے نتیجے میں جب انہیں ٹھوکر لگتی تو سوائے ذلت اور پچھتاوے کے کچھ بھی ہاتھ نہ آتا، اس موضوع کو ابن صفی نے اپنے ناول "آوارہ شہزادہ" میں کھل کر بیان کیا ہے، مذکورہ ناول میں غلط اقدام کے نتیجے میں جب لیڈی داؤد کو خودکشی کرنی پڑتی ہے اور تفتیش کا ذمہ فریدی کو سونپا جاتا ہے تو آخر میں جب وہ برونوف کا پردہ فاش کرتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک بزنس تھا، اعلیٰ طبقے کی خواتین کو گمراہ کر کے انہیں بلیک میل کرنے کا بزنس، یہ وہ جرائم تھے جو اس وقت بھی عام تھے اور اب بھی عام ہیں، لہٰذا ابن صفی نے اپنے تمام قارئین کو آگاہ کیا تاکہ وہ وقت کے تقاضوں کو سمجھتے ہوئے ہوشیاری سے کام لیں۔

ہندوستان اور پاکستان دونوں ملکوں میں تقسیم کے بعد سے ہی کرپشن نے اپنی جڑیں پھیلانی شروع کر دی تھیں، رفتہ رفتہ جڑیں مزید گہری ہوتی چلی گئیں، کرپشن کے پودے نے درخت کی صورت اختیار کر لی، رشوت، بے ایمانی، دغابازی اور فریب کے ذریعے عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کا کام روز افزوں ترقی کرتے کرتے پورے ملک و قوم کو اپنے قبضہ میں لیتا چلا گیا۔

جمہوریت کے نام نہاد فلسفے سے ابن صفی شروع سے ہی متفق نہیں تھے، ان کے خیال میں جب تک اس نظام کی بنیادی خامیاں دور نہیں کی جاتیں تب تک اس کے نفاذ سے کسی بھی قسم کے فوائد کا حصول ناممکن ہے، اس حقیقت کا اظہار وہ صاف لفظوں میں کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ "نام نہاد الیکشن کے بعد جو حاکم کرسی تک پہنچتے ہیں اس میں عوام کی قوت اور رائے عامہ سے زیادہ مالی قوت یا دوسرے لفظوں میں رشوت کا ہاتھ ہوتا ہے"..... اس نکتے کی طرف انہوں نے کئی ناولوں میں کھل کر اشارہ کیا ہے جن میں دوسرا شعلہ، تصویر کی موت، دہشت گر اور جنگل کی شہریت خاص طور پر قابل ذکر

ہیں۔ ایک جگہ ملکی حالات کی حقیقت کچھ ان الفاظ میں بیان کی ہے:

> ”یہ کیا کہ ایک معمولی کلرک کو کلر کی کا امتحان دینا پڑے، ایک پولیس اہلکار رنگروٹی کا دور گذارے بغیر کام سے نہ لگایا جائے، لیکن ترکاریوں کے آڑھتی، بے مرمت جاگیرار اور گاؤدی قسم کے تاجر براہ راست اسمبلیوں میں جا بیٹھیں اور قانون سازی فرمانے لگیں اور انہی میں سے کچھ کابینہ کے ارکان بن جائیں، سوچنے کی بات ہے کہ نچلی سطح پر امتحانات اور ٹریننگ کا چکر چلتا رہے اور اوپر جس کا دل چاہے پہنچ جائے، بس جیب بھاری ہونی چاہیئے، نہ کوئی امتحان نہ کوئی ٹریننگ“۔
>
> (جنگل کی شہریت)

غور کیجیے کیا یہ ہمارے ملک کی حقیقی تصویر نہیں ہے؟ یہی ابن صفی کا وصف تھا کہ وہ خیالی اور جھوٹی باتوں کو رومان کے پیرائے میں نہیں پیش کرتے تھے بلکہ کڑوی سچائیوں کو عوام تک پہنچانے کی کوشش کرتے تھے، وہ چاہتے تھے کہ ملک کے ہر انسان کا شعور زندہ ہو اور وہ اپنی اہمیت سے واقف ہو، لیکن یہ اسی صورت میں ممکن تھا جب ہر فرد سچائی سے آگاہ رہے، وہ سچائی جو فریب کے خوشنما پردوں میں پوشیدہ رکھی جاتی ہے۔

ابن صفی نے اپنے ناولوں میں اس معاشرے کی سچائیاں واضح کی ہیں جو مستقبل سے مایوس تھا، عوام میں بیزاری اور جھنجلاہٹ کی وجہ سے جرائم اور دھوکہ بازی کی کا گراف بڑھتا جارہا تھا، یہ بیزاری اور جھنجلاہٹ وقتی تقاضوں کی دین نہیں تھی، بلکہ اس کے پیچھے برسوں کا لاوا ابل رہا تھا، ان کے خیال میں محدود وسائل تک عوام کی رسائی نہ ہوسکنے کی وجہ سے وہ ہر چمکتی چیز کے پیچھے اندھا دھند بھاگ رہے تھے، اس کا حل وہ کرنل فریدی کی زبان میں یوں بتاتے ہیں:

> ”اگر خود غرضی اور جاہ پسندی سے منہ موڑ لیا جائے اور ایک نئے انداز کی سرمایہ داری کی بنیاد ڈالنے کے بجائے خلوص نیت سے وہی کیا جائے جو کہا جاتا رہا ہے تو عوام کی جھلاہٹ رفع ہو جائے گی، ضرورت ہے کہ انہیں قناعت کا سبق پڑھانے کے بجائے ان کی خودی کو ابھارا جائے۔“

(زہریلا سیارہ)

جناب راشد اشرف صاحب جو ابن صفی کی تحریروں کے معروف و مشہور محقق ہیں اور پاکستان سے تعلق رکھتے ہیں، فرماتے ہیں:

"ابن صفی کی تحریروں کا ایک کمال یہ ہے کہ باتوں باتوں میں حالات حاضرہ پر اس انداز میں روشنی ڈالتے ہیں کہ کہی ہوئی بات فوری طور پر پڑھنے والے ذہن میں اتر جاتی ہے، فکری اعتبار سے ابن صفی کے ناولوں نے اپنے قاری کو معاشرتی برائیوں کے خلاف صف آراء ہونے کا سلیقہ سکھایا۔"

جیسا کہ ڈیفو کہتا ہے کہ ناول نگاری میں دروغ گوئی دل میں سوراخ کی مانند ہے، ابن صفی نے کبھی اپنی تحریروں میں جھوٹ اور مبالغے سے کام نہیں لیا، حقیقت اور مقصدیت ان کے ناولوں کی خاص پہچان ہے، ویسے بھی جاسوسی ناول نگاری میں مبالغہ کی گنجائش نہیں ہوتی، وہ جن مسائل کو اپنے ناولوں میں پیش کرتے تھے اس کے سماجی، سیاسی و تہذیبی عوامل کا بھرپور مطالعہ کر لیتے تھے، ان کے ناولوں سے معاصر عہد کے تہذیبی ثقافتی اور بین الاقوامی رجحانات کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے، اس کی ایک مثال 1960 کے نصف سے شروع ہونے والے ہپی ازم کی تحریک ہے، جس کا ذکر انہوں نے اپنے کئی ناولوں میں کیا ہے۔ جناب عارف اقبال صاحب فرماتے ہیں:

"اردو فکشن میں ابن صفی نے جس دنیا کی تصویر کشی کی ہے وہ خیالی یا طلسمی نہیں بلکہ جیتی جاگتی سی وہ دنیا ہے جس سے ہمارا روزمرہ کا تعلق ہے، ان کے ناولوں کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان میں برصغیر ہی نہیں بلکہ بین الاقوامی سطح پر جرائم کی ایک نئی دنیا کا انکشاف کیا گیا ہے۔"

ابن صفی نے جس عہد میں ناول نگاری کی اس وقت کم و بیش تمام ادیب ہی جنسیت کے سیلاب کی زد میں آ گئے تھے، بعض ناول تو اس قدر عریاں اور بیہودہ ہوتے تھے کہ شریف گھرانوں میں ان کا پڑھا جانا باعث شرم سمجھا جاتا تھا، یہ اور بات ہے کہ اس وقت شرافت کا معیار بھی بدلتا جا رہا تھا، لوگ "لحاف" اور "ٹھنڈا گوشت" سے لطف اندوز ہو کر فخریہ اپنی قابلیت کا اظہار کرتے تھے۔

بہرحال ان حالات میں ابن صفی نے اپنی تحریروں کے ذریعے مقصدیت کو فروغ دیا، اپنے

کردار کرنل فریدی کے ذریعے انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار ان لفظوں میں کیا ہے:

''میں جنسیت کو ایک سیدھا سادا مسئلہ سمجھتا یوں جسے آدمی جیسے
سمجھ دار جانور کے لیے اتنا پیچیدہ نہ ہونا چاہئے کہ وہ شاعری کرنے لگے''۔
(جنگل کی آگ)

لہٰذا اخلاقی اقدار کی پاسداری اور صاف ستھرے ادب کو فروغ دینے کے لیے انہوں نے اپنی تحریروں کو فحش نگاری سے پاک رکھا، ان کا مقصد نئی نسل کی آبیاری کرنا تھا جس کے لیے وہ اس گرے ہوئے راستے کا انتخاب ہر گز نہیں کرنا چاہتے تھے، ایسا بھی نہیں ہے کہ ان کی تحریریں بالکل ہی خشک ہیں، لیکن جہاں کہیں جنس کی بات آتی ہے وہ بات کو نہایت لطیف اشاروں میں کہہ کر آگے بڑھ جاتے ہیں۔

یہ بات بلا تردد کہی جاسکتی ہے کہ ابن صفی کے ناول اپنے عہد کا آئینہ ہیں، معاصر عہد کے تمام سلگتے مسائل، تہذیبی و معاشی سطح پر بدلتے ہوئے حالات اور عوام کی ذہنی کیفیت ان کی تحریروں سے بخوبی واضح ہو جاتی ہے، ساتھ ہی بین الاقوامی سطح پر ہونے والی سازشوں سے بھی واقفیت حاصل ہوتی ہے۔

سائنس کی روز افزوں ترقی، ایٹمی تجربات اور بڑھتے ہوئے جرائم سے متعلق انہوں نے جو پیش گوئیاں کی تھیں وہ آج حرف بہ حرف درست ثابت ہو رہی ہیں، یہ ان کی دوراندیشی اور مستقبل بینی کا مظہر ہے۔ مضمون کا اختتام ڈاکٹر شمس بدایونی کے تاثرات سے کرتے ہیں:

''زندگی کا بکھراؤ شباب پر ہے، ابن صفی کے قلم نے اس بکھراؤ کو
گہرے تجربات و مشاہدات کی مدد سے مستقبل کے لیے محفوظ کر دیا ہے،
جس میں آنے والی نسلیں اپنے ماضی کی تاریخ، تہذیب، ثقافت، ادب،
سماجی رویے، عالمی طاقتوں کی ریشہ دوانیاں، قانون و جرائم کی رسہ کشی،
مذہب کی بالادستی اور احترام دیکھ سکیں گی۔''

☆☆☆☆☆

تبصرے

حمیرا ثاقب: بہت خوب مہر ماہ.... پتہ چل رہا ہے کسی ریسرچ اسکالر نے مضمون لکھا ہے۔

مہر ماہ : شکریہ... کمیوں پر بلا جھجک نشاندہی کر سکتی ہیں۔

——*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*

ابرار احمد: بہت ہی منجھا ہوا اور عمدہ تبصرہ.... سلامت رہیئے۔

مہر ماہ : جزاک اللہ سر.... چونکہ ہماری ریسرچ کا موضوع ابن صفی صاحب ہی ہیں تو اسی سلسلے کی ایک ننھی کڑی سمجھ لیجیے، مستقبل میں آپ سے تعاون کی درخواست ہے.... شکریہ۔

——*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*

یاسر حسنین : اس ایونٹ کا آئیڈیا چونکہ حمیراء عالیہ (مہر ماہ) صاحبہ کا تھا تو منتظمین کی دو قسم کی آراء تھیں، یا تو 26 جولائی کے دن ان کی تحریر کو لگایا جائے یا پھر ایونٹ کا اختتام ان کی تحریر سے کیا جائے، لیکن دونوں خیال ہی رد کر دیئے گئے کیونکہ ہم 26 تاریخ کو احمد صفی صاحب کا مضمون پیش کرنا چاہتے تھے، اور ایونٹ کے آخر تک کون انتظار کرتا، اسی لیے ان کا مضمون اب پوسٹ کیا جا رہا ہے، دیری کے لیے معذرت خواہ بھی ہوں۔

مہر ماہ : 26 جولائی کے مستحق بے شک احمد صفی صاحب ہی تھے، معذرت کی قطعی ضرورت نہیں۔

سید فہد حسینی: بہت خوب، یہ تو اور اچھی بات ہے، ایک طرح سے تمام تحاریر کا مرکز احمد صفی صاحب اور ابرار احمد صفی صاحب ہو گئے یعنی 25 اور 26 جولائی کو ان دونوں معزز شخصیات کی تحاریر پیش کی گئیں اور باقی معزز ممبرز کی تحاریر ایک دائرہ محور کی حیثیت رکھتی ہیں، یعنی 25 اور 26 جولائی کے ارد گرد سب لوگوں کی تحاریر اور درمیان "مرکز" میں ابن صفی صاحب کے اہل خانہ کی تحاریر ہو جائیں گی، یہ ایک الگ انداز بن گیا جو بہت اچھا لگا۔

——*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*

عالیہ تبسم: ہمیشہ کی طرح ایک عمدہ تحریر، بہت خوشی ہوتی ہے جب ابن صفی صاحب کو کوئی ان کے مقام و مرتبے کے لحاظ سے خراج عقیدت پیش کرتا ہے، ورنہ اردو کے نام نہاد ادیبوں نے تو کوئی کسر نہ چھوڑی،

بچپن سے ہم ان کے ناول پڑھتے آئے ہیں اور الحمدللہ آج تک کسی نقال مصنف کے عمران اور فریدی کو نہیں پڑھا، ابن صفی صاحب کا طرز نگارش اس قدر سلیس اور شگفتہ ہے کہ پڑھنے والا کبھی بور نہیں ہوتا، ان کی ہر کہانی منفرد اور اچھوتی ہوتی ہے، ایک ناول کو کتنی ہی بار پڑھئے ہر بار نیا سا لگتا ہے، واقعی انہوں نے دور حاضر کے مسائل کی جس چابکدستی سے تصویر کشی کر کے ان کا حل پیش کیا ہے وہ کسی اور کے بس کی بات نہیں، سوچا تو تھا ہم نے بھی کہ اپنے پسندیدہ ناول ایڈلاوا کے حوالے سے ہم بھی ابن صفی صاحب پر کچھ لکھنے کی کوشش کریں گے لیکن امتحانات کی وجہ سے نہیں لکھ پائے، اور جب تک امتحانات ختم ہوئے ڈیڈ لائن کراس ہو چکی تھی، خیر ان شاءاللہ پھر کبھی، ایک بار پھر سے اتنی اچھی تحریر کے لیے بہت شکریہ۔

مہر ماہ : تفصیلی تبصرہ کے لیے سپاس گذار ہیں، آپ خود اچھا لکھتی ہیں تو امید ہے مستقبل میں گروپ کو اپنی تحریر سے مستفید کریں گی!..

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

جزاک اللہ! میرے لیے بڑا مفید اور معلوماتی مضمون ہے!

حوالہ جات اور ذاتی خیالات کی ترتیب اور مابین توازن سے مضمون کا معیار بڑھ گیا ہے۔

معوذ سید

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت ہی اچھی تحریر، یقیناً استاد محترم نے اپنے ناولوں میں مسائل کا بہت خوبصورتی سے ذکر کیا ہے اور ان کے سدِباب کے طریقوں پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

حافظ ابو بکر

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہترین.... آپ نے بہت ہی مفید اور معلوماتی تجزیہ پیش کیا ہے، واقعی یہ ناول صرف تفریح یا وقت گزاری کے لیے نہیں ہیں بلکہ ہمارے لیے سوچنے کا محرک بھی ہیں اور علم میں اضافے کا ذریعہ بھی، بہت خوب تحریر اور کمال کا تجزیہ ہے.... ماشاءاللہ۔

حافظ محمد بلال

ادا علی: بہت معلوماتی اور رواں مضمون ہے، بے حد خوبصورت، اور آخیر میں جا کر یہ راز کھلا کہ یہ جادو اثر تحریر ایک ریسرچ اسکالر کے قلم کا اعجاز ہے... واہ... بہترین ریسرچ پیش کی، بہت خوبصورت اور مدلل انداز، اس سلسلے کا سب سے عمدہ مضمون لکھنے پر مبارک باد۔

مہرماہ: شکریہ ادا، آپ کا انداز تحریر بھی خوب ہے، کہیں کوئی کمی بیشی ہو ہمارے مضمون میں تو ہمیں ضرور آگاہ کیجیے گا۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ملک فرخ: آج پتہ چلا ابن صفی اور مہرماہ کے فرق کا، ابن صفی کی تحریر مجھ جیسے کم علم کے دماغ میں بھی جا گھستی ہے اور حمیرا عالیہ صاحبہ نے واقعی اپنی یونیورسٹی کے طلباء کو خشک قسم کا لیکچر ابن صفی رنگ میں گھول کر پلا دیا اور اب پتہ نہیں ہم اس علمی پوسٹ کا جواب اس کے شایان شان دے بھی سکتے ہیں یا نہیں.... ہاہاہا.... بہت اعلیٰ ..... نصیحت آموز...... حقیقت پسندانہ.... اور جاسوسیانہ آب و تاب سے لبریز مضمون۔

مہرماہ : مضمون تو جذباتی اور افسانوی رنگ سے نہیں لکھ سکتے نا صاحب.... پھر وہ مضمون نہیں انشائیہ ہو جاتا ہے، بہرحال پسندیدگی کے لیے شکریہ۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

عالیہ چودھری: بہت اعلیٰ..... بہت بہترین تحریر..... پہلے یہ کہ ناول کی تعریف کیاھے ؟ یعنی ناول معاشرتی حالات کا عکاس ھوتاھے سچ کا علم بردار.....

مفکرین کے اقوال اور ابن صفی کے ناولز کا تجزیہ، ایک فکر انگیز تحریر ھے یہ سب کے نظریات اپنی جگہ مگر ہم ٹھنڈا گوشت اور لحاف کو ادب نہیں بے ادبی کہتے ہیں اور ابن صفی نے ہر حوالے سے باادب۔ادب سے دامن اردو کو بھر دیا۔ جیتی رھو بیٹی۔

مہرماہ: بہت بہت شکریہ.... ہمیں بے حد خوشی ہوئی کہ آپ نے اتنا خوبصورت تبصرہ کیا.... ہماری ریسرچ کے لیے بھی دعا کیجیے گا اللہ آسانیاں فرمائے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اگرچہ تحریر خشک ہے، مگر اچھی لگی.... بھرپور ریسرچ نظر آ رہی ہے، آپ کی محنت قابلِ

تعریف ہے۔

مریم کاشف

––*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*

بہت اعلیٰ اسی مضمون کی کمی تھی اگر دیکھا جائے تو انہوں نے "بیباکوں کی تلاش" اور "تین سنکی" میں بھی ان یہودی صیہونی عزائم کا ذکر کیا تھا جو دوسری قوموں یعنی عیسائی اور مسلمان کو غویم یعنی اجنبی سمجھتے ہیں اور ان کا استحصال کرتے ہیں.... مضمون پڑھ کر اچھا لگا۔

جوہر علی

––*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*

سید فہد حسینی: ایک منفرد انداز بیان، ایک ایسی ادبی و علمی تحریر جس کو سمجھ جائیں تو معلومات میں بہترین اضافہ ہو جائے، اس تحریر کی پہلی خاص اور الگ بات یہ ہے کہ ڈائریکٹ ابن صفی صاحب سے شروعات نہیں کی گئی بلکہ جاسوسی کے حوالے سے چند اہم نکات سے بات شروع کی گئی۔

اس کے بعد وہی بات جو اب تک ساری ہی تحریروں کے لیے کہہ چکا ہوں کہ اس میں بھی کئی باتیں نئی پڑھنے اور سیکھنے کو ملیں، ابن صفی صاحب کی جاسوسی دنیا و عمران سیریز کے حوالے سے جو حوالہ جات پیش کیے گئے وہ کچھ تو نئے تھے یعنی پہلے نظر سے نہیں گزرے تھے اور کچھ پہلے سے پڑھے ہوئے تھے مگر ان پر غور نہیں ہو سکا تھا، ان سبھی باتوں کو جس انداز سے بیان کیا گیا اس سے ان کو سمجھنے میں آسانی ہوئی اور دلچسپی بھی بڑھ گئی، حوالہ جات کے ساتھ جس طرح تشریح پیش کی گئی اس کو پڑھنے سے بہترین معلومات کے ساتھ ساتھ کئی مزید حقائق سامنے آئے.، تقریباً ہر تحریر جو یہاں پیش کی گئی سب میں کہی گئی باتیں ایسی ہیں کہ ان کو کبھی بھلانا نہیں چاہیے، یہ یاد رکھنے کی باتیں ہیں اور نئے پڑھنے والوں تک پہنچانے والی باتیں ہیں۔

دیگر تحریروں کی طرح یہ بھی بہت اہم تحریر ہے، اس کمنٹ میں ابھی تک جتنے الفاظ استعمال کیے گئے یا تعریف گئی یہ اس تحریر کی شان کے سامنے کچھ بھی نہیں، بالکل ایسا ہی محسوس ہوتا ہے، اس کی تعریف تو شاید ہو نہ سکے کیونکہ نہایت شاندار تحریر ہے، اس تحریر کے لیے مبارکباد قبول کیجیے اور ہاں یہ تحریر اس لیے بھی نہایت عمدہ ہونی تھی کیونکہ معروف یونیورسٹی میں شعبہ اردو کی ریسرچ اسکالر بھی تو

ہیں آپ دوبارہ مبارکباد قبول کیجیے۔

اب احمد صفی صاحب وابرار احمد صفی صاحب اور ان کے سارے اہل خانہ کے ساتھ ساتھ آپ کے لیے اور اس گروپ میں موجود تمام گروپ ممبرز اور تمام مومنین و مسلمین کے لیے دعا ہے کہ اللہ پاک سب کو لمبی زندگی، صحت، خوشیاں و کامیابیاں عطا فرمائے اور ابن صفی صاحب مرحوم کے درجات بلند فرماکر جنت الفروس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے.... آمین۔

مہرماہ : اتنے جامع اور مکمل تبصرہ کے لیے بہت ممنون ہیں ہم آپ کے.... آپ جیسے لوگوں سے ہم کم علموں کی بہت حوصلہ افزائی ہوتی ہے، اتنی اچھی دعاؤں کے لیے بھی بے حد شکریہ۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

جب تحریر پڑھنی شروع کی تو ابتداء میں ہی کان کھڑے ہوگئے کہ یہ کوئی ہم جیسی عام ہستی نہیں اور جب اختتام پر پہنچے تو راز کھلا کہ اس مضمون کے پیچھے کوئی علمی شخصیت ہی چھپی ہے۔ آپ سے ایسی ہی پر مغز تحریر کی توقع کی جاسکتی ہے۔ بہت ہی خوبصورت اور عمدہ تحریر۔

عبداللہ احمد حسن

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

افضل ایراین: اگر تمام مضامین میں واسطے انعام و تکریم انتخاب کیا جائے تو اصلی حقدار آپ ہیں، آپ نے بتادیا کہ مضمون ایسے لکھا جاتا ہے.... دعاؤں کے ساتھ مبارکباد۔

مہرماہ : شکریہ جزاک اللہ.... آپ سب کے تبصرے ہمارے لیے انعام ہی ہیں جس سے ہمیں ہماری خوبیوں و خامیوں کا علم ہورہا ہے۔

افضل ایراین: لیکن منٹوؔ پہ چوٹ گراں گزری، منٹو تو لوگوں کے دلوں کی غلاظت ان ہی کے منہ پہ مارنے والا مصنف تھا اور اردو ادب کا دوسرا سب سے بڑا افسانہ نگار ہے۔

مہرماہ : ہم نے منٹو کے فن پر چوٹ نہیں کی لیکن منٹو کی تحریروں کے پیچھے جو مقاصد تھے عوام کا ایک بڑا طبقہ اس سے ناواقف تھا اور صرف وہ اس سے لطف اندوز ہونے کے لیے پڑھتے تھے۔

اور ہم بس یہ کہنا چاہتے ہیں کہ پختہ شعور کے بغیر منٹو کی تحریریں آپ اپنے بچوں کو نہیں دے سکتے۔

نعیم شیخ : منٹو نے زندگی میں کبھی کسی کو گالی نہیں دی نہ کسی عورت کو بدنظری سے دیکھا۔

حمیرا ثاقب :مہرماہ ہم آپ سے متفق ہیں، ہم بھی منٹو کے مداح ہیں مگر اپنے بچوں کے لیے اسے پسند نہیں کرتے۔

مہرماہ : جہاں تک فن کی بات ہے منٹو اور ابن صفی کے ڈائی منشن مختلف ہیں لیکن جب آپ زبان کی بات کرتے ہیں تو بلاشبہ منٹو کا انداز تحریر جنسیت کے دائرے میں آتا ہے۔

حمیرا ثاقب:ہم نے وسیع المشربی ابن صفی سے سیکھی اور ہم منٹو اور عصمت دونوں کو بانگ دھل پڑھتے ہیں اور مہرماہ سے متفق ہیں کہ ان کا لٹریچر "adults" اور میچور (mature) کے لیے ہے ورنہ جنس میں جتنا مرضی درد گھول دیجیے وہ پر فتن ہی رہے گی۔

مہرماہ : جی بے شک.... ہم بھی یہی کہنا چاہتے ہیں کہ فنی اعتبار سے منٹو اور عصمت میں بلاشبہ کوئی کمی نہیں لیکن ہم وہ لٹریچر اپنے ناپختہ شعور والے بچوں کے ہاتھ میں نہیں دے سکتے بس۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

فرحان خان :بصد احترام !منٹو، عصمت چغتائی اور ممتاز مفتی کی بات پر برافروختہ ہونے والوں سے صرف اتنا کہوں گا کہ:

ابن صفی کو کوئی بھی بغیر کسی کی رہنمائی کے پڑھ سکتا ہے، آپ بچے کو ناول پکڑا دیں میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ناول پڑھ کر وہ بے راہ روی کا شکار نہیں ہو گا۔

باقی مجھے مضمون پڑھتے ہوئے ایسا لگا کہ اس کے آخر تک کتابیات اور حوالے بھی پڑھنے پڑیں گے، گویا ابن صفی پر مقالے کی مکمل تیاری کر رکھی ہے۔

محمد زبیر : دراصل ہم نے صفی صاحب کو پہلے پڑھا پھر منٹو کو شاید اِس لیے ہمیں منٹو اور عصمت چغتائی کی تحریروں میں سسکیاں سنائی دیں۔

فرحان خان: آپ کی بات الگ ہے، ایک مڈل پاس لڑکے کو منٹو کے افسانے پڑھنے کو دے دیں وہ ان سے کیا سیکھے گا؟ تاوقتیکہ اسے یہ بتا اور سمجھا نہ دیا جائے کہ اس کا پس منظر کیا ہے یا منٹو نے ایسا کیوں لکھا!....

محمد زبیر : آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں، میرا ابھی یہی کہنا ہے کہ جب تک ذہنی پختگی نہ ہو منٹو وغیرہ کو سمجھا نہیں جا سکتا، ہم چاہتے ہوئے بھی منٹو کی تحریروں میں چسکے تلاش نہ کر سکے، جب بھی منٹو کو پڑھا دل

افسردہ ہی ہوا، میں نے جب پہلی دفعہ قدرت اللہ شہاب کی 'یا خدا' پڑھی تو کئی دن تک آنکھیں نم رہیں۔

فرحان خان: لوگ مذہبی کتابوں سے بھی حظ اٹھالیتے ہیں، یہ کوئی انہونی بات نہیں، میں نے خود لوگوں کو بہشتی زیور سے چسکے لیتے دیکھا ہے۔

محمد زبیر: خود ابن صفی صاحب نے اپنے ناول کے کسی پیش رس میں بہشتی زیور کا حوالہ دیا ہے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

احمد صفی: مہرماہ، بہترین علمی مضمون ہے۔ مستند حوالوں نے مضمون کو صحیح خطوط پر تحقیقی بنادیا ہے،، بہت ہی خوب مضمون۔

مہرماہ: بہت بہت شکریہ سر۔ چونکہ ابن صفی صاحب ہی ہمارا موضوع ہیں ریسرچ کا تو اسی حوالے سے چند الفاظ لکھنے کی کوشش کی ہے۔ امید ہے مستقبل میں آپ سے تعاون ملے گا۔

آپ کا تبصرہ ہمارے لیے بیش قیمتی ہے۔ جزاک اللہ۔

اجے سنگھ: جی درست کہا آپ نے.... ایک بندھا ہوا مضمون پیش کیا ہے، بہت مبارک ہو۔

احمد صفی: مہرماہ اس کام کے لیے جہاں مدد کی ضرورت ہو ضرور یاد کریں اور اپنے موضوعات ضرور شئیر کریں۔ اللہ آپ کو کامیاب کرے۔

مہرماہ: ہم بہت ممنون ہیں سر آپ کے.... ان شاء اللہ آپ کا تعاون شامل رہا تو آسانیاں پیدا ہوں گی۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اسماعیل بن محمد: عمدہ، بلکہ ہنوز لکھی گئی تحریروں میں یکتا.... غالباً یہ اس فورم میں شائع کیا گیا پہلا تحقیقی مقالہ ہے....! زبردست.... البتہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ابن صفی کی سیرت کے تمام پہلوؤں پہ الگ الگ لکھا جائے، بالخصوص "فلسفۂ صفی" پر.... آپ چونکہ ریسرچ اسکالر ہیں لہٰذا یہ کام بہتر اور منفرد انداز میں کرسکیں گی.... کیا خیال ہے؟

مہرماہ: جی بالکل.... اس سلسلے میں آپ کے مشوروں کی ضرورت ہے ہمیں.... چونکہ ابھی ہمارا کورس ورک چل رہا ہے لہٰذا ابھی ابواب وغیرہ کی تقسیم نہیں ہوئی۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون نمبر 22

ابن صفی۔ ایک رجحان

بہزاد احمد

چلیں آج لکھنے کا موڈ بن ہی گیا تو کچھ لکھ لیتے ہیں، لیکن آپ سے گزارش ہے کہ تحریر میں کمی بیشی کو ابھی سے معاف کر دیں تو بہتر ہو گا، کیونکہ یہ تحریر لکھنے والے کو اردو ادب کے الف ب کا بھی پتا نہیں۔

ابن صفی صاحب کی محبت میں ایک حقیر سا نذرانہ پیش کرنے کی ٹھانی تو لکھنے کے لیے لفظوں کے انتخاب میں ایسی مشکل پیش آئی جیسے کہ عمران کو عام حالات میں سنجیدہ دیکھنا، لیکن پھر یاد آیا کہ عمران بھی تو کبھی کبھی سنجیدہ ہو جاتا ہے۔

بہت سوچا کہ کیا لکھا جائے جو دوستوں کو پسند بھی آئے اور میرے دل کا بوجھ بھی ہلکا کرے، خیر جو کچھ بھی سمجھ میں آیا اسے لکھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

آج چاہے اردو ادب کے نقادوں کی نگاہ میں جاسوسی ادب کا جو بھی مقام ہو لیکن اس بات سے انکار ممکن نہیں کہ اردو پڑھی جانے کی سب سے بڑی وجہ ابن صفی صاحب کی جاسوسی ناول نگاری ہے، ان سے پہلے بھی جاسوسی ناول نگار گزرے اور ان کے بعد بھی آئے، جن کی اکثریت نے انہیں کے بنائے ہوئے کرداروں پر طبع آزمائی کی لیکن ان جیسا مقام کسی کو نہیں ملا۔

ان کے کرداروں کی سب سے خاص بات اصول پسندی تھی، ساتھ ہی ان کرداروں میں عورت اور شراب کے لیے کوئی کشش نہیں ملتی، عمران، فریدی، حمید، قاسم، انور، رشیدہ، جولیا، کنول جیسے شاندار کردار ابن صفی کی اعلیٰ کردار نگاری کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

ابن صفی صاحب کی لکھی ہوئی تحریریں بار بار پڑھنے پر بھی پہلے جیسا مزہ دیتی ہیں، ایسی انفرادیت اردو ادب میں صرف ابن صفی کو ہی حاصل ہے جن کی تحریریں بار بار پڑھی جاتی ہیں اور ایک نسل سے دوسری نسل تک منتقل ہوتی رہتی ہیں، ابن صفی کے علاوہ یہ اعزاز کسی اور کو حاصل نہیں ہو سکا۔

آج کل عمران سیریز لکھنے والے ہر طرف مل جائیں گے، لیکن ابن صفی صاحب کو پڑھنے کے بعد مجھ جیسا ایک عام انسان (جس کا اردو ادب سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں) بھی ان لوگوں کے ناولوں کو دیکھ کر کہہ سکتا ہے کہ یہ اردو ادب کے ساتھ مذاق ہے۔

راقم نے جاسوسی دنیا کا آغاز اتفاقیہ طور پر کیا تھا، یہ اس وقت کی بات ہے جب میں نے ابن صفی کے شروعاتی 17 ناول پڑھے اور پھر میں نے "ان جیسے" ناول پڑھنے کے چکر میں کئی ماہ ضائع کئے، شکر ہے بعد میں مجھے پھر سے ابن صفی کے مزید ناول پڑھنے کو مل گئے، یہ سچ ہے کہ اس کے بعد کبھی میرے دل نے کسی اور کو قبول نہیں کیا (سوائے نسیم حجازی اور التمش کے کہ میں نے انہیں سے پڑھنے کا آغاز کیا تھا)۔

آخری بات یہ ہے کہ ابن صفی صاحب کو اپنے دعاؤں میں یاد رکھا کریں (راقم کو بھی) اور اور ان کے نام کو اور کام کو عام کر دیں۔

تبصرے

بہت اچھی تحریر! اور یہ بات بالکل سچ ہے کہ ابنِ صفی کے قلم کا جادو سر چڑھ کر بولتا ہے، جو اُن کو پڑھ لے وہ پھر کسی اور کی جاسوسی کہانیوں میں وہ لُطف نہیں پائے گا، اور یہ بھی صحیح ہے کہ اُن کے کرداروں پر دسیوں لوگوں نے ناول لکھے مگر اُن جیسا مُقام کسی کو نہ مِلا اور نہ کبھی مِل پائے گا۔

کرن صدیقی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

آہا.. کیا بات ہے، ابن صفی نے اردو کے فروغ میں بھی کیا خوب کردار ادا کیا، زندہ باد ابن صفی۔
آپ کی تحریر کا سب سے خوبصورت حصہ جہاں آپ لکھتے ہیں کہ ابن صفی کے کرداروں کو عورت اور شراب سے کوئی دلچسپی نہیں، یعنی پاکیزہ کردار۔
اور جب ہم کوئی تحریر پڑھتے ہیں تو سب سے اچھا کردار اپنے لیے پسند کر کے اس سانچے میں خود کو لاشعوری طور پہ ڈھالتے ہیں، جب عمران اور فریدی کو کردار کے ہر حوالے سے بلندی پہ دیکھتے ہیں تو ہم بھی ویسا بننے کی کوشش کرتے ہیں، یہ ابن صفی کا کمال ہے کہ قاری کو عمران فریدی اور صفدر بنا دیتے ہیں، بہت اچھی اردو میں بہت اچھا لکھا آپ نے، مگر تشنگی رہی، بہرحال اچھی تحریر ہے، آؤ سب مل کے اپنے محبوب مصنف کو سورہ فاتحہ کا ثواب ہدیہ کریں جزاک اللہ۔

عالیہ چودھری

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

واہ... بہت اعلیٰ، ایک بہترین تحریر، سب سے پہلے کہنا یہ ہے کہ مضمون کے آخر میں جو چھوٹی سی اہم بات آپ نے بتائی کہ کچھ مصنفین کو آپ پڑھتے ہیں، اس سے ایک بہترین اشارہ بھی ملتا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابن صفی صاحب کو پڑھنے والے بس اور کسی کو نہیں پڑھتے یا کسی کو نہیں پڑھنا چاہتے، بس ابن صفی صاحب کی تعریفیں کرتے ہیں، تو جو تحریریں پیش کی گئی یہاں تو ان تحاریر میں ان لوگوں کو بھی جواب مل جاتا ہے کہ ابن صفی صاحب کے ساتھ دیگر اچھا لکھنے والوں کو بھی پڑھا جاتا ہے، اور کئی تحریروں میں یہ بات بتائی گئی ہے یہاں، اس کے علاوہ اس تحریر میں شراب کی کشش وغیرہ کے

حوالے سے اور دوسری برائیوں کے حوالے سے جس خوبصورتی سے بتایا گیا کہ برائی سے کس طرح ابن صفی صاحب نے دور رکھا یہ بات بڑی اچھی طرح پیش کی گئی، گو کہ اس میں مزید تفصیل لکھی جا سکتی ہے مگر اتنا کافی ہے، اور یہ بھی ہر تحریر کی طرح مختلف ہے، عمدہ تحریر لکھنے پر مبارکباد قبول کیجیے، اسی طرح مزید لکھیں، اللہ کامیابی عطا فرمائے، اور ابن صفی صاحب کے درجات بلند فرمائے۔

سید فہد حسینی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

میری معلومات انگلش اسپائی کریکٹرز کے متعلق محدود ہیں، جیمز بانڈ اور شرلاک ہومز کو کسی حد تک جانتا ہوں، بانڈ کی تین فلمیں دیکھیں، لیکن نہیں پسند آئیں کیونکہ وہ اور "نقلی عمران" ایک جیسے محسوس ہوئے، دوسرا وہ ہر فلم میں دو دو ہیروئینز لیے پھرتے ہیں، گویا لوز کریکٹر کے مالک ہیں، باقی بچے شرلاک تو یہ بات تہہ دل سے مانتا ہوں کہ وہ ایک عظیم کردار ہے، لیکن (اگر میں غلطی پر نہیں ہوں تو) ہومز صاحب بھی کسی لڑکی سے دلی وابستگی رکھتے ہیں، (بحوالہ فلم شرلاک ہومز 2009) کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے ہیروز (کرنل فریدی اور علی عمران) اس سلسلے میں ان دونوں کریکٹرز سے زیادہ مضبوط کردار کے مالک ہیں، بے شک یہ ابن صفی کے شاہکار ہیں، آپ نے "عورت" والی بات کی تو اس بات کا خیال آیا، بہت عمدہ تحریر....ماشاءاللہ۔

کیپٹن کولڈ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچی کہ ابن صفی صاحب نے اپنی تحریروں سے پڑھنے والے ہی نہیں لکھنے والے بھی بنائے ہیں، اب تک کی کسی تحریر سے یہ احساس نہیں ہوا کہ کسی نومشق کی لکھی ہوئی تحریر ہے۔

مشتاق احمد قریشی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت خوب بہزاد، آپ کا تجزیہ درست ہے کہ ان ناولوں کی ایک خوبی یہ ہے کہ انہیں بار بار پڑھ کر مزہ آتا ہے، میرے اپنے تجربے کے مطابق زندگی کے ہر دور میں قاری اپنی عمر اور لگاؤ کے مطابق اس میں دلچسپی کی چیز تلاش کر ہی لیتا ہے، بچپن میں عمران کی حماقتیں اور دھول دھپا اور ولینز کی

مار کٹائی میں مزا آتا تھا، پھر لڑکپن میں حمید صاحب کے معاشقے اور عمران و کرنل صاحب پر فریفتہ ہوتی خواتین کے قصوں میں مزا آتا تھا، اپنے ہیروز کی ان سے بے اعتنائی پر خوشی سی ہوتی تھی، پھر عمر بڑھی تو ان ناولوں میں سماجی، نفسیاتی اور سیاسی معاملات نظر آنے لگے اور انسانی نفسیات کے نئے زاویے پسند آنے لگے، سو ہر دور میں ان ناولوں نے اپنا دیوانہ بنائے رکھا ہے۔ خوب مضمون، جئیں خوش رہیں۔

احمد صفی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت عمدہ، یہاں ایک بات کا اضافہ کردوں کہ ابن صفی صاحب نے ہمیں یہ بھی سیکھایا کہ شارٹ کٹ کچھ نہیں ہوتا، جیسے طارق اور ڈینی ولسن کو ہیرے نہیں مل سکے، جیسے حمید کیمیا گری میں ناکام رہا، یعنی محنت ہی سب کچھ ہے، ورنہ کیا مشکل تھا کہ تاریک وادی یا شکرال میں مشن کے اختتام پر ہیرے بھی مل جاتے۔

محمد زبیر

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہترین.... آپ کی تحریر کافی مختصر رہی، لیکن بہت اعلیٰ تھی، ابن صفی صاحب کی خوبی یہی ہے کہ ان کو پڑھنے والا ان کے سحر سے نکل نہیں سکتا۔

عبدالودود عامر

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون نمبر 23

ابن صفی۔ اردو ادب کی شان

عبدالعزیز لاسی

السلام علیکم۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ مجھے لکھنا لکھانا بالکل نہیں آتا، میں پہلی مرتبہ لکھ رہا ہوں اور وہ بھی ابن صفی صاحب کے بارے میں، جن کے بارے میں کچھ لکھنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے، اور میری چراغ دکھانے کی حیثیت بھی نہیں۔

ابن صفی صاحب کا اردو پر سب سے بڑا احسان تو یہ ہے کہ جس وقت اردو زبان میں بڑے "بد تمیز" اور "بے ادب" قسم کے "ادب" کی مانگ تھی ایک ایسا سلسلہ شروع کیا جو لوگوں کو "بے ادبی" سے "ادب" کی طرف لایا۔

ان کی کردار سازی ایسی تھی کہ ان کے کردار ہمیں جیتے جاگتے انسانوں کی طرح اپنے آس پاس چلتے پھرتے محسوس ہوتے ہیں، یہ ابن صفی کی کردار نگاری کا کمال تھا۔

میں نے دس گیارہ سال کی عمر سے عمران سیریز پڑھنا شروع کی اور آج جب میں اُن کرداروں کے بارے سوچتا ہوں تو مجھے ایسا لگتا ہے جیسے وہ میرے بچپن کے ساتھی ہوں، جب کبھی تنویر عمران کی بے عزتی کرنے کی کوشش کرتا ہے تو دل کرتا ہے کہ یہ تنویر مجھے کہیں مل جائے تو میں اس کی چٹنی بنادوں۔

میری شخصیت پر ان کی تحریروں کا بڑا اثر ہے، اکثر نئے ملنے والے جب مجھ سے کہتے ہیں کہ آپ کی اردو بہت صاف ہے تو میں مسکراتا ہوا دل ہی دل میں ابن صفی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ ان کی کوئی بھی کہانی لے کر اس پر اگر فلم بنائی جائے تو وہ ضرور سپر ہٹ ہو گی، ان کی تحریروں نے نا صرف ہمیں قانون کا احترام سکھایا بلکہ ہمیں حقوق و فرائض نبھانے کا شعور بھی دیا۔

آج بھی بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کے گھروں کے چولہے ابن صفی کی بدولت جل رہے ہیں،

ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں جو خود کو ان سے بھی بڑا ثابت کرنے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں، اگر آپ اتنے ہی بڑے قلم کار ہیں تو کسی کے کردار چوری کرنے کی ضرورت ہی کیوں پیش آئی۔

ابن صفی نے ہمیں اردو زبان میں جس قسم کا دلچسپ اور تفریحی ادب فراہم کیا، اس کی مثال کسی دوسری زبان میں نہیں ملتی، ان کے ناولوں کے کئی زبانوں میں تراجم ہوئے، اور یہ دلچسپ ادب لاکھوں لوگوں کے ہاتھوں میں پہونچا۔

اللہ سے دعا ہے کہ محترم ابن صفی کو اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

تبصرے

مختصر انداز میں دلی جذبات کی عکاسی کرتی تحریر۔

مریم کاشف

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

واہ جناب۔ آپ نے بالکل میرے دل کی بات کی، جب تنویر کی چٹنی بنائیں تو مجھے ضرور بلا لیجئے گا، ویسے تو یہاں جتنے بھی عمران کے فینز ہیں وہ تنویر کی چٹنی ضرور دیکھنا چاہینگے۔

ادا علی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

عالیہ چودھری : واہ واہ مختصر مگر جامع تحریر، سچی میرا بھی جی چاہتا ہے کہ تنویر کو سیدھا کردوں مگر کیا کروں تنویر ہمارے میاں حضور کا اسم گرامی ہے۔ہاہاہا.....

بہت سی دعا آپ کے لیے، ساحر تھے ابن صفی اور ابھی تک ہم سب مسحور ہیں ان کے سحر میں، سلامتی ہو سب پر۔

عبدالعزیز لاسی: پھر تو آپ کو موقع ملتا رہتا ہو گا سیدھا کرنے کا،

بیویوں کا تو کام ہی ہے شوہر کو سیدھا کرنا.....ہاہاہا.....

عالیہ چودھری : نہیں ملا موقع قسم سے.....بہت سخت مزاج ہیں حضرت.....مجھے ہی سیدھا کر دیا۔

خطِ تقدیر پہ خندہ ہو کر

برج قمر پہ کندہ ہو کر

اپنے رب کی رزاقی پر

ناز کروں میں بندہ ہو کر

میرے اشکوں میں سمٹے وہ

سات سمندر قطرہ ہو کر

بادِ صبا کی گستاخی سے

کلیاں بکھریں غنچہ ہو کر
وقت کے ہاتھوں اکثر بندے
مر جاتے ہیں زندہ ہو کر
عالی آپ کی پیشانی پر
چمکے گی تابندہ ہو کر

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت خُوب.... بڑی سادگی سے اپنے محبُوب مصنف کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ واقعی وہ اُردو ادب کے محُسن ہیں کہ فُحاشی کے طُوفانِ بے لگام دور میں قارئین کو صاف سُتھرے تفریحی ادب کا تُحفہ دِیا۔

کرن صدیقی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

میرا یہ ارمان ہے کہ کاش آج ایک ایسا ادیب پیدا ہو جائے، یہ کتنی بد قسمتی ہے ہماری کہ ہم ان کے زمانے میں پیدا نہیں ہوئے۔ چراغ آدمی کے مقابلے میں وقعت نہیں رکھتا، جو لکھ دیا وہ بھی اچھا ہی ہے، ویسے بھی چراغ رات کا راہی ہے دن میں مر جاتا ہے۔

جوہر علی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

سید فہد حسینی : وعلیکم السلام.... بہت اعلی.... زبردست.... بڑے ہی اچھے اور مختصر انداز میں آپ نے حقائق بتائے، پڑھ کر خوشی ہوئی، اردو کے حوالے سے تو خوب بات کہی، جیسا کہ بابائے اردو مولوی عبدالحق بھی کہہ گئے کہ ابن صفی کا اردو پر احسان ہے، جو بھی ابن صفی صاحب کو پڑھے تو پھر واقعی اس کی اردو میں نکھار آجاتا ہے، اور یہ بھی کہ جو ابن صفی صاحب کی اردو پڑھ کر سمجھ بھی جائے تو ان کی اردو ایسی ہوتی ہے کہ اس پر رشک کیا جائے، یہاں کئی تحریریں ایسی ہی پیش کی گئی ہیں جن کی مثال نہیں ملتی، یہ تمام تحریریں اپنی مثال آپ ہیں، کئی بڑے مصنفین جنھوں نے ابن صفی صاحب کو پڑھ کر لکھنا سیکھا اگر میں ان کا نام پیش کرنا چاہوں تو کمنٹ مزید لمبا ہو جائے گا، بہت عمدہ تحریر ہے آپ کی۔

مجھے تنویر کے کردار کے بارے میں زیادہ علم نہیں، کچھ روز قبل یہیں کسی کی تحریر میں تنویر کے بارے میں پڑھا تھا۔ میرے خیال میں تنویر کا کردار بھی جاسوسی دنیا کے انسپکٹر آصف کی طرح ہے جو عمر میں کرنل فریدی سے کافی بڑا ہے اور فریدی سے کافی سینئر ہے مگر فریدی کی صلاحیتوں سے جلتا ہے، باقی آپ کی تحریر بھی شاندار رہی اور ایک نئے انداز کی بھی لگی، خوش رہیں اور اسی طرح کچھ نہ کچھ پیش کرتے رہا کریں، اللہ صحت و کامیابی عطا فرمائے.... ابن صفی صاحب کے لیے دعا ہے کہ اللہ ان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

کیپٹن کولڈ : سید فہد حسینی میرا خیال ہے کہ آپ کے اگر کوئی بھی تین چار تبصرے ملا دیئے جائیں تو خود بخود ایک شاندار تحریر وجود میں آجائے گی.... شاندار تبصرہ۔

سید فہد حسینی : سوالیہ نشان تو پہلے پڑھ چکا تھا، ساتھ ہی خوفناک عمارت بھی، اب سب سے پہلے جونک کی واپسی والی سیریز پڑھی ہے جس میں صبیحہ کا کردار بہترین ہے، جاسوسی دنیا کا آخری ناول صحرائی دیوانہ پڑھنا باقی ہے، تعریف کے لیے محترمہ ادا علی صاحبہ اور کیپٹن کولڈ صاحب کا بہت شکریہ۔

عبدالعزیز لاسی: اگر آپ کراچی میں ہوتے تو میں عمران سیریز کا پورا سیٹ آپ کو دے دیتا۔

سید فہد حسینی : اوہ اچھا، بہت شکریہ.... ویسے کراچی ناظم آباد میری پیدائش کی جگہ ہے، پھر ہم آبائی علاقے مانسہرہ آ گئے، خیر آپ کا بہت شکریہ، ان شاء اللہ عمران سیریز بھی مکمل ہو جائے گی، ابھی خطرناک ڈھلان والی سیریز پڑھنا شروع کی ہے۔

عبدالعزیز لاسی: ناظم آباد یعنی ابن صفی صاحب کا محلہ۔

احمد صفی : بھائی فہد آپ تو پرانے محلے والے ہیں، گویا ہم دونوں کی نال وہیں گڑی ہے۔

سید فہد حسینی : شاید کوئی پندرہ بیس گھر چھوڑ کر آگے ابن صفی صاحب کا گھر تھا، والد صاحب نے کچھ ایسا ہی کہا تھا اور کل میری چچا سے بات ہوئی جنکی عمر 70 سال ہو گی، وہ میری بات پر کچھ اس طرح کہنے لگے۔

"اوہ اچھا یہ ابن صفی وہی آفریدی عمران اور وہ کیا نام تھا اس کا وہ سپرینٹنڈنٹ تھا ایک...." میں نے کہا فیاض تو کہنے لگے ہاں وہی، بہت زبردست ناولز ہوتے تھے، والد صاحب مرحوم ابن صفی صاحب کے ناولز گھر میں بھی سب کو دیتے تھے۔

ہم تو پھر شروعاتی دور والے ہوئے جہاں سے ابن صفی صاحب نے جاسوسی دنیا و عمران سیریز کو

مزید مقبول کیا.... افسوس کہ مزید باتیں نہ پوچھ سکا والد صاحب سے اور ان کی وفات ہو گئی، بس یہی معلوم ہو سکا کہ والد صاحب کبھی کبھار جایا کرتے تھے ابن صفی صاحب کے پاس، اور ابن صفی صاحب نے خود کچھ ناولز والد صاحب کو دیئے تھے، ہمارے کالج کے اردو کے پروفیسر بھی کبھی کبھار والد صاحب سے ملنے آتے تھے 1996ء اور 1998ء کے درمیان، وہ بھی کہتے کہ آپ کے والد صاحب کی اردو بہت اچھی تھی، وہ بہت علم والے تھے، ابن صفی صاحب سے بھی واقف ہیں اور شاعر بھی ہیں، پروفیسر ہارون الرشید نام ہے ان کا۔

ادا علی :اوہ! پھر تو بہت حیرت کی بات ہے کہ آپ نے اب تک عمران سیریز نہیں پڑھی۔

زبردست سیریز پڑھ رہے ہیں اس وقت آپ، جس میں ابن صفی صاحب نے لکھا ہے، یہی تو پریشانی ہے کہ

”انسان مشین کی طرح کام نہیں کرتا ورنہ سارے مسائل حل

ہو جائیں۔“

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

حمیرا ثاقب:عبدالعزیز لاسی صاحب....!

”دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا

میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے“

عبدالعزیز لاسی:ہم سب کے دلوں میں ابن صفی صاحب کی جو عزت ہے اُس کی مثال شاید کسی اور مصنف کے حصے میں نہیں آئی۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ڈیشنگ ایجنٹ: کیا مطلب لاسی صاحب....!

میں آپ کے سامنے ہوں، بنائیں چٹنی....ہاہاہا....بائی داوے یہ ایک عمدہ تحریر ہے۔

عبدالعزیز لاسی: کیا آپ تنویر ہو؟ آپ کو پتا نہیں ہے جس کے حل کئے کیسوں پر آپ اتراتے پھرتے ہو وہ ایکس ٹو عمران ہی ہے۔

اب بولو لوگے عمران سے پنگا؟

ڈیشنگ ایجنٹ: ہاہاہا..... مظہر کلیم صاحب نے تنویر کا کوڈ نیم ڈیشنگ ایجنٹ رکھا ہے۔

––*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*

احمد صفی :حاصل مضمون....

ابن صفی صاحب کا اردو پر سب سے بڑا احسان تو یہ ہے کہ جس وقت اردو زبان میں بڑے "بد تمیز" اور "بے ادب" قسم کے "ادب" کی مانگ تھی ایک ایسا سلسلہ شروع کیا جو لوگوں کو "بے ادبی" سے "ادب" کی طرف لایا۔

عبدالعزیز لاسی: آپ کا تعریف کرنا ایسا ہی ہے جیسے ابن صفی صاحب نے خود میری تعریف کی ہو، بہت بہت مہربانی، شکریہ۔

––*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*

لبنیٰ رضوان :بہت خوب.... جب جب تنویر کی چٹنی بنتی ہے میرا سیروں خون بڑھ جاتا ہے۔

عبدالعزیز لاسی: جب عمران نے تنویر کی ریڑھ کی ہڈی کا مہرہ کھسکایا تھا تو مجھے بہت مزا آیا تھا۔

––*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*

چٹنی میں پودینہ ضرور ڈالیے گا..... وہ کیا ہے کہ..... پودینے کے بغیر چٹنی مجھے بالکل پسند نہیں۔

اسماعیل بن محمد

––*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*

مضمون نمبر 24

ابن صفی۔ ایک شخصیت، ایک عہد

نعیم شیخ

”لگا رہا ہوں مضامین نو کے پھر انبار
خبر کرو مرے خرمن کے خوشہ چینوں کو“

ایک دور میں جاسوسی ناولوں کا شمار تیسرے درجے کی تفریحی تحریروں میں کیا جاتا تھا، طلباء کو خاص طور سے جاسوسی ناولوں کو پڑھنے سے روکا جاتا تھا، یہ روک ٹوک ضروری بھی تھی کیونکہ اس میں جاسوسی کم اور جنسی مناظر کی تصویر کشی زیادہ ہوتی تھی۔

پھر ایک وہ دور بھی آیا جب ابن صفی نے فحش جاسوسی ناول نگاری کے خلاف محاذ قائم کیا، اور ایسا لٹریچر پیش کیا جو ہر عمر و ہر طبقہ فکر کے لوگ بغیر کسی جھجھک کے پڑھ سکتے تھے، فحش ناولوں کے بر عکس ابن صفی کی تخلیق کردہ کہانیاں اور ناول آئینے کی طرح شفاف اور بہتے پانی کی طرح پاک و صاف تھے۔

وہ آزادی فکر کی معقول توجیہہ کرتے تھے، غیر معقولیت کی ان کے یہاں کوئی گنجائش نہیں تھی، یہی وجہ ہے کہ جب اس زمانے کے زیادہ تر مصنف و ادیب محبوبہ کے لیے چاند تارے توڑا کرتے تھے، (سوچ کر، پڑھ کر اور سن کر ہنسی آتی ہے) اس وقت ابن صفی کے عمران اور کرنل فریدی ایسی لغویات کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے تھے، بلکہ کچھ مناظر میں تو ان کے کردار طوائف اور راہ سے بھٹکی ہوئی خواتین کو بڑے بھائی کی طرح سمجھا بجھا کر صاف ستھری اور شائستہ زندگی گزارنے کا درس دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

ابن صفی حسن و عشق کو ایک سیدھا سادھا معاملہ تصور کرتے تھے، ان کے یہاں عاشق کی ٹھنڈی آہوں کو خلاف ادب سمجھا جاتا تھا، ان کے یہاں عصر حاضر کے علوم ہی نہیں بلکہ مستقبلیات (Futurology) کے علوم بھی پنہاں تھے، ان کے قارئین میں تقریباً تمام ہی طبقوں کے افراد شامل رہے ہیں۔

سائنس، نفسیات، اخلاقیات، قانونیت، حب الوطنی اور ایک اللہ کی وحدانیت کا ذکر ابن صفی تقریباً ہر ناول میں چھیڑا کرتے تھے۔

اگر کردار نگاری میں اس عظیم مصنف کا نام نہ لیا جائے تو یہ ان کے ساتھ زیادتی ہو گی، ایک ادنیٰ آدمی چاہے وہ نوکر ہو، ڈرائیور ہو یا پھر فقیر، ابن صفی اس کے کردار کو اتنی چابکدستی سے پیش کرتے کہ اس کردار کی شخصیت آئینہ کی طرح چمک اٹھتی۔

آخر میں یہی ایک بات سمجھتا ہوں کہ ابن صفی کے بارے میں جتنا لکھا جائے کم ہو گا بلکہ سورج کو چراغ دکھانے کی مصداق ہو گا۔

تھک ہار کر ماننا ہی پڑتا ہے کہ اتنا عظیم الشان مصنف آج ہمارے بیچ نہیں رہا، لیکن ان کی تحریریں آج بھی "اردو" اور "عاشقانِ اردو" کے ذہن کو اپنی خوشبو سے معطر کر رہی ہیں۔

ابن صفی کو اپنے کرداروں سے کتنی انسیت تھی اس کا اندازہ ان کے ایک ایک کردار کی شخصیت سے ہوتا ہے، جتنی اچھی کردار نگاری وہ کرتے تھے شاید ہی کسی دوسرے نے کی ہو، مجھ جیسے ان پڑھ گنوار کو ان کے آخری ناول کا آخری اقتباس پڑھ کر تو بس رونا ہی آ گیا۔

"اچھا .....بھاگو یہاں سے....!" عمران جماہی لے کر بولا۔

"بہت تھک گیا ہوں، اب سونا چاہتا ہوں.... گہری نیند....!"

(آخری آدمی)

ے "تنہائی سی تنہائی ہے کیسے کہیں کیسے سمجھائیں

چشم و لب و رخسار کی تہہ میں روحوں کے ویرانے ہیں

بالآخر تھک ہار کے یارو ہم نے بھی تسلیم کیا

اپنی ذات سے عشق ہے سچا باقی سب افسانے ہیں"

اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ ابن صفی کو جنّت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام نصیب فرمائے.... آمین۔

☆☆☆☆☆

تبصرے

ادا علی : افففف.... "آخری آدمی" کے آخری الفاظ ہمیشہ اداس کر دیتے ہیں، بے شک ذہن معطر ہیں۔

لیکن اب یہ عالم ہے۔ ؎

نہیں لاتی ہے بوئے دوست مجھ تک

شکستہ ہو گئے پائے صباء کیا

یہ سچ ہے کہ اب کوئی نیا ناول پڑھنے کو نہیں مل سکتا لیکن پچھلی خوشبو کا احساس اتنا دلفریب ہے کہ اب تک محسوس ہو رہا ہے، بہت نفیس اور شاعرانہ سی تحریر، بہت عمدہ۔

لبنیٰ رضوان: میں نے دوبارہ عمران سیریز شروع کی ہے، آج کل "زیبر امین" زیر مطالعہ ہے۔

ادا علی : میں نے آج یہی دونوں پڑھے، "آخری آدمی" ابھی مکمل کیا۔

——*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*

ملک فرخ: پتہ نہیں.... مجھے آخری آدمی کی لاسٹ لائنیں ہمیشہ سے اجنبی لگی ہیں.... اس سے مراد تو عمران کی.... آگے سوچا نہیں جاتا۔

نعیم شیخ : یہی سوچ کر تو اداس ہو جاتے ہیں۔

احمد صفی : ان سطور پر شبہ کرتے رہنا ہی اب ہمارا مقدر ہے، لیکن یہ عمران سے متوقع کلمات نہیں ہیں۔

——*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*

بہت اچھی تحریر.... یہ بھی بالکل درست فرمایا کہ ابن صفی کے ناول کی سب سے بڑی خوبی ان کے تخلیق کردہ کردار ہیں، سبھی کردار اتنے سالوں کے بعد بھی زندہ و جاوید لگتے ہیں۔

تبسم حجازی

——*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*

انتظار حسین کا افسانہ تھا آخری آدمی۔ ابن صفی کا ناول ہے آخری آدمی۔

آپ کی تحریر نے بہت کچھ یاد دلا دیا، تھک کے سو گئے ابن صفی ہمیشہ کے لیے، اب کوئی نیا ناول

نہیں ملے گا، مگر واقعی ان کی تحریروں کے پھول مرجھانے والے نہیں بلکہ مزید تازگی اور شگفتگی سے مہک کر خوشبو کی نئی لہریں پھیلا رہے ہیں، بہت خوبصورت تحریر، قسم سے رلا دیتے ہو آپ سب.... اور ہاں.... ابن صفی نے ہماری سوچ بدل دی.... توبہ ہے.... جی مطلب.... میری ہی نہیں ساری نوجوان نسل کی عشق کے معنی بدل دیئے، آہیں بھرنا عشق نہیں بلکہ اپنے دامن کو صاف پاک رکھنا عشق ہے۔ ع

اپنی ذات سے عشق ہے سچا باقی سب افسانے ہیں

سلامتی ہو۔ آؤ سب مل کے ابن صفی کو دنیا کا حسین اور آخرت کے لیے قیمتی ترین تحفہ دیں۔ یعنی سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص پڑھ کے ثواب انہیں ہدیہ کریں، اللہ سب کو دنیا و آخرت میں سرخرو کرے۔

عالیہ چودھری

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مشتاق احمد قریشی: سید اسد عادل اور اُن کی پوری ٹیم قابل مبارک باد ہے کیونکہ اُن کی ترغیب اور کوشش سے جناب ابن صفی صاحب کے تعلق اور تحریر کے بارے میں اُن کے پڑھنے والوں نے جب قلم اُٹھایا تو ہر ہر لکھنے والے نے خوب بلکہ بہت خوب لکھا، یہی اُن کا کمال ہے اللہ اُنہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے آمین۔

سید اسد عادل : بہت بہت شکریہ جناب، یہ سب آپ بزرگوں کی دعاؤں کا ثمر ہے، ورنہ بھلا ہم کس لائق تھے۔

حمیرا ثاقب : بہت نوازش قریشی صاحب، آپ کے الفاظ ہمارے لیے سرمایہ ہیں۔

عبدالعلیم الحسینی: شکریہ جناب۔ اب آپ سے ایونٹ کے سلسلہ میں اختتامی کلمات مل جائیں تو نوازش ہوگی۔ مشتاق احمد قریشی صاحب۔

سید اسد عادل : بلکل جناب.... ہم بھی یہی گزارش کریں گے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

واقعی ابن صفی پر جتنا لکھا جائے کم ہے، اس کی واضح مثال یہ سلسلہ ہے۔

کوثر اسلام

احمد صفی: بہت خوب مضمون، آخری آدمی پر شبہ کرتے رہنا ہم سب قارئین کا مقدر ہے مگر یہ تو طے ہے کہ آخری سطور کی عمران سے سے توقع نہیں کی جا سکتی، باقی رہے نام اللہ کا! مضمون کی مبارکباد!

نعیم شیخ: شکریہ جناب۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت اچھی تحریر، بہت اچھے انداز سے شروع کی گئی اور پھر جیسے جیسے تحریر آگے بڑھتی ہے تو حقائق کے ساتھ ساتھ تحریر میں خوبی بھی مزید بڑھتی جاتی ہے، شعر سے آغاز اور شعر سے اختتام بھی خوب رہا، حسن اور عشق والی بات پر بھی اچھی روشنی ڈالی گئی، پھر سائنس، نفسیات، اخلاقیات، قانون دانی، کردار نگاری، حب الوطنی اور اللہ کی واحدانیت کا ذکر بھی اچھا کیا، ایک چھوٹی سی تحریر میں بہت سارے موضوعات کو جس خوبصورتی سے آپ نے سمیٹا یہ پڑھ کر بہت اچھا محسوس ہوا، بے شک ابن صفی صاحب پر لکھنا گویا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔

ابن صفی صاحب کے آخری ناول آخری آدمی کا حوالہ بھی خوب دیا، عمران کے آخری جملے نے بھی افسردہ کیا، آپ کی تحریر بھی ایک نئے انداز کی تحریر ہے، تھوڑا بہت کبھی کبھار لکھتے رہا کریں، اللہ آپ کو کامیابی وصحت عطا فرمائے اور ابن صفی صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے.... آمین۔

سید فہد حسینی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اسماعیل بن محمد: ہہہہ، "فیوچرولوجی"، لیکن خبردار....! مرحوم پامسٹری کے ماہر نہیں تھے.... البتہ دور اندیش کہہ سکتے ہیں آپ۔

نعیم شیخ: بادشاہ سلامت جان کی امان پاؤں تو عرض ہے کہ میری اردو آپ جتنی قوی نہیں، میں نے تو صرف ابن صفی صاحب کے ناولوں کے نقوش پر ہی ہاتھ صاف کیا ہے۔

سید اسد عادل: مستقبل بینی کہہ سکتے ہیں۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون نمبر 25

ابن صفی اور ہم

عالیہ چودھری

ابن صفی کی شخصیت پہ قلم اٹھانا کوئی معمولی بات نہیں، یہ بڑے دل گردے کا کام ہے، جو مجھے کرنا پڑ گیا ہے، دل بے چین اور بے قرار ہے، آخر کار یہ اتنا عظیم کارنامہ عالیہ نے ہی انجام دینا تھا۔

خیر میں آپ کو بتاؤں، جب میں دوسری جماعت میں تھی اس وقت ایک بار انکل لطیف ہمارے یہاں آئے، رات رہے اور صبح جاتے ہوئے نانا جی کو سسپنس ڈائجسٹ، جاسوسی ڈائجسٹ اور ابن صفی کے ناول دے گئے، نانا جی سب ناول تالے میں رکھتے تھے، تجسس نے ہمیں بھی بے چین کیا، نانا جی کے سرہانے سے چابی چرائی اور جلدی سے ایک ناول اٹھالیا، ڈرتے ڈرتے تالا لگایا اور سب سے چھپ کر جو دیکھا تو ناول تھا.... "صحرائی دیوان" جاسوسی دنیا یعنی فریدی اور حمید کا ناول، بس پھر کیا تھا، گوشۂ عافیت ڈھونڈ کر ہم ناول میں گم، گھر والے ہماری تلاش میں گم، پھر ہم کہاں ملتے....! شام تک نہ کھانے کا ہوش نہ اپنا پتا، بس اس روز سے فریدی اور حمید دل میں بیٹھ گئے، ناول کے دو حصے تھے، دوسرے حصہ تلاش کر کے بیڈ کے نیچے سے بر آمد ہوئے تو بمع سامان مسروقہ پکڑے گئے، بہر حال یہ ہماری ابن صفی سے پہلی ملاقات تھی، اور پھر سارا جیب خرچ انہیں ناولوں پہ خرچ ہونے لگا، جاسوسی دنیا سے عمران سریز تک آئے تو عمران کے ہو گئے، اور آج بھی ابن صفی ہمارے دل میں بسے ہیں۔

ابن صفی نے کرداروں کے ذریعے ہماری تربیت کی، بے شک ماں، باپ، استاد سب نے اپنا فرض نبھایا مگر ابن صفی نے تو حد سے زیادہ ہی تربیت کی، پڑھنے کی لگن ایسے لگادی کہ آج تک کوئی ہمارے دل و دماغ تک رسائی حاصل نہیں کر سکا۔

عمران اور فریدی کے پاکیزہ کرداروں نے ہمیں انسانیت کی معراج عطا کی، ان کے ناولوں کو پڑھ کر ہم عشق مشک کو کھانسی خشک سمجھنے لگے، خوش اخلاقی، رواداری، عزت نفس، ادب واحترام کیا کچھ ہم نے ان ناولوں سے نہیں سیکھا!....

ابن صفی نے اس دور میں پاکیزہ سری ادب تخلیق کیا جب فحش نگاری کو کتاب کی مارکیٹ ویلیو

جانا جاتا تھا، انھوں نے ثابت کیا کہ ایک ادیب کیسے معاشرے کا نباض ہوتا ہے اور معاشرے کو صحیح ادبی دوادے کے رگوں سے بے غیرتی کا زہر نکال کر تندرست کر سکتا ہے۔

جی تو چاہتا ہے ابن صفی پہ لکھتی چلی جاؤں مگر دامن وقت میں گنجائش نہیں اور لکھوں تو کتاب لکھ دوں، ہر کردار کو سامنے لاؤں، کاش مجھے موقع ملے، آخر میں بس یہ کہوں گی کہ....

نہ ابن صفی کا کوئی ہم پایہ تھا، نہ ہے اور نہ ہو گا، اور ہاں....جب میں نے ابن صفی کی تصویر دیکھی تو بس دیکھتی رہ گئی۔ ع

خدا مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

☆☆☆☆☆

تبصرے

عالیہ جی بہت ہلکے پھلکے انداز میں آپ نے اچھی اچھی باتیں ہمیں بتادیں۔

حمیرا ثاقب

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ادا علی : دیوانگی میں ڈوبے ہوئے پیرائے.... بہترین انداز.... مگر ایک بات بتاؤں....! آپ کی تحریر پڑھ کر بالکل ایسا لگا کہ آپ نے تحریر بالکل اسی احساس کے ساتھ لکھی ہے جو احساس آپ کے اندر اس وقت تھا جب آپ نے چابی اٹھائی تھی.... یعنی بہت جلدی میں، کہ بس جلدی سے لکھ کر مکمل کر لوں پہلا تعارف دھماکے دار ہے.... مزہ آیا۔

بالکل اس طرح اپنی زندگی کے خاص خاص پوائنٹ بتائے ہیں جیسے ابن صفی صاحب کے ناول کے آخیر میں اگلے ناول کے بارے میں کچھ معلومات لکھی ہوتی تھیں کہ اس کی کہانی کیسی ہوگی....!اب سوچتے رہیں سب کہ کون سا ناول کیسے پڑھا آپ نے، کتنے وقتوں کا کھانا بھول گئیں۔

عالیہ چودھری:جی ایسا ہی تھا....

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

زویا خان : اب ہم کو بولنا نہیں آتا تو کیا کریں.... ویسے بہت اچھا لکھا ہے عالیہ چودھری نے۔

یاسر حسنین : ارے بولنا نہیں لکھنا ہے، اور اتنا بھی لکھ دو تو کافی ہے۔

عالیہ چودھری: آپ بھی تو لکھو۔ یاسر میرے آخری جملے کھا گئے آپ.... جاؤ ہاں۔

یاسر حسنین : مجبوری ہے، بڑے لوگ کھا جاتے ہیں اور مجھ بے چارے کو چپ چاپ سہنا پڑتا ہے، ایک پورا مضمون صرف ایسے جملوں کی وجہ سے شائع نہیں ہو سکا۔

عالیہ چودھری: چلو کوئی بات نہیں.... اپنی رائے دو کہ عالی نے کیسا لکھا؟

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

محمد اسحٰق : بہت عمدہ، خدا کرے زور قلم اور زیادہ۔

عالیہ چودھری: ارے آپ....! نا جی نا.... یہ تبصرہ نہیں چلے گا.... وہ جو پہلے کیا تھا تبصرہ وہ حاضر کیا

جائے....اور نہیں تو کیا۔

محمد اسحٰق : یاد نہیں میں نے کیا تبصرہ کیا تھا، آپ نے جاوید غامدی صاحب پر میری تنقید پڑھی؟

––*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*

ظہیر اقبال : پڑھ کر مزہ آیا.... آپ سے زیادہ دعا سلام تو نہیں ہے مگر آپ کا انداز اچھا لگا، جیسے کسی بچے کا بچپن بھرا انداز، اگر کمنٹ اچھا نہ لگے تو معذرت۔

عالیہ چودھری : اسی سالہ بچی وہ بھی شرارتی....ہاہاہا۔

عبداللہ احمد حسن: واقعی 80 سال ماشاءاللہ۔ پھر تو آنٹی کہہ سکتے ہیں نا؟

––*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*

آہا....چوری سے شروعات کی....واقعہ بہت دلچسپ تھا....ماشاءاللہ....بہت خوب۔

کیپٹن کولڈ

––*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*

یاسر حسنین : مضمون نہایت ہی مختصر تھا کہ پڑھنے سے پہلے ہی ختم ہو گیا، خیر میں نے بھی کافی کتابیں اسی طرح پڑھی تھیں، لیکن وہ اور تھیں، ابن صفی کے ناولوں کے پڑھے جانے کا قصہ پھر کبھی سناؤں گا جو کہ سارے ہی پی ڈی ایف میں ہی پڑھے، بیتے دنوں کو یاد کر کے عجیب سا احساس ہوتا ہے جب گھر والوں کے طعنے بھی برداشت کرتے تھے لیکن اپنی روش سے نہیں ہٹتے تھے۔

کیپٹن کولڈ : مطلب اس سلسلے میں آپ میرے دوست ہیں....! میرے تو اس طرح پڑھنے پر اتنی کھنچائی ہوئی کہ بیان کرنا ممکن نہیں اور ماشاءاللہ ابھی بھی اسی جوش و خروش سے ہو رہی ہے کیونکہ اب دوبارہ پڑھنا شروع کر دیئے ہیں۔

یاسر حسنین : اب بھی یہی سلوک ہوتا ہے۔

عالیہ چودھری: یاسر یہ میری تحریر کی تعریف ہے یا پھر....؟ امی جی....!!! یاسر کو ڈانٹو۔

یاسر حسنین : آپ کی ہمت کو سلام پیش کیا ہے، کون کہتا ہے عورت کمزور ہے، پابند ہے، ارے ہم پر بھی یہی پابندیاں تھیں، ہیں اور شاید اگلے کچھ برسوں تک رہیں گی۔

عالیہ چودھری: جی مجھے اندازہ نہیں تھا کہ تحریر کتنی طویل ہونا چاہیے، سو بڑی مشکل سے مختصر لکھا، بعد

میں جب بڑی بڑی تحریریں دیکھیں تو.... خیر جو ہوا سو ہوا

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

سب ہی کچھ سمیٹ دیا آپ نے، بیڈ کے نیچے چھپ کر تھرل بھی پیدا کر دیا، اصلاح کر دار ابن صفی صاحب کا ساتھ بہالے جانے والا انداز اور ساتھ میں آپ کی کھنکتی ہنسی کے ساتھ عمران کی شوخی بھی۔

محمد اسحٰق

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ابرار احمد :اس سے زیادہ کیا کہیں، بہت عمدہ، پر خلوص اور بے ساختہ۔

عالیہ چودھری:میرا اعزاز۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ملک فرخ :دل سودائی سودا کر بیٹھا، پیچ لڑائے کن سے.... دنیاوالے نقل کریں جن کو.... ان کو چاہے من سے.... پھر اسرار کھلے جو اس پر....

بہت زبردست.... اتنا کہ بہت کچھ لکھ کر تین بار ڈیلیٹ کر چکا اور تھک ہار کے اونگی بونگی مار دی.... شکریہ عالیہ سس.... بہت عمدہ انداز اور بہت اچھی یادیں.... شیئرنگ کا شکریہ۔

عالیہ چودھری: جیتے رہو بھیا بہت شکریہ، آپ کے تھوڑے لفظ ہتھوڑے ہیں، اررر.... ہپ.... اوہ ہاں.... مطلب وزن دار ہیں۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ایک بار پھر سے میرا وہی جملہ کہ....”ابن صفی صاحب کی بات چاہے جتنی کریں کم ہے۔“

نعیم شیخ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت ہی خوبصورت اندازِ بیان، چوری والا قصہ پڑھ کے تو بہت ہی مزہ آیا، پہلے پہل ہم نے بھی کتابوں میں چھپا کر بہت سے ناول پڑھے ہیں۔

عالیہ درخشاں

مشتاق احمد قریشی: اچھی تحریر کی یہی خوبی ہے پڑھنا شروع کرو تو محسوس ہی نہیں ہوتا کب ختم ہوئی

عالیہ چودھری : سر آپ کے الفاظ ہمارا سرمایہ ہیں.... سلامتی ہو۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

تبسم حجازی : ماشاء اللہ.... بہت مزے دار.... آپ کی ذہانت کی داد دینی ہوگی کہ اتنی کم عمر میں آپ نے ابن صفی کو پڑھا اور سمجھا، میں نے 11 سال کی عمر میں پڑھا اور لوگوں کی کافی تنقید سنی کہ اتنی کم عمر سے ناولوں کا شوق لگ گیا۔

عالیہ چودھری: اپنی تعریف کیا کروں، ذہین وفطین تھی اور نانی کہتی تھیں پکی شیطان ہے، اور ہاں سمجھا تو کیا اس وقت، بس کردار دل میں سما گئے، اور رہی ڈانٹ پھٹکار کی بات تو قسم سے ہماری چھترول ہوتی تھی، مگر چوں کہ رزلٹ اچھا آتا تھا اسکول کا سو بچت ہو جاتی تھی۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

سید فہد حسینی: پہلے تو فریدی کے انداز میں تحریر کی خوبصورتی کے لیے کہنا ہے کہ "بہت خوب"، اب آگے یہ کہنا ہے کہ آپ کا ابن صفی صاحب اور فریدی، حمید، عمران سے متعارف ہونے کا واقعہ سن کر خوشی ہوئی، ایسے ہی واقعات ہیں اکثر لوگوں کے اور آپ کا ایک الگ واقعہ پڑھنے کو ملا۔

شروعات سے ہی آپ نے ایک نئے انداز کی تحریر لکھی اور پھر یہ تحریر بھی ساری تحریروں کی طرح مختلف رہی، ہر تحریر ایک دوسرے سے مختلف ہے کسی تحریر کے درمیان میں محسوس ہوا کسی کے شروعات میں کسی کے آخر میں، اور اکثر تحریریں شروع سے آخر تک مختلف انداز کی پڑھنے کو ملیں۔ تربیت کے حوالے سے آپ کی باتیں بہت بہترین ہیں، واقعی ابن صفی صاحب کو پڑھ کر اور سمجھ کر شخصیت میں ایسا نکھار آتا ہے کہ کوئی نہ کوئی خاص بات اس آدمی میں اس طرح کی نظر آتی ہے جو دوسروں سے الگ ہوتی ہے، ویسے یہاں عالیہ نام کی خواتین کچھ زیادہ ہیں اس لیے پہچاننا مشکل ہو رہا ہے، اس کے لیے معذرت.... آپ شاید وہی عالیہ ہیں جنہوں نے ہر تحریر پر ابن صفی صاحب کو سورہ فاتحہ اور تین بار سورہ اخلاص کا نذرانہ پیش کیا اور گروپ میں بھی سب کو کہا۔

اگر آپ وہی عالیہ ہیں تو اس بار آپ کی تحریر پر یہ کہنا ہے کہ سب درود شریف کے ساتھ سورہ فاتحہ اور تین بار سورہ اخلاص کا نذرانہ ابن صفی صاحب کو پیش کریں، اللہ ابن صفی صاحب کے درجات

بلند فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔

عالیہ چودھری: بہت شکریہ فہد جی.... ہم ہی وہ عالیہ ہیں دعا والی عالی۔ سلامتی ہو۔ دعا کرانے کا شکریہ۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

احمد صفی : عالیہ، بہت خوب، بہترین تحریر مگر حاصل مضمون مقطع میں آ پڑا ہے، جب میں نے ابن صفی کی تصویر دیکھی تو بس دیکھتی رہ گئی، یقین کیجیے اگر آپ ان کو سامنے دیکھتیں تب بھی اس سے کچھ مختلف صورتحال نہ ہوتی، اللہ نے ان کو ایسی ہی شخصیت بخشی تھی۔ آپ انہیں ہمیشہ دعاؤں میں یاد رکھتی ہیں اللہ آپ کو اس کی جزا دے۔ مجھے یقین ہے وہ ان تحائف کو پا کر بہت خوش ہوں گے۔ اگر وہاں سے پیشرس لکھ پاتے تو یقیناً اپ کو اس میں ضرور جگہ ملتی.... ان کی جانب سے شکریہ.... جئیں خوش رہیں

عالیہ چودھری: ساری خوشی میری، سلامتی ہو۔

کوثر اسلام : احمد صفی سر، ہر پوسٹ پر آپ کے کمنٹ کا انتظار ہوتا ہے، آپ کا کمنٹ پڑھ کے ایسا لگتا ہے جیسے ابن صفی صاحب کہہ رہے ہوں آپ ہمیشہ خوش رہیں سلامت رہیں۔

عالیہ چودھری: میرے دل کی بات کہہ دی سلامت رہیں۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

عبداللہ احمد حسن: ماشاء اللہ کیا خوب تحریر ہے، مگر سچ تو یہ ہے کہ شروع ہوتے ہی ختم ہو گئی، اگر کچھ طویل ہوتی تو پڑھنے کا زیادہ مزہ آتا کیونکہ اتنی رواں اور سادگی سے پر بیان ہے کہ دل چاہتا ہے پڑھتے ہی رہیں۔

عالیہ چودھری : بہت شکریہ جناب.... مگر غلطی یہ ہوئی کہ ملکہ عالیہ کو پتا ہی نہیں تھا کہ تحریر کی لمبائی چوڑائی کتنی ہونی چاہیے....! خیر پھر سہی.... اب تو ہم لکھتے ہی رہیں گے، باقی جناب آپ نے بھی برجستہ داد دی، سلامتی ہو، جیو ہزاروں سال۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون نمبر 26

ابن صفی۔ محسن اردو سری ادب

عبدالودود عامر

اللہ تعالی نے ہر انسان کو خاص بنا کر پیدا کیا ہے، ہر انسان انفرادی خصوصیات رکھتا ہے، مسئلہ صرف اپنے اندر کے گوہر کو پہچاننے کا ہوتا ہے، جو لوگ اپنے اندر مخفی صلاحیتوں کو پہچان لیتے ہیں اور پھر اس کا صحیح و مثبت استعمال بھی کرتے ہیں وہ تاریخ ساز لوگ ہوتے، ہیں ابتدائے آفرینش سے لے کر اب تک ایسے بے شمار لوگ ہر زمانے میں پیدا ہوئے اور اپنا نام اور مقام امر کر لیا۔

ایسے ہی ایک فرد ابن صفی بھی تھے، جو بلا مبالغہ اردو سری ادب کے بانی ہیں، جنھوں نے اردو زبان اور اردو ادب کو نئی جہتوں سے آشنا کیا، اردو ادب کی تاریخ ابن صفی کے ذکر کے بغیر نامکمل اور ادھوری ہے، آیئے ذرا جائزہ لیتے ہیں کہ ابن صفی کے اردو ادب اور اردو ادب پڑھنے والوں اور ان کی نسلوں پر کتنے گہرے اثرات و احسانات ہیں۔

انسان ہمیشہ سے تجسس کا پتلا رہا ہے، تقریباً ہر انسان کے اندر فطری تجسس کا مادہ پایا جاتا ہے، وہ ان چیزوں میں زیادہ کشش محسوس کرتا ہے جس سے اس کے سسپنس اور تجسس کے جذبہ کی تسکین ہو سکے، ابن صفی سے پہلے اردو ادب کو ہم شاہی دربار اور خواص کا ادب کہہ سکتے ہیں، کچھ تبدیلی البتہ مرزا غالب کے خطوط سے ضرور آئی۔

ابن صفی کے آغازِ جوانی کے دور میں جاسوسی ادب کا تصور ہی نہیں تھا، اردو ادب نہایت کثیف اور مشکل ترین تحاریر میں ملفوف ایڑیاں رگڑ رہا تھا، اگر کچھ تھوڑا بہت جاسوسی ادب تھا بھی تو وہ انگریزی ناولوں کے تراجم تھے، لیکن ان کا معیار اتنا گھٹیا اور گرا ہوا تھا کہ کسی بھی باذوق شخص کے ذوق مطالعہ کی تسکین نہیں کر سکتا تھا، ان انگریزی ناولوں کے تراجم میں جو فحاشی کا سیلاب ہوتا تھا وہ اس معاشرے کے بنیادی اقدار کو دیمک کی طرح کھوکھلا کر رہا تھا۔

ایسے حالات میں ابن صفی کا یہ عزم کرنا کہ وہ ایسا جاسوسی ادب تخلیق کریں گے جو معیاری بھی ہو گا اور معاشرے کی بنیادی اقدار کا عکاس بھی ہو گا، بلاشبہ جوئے شیر لانے کے مترادف تھا، اس وقت

تک ابن صفی کا کوئی نام تک نہیں جانتا تھا، اس کے بر عکس بڑے بڑے قد آور لوگ اردو ادب پر راج کر رہے تھے، جب قدرت کو کچھ لوگوں سے کام لینا ہوتا ہے تو اس قسم کے حالات پیدا کر دیتی ہے کہ با عمل ہوگ میدان میں آجاتے ہیں۔

ابن صفی نے صحیح وقت پر اپنی صلاحیت کو پہچانا، اس کا استعمال کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ اردو ادب کا درخشاں ستارہ بن کر چمکنے لگے، ان کے ناولز نہ صرف لوگوں کی لائبریریوں کی زینت بنے بلکہ تکیوں تلے بھی انھوں نے اپنا مقام بنایا، پھر آہستہ آہستہ تکیوں کے نیچے محبت ناموں کی جگہ فریدی اور عمران کے کارناموں نے لے لی۔

یوں لگتا تھا کہ یہ ناول نہیں ہیں بلکہ ایک طوفان ہیں، جس نے سب کی مقبولیت کو اپنے اندر سمولیا ہے، بلا تخصیص مرد و زن، بوڑھے، بچے اور جوان ان کے شیدائی تھے، ایک طرف جہاں ایک مزدور اپنی دیہاڑی لگا کر ناول خریدتا تھا تو دوسری طرف سربراہ مملکت بھی بڑی بے چینی سے نئے ناول کا انتظار کیا کرتے تھے۔

یہ ابن صفی کا ہی کارنامہ ہے کہ ان کے ناول باپ بیٹی کے سامنے اور ایک بہن اپنے بھائی کے سامنے پڑھنے سے نہیں ہچکچاتی، کیونکہ اس ادب کو فحش منظر نگاری اور ذو معنی جملوں اور استعارات سے دلچسپ بنانے کی کوشش نہیں کی جاتی تھی، بلکہ اس کا ہر کردار اپنی اقدار اور اعلیٰ اخلاقی روایات سے مکمل جڑا ہوا ہوتا تھا، اس میں مزاح ہوتا ہے مگر صاف ستھرا، جملوں کی کاٹ بھی ہے مگر لبوں پر مسکراہٹیں بکھیر دینے والی۔

کبھی کبھی یقین نہیں آتا کہ ایک فرد کا دماغ اتنا زرخیز بھی ہو سکتا ہے کہ وہ جن ایجادات کا ذکر اپنے ناولوں میں کرتا ہے وہ آنے والے زمانہ میں حقیقت کا روپ دھار لیتی ہیں، یا خدا..... کیا الہام ہوا تھا ابن صفی کو؟

ابن صفی کے تخیل کی پرواز اتنی بلند تھی کہ تفتیش کے جو طریقہ انھوں نے متعارف کرائے اس سے مرعوب ہو کر سرکاری ایجنسیز نے بالآخر اپنے افسروں کی تربیت کے لیے ان سے غیر رسمی مشاورت بھی مانگی۔

ان کے ناولوں کے جملے ایسے ہوتے تھے کہ محفل زعفران زار ہو جائے اور خلوت میں سنجیدہ

سے سنجیدہ آدمی بھی پیٹ پکڑ کر ہنسنے پر مجبور ہو جائے، ایسے ایسے کردار کہ انسانی عقل دنگ رہ جائے، بلاشبہ ابن صفی اردو ادب کے بہت بڑے محسن ہیں، کیونکہ اگر وہ ابتدا نہ کرتے تو انگریزی ناولوں کے فحش ترجموں کا سیلاب جانے کتنی نسلوں کی اخلاقیات کا جنازہ نکال دیتا۔

اور اب ایک آخری بات، جب جب ابن صفی کا ذکر ہو گا تو ان نقالوں کا بھی نام لیا جائے گا جنہوں نے ابن صفی کی مقبولیت کو سیڑھی بنا کر مشہور ہونے کی کوشش کی، بجائے اس کے کہ جو بنیاد ابن صفی رکھ کر گئے تھے اسی پر نئے کرداروں کے ساتھ جاسوسی ادب کی ایک بلند عمارت تعمیر کرتے، انہوں نے الٹا ابن صفی کے کردار چوری کئے اور ان کرداروں کے ذریعے مشہور ہونے کی بہت ہی بھونڈی کوشش کی۔

دکھ صرف اس بات کا ہے کہ ابن صفی نے جو کردار بڑی محبت اور محنت سے تخلیق کئے تھے ان کا بیڑا غرق کر دیا، کسی نے ان کرداروں کو میدان عشق کا شہ سوار بنا ڈالا تو کسی نے اتنی قتل غارت کرائی کہ درندگی بھی چیخ اٹھی کہ ہائے یہ کیا درندگی ہے!....

ان لوگوں نے ابن صفی کے نٹ کھٹ سے عمران کا سب سے برا حشر کیا، کسی نے اس کو ناقابل تسخیر بنا دیا تو کسی نے جنوں بھوتوں سے لڑنے والی روحانی شخصیت میں تبدیل کر دیا، وہ دن ہوا ہوئے جب علی عمران اپنی باتوں اور اوٹ پٹانگ حرکتوں کے بیچ پورا کیس حل کر لیا کرتا تھا، اب عمران مشین پسٹل لے کر گھومتا ہے اور بے دریغ قتل عام کرتا ہے، خنجر کے ذریعے ناک کاٹ کر اعتراف جرم کرواتا ہے، جادوگروں سے لڑتا ہے، جنوں و بھوتوں کو مار گراتا ہے، آج کا عمران سب کچھ بن چکا ہے مگر ہمارا علی عمران اس میں کہیں نظر نہیں آتا۔

آج کی نسل ابن صفی کا نام بھولتی جا رہی ہے، ضرورت اس بات کی ہے کہ اس حوالے سے دوبارہ اتنا کام کیا جائے کہ ابن صفی کے ناول دوبارہ تکیوں اور بستروں میں جگہ پا لیں۔

☆☆☆☆☆

تبصرے

ثاقب شیخ : عمدہ لکھا ہے.... میرے خیال سے تو نہیں بھول رہے باقی خدا جانے....

ادا علی : بھئی میں تو اپنے بچوں کو عمران کی بہادری کے قصے سناتی ہوں، پھر بڑے ہو کر وہ خود دلچسپی سے پڑھیں گے۔

ثاقب شیخ : بھئی دیکھا ایک دعویدار آ ہی گئیں۔ میں کیا کہوں، روز ہم ایسا کچھ دیکھتے ہیں گروپ میں۔

ادا علی : دادا آپ بتائیں کہ آپ نے کبھی اپنے پوتوں کے لیے ناولوں کی الماری میں کبھی تالا نہیں لگایا کہ انہیں عالیہ میم کی طرح چابی چرانی پڑے۔

ثاقب شیخ : نہیں سسرال گیندا پھول کی قسم! ویسے یہ پھول ملتا کہاں ہے؟

عبدالودود عامر: کہنے کا مطلب یہ تھا کہ نقالوں کے بیچ ابن صفی کی اصل تحاریر تک لوگوں کی رسائی مشکل ہوتی جارہی ہے، میں خود کافی عرصہ تک نقل کو ہی اصل سمجھتا رہا اور اسی کا غصہ بھی ہے مجھے۔

ادا علی : مگر دیکھئے اصل پہچان لیا آپ نے۔

عبدالودود عامر: جتنا عرصہ لاعلم رہا اس کا دکھ تو ہے نا۔

ادا علی : اس معاملے میں خوش نصیب ہوں، بابا نے ہی تعارف کروایا میرا ابن صفی صاحب سے۔

عبدالودود عامر: تب آپ کو ہمارے دکھ کا اندازہ کیسے ہو سکتا ہے....! ہم نے ابن صفی کو نقالوں کے ڈھیر سے تلاش کر کے پڑھا جبکہ آپ کو پکی پکائی کھیر مل گئی۔

ثاقب شیخ : کسی نے میرے پھول کا پتا نہیں بتایا....! اگر اب آپ دونوں میرے تبصرے کے ریپلائی سے نو دو گیارہ نہیں ہو گئے تو....

عبدالودود عامر: یہ سسرال سے ملے گا گملے سمیت۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ادا علی : واہ... یہ اردو کی تاریخ کے ساتھ ابن صفی صاحب کی ناول نگاری پر بہت اچھا مضمون ہے، مگر ایک بات کہوں...! نقالوں کے ذکر کی کوئی خاص ضرورت نہیں تھی، وہ اس لیے کہ یہ ابن صفی صاحب کو پسند نہیں تھا، ہماری خوشی کہ لیے یہ ہی بہت ہے کہ ہم اصل کے پرستار ہیں، کھوٹے سکے خود

اپنی ویلیو کھو دیتے ہیں، ویسے دیکھا جائے تو یہ سب آپ کی تحریر میں شامل ہونے کی وجہ دراصل آپ کا ابن صفی صاحب سے لگاؤ ہی ہے، کل ملا کر بہت اچھا مضمون ہے، میں نے نقالوں کا ایک ہی ناول پڑھا تھا بس۔

سید فہد حسینی : بہت اعلی.... بہترین بات کہی آپ نے۔

عبدالودود عامر: میں تو کافی عرصہ پڑھتا رہا اصل سمجھ کر، ابھی اسی کا غصہ نکلتا رہتا ہے وقتاً فوقتاً۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اسماعیل بن محمد: یہ خوب رہی، دو لفظوں میں اردو ادب کی تاریخ کہ

"ابن صفی سے پہلے اردو ادب کو دربار شاہی یا خواص کا ادب کہا جا سکتا ہے، کچھ تبدیلی البتہ مرزا غالب کے خطوط سے ضرور آئی۔"

زبردست جناب، میرے لیے تو یہ جملہ حاصل کلام ٹھہرا، اس میں شک نہیں کہ باقی ماندہ مضمون میں بھی بھرپور توانائی ہے، البتہ جو بات دل کو چھو جائے، اس کی برابری کہاں!....

عبدالودود عامر: جزاک اللہ.... آپ کا یہ تبصرہ میرے لیے اعزاز کی بات ہے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ظہیر اقبال: عمدہ تحریر، جب جب اردو زبان میں سری ادیبوں کا نام آئے گا تو سب سے پہلے ابن صفی صاحب کا نام لیا جائے گا، اُن کے تخیل کی پرواز، ان کی مستقبل پر نظر، عالمی سازشوں پر ان کا موقف، اخلاق سوز ادب سے ان کا مقابلہ، انھیں بلاشبہ دوسروں سے ممتاز کرتا ہے، ابن صفی صاحب نے اس دور میں جب تقسیم ہند کے زخم ہرے تھے، لاقانونیت کا راج تھا، اپنے ناولوں کے ذریعے قانون کی طاقت کا اظہار کیا۔

عبدالودود عامر: شکریہ جناب، ابن صفی تو واقعی اپنی ذات میں انجمن تھے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت اچھی تحریر، ہمارا گروپ یہی کام تو کر رہا ہے عبدالودود صاحب.... ایک اور مثبت بہتری جو ہم اس ایونٹ کے دوران محسوس کر رہے ہیں کہ تبصرے بھی دن بہ دن نکھر رہے ہیں، تبصرہ کرنا بھی ایک ہنر ہے، ہم اس پہ اپنے ساتھیوں کی بہت ہمت افزائی کرتے ہیں۔

حمیرا ثاقب

سید فہد حسینی: شاندار تحریر عبدالودود عامر صاحب, آغاز ہی شاندار اور آغاز کے ساتھ ہی ابن صفی صاحب اردو ادب اور اردو جاسوسی ادب کا حوالہ بہت اعلیٰ پیش کیا آپ نے. اور مرزا غالب کے حوالے سے خوب بات کہی۔ ابن صفی صاحب نے کس طرح فحش ناولوں کے دور میں ایک الگ راہ نکالی اور نہ صرف الگ راہ نکالی بلکہ اردو جاسوسی ادب کو بے حد مقبول بھی کر دیا اور بین الاقوامی سطح پر لے آئے اور کہیں کہیں محسوس ہوتا ہے کہ بین الاقوامی سطح سے بھی اردو جاسوسی ادب کا قد اونچا نظر آتا ہے۔ اور فحش نگاری کو کیسے ختم کر ڈالا ابن صفی صاحب نے, پڑھ کر بہت اچھا لگا, عنوان اردو سری ادب کے محسن کو بڑے خوب انداز سے پیش کیا آپ نے۔ اور پھر ایک شاندار تحریر کے اختتام پر کیا خوب مثال پیش کر دی آپ نے کہ نقالوں نے ابن صفی صاحب کی مقبولیت کو سیڑھی بنا کر مشہور ہونے کی کوششیں کیں۔ بہت اعلی۔ اور بے شک ابن صفی صاحب کے جاسوسی ناولوں ہی کو کاپی کر کے محنت اور لگن سے اپنے کردار بنا کر لکھتے تو واقعی اردو ادب میں ایک بلند عمارت نظر آتی۔ اغاز بھی شاندار حقائق کے ساتھ اور اختتام بھی شاندار حقائق کے ساتھ۔ اور ابن صفی صاحب کے ناول اب بھی پڑھے جارہے ہیں۔ یہ بات بھی درست کہی کہ اتنا کام کیا جائے کہ اصل کو لوگ پہچانتے جائیں, یہ کام نہ بھی ہو تو ابن صفی صاحب کو کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ انہوں نے اصل بنا کر پیش کر دیا, جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ اصل چیزیں نقالوں میں چھپ کر رہ جاتی ہیں, نقلی اتنی زیادہ تعداد میں ہو جاتی ہیں کہ اصلی کو پھر تلاش کرنا پڑتا ہے, یا بعض اچھے لوگوں کی بدولت اصل تک پہنچ جاتے ہیں۔ جب لوگ اصل سے واقف ہو جائیں تو پھر نقلی سب غائب ہو جاتے ہیں۔ اور آخر اصل اور حق ہی نے غالب آنا ہے۔ پھر اسی طرح کئی نقلی لکھنے والے ہیں مگر اصلی یعنی ابن صفی کے بارے میں سب جانتے جارہے ہیں۔ ہمارے کالج کی ہی مثال لے لیں کہ شاید لائبریری میں 5 ہزار مختلف کتب ہیں مگر ابن صفی صاحب کے ناول شاید 15 یا 20 ہوں گے اور یہی زیادہ تعداد میں طالب علم پڑھتے ہیں۔ اسی طرح مختلف جگہوں پر اسی طرح ابن صفی صاحب کو پڑھا جاتا ہے۔

اور نقالوں کے حوالے سے ادا علی صاحبہ کا کمنٹ بھی خصوصیت کا حامل ہے۔ مگر بہت اچھی تحریر ہے, کچھ نقالوں کی بھی حقیقت معلوم ہوئی۔ خیر ایک عمدہ, الگ اور نئے انداز کی شاندار تحریر لکھنے

پر مبارکباد قبول کریں۔ اور کچھ نہ کچھ لکھتے رہا کریں۔ اللہ کامیابی عطا فرمائے اور ابن صفی صاحب کے لیے بھی دعا ہے کہ اللہ پاک ان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

عبدالودود عامر: جزاک اللہ شاہ جی.... میرا بھی یہی مطلب تھا کہ بعض دفعہ اصل چیز پر نقل کا پردہ اتنا گہرا ہو جاتا ہے کہ اصل کو ڈھونڈنا مشکل ہو جاتا ہے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

احمد صفی: بھائی عبدالودود عامر بہت اچھی تحریر لکھی، آپ نے بھی سب سے اہم بات کے لیے آخری پیراگراف کو چنا

"آج کی نسل ابن صفی کا نام بھولتی جا رہی ہے، ضرورت اس بات
کی ہے کہ اس حوالے سے دوبارہ اتنا کام کیا جائے کہ ابن صفی کے ناول
دوبارہ تکیوں اور بستروں میں جگہ پالیں۔"

آپ سے متفق اور اس پر کچھ کام ہو بھی رہا ہے مگر تجاویز کے لیے منتظر (سب کی طرف سے)۔

عبدالودود عامر: جزاک اللہ احمد صفی صاحب، آپ کے الفاظ میرے لیے اعزاز ہیں۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ایک بہت اچھی تحریر! اور یہ بالکل صحیح کہا کہ نقالوں نے واقعی عمران کا حلیہ بگاڑ دیا، عمران اُسی رُوپ میں خُوب ہے جِس طرح اُس کے اصل قلم کار نے قارئین کے سامنے پیش کیا تھا، کُچھ احمق سا، تھوڑا شریر سا مگر وقت پڑنے پہ اِنتہائی خطرناک۔

یہ اِبن صفی کا پیش کردہ عمران ہے جو ہم سب کو پسند ہے، ہر شخص کی سوچ کا انداز مُختلف ہوتا ہے، ہر لکھنے والے نے اپنے اپنے رنگ میں عمران کو پیش کِیا نتیجتاً اُس بیچارے کا حال بے حال ہو گیا، بات یہ ہے کہ اصل تو اصل ہے اور نقل کبھی اصل کے مُترادف نہیں ہو سکتی کے مُصداق جو لُطف ابنِ صفی کی تحریر کا ہے وہ اُن کے نقالوں میں نہیں۔

کرن صدیقی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

تبسم حجازی: بہت اچھے، ادبی کتابوں کے علاوہ ابن صفی کے ناولز ہی تھے جو ابّا بخوشی لا کر دے دیا

کرتے تھے اور میرے خیال سے نقالوں کے چل نکلنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ 80ء اور 90ء کی دہائی میں ابن صفی کے ناول ملنا بڑا مشکل ہو گیا تھا لیکن جب سے الیکٹرانک فارم میں کتابیں ملنے لگی ہیں تب سے بہت سے نوجوان قارئین نے ابن صفی کو پڑھنا شروع کیا ہے وہ خود ہی ان نقالوں کو پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں۔

عبدالودود عامر: جی متفق ہوں آپ سے لیکن نقالوں کا اتنا ڈھیر لگا ہوا ہے کہ الامان الحفیظ۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت اچھی تحریر.... میرا بھی یہی خیال ہے کہ ابن صفی صاحب کو الہام ہوا کرتا تھا، یہ انسان کے بس کا کام نہیں، باقی نقالوں کا نام سنتے ہی غصہ آجاتا ہے، کاش پاکستان میں اس کے لیے سزائے موت مقرر ہوتی، لوگ چوری بھی کرتے ہیں اور سینہ زوری بھی کرتے ہیں یہ بہت بری بات ہے۔

کوثر اسلام

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ہم گھر میں اکثر ابن صفی کے عمران، فریدی اور حمید کو بلکہ سارے کرداروں کو زیر بحث لاتے ہیں، اور ظاہر ہے نقالوں کا ذکر بھی آتا ہے، عمران ہمارا پسندیدہ ہے چہیتا ہے، نقالوں نے بھی صرف عمران کو تختہ مشق بنایا ہے.... دکھ ہی دکھ.... ہائے.... ہمارے عمران کا کیا حال ہو رہا ہے.... مگر نہیں یہ ہمارا عمران نہیں، ہمارا عمران صرف ابن صفی والا عمران ہے، باقی سب تو!....

خیر.... نقال عمران کے پیچھے پڑے.... فریدی کو کسی نے چھوا بھی نہیں، آخر عمران ہی کیوں؟ کیونکہ فریدی پر لکھنا ان نقالوں کے لیے اتنا ہی مشکل ہے جتنا کہ اپنے کردار بنا کر ان پر طبع آزمائی کرنا۔

اب آئیں تحریر کی طرف.... حضور....! آپ کی تحریر شاندار بھی ہے اور جاندار بھی، بہت سی باتیں آپ زیر بحث لائے، پڑھ کر اچھا لگا اور بہت سی چیزیں ذہن میں دھرائی گئیں، واقعی آج سی پچاس سال پہلے اگر ابن صفی کے پاس سہولیات ہوتیں تو وہ خاکوں میں رنگ بھر دیتے، یعنی ساری ایجادات کے موجد ہوتے۔

عالیہ چودھری

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

حافظ ابو بکر: بھائی بہت اچھا تبصرہ، بہت خوب، عالیہ چودھری صاحبہ ویسے آپ کی بات سے اختلاف ہے کیوں کہ بڑے نقال کا ایک ناول فریدی سیریز کا بھی آچکا ہے جس کا نام ٹرنٹولا ہے۔

عبد الودود عامر: فریدی پر بہت کم لکھا گیا ہے، میرے خیال میں فریدی پر لکھنا کافی مشکل ہے کیونکہ فریدی اپنے اندر ایک الگ انفرادیت رکھتا ہے، اس کا ایک خاص مقام ہے جس کی نقل کرنا بہت مشکل ہے۔

سید فہد حسینی: بالکل، یہی تو بات ہے کہ فریدی کردار ہی ایسا پراسرار ہے کہ اس کو ابن صفی صاحب کے علاوہ کوئی چلا ہی نہیں سکا، باقی کرداروں کو بھی نہیں چلا سکے یہ نقال لوگ، فریدی کی بی نسبت عمران پر لکھنا قدرے آسان تھا، مثلاً عمران کا مزاح اور اس کی احمقانہ حرکتیں وغیرہ، اب مزاح کو کسی طرح بھی پیش کر دیں تھوڑی سی کوشش سے مزاح بن جائے گا لیکن مزاح مزاح میں بھی فرق ہوتا ہے، بھونڈے مزاح میں اور ابن صفی صاحب والے مزاح میں بہت نمایاں فرق ہے، فریدی کے شایان شان لکھنا ابن صفی صاحب ہی کا کمال ہے، اس لیے نقال جب فریدی کے شایان شان لکھنے کی کوشش کرتے ہیں تو فریدی کو عجیب ہی بنا دیتے ہیں، یہی معاملہ عمران کے ساتھ بھی ہے، اب عمران اور فریدی کو کچھ لوگوں نے ایسا بنا دیا ہے کہ وہ ڈائریکٹ وزیر اعظم اور صدر سے بات بھی کرتے ہیں، حد تو تب ختم ہو جاتی ہے جب وہ وزیر اعظم و صدر مملکت کو کھری کھوٹی باتیں بھی سناتے ہیں، یہی نہیں بلکہ وزیر اعظم و صدر ان سے ڈرتے بھی ہیں، دوسرے ملکوں کے وزیر اعظم صدر وغیرہ سے ڈائریکٹ بات کرتے ہیں، اس طرح فریدی و عمران کو بنا دیا ہے، اس طریقہ کار سے تو سارے کام گھر بیٹھے بٹھائے ہی انجام دیئے جاسکتے ہیں، کسی مشن پر جانے کی کیا ضرورت ہے بھلا؟ اور ہوتا بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ عبد الودود عامر صاحب نے بتایا کہ گھر بیٹھے معلومات خرید لیں، مجرموں کو پیسے دے کر کسی کو قتل کروا دیا، وغیرہ وغیرہ.... خیر بات کچھ اور ہی ہو رہی تھی، سچ کہوں تو فریدی پر لکھنا ابن صفی کے علاوہ کسی کے بھی بس کی بات نہیں ہے، ابن صفی صاحب کے فریدی، حمید، عمران، قاسم، سلیمان اور دیگر کردار سب سے الگ اور سب سے اچھے ہیں، کیونکہ خالق تو پھر خالق ہوتا ہے اور خالق ہی بہتر جانتا ہے کہ کس کردار کے ساتھ کہاں کیا کام لینا ہے، کس پر کون سا جملہ سوٹ کرتا ہے، کرداروں کے اسی خالق کی وجہ سے کئی لکھنے والوں کے چولہے جل رہے ہیں اور وہ اپنی روزی روٹی کما رہے ہیں، اس بارے میں ابن صفی صاحب کا ایک پیشرس بھی

خوب ہے اگر ملا تو یہاں پیش کروں گا۔

عالیہ چودھری: دراصل ہر انسان اندر سے شرارتی ہوتا ہے، عمران ہمارے لاشعور کی خوشی کا نام ہے، فریدی ہر جگہ دستیاب ہے یعنی ہر بندہ سنجیدہ ہے مگر ہنسی بہت کم دستیاب ہے یعنی عمران۔

کیپٹن کولڈ: آپ نے فریدی کی بات کی اس لیے میں اپنی ٹانگ اڑانا مناسب سمجھوں گا، خود ابن صفی صاحب کہتے تھے کہ فریدی پر لکھنا بہت مشکل کام ہے، جس کے لیے انھیں مکمل دھیان اور ذہنی سکون درکار ہوتا تھا، یہ بات انھوں نے خود ایک ناول میں لکھی ہے، پھر جب ان کے لیے ان کرداروں پر لکھنا مشکل تھا تو نقال تو کسی شمار ہی میں نہیں، جنہوں نے لکھا دیکھ لیجئے کیا حشر کیا!....

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

"پھر آہستہ آہستہ تکیوں کے نیچے محبت ناموں کی جگہ فریدی و عمران کے کارناموں نے لے لی"

واہ.... سلسلے کی چند سب سے بہترین تحریروں میں اس کا شمار ہوگا بہت کمال کی تحریر ہے، بہت عمدہ۔

کیپٹن کولڈ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

عبداللہ احمد حسن: بہت ہی اچھی تحریر، میں نے نقالوں کو پڑھنے کی کبھی ضرورت ہی محسوس نہیں کی، میرا تعلق شروع سے ہی اصل سے رہا ہے، باقی رہی آخری بات کہ لوگ انہیں بھولتے جارہے ہیں تو شاید میں اس سے کچھ اختلاف کروں گا، آپ دیکھ لیجئے اس گروپ میں کتنے لوگ آتے ہیں جن میں نئے پڑھنے والے بھی ہیں اور جو پرانے لوگ ہیں وہ اپنے بچوں کو بھی یہ پڑھنے کی ترغیب دیتے ہیں مگر آپ کی یہ بات بھی درست ہے کہ اس پر کام ہونا چاہیئے، جن لوگوں تک ابن صفی کا نام نہیں پہنچا ان تک پہنچانا چاہیئے، میرے خیال سے اس سلسلے میں یہ گروپ کچھ کر سکتا ہے، سب مل کر اس پر سوچیں اور عمل کریں، ویسے احمد بھائی اور مشتاق صاحب ہمارے ساتھ ہیں ان کی نگرانی میں ہونے والا کام ضرور اپنی افادیت دکھائے گا.... ان شاءاللہ۔

عبدالودود عامر: جزاک اللہ.... اصل میں مجھ پر بیت چکی ہے یہ اسی کا غصہ ہے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

حافظ محمد بلال: یہ تحریر سلسلہ ہذا میں ایک بہترین اور خوبصورت اضافہ ہے، ماشاء اللہ بہت خوب تحریر ہے عبدالودود بھائی، نقالوں کے بارے میں آپ کی رائے سے متفق ہیں سب، انہوں نے بے شرمی کے ریکارڈ توڑے ہیں، ایک اچھے خاصے لازوال سلسلے کو بدنام اور برباد کرنے کی پوری کوشش کی ہے، نئی نسل کی ابن صفی سے ناواقفیت کی ایک بڑی وجہ یہ لوگ بھی ہیں۔

عبدالودود عامر: جزاک اللہ بلال بھائی، آپ کی بات سے مکمل متفق ہوں۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مریم کاشف: جناب بہت عمدہ تحریر ہے، مبارک ہو آپ کو۔

عبدالودود عامر: جزاک اللہ مریم آپی.... آپ کا کمنٹ میرے لیے اعزاز ہے، کاشف صاحب میرے نہایت پسندیدہ لکھاری ہیں اور اس حوالے سے آپ کے یہ الفاظ میرے لیے بہت بڑا انعام ہیں۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون نمبر 27

ابنِ صفی۔ اردو سری ادب کے بانی

حمزہ رمضان

"جو کہہ گئے وہی ٹھہرا ہمارا فن اسرار
جو کہہ نہ پائے نہ جانے وہ چیز کیا ہوتی"

اردو جاسوسی ادب میں ابنِ صفی کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں، جب کبھی اردو جاسوسی ادب کی تاریخ مرتب کی جائے گی تو اس میں ابنِ صفی کا نام سنہری حروف میں لکھا نظر آئے گا، کیونکہ ان کا شمار جاسوسی ادب کے بانیوں میں ہوتا ہے، بلکہ یہ کہا جائے کہ اردو جاسوسی ادب کی بنیاد انھوں نے ہی رکھی تو بے جا نہ ہو گا۔

ویسے تو ان سے پہلے بھی کئی مصنفین جاسوسی ادب لکھ رہے تھے مگر وہ ناول ایک مخصوص طبقہ تک ہی محدود رہتے تھے، دوسری بات یہ کہ وہ انگریزی ناولوں کا ترجمہ اور چربہ ہوتے تھے، یہی وجہ تھی کہ دوسرے معاشرے کے ناولوں کے ترجمے ہمارے معاشرے میں پنپ نہ سکے، لیکن جب جناب "اسرار احمد" نے "ابنِ صفی" کے نام سے لکھنا شروع کیا تو ایک بہترین اور لاجواب سلسلہ شروع ہو گیا، جس کو ہر طبقہ فکر کے افراد نے جنون کی حد تک پڑھا۔

یہ ناول اتنے دلچسپ ہوتے ہیں کہ ایک نشست میں ختم کئے بغیر چھوڑنے کا دل نہیں کرتا، رنگا رنگ کردار، طنز و مزاح، سسپنس اور ایڈونچر سے بھرپور ان ناولوں کی مثال ملنا مشکل ہے، کسی نے ایک بار ابنِ صفی سے پوچھا تھا کہ "آپ کے ناول الماریوں کیوں نہیں ملتے۔؟"۔... تو انہوں نے مسکرا کر جواب دیا تھا "کیونکہ وہ تکیوں کے نیچے ملتے ہیں۔"

بلاشبہ ایسے ہی ہیں ان کے ناول، جنہیں پڑھتے وقت آدمی ان ناولوں کے سحر میں کھو سا جاتا ہے، تصور میں وہ کبھی حمید کے ساتھ آرلکچنو میں کافی پی رہا ہوتا ہے، کبھی فریدی کے ساتھ لائبریری میں میں بیٹھا مطالعہ کر رہا ہوتا ہے، کبھی کیڈیلاک میں کسی کیس کی تفتیش کے سلسلہ میں اِدھر اُدھر کی خاک چھان رہا ہوتا ہے، کبھی ذہنی جنگ میں اس کے ساتھ نئی نئی گتھیاں سلجھانے میں مصروف ہوتا ہے تو کبھی

عمران کی حماقتوں سے لطف اندوز ہوتا ہے، کبھی اسکے ساتھ مجرموں کے گردنیں توڑ رہا ہوتا ہے، ناول پڑھتے وقت وہ کبھی رام گڈھ، سریم بالا، کمٹالی، ریگم بالا جیسی جگہوں پر گھوم رہا ہوتا ہے۔

ابنِ صفی کے ناولوں میں سب سے اہم بات ان کے بہترین کردار ہیں، جو آج بھی زندہ جاوید ہیں، اتنا وقت گزر جانے کے بعد بھی آج ان کا ہر کردار اسی آب و تاب سے چمک رہا ہے۔

ان کے کرداروں کی مقبولیت کا اندازہ صرف اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ نہ صرف ابن صفی کی زندگی میں بلکہ ان کی وفات کے بعد بھی کئی مصنفین ان کے کرادروں فریدی، حمید، عمران، ایکسٹو، قاسم، فیاض کے ساتھ ساتھ سنگ ہی، تھریسیا، نانوتہ اور دیگر کرداروں پر لکھ رہے ہیں۔

ابنِ صفی کے تمام مثبت کردار نہ صرف بہادر، دلیر، ذہین ہیں بلکہ معاملہ فہم، حساس طبع اور باکردار بھی ہیں، فریدی، حمید، عمران، انور وغیرہ سب مضبوط اور اعلیٰ کرادار کے مالک ہیں، جو ہمیں بھی اپنے کردار کو مضبوط بنانے کا سبق دیتے ہیں۔

ابنِ صفی اپنے ناول ”دلیر مجرم“ سے لے کر ”آخری آدمی“ تک تمام ناولوں میں ایک اہم سبق دیتے ہیں، ”قانون کا احترام“ ابنِ صفی کا یہ مقصد تھا کہ وہ عوام کو قانون کا احترام سکھائیں، کیونکہ جو آدمی قانون کا احترام کرے گا جرم سے دور رہے گا، جب تک عوام میں قانون کا احترام نہیں ہو گا چوری، قتل، اور خونریزی ہوتی رہے گی، اسی لیے ہر آدمی کا یہ بنیادی حق ہے کہ وہ قانون سے آگاہ ہو، اس کا احترام بھی کرے، ابنِ صفی اپنے اس مقصد میں کامیاب بھی ہوئے کیونکہ ان کے کردار اور ناول ہمیں قانون کا احترام سکھانے میں کامیاب رہے۔

ان کے ناولوں میں ایکشن، ایڈونچر، سراغرسی، مہم جوئی، ذہنی جنگ کے واقعات بھرے پڑے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ طنز و مزاح، بذلہ سنجی، حاضر جوابی اور ظرافت کا ایک سلسلہ بھی جاری رہتا ہے، جسے پڑھ کر قاری بے ساختہ قہقہے لگانے پر مجبور ہو جاتا ہے، ابن صفی کا مزاح شگفتہ، شائستہ، بے ساختہ ہوتا ہے، ان کی تحریریں سنجیدگی اور مزاح کا مرقع ہوتی ہیں، ”جاسوسی دنیا“ میں جہاں ”فریدی“ کا پروقار اور سنجیدہ کردار ہے تو وہیں ”حمید“ جیسا پر مزاح و شریر، اور قاسم جیسا احمق کند ذہن کردار بھی موجود ہے۔

اسی طرح ”عمران سیریز“ میں عمران جتنا پر مزاح، شریر اور حماقت آمیز حرکتیں کر کے سب کو

ہنسانے والا ہے تو دوسری طرف بطور ایکسٹو اتنا ہی سنجیدہ اور سخت ہے۔

ابنِ صفی کے لکھنے کا انداز بہت ہی بہترین اور اچھوتا ہے، وہ اپنی تحریروں میں مشکل سے مشکل بات بھی سادگی سے سمجھانے کے ماہر تھے، انھوں نے اپنے ناولوں میں اکثر چھوٹے چھوٹے جملوں میں زندگی کے حقائق کو بڑی جابکدستی سے بیان کیا ہے، روزمرہ زندگی کے ہر مسئلے پر اپنے ناولوں کے ذریعہ اپنے قارئین کی رہنمائی کی ہے۔

ابن صفی ایک کثیر المطالعہ اور وسیع المعلومات انسان تھے، ہر چھوٹے بڑے واقعہ پر ان کی گہری نظر تھی، حالات و واقعات سے ان کی یہی آگاہی و آشنائی ان کو اپنے ناولوں کے پلاٹ کا انتخاب کرنے میں مدد دیتی تھی۔

ان کے ناولوں میں ان کے کردار جتنے صاف ستھرے، اور اعلیٰ اقدار کے حامل نظر آتے ہیں خود ابنِ صفی بھی اپنی عملی زندگی میں مضبوط اور بلند کردار، بااخلاق، انسان دوست، عاجز، منکسر المزاج، خلیق اور شفیق انسان تھے، سانولا رنگ، کشادہ پیشانی، درمیانہ قد اور فراخ سینے کے عقب میں ایک محبت بھرا موم کی طرح نرم دل رکھتے تھے، نسل و رنگ کا فرق کئے بغیر بلا تخصیص و امتیاز ہر کسی سے خندہ پیشانی و مہربانی سے ملتے تھے، جب کسی سے گفتگو کرتے تو اپنی نرم مزاجی و شگفتہ بیانی سے اسے اپنا گرویدہ بنالیا کرتے تھے، اپنی انھیں خصوصیات اور انداز کی وجہ سے وہ ہر طبقہ میں مقبول تھے، کبھی کسی کی دل آزاری نہ کرتے تھے۔

بقول شاعر.... سہیل اقبال۔ ؎

”جیسے کہ مہر و ماہ سے روشن ہیں دشت و در
جیسے کہ مسافروں کے لیے دشت میں شجر
جیسے کسی کے نغمۂ جاں بخش کا اثر
تاریکیوں میں رات کی جیسے رخِ سحر
پیغامِ صبح نو بھی نئی زندگی بھی ہے
ایسے ہی دہر کے لیے ابنِ صفی بھی ہے“

اور ؎

"انسانیت کی پستی پہ آنکھیں ہیں اشک بار

بھوکا کسی کو دیکھ کہ دل بھی ہے بے قرار

صحنِ چمن سے پھول میسر ہو یا کہ خار

سب ہی اسے عزیز ہیں سب ہی سے اس کو پیار"

ان کو جتنا بھی خراجِ تحسین پیش کیا جائے کم ہے، کیونکہ ان جیسے عظیم انسان بہت ہی کم ملتے ہیں، بچپن سے ان کے ناول پڑھنے کی وجہ سے مجھے ان سے بہت عقیدت ہے، ان کے ناول بھی بار بار پڑھنے کی عادت ہے، دعا ہے کہ یہ عادت اور عقیدت ہمیشہ قائم رہے۔

"مشکل ہے ایک روز بھی جینا کسی کے ساتھ

بچپن سے جی رہا ہوں میں ابنِ صفی کے ساتھ۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے ہر دلعزیز مصنف کو اپنے جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

"آسمان تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے"

☆☆☆☆☆

تبصرے

واہ واہ واہ کیا بات ہے، بہت خوبصورت اور شاعرانہ تحریر، لطف آگیا۔ سورہ فاتحہ تلاوت فرما دیں سب ممبرز کے مرحومین کے لیے اور خاص ابن صفی کے ایصال ثواب کے لیے۔

عالیہ چودھری

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

آمین.... ایک اور شاندار تحریر، ابن صفی صاحب کے شعروں سے سجی نہایت خوبصورت انداز میں لکھی تحریر، قانون کے احترام کے حوالے سے بہت ہی اعلیٰ طریقے سے آپ نے اپنا نقطہ نظر پیش کیا، یہ بات بالکل درست ہے کہ قانون کے احترام کا مطلب صرف یہ ہی نہیں کہ بس قانون کا احترام کیا جائے بلکہ ہر قسم بے اعتدالیوں سے بچا جائے جن سے قانون شکنی ہوتی ہو، ہماری ان کوششوں کی بنا پر کئی طرح کے جرائم سے دوری ہو گی، ہر طرف امن و امان ہو گا، ابن صفی صاحب کے ناولوں میں قانون کے احترام سے کئی ایسے حقائق سامنے آتے ہیں، آدمی پھر جرائم سے سخت نفرت کرتا ہے اور نفرت کے ساتھ ساتھ سراغرسانی سے مجرموں کو ٹھکانے لگانے کی خواہش بھی پیدا ہوتی ہے۔

آپ نے جس طرح انصاف کے ساتھ فریدی، حمید، عمران، انور وغیرہ کے حوالے سے پوائنٹس ڈسکس کیے وہ بھی بہترین رہے، ابن صفی صاحب کے حوالے سے اشعار بھی بڑے شاندار کہے، بہت سارے موضوعات پر ہلکی پھلکی روشنی کے ساتھ مضمون کو آگے بڑھانے کا انداز بھی خوب رہا، آخر میں پھر ابن صفی صاحب کے اشعار کے ساتھ دوسرے اشعار بھی بڑی خوبصورتی سے پیش کیے، خوبصورت تحریر لکھنے پر مبارکباد قبول کیجیے، آپ کی تحریر بہترین ہے، اسی طرح لکھتے رہیں، اللہ کامیابی عطا فرمائے اور ابن صفی صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔

سید فہد حسینی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

عبدالودود عامر: خوب است.... حمزہ یہ واقعی آپ نے لکھا ہے؟

حمزہ رمضان : کوئی شک....؟

عبدالودود عامر: حیران ہوں منے....ع

"ایسی بھی چنگاری یارب اپنے خاکستر میں تھی"

حافظ محمد بلال رمضان بھائی.... چھوٹے میاں بھی خوب ہیں۔

حمزہ رمضان : شکریہ عبدالودود بھائی.... سب آپ کی دعاؤں کا ثمر ہے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ماشاء اللہ.... شعروں کے استعمال نے مضمون کی خوبصورتی اور اہمیت بڑھا دی.... آپ کی ابن صفی سے محبت قابل رشک ہے.... بہت خوب۔

کیپٹن کولڈ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بر موقعہ اور اچھے اشعار نے نفسِ مضمون کو بہت خوبصورتی بخشی، ایک اچھی تحریر۔

کرن صدیقی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بنیادی بات یہی ہے کہ انہوں نے ایکشن، جاسوسی، مہم جوئی کے ساتھ ساتھ طنز و مزاح، بذلہ سنجی اور ظرافت کا حسین سا امتزاج قائم کر دیا، اور ایسا اس سے پہلے بہت کم یا نہ ہونے کے برابر ہوا تھا، اس حوالے سے "پاگلوں کی انجمن" کا نام زراہٹ کر لیا جا سکتا ہے، خوب لکھا.... سلامت رہیں۔

سیف خان

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ادا علی : حمزہ آپ کی تحریر جتنے پر اثر انداز میں شروع ہوئی اس سے زیادہ خوبصورتی کے ساتھ ختم ہوئی، اتنے اچھے انداز میں ہر بات کہتے چلے گئے کہ ہر جملہ دل کی گہرائیوں میں اتر گیا، خاص کر یہ جملہ تو میرے دل کی بات ہے۔

"عمران سیریز" میں عمران جتنی پر مزاح، شریر اور حماقت آمیز
حرکتیں کر کے سب کو ہنسانے والا ہے تو دوسری طرف بطور ایکسٹو اتنا ہی
سنجیدہ اور سخت ہے۔"

اور اس شعر نے تو کمال ہی کر دیا.... ؎

”مشکل ہے ایک روز بھی جینا کسی کے ساتھ

بچپن سے جی رہا ہوں میں ابنِ صفی کے ساتھ۔“

حمزہ رمضان: بہت بہت شکریہ محترمہ اس حوصلہ افزائی کے لیے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اسماعیل بن محمد: آفرین برخوردار...! آپ نے یہ ثابت کر دیا کہ بچے بھی کسی سے کم نہیں... ماشاءاللہ، اس کمسنی میں اتنی ثقیل اردو...! اگر آپ ابن صفی کے قاری نہ ہوتے تو یقین کرنا مشکل تھا... جیو... شاباش۔

حمزہ رمضان: بہت شکریہ اسماعیل بھائی۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون نمبر 28

ابن صفی۔ ایک لاثانی نام

ظہیر شیخ

"آپ کے منہ سے دودھ کی بو آ رہی ہے۔"

"وہ دراصل میں نے آئس کریم کھائی تھی۔" حمید بھی شرمندہ ہوئے بغیر بولا۔

حاضر جوابی، صاف ستھرا مزاح، شرارتی انداز، دلچسپ جملے، ایکشن، سسپنس اور اس جیسے کئی انداز لیے ابن صفی صاحب بلاشبہ ایک "مستقل لکھاری" نہیں بلکہ "مستقبل کے لکھاری" تھے۔

جی ہاں بالکل وہ مستقبل کے لکھاری تھے.... حال اور ماضی پر تو بہت سوں نے لکھا، اور فکشن پر بھی، لیکن ابن صفی صاحب کے ناولز کو فکشن کہنا شاید غلط ہو گا کیونکہ فکشن تو ایک فرضی چیز ہے اور ابن صفی صاحب نے مستقبل کا نقشہ کھینچا جو کہ سچ نکلا۔

میں نے ابن صفی کو بہت کم پڑھا لیکن جو بھی پڑھا کبھی احساس تک نہیں ہوا کہ یہ اتنی دہائیاں قبل لکھا گیا ادب ہے....! یہی بہت بڑا کمال تھا ان کا کہ آج بھی کوئی لکھاری ان کی گرد کو نہیں پہنچ سکا، بلا شبہ ابن صفی صاحب میرے نقطہ نظر سے جاسوسی کہانیوں کے بانیوں میں سے ہیں۔

ایک بات جو اکثر ان کے حوالے سے دل میں آتی ہے بہت عجیب سی ہے، لیکن ان کے ناولوں کو پڑھ کر جو محسوس کیا وہ کہہ رہا ہوں کہ میرے نقطۂ نظر سے "شاید بہت سارے سائنس دانوں نے اپنی ایجادات بھی ابن صفی صاحب کے ناولز پڑھ کر کی ہیں"۔

ادب کی یہ پہچان ہے کہ اس میں موروثیت نہیں ہے جسے کسی میں منتقل کیا جا سکے، یہ تو خدا کی دین ہے اور کسی کسی کو عطا ہوتی ہے اور ابن صفی صاحب کو اللہ پاک نے اس دولت سے مالا مال کیا تھا، اللہ پاک انھیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔

☆☆☆☆☆

تبصرے

ملک فرخ : ؎ چھیڑ کے زخم ہوا دیتا ہے قصہ کیوں مختصر بنا دیتا ہے
لفظ اتنے ہیں میسر داستاں کافی اور تُو دو پہروں میں سنا دیتا ہے

عالیہ چودھری: ؎ جب کوئی زخم دکھا دیتا ہے دل میں طوفان اٹھا دیتا ہے

ملک فرخ : ؎ الفاظ اتنے جو تو مفت میں بول دیتا ہے
اتنے لمحوں میں تو یاسر کلو مچھی تول دیتا ہے۔

عالیہ چودھری: ؎ تو بھی عجیب بندہ ہے فرخ خواہ مخواہ پول کھول دیتا یے

ظہیر شیخ : ؎ شہنشاہ ہے وہ ہر دور کا فقط تاج نہیں
محبت دلوں کا بھید ہے لفظوں کی محتاج نہیں
دو پہر تو بہت دو لفظوں کی بات ہے ساری
جو کل تمھارے ساتھ تھی وہ بات کہیں آج نہیں

عالیہ چودھری: ؎ آج ہر بات سچ لگے تیری جیت لازم رہے مگر میری
ہم نے لفظوں کی جنگ جیتی ہے دیکھ لیجئے یہ دیدہ دلیری

ظہیر شیخ : ؎ نہ کسی کی خاطر جئیں نہ کسی کے لیے مریں
لفظ تو معصوم ہیں انسان نہیں جو جنگ کریں

عالیہ چودھری: ؎ لفظ کا استعمال کہتا ہے لفظ ہے پھول یا کہ خنجر ہے

ظہیر شیخ : ؎

بات تھوڑی سی سہی پر انمول کہیں
اجرت لے کر خاموش ہیں بے قیمت کیوں دو بول کہیں

ظہیر شیخ : ؎ بے نمازی ہے دو شی جائے نماز نہیں
اصل فتنہ گر زباں ہے بے چارے الفاظ نہیں

ملک فرخ : ؎ وہ لوگ جو من کے اجلے تھے وہ خواب ہوئے اب کیا بولیں

ان آنکھوں نے جو دیکھا تھا　　وہ راز اتارے صفحوں پہ
وہ راز سمجھ میں آجائیں　　تو کیوں خاموشی اختیار کریں
کیوں خود کو گنہ گار کریں　　پر جن کا عقل پہ زور نہیں
اور لفظ پکڑنے آتے ہیں　　وہ مجھ سے لوگ ہی شیخ صاحب
بس ابن صفی سے پیار کریں

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

تیری خیر.... میرے لال، میرے پیلے، کمال کر دیا بچے، بہت خوبصورت لکھا، میں ہر بات سے متفق ہوئی،

ہاں ہاں.... میرا بھی خیال یہی ہے بہت سی ایجادات ابن صفی کے آئیڈیاز سے متاثر ہو کر کی گئیں، آج بھی محبت کے پھول بکھیر رہی ہیں ان کی تحریریں، باقی آؤمل کے سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص کا ثواب ہدیہ کریں ابن صفی کو، اللہ ان کی قبر کو جنت کے باغوں سے ایک باغ قرار دے۔

عالیہ چودھری

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اُن کی تحریریں سدابہار ہیں اور آج بھی روزِ اول کی طرح دلکش اور تروتازہ ہیں۔

کرن صدیقی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت اعلی، بلاشبہ کچھ چیزیں اللہ تعالی کی جانب سے عطا کردہ ہوتی ہیں۔

عبدالودود عامر

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت اعلیٰ،بہترین، حمید سے کیا خوب شروعات کی ہے، یہ تحریر شاید گزشتہ ساری تحریروں سے مختصر تھی مگر بہت خوب لکھا، حاضر جوابی، صاف ستھرا مزاح، شرارتی انداز، دلچسپ جملے، ایکشن، سسپنس، سراغرسانی، ایڈونچر، نفسیات، اللہ پر ایمان، والدین کا احترام، عورتوں کا احترام، قانون کا احترام، انسانوں کی قدر وغیرہ بے شک کئی موضوعات پر ابن صفی صاحب نے لکھا اور بہت عمدہ لکھا، ابن صفی

صاحب کو ہر پڑھنے والا جرائم سے دور بھاگتا ہے اور بے شک ابن صفی صاحب کو اسی طرح پڑھا جائے گا، آپ نے خوب باتیں کہیں، ایک بہت ہی مختصر تحریر میں آپ نے بہت کچھ کہہ دیا، ایک الگ انداز ہے آپ کا، ابن صفی صاحب نے بھی جس طرح مختصراً کئی باتیں بتائی اسی طرح آپ نے بھی ایک الگ انداز میں مختصراً اپنی تحریر میں اظہار خیال کیا، خوش رہیں اور لکھتے رہا کریں، اللہ کامیابی عطا فرمائے، اللہ پاک جنت میں اعلیٰ مقام ابن صفی صاحب کو عطا کرے۔

سید فہد حسینی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ملک فرخ: ؎ یعنی کہ داستاں کو بھائی نے یوں لپیٹ دیا
جیسے قطرے میں سمندر سمیٹ دیا

یاسر حسنین: قطرے میں نہیں کوزے میں۔

ملک فرخ: ؎ بھائی شاعر میں ہوں کہ تم ڈھم ڈھم تے اکھاں ہوئیاں نم نم

ظہیر شیخ: ؎ آپ کے شیر نے تو سب گیدڑوں کو بھگا دیا
یوں آپ نے پینٹ میں ناڑا کس خوشی میں ڈلوالیا

ظہیر شیخ: ؎ داستاں مختصر سہی محبت تو ہے
گو چار دن کی سہی ان سے رفاقت تو ہے

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

"بلاشبہ وہ مستقل لکھاری نہیں بلکہ مستقبل کے لکھاری تھے۔"

بہت خوب جناب....پر اثر تحریر۔

کیپٹن کولڈ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ماشاء اللہ، بہت اچھے.... مشینری کا ذکر تو ایسا تھا کی کیا کہنے....! بہت سی ایسی مشینری بتائیں جو اب تک شاید ایجاد بھی ہو چکی ہوں، "پش فائر" تو زبردست۔

اصفیہ ناز

بالکل بالکل ایک سو دس فیصد متفق ہوں آپ کی بات سے، واقعی ان کی پیش کردہ ایجادات ایسی ہی ہیں، اس وقت کوئی ریسیونگ چپ کا تصور کسی معمولی انسان کے ذہن میں نہیں آسکتا تھا، اتنے مہلک اسلحے، مشینری، میجک بال نما کمپیوٹر، پتھر کے آدمی والے روبوٹس اور دنیا جہان کے حیرت انگیز انجیکشنز، یہ بہت عمدہ بات کہی آپ نے کہ وہ مستقبل کے مصنف تھے، اور مستقبل بھی ایسا لکھا جس کا ہر واقعہ ایک دلیل رکھتا ہے، مختصر لیکن ایک خاص نقطہ کی نشاندہی کرتی ہوئی خوبصورت تحریر، دلی مبارک باد۔

ادا علی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اب تک جتنے بھی مضامین و تبصرے پیش کیے گئے، ان میں بناوٹ یا تصنع کا عنصر قریباً نہ ہونے کے برابر رہا، میری دانست میں اس کی معقول وجہ یہی ہے کہ لوگوں نے اپنے احساسات و ذاتی تجربات کو رقم کیا جس سے ان تحریروں میں "فطری پن" سا پیدا ہو گیا، زیر نظر تحریر بھی کسی سے کم معلوم نہیں پڑتی بہت خوب۔

اسماعیل بن محمد

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون نمبر 29

ابن صفی۔ مستقبل کا مصنف

اعتزاز سلیم وصلی

کمپیوٹر کے 'کی بورڈ' کو چھوتے ہی میری انگلیاں دماغ سے آنے والے منتشر خیالات کو ٹائپ کرنے کے لیے بے تاب ہیں، مگر دماغ اس وقت الجھن میں ہے کہ آخر کیا لکھوں؟

اُس شخصیت کے بارے میں جس نے ایک دنیا کو دیوانہ بنا رکھا ہے، وہ خود تو دنیا میں نہیں ہے مگر اس کے الفاظ، اس کے قلم کا جادو، اس کے کردار اور وہ خود ہمارے دل میں زندہ ہے۔

ابن صفی پر لکھنا اتنا آسان ہوتا تو آج نام نہاد نقاد اور بزعم خود ادب کے ٹھیکیدار ان پر بہت کچھ لکھ چکے ہوتے، ان لوگوں کی 'ادبی خاموشی' اس بات کی دلیل ہے کہ ابن صفی کی قد آور شخصیت پر لکھنا ان کے قلم کی استطاعت اور خود ان کی صلاحیت سے باہر کی بات ہے۔

بات شروع کرنے سے پہلے بتا دوں کہ میں نے ابن صفی صاحب کو ابھی کچھ دنوں پہلے پڑھنا شروع کیا ہے، لہٰذا یہ پوسٹ چاہے دوسرے کئی ممبران جیسی نہ ہو لیکن چونکہ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر لکھی گئی ہے اس لیے اس میں جو بھی الفاظ ہیں وہ میرے دل سے نکلے ہوئے میرے جذبات کے ترجمان ہیں۔

یہ 2010ء کی بات ہے، ایک بچہ جس نے ہاتھ پر کبھی بھی کچھ لکھنے کی حماقت نہیں کی تھی زندگی میں پہلی بار ایک نام لکھ کر سب کو دکھا رہا تھا، اور آپ جانتے ہیں وہ کس کا نام تھا....! جی ہاں وہ نام تھا "علی عمران"۔

بڑے بھائی نے جب دیکھا تو پوچھا "نام تو لکھ لیا ہے مگر جانتے ہو اس کردار کے خالق کون ہیں؟" بچے نے نفی میں سر ہلایا تو بھائی نے بتایا.... "یہ کردار ابن صفی صاحب نے تخلیق کیا تھا، اس کردار کو بنانے کا مقصد یہ تھا کہ اسے فحاشی پھیلانے والے دوسرے لکھاریوں اور ان کے کرداروں کے خلاف صف آرا کر دیا جائے"۔

یہ بات تو شاید بچے کی سمجھ میں نہ آئی ہو لیکن اس کے ذہن میں ابن صفی کا نام محفوظ ہو گیا۔

یہ ہوتا ہے ایک عہد، ایک رجحان۔ ایک پانچویں کلاس کا بچہ آج سے کئی سال قبل جاسوسی دنیا کی بنیاد رکھنے والے مصنف کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ آخر کیا دماغ دیا تھا خدا نے اسے کہ جس کے کردار سب کے ذہنوں میں نقش ہیں۔

بچہ بڑا ہو گیا، فیس بک پر آیا تو دیکھا صرف وہ ہی نہیں بلکہ ایک زمانہ اس نام سے واقف ہے، اس نام کا عاشق ہے، پھر بچے نے پہلی بار ابن صفی صاحب کی تحریر پڑھی، وہ پڑھتے ہوئے حیران تھا کہ آج سے تقریباً ستر سال پہلے کے زمانے میں اس مصنف نے آج کے دور کے لوگوں کا رویہ کیسے لکھا ہو گا؟

میں نے سنا تھا مصنف وہی لکھتا ہے جو اپنے ارد گرد دیکھتا ہے، مگر ابن صفی نے مستقبل کے بارے میں کیسے لکھ لیا؟ جب سوچتا ہوں تو حیرانی ہوتی ہے، ابن صفی کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہوئے ایک بات سامنے آئی کہ 1970ء میں ان سے پاکستانی انٹیلی جنس ایجنسی جاسوسی کے طریقہ کار بھی سیکھتی رہی ہے، کیا کوئی خیالی کردار بنانے والا شخص اتنا مشہور ہو سکتا ہے؟

ابن صفی ایک ایسے رائٹر تھے جن کے ناول اوریجنل میں بک جانے کے بعد بلیک مارکیٹ میں بھی نہیں ملتے تھے، اور یہ صرف ایک ملک میں ہوتا تو پھر بھی تھا، یہ دو مختلف ممالک تھے جو ایک نام کے دیوانے تھے۔

ایک دوست نے مجھ سے کہا تھا کہ:

”جب کبھی بندہ بہت پریشان ہو یا دنیا سے کٹ جانے کا دل چاہے تو اسے چاہیئے کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر کسی پرسکون جگہ بیٹھ کر ابن صفی صاحب کو پڑھے، سب بھول جائے گا“۔

ابن صفی اردو ادب کے ایسے رائٹر تھے جن کے ناولز سب سے زیادہ دوسری زبانوں میں ترجمہ کئے گئے، لاکھوں لوگوں نے ان کو مختلف زبانوں میں پڑھا، حتیٰ کہ بے پڑھے لکھے لوگوں نے ان کے ناولوں سے لطف اندوز ہونے کے لیے پڑھنا سیکھا اور جو نہ سیکھ سکے انھوں نے دوسروں سے سن کر لطف حاصل کیا، کہنے کو بہت سی باتیں ہیں مگر آخر میں اتنا کہوں گا کہ ”ابن صفی دی گریٹ“ جیسا ناول نگار کبھی ہوا ہے اور نہ کبھی ہو گا۔

☆☆☆☆☆

تبصرے

عالیہ چودھری : علی عمران ہماری جان بن چکا ہے بلکہ ہم سب عمران بھی ہیں فریدی بھی، بچوں کے عمران بڑوں کے فریدی، بہت خوبصورتی سے مضمون لکھا آپ نے بیٹا، بہت سی داد آپ کے لیے، سورہ فاتحہ ابن صفی کے لیے، سب سلامت رہو، کل سے سر درد ہے چین ہی نہیں آ رہا، مزہ نہیں آیا تین پوسٹ آئیں اور میرے کمنٹ ادھورے رہ گئے، سوری.... بچو....! نانی بیمار ہے، یعنی عالی نانی، یعنی کہ میں، یعنی کہ میں آپ سب کی نانی، یعنی کہ پیاری نانی۔

عبداللہ احمد حسن: اللہ تعالیٰ آپ کو جلد صحت دے آمین۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

زبردست.... بہت خوب لکھا آپ نے.... بہت عمدہ تحریر.... یہ سب ابن صفی صاحب کی تحریروں کا فیض ہے کہ آپ اپنے دلی جذبات رقم کرتے چلے گئے وہ بھی اتنی روانی سے اور بہت ہی خوبصورت پیرائے میں، آئندہ بھی لکھتے رہیں، مجھے لگتا ہے آپ کو کرداروں کے خاکے بھی لکھنے چاہیے۔

ادا علی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

سید فہد حسینی: کیا کہنے.... یہ تحریر بھی انہی تحریروں میں شمار ہو گی جو شروع سے آخر تک ایک کشش رکھتی ہیں، یوں تو ہر تحریر میں کچھ نہ کچھ نیا ضرور ہے، جیسا کہ دوسری تحریر کے تبصرہ میں بتایا تھا کہ کسی تحریر کے شروع میں ایک نیا پن محسوس ہوتا ہے، کسی کے آخر میں، کسی کے درمیان میں تو کوئی تحریر ساری ہی ایک الگ انداز کی محسوس ہوتی ہے، یہ بھی انہی تحریروں میں سے ایک ہے، سب تحریریں ہی نئے انداز کی ہیں، کمپیوٹر کی بورڈ سے ایک شاندار آغاز، بہت خوب، اور پھر ایک بچے کا علی عمران سے تعارف، پھر بڑے ہو کر فیس بک تک آنے کی کیا خوب داستان سنائی، ”ایک عہد ایک رجحان“ کو پیش کرنے کا بہت خوبصورت انداز، اپنے عنوان ”ابن صفی۔ مستقبل کا مصنف“ پر تو بہت اعلیٰ طریقے سے لکھا آپ نے، حقیقت بھی یہی ہے کہ ابن صفی مستقبل کے مصنف ہیں، پھر پریشانی، تھکن، بوریت وغیرہ جیسی حالتوں میں ابن صفی صاحب کو پڑھا جائے تو واقعی سب بھول جائے، اس بات پر تو خوب

روشنی ڈالی گئی ہے... ایک دوست بھی بہت بور تھے، ان کو کیپٹن حمید و قاسم کا مزاح بھیجا تھا، امید ہے ان کی بوریت ختم ہو گئی ہو گی پڑھ کر۔

ابن صفی صاحب کے ناول دوسری زبانوں میں ترجمہ کیے گئے، یہ حقیقت بھی خوبصورتی سے بتائی، یہ بات بھی حقیقت ہے کہ پڑھے لکھے لوگوں نے تو ابن صفی صاحب کو پڑھ کر بہت کچھ حاصل کیا۔ ساتھ ہی ابن صفی کے فریدی، حمید اور عمران کو پڑھنے کے شوق میں کچھ ان پڑھ لوگوں نے اردو سیکھ لی اور پڑھنا لکھنا جان گئے، دل سے لکھا آپ نے اور خوب لکھا، سب کی طرح دل سے لکھا، سب نئے و پرانے پڑھنے والوں کے لیے اچھی اور معلوماتی تحریر ہے، گروپ میں آپ ہیں، کبھی آپ سے گروپ میں ملاقات نہیں ہو سکی مگر دیکھ کر اچھا لگا، ضرور اپنے بہترین قلم کو آگے بڑھائیں اور لکھتے رہیں، اللہ آپ کو کامیابی عطا فرمائے اور ابن صفی صاحب کو جنت الماویٰ میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

حمیرا ثاقب : آپ شاندار تبصرہ کرتے ہیں۔

سید فہد حسینی: بہت بہت شکریہ حمیرا ثاقب صاحبہ، جس طرح خلوص دل سے سب تحریریں لکھ رہے ہیں تو میں بھی دل سے اس پر تبصرہ کر دیتا ہوں.... بہت شکریہ

ادا علی : ایک اور شاندار تبصرہ۔

ادا علی : آج میں نے "متحرک دھاریاں"، "سہ رنگی موت" اور "جونک کی واپسی" پڑھے پھر سے۔

سید فہد حسینی: بہت خوب... "جونک کی واپسی" تو الگ ہوا یہ میں نے بھی پڑھا ہے اور "بیباکوں کی تلاش" بھی پڑھا ہے۔

ادا علی : سچ پوچھیں تو اردو آٹھویں درجہ تک ہی پڑھ سکی پھر بارہویں تک اردو نہیں پڑھ سکی، اس کے بعد بس اردو کا یہی سلیبس تھا، عمران سیریز اور جاسوسی دنیا کیونکہ پڑھائی وہیں رک گئی تھی، جو بھی اردو سیکھی انہیں ناولوں کی بدولت۔

سید فہد حسینی: اچھا بہت اعلی.... بہت بہترین، اردو تو بہت زبردست ہے آپ کی ماشااللہ، آپ کو تو پھر اردو، ہندی، پنجابی اور انگریزی بھی آتی ہو گی، اردو تو بہت اچھی ہے، بارہویں سے آگے بھی پڑھا؟

ادا علی : سوری.... میں جونک اور ناگن لکھنا چاہتی تھی، جبکہ جلد بازی میں جونک کی واپسی لکھ دیا۔

سید فہد حسینی: چلیں.... کوئی بات نہیں، میں عمران سے ابھی اتنا واقف نہیں لیکن نام ٹھیک بتا دیا، ابھی

میں مزید واقفیت حاصل کر رہا ہوں عمران کے بارے میں، ویسے فریدی حمید کے بارے میں دوبارہ پڑھنا ہے، کئی باتیں بھول گیا ہوں اور کئی باتیں بس پڑھ کر گزر گیا، کچھ چیزیں نوٹ بھی کرنی ہیں۔

ادا علی : پنجابی بس تھوڑی تھوڑی سمجھ آجاتی ہے، بس اردو ہندی، انگریزی ہی سے زیادہ واقفیت ہے، بارہویں کے بعد بیاہ کے چکر میں بی. اے. کا موقع نہیں ملا۔ اور میں نے فریدی کو بہت کم پڑھا، شعلہ سیریز ابھی حال میں ہی پڑھی، اس خراج عقیدت کے سلسلے کے درمیان۔

سید فہد حسینی: کوئی بات نہیں، ہو سکے تو پھر کر لیں یا نہ بھی ہو بی. اے. تو کوئی بات نہیں، خوش رہیں۔ فریدی و حمید کے کل کتنے ناولز پڑھے؟

ادا علی : کل ملا کر پچاس سے کم ہی ہوں گے، شاہی نقارہ کے علاوہ کوئی ناول ایک سے دوسری بار نہیں پڑھا۔

سید فہد حسینی: شعلہ سیریز، پرچھائیاں سیریز، چاندنی کا دھواں، فرہاد 59، زہریلا آدمی، تیسری ناگن سیریز، روشن ہیولہ، زرد فتنہ، بھیانک جزیرہ انور رشیدہ سیریز، نیلی لکیر خونی بگولے، زمین کے بادل، طوفان کا اغوا، ٹھنڈی آگ، ڈاکٹر ڈریڈ سیریز، دیو پیکر درندہ، ٹسڈل کی بیداری، صحرائی دیوانہ وغیرہ یہ عمدہ ناول ہیں، اگر نہیں پڑھے تو ضرور پڑھیں، باقی بھی کئی اچھے ناولز ہیں، عمران سیریز میں ابھی جونک کی واپسی، زہریلی تصویر اور بیباکوں کی تلاش پڑھا ہے اور بہت پسند آیا، سوالیہ نشان اور خوفناک عمارت پہلے پڑھا تھا۔

ادا علی: دلچسپ حادثہ، دوسری آنکھ، تلاش گمشدہ والی سیریز پڑھیں آپ۔

سید فہد حسینی: بہت شکریہ۔۔۔ ضرور۔۔۔

اصفیہ ناز: ماشاءاللہ آپ کے کمنٹ بہت زبردست ہوتے ہیں۔

ادا علی: جس ناول میں نیلم ملی ہے وہ کون سا ناول ہے.... وہی نیلم جو حمید کو بابا کہتی ہے؟

سید فہد حسینی: نیلم والا ناول طوفان کا اغوا ہے، طوفان کا اغوا میں نیلم پہلی بار آئی اور ناول کے اختتامی موقعہ پر حمید کو بابا بابا کہہ کر پکارتی ہوئی بے ہوش ہو گئی تھی۔

ادا علی: ہمم پڑھتی ہوں، میں نے امی سے سنا تھا نیلم والا واقعہ لیکن ابھی تک پڑھا نہیں۔

سید فہد حسینی: شکریہ اصفیہ ناز صاحبہ۔

ناول نمبر 67 ہے طوفان کا اغوا اور یہی وہ ناول ہے جس میں فولادی پیش کیا تھا ابن صفی صاحب نے، اس میں نیلم کا کردار بھی شاندار ہے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

عالیہ چودھری: حمیرا جملہ صاحبان کیوں کمنٹ نہیں کرتے؟

حمیرا ثاقب : آپ کی بات سمجھ میں نہیں آئی عالیہ صاحبہ۔

سید اسد عادل: جملہ صاحبان روزانہ کی پوسٹ کی تیاری میں اس قدر مصروف رہتے ہیں کہ کمنٹ کرنے کا وقت نہیں نکال پاتے۔

حمیرا ثاقب : سید اسد عادل اچھا اب بات سمجھ میں آئی۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

عمدہ تحریر اور اس بات کا فخر بھی ہے کہ ہماری تحریروں میں ابن صفی صاحب جھلکتے ہیں۔

نعیم شیخ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اس میں شک نہیں کہ ہمارے پسندیدہ مصنف دور اندیش و دور بین تھے۔

تبسم حجازی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مشتاق احمد قریشی: روشن چراغ سے ہی چراغ روشن ہوتے ہیں یہ ابن صفی کی تحریر کا کمال ہے کہ اپنے پڑھنے والوں کو بھی لکھنے والا بنا دیا، شاید اسی سبب اُن کے نقال بھی بہت بنے۔

عبداللہ احمد حسن: یہ ایک آفاقی سچائی ہے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

وصلی صاحب.... کیا بات ہے آپ کی، بہت اچھا لگتا ہے جب ابن صفی کے نئے پڑھنے والے بھی اسی ذہنی نہج پر پہنچ جاتے ہیں جہاں برسوں پہلے والے پہنچے ہوتے ہیں.... زبردست۔

ملک فرخ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

واہ ماشاء اللہ۔ بہت خوب، لگتا ہے اب اسد کے اس پروگرام پر عمل ہو جائے گا جس کے تحت سب ممبر مل کر ایک ناول لکھیں۔

عبداللہ احمد حسن

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ان شاء اللہ۔ ساری تحاریر کے اہم پوائنٹس ملا کے ناول لکھا جاسکتا ہے ایک معرکتہ الآرا ناول۔

عالیہ چودھری

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت عمدہ تحریر، ابن صفی کا کمال ہے کہ جو بھی انھیں پڑھتا ہے خود بھی اتنا شاندار لکھنے لگتا ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔

اعتزاز صاحب نے بتایا کہ انھوں نے ابھی حال ہی میں پڑھنا شروع کیا ہے، لیکن ان کی تحریر پڑھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے انھوں نے ایک عرصہ سے ابن صفی کو پڑھ رکھا ہو، انداز تحریر تو بہت ہی زبردست ہے، تحریر پڑھ کر بہت سی معلومات حاصل ہوئیں۔

سید اسد عادل

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہترین.... اعلیٰ سے بھی اعلیٰ تحریر، واہ بھئی اعتزاز تم تو چھپے رستم نکلے۔

لبنیٰ رضوان

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون نمبر30

اِبنِ صفی اور اُردو ادب

نعمان احمد اعوان

مدتوں ذہن میں گونجوں گا سوالوں کی طرح
تجھ کو یاد آؤنگا گزرے ہوئے سالوں کی طرح
ڈوب جائے گا جو کسی روز یہ خورشیدِ انا
مجھ کو دہراؤگے محفل میں مثالوں کی طرح

ابن صفی کے بارے میں اپنے خیالات قلم بند کرنے کا جو سلسلہ گروپ ایڈمنز کی طرف سے شروع کیا گیا ہے اس میں میری کاوش پیش خدمت ہے، میں کوئی لکھاری تو نہیں جو ابن صفی سے اپنی عقیدت کو درست طریقے سے انصاف کے ساتھ بیان کر پاؤں گا، لیکن اپنی بساط بھر جو کوشش کی وہ آپ سب کے پیش خدمت ہے۔

ابن صفی سے میرا تعارف کالج دور میں ہوا، اسکول میں پڑھتے ہوئے اس نوع کے ناول میرے مطالعہ میں نہیں آئے، صرف بچوں کے رسالے، کتب یا اخبار پڑھنے کی اجازت تھی، جب کالج میں داخلہ لیا تو گھر کے نزدیک واقع بک شاپ پر عمران سیریز کے نام سے ناول دکھائی دیئے جو ایک روپیہ یومیہ کرایہ پر پڑھنے شروع کئے، آج میں یہ بات آپ سب سے شیئر کر رہا ہوں کہ میں نے ابتدا مظہر کلیم کے ناولوں سے کی اور کچھ ہی عرصے میں 250-200 ناول جو اس شاپ پر موجود تھے سب پڑھ لیے، میرے بڑے بھائی ابن صفی کے ناولوں کے بڑے شائق تھے، ان کی مقفل بُک شیلف میں ابن صفی کے ڈھیروں ناول موجود تھے، مجھے یہ ناول حاصل کرنے کے لیے بڑی تگ و دو کرنی پڑی، ان کا خیال تھا کہ مین ابھی بچہ ہوں، اس لیے ابھی صرف اپنی پڑھائی پر دھیان دوں، لیکن پھر میں نے ان کو اس بات پر قائل ہی کر لیا کہ اب میں بڑا ہو گیا ہوں اس لیے ابن صفی کے ناول پڑھ سکتا ہوں، بہر حال بہ ہزار دقت وہ مجھے ناول دینے پر رضامند ہو گئے۔

پھر جب میں نے یہ ناول پڑھے تب معلوم ہو کہ اصل کیا ہے اور نقل کیا ہے، اس طرح میرا

تعارف اردو ادب کے ایک بڑے نام جناب ابن صفی صاحب سے ہوا اور ایک چور جو قانون دان ہونے کے باوجود قانون کی دھجیاں اڑا رہا تھا سے چھٹکارا مل گیا۔

اردو کے سِری ادب کے بارے میں اگر بات کی جائے تو اس موضوع پر بے شمار افراد نے طبع آزمائی کی مگر جو پذیرائی اسرار احمد المعروف ابن صفی کو ملی وہ اور کسی کے نصیب میں نہیں آئی، ابن صفی کو اگر اردو میں سِری ادب کا بانی کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا، آپ نے اردو ادب کی اصناف شعر وشاعری اور طنز و مزاح پر لکھا اور بہت خوب لکھا مگر آپ کی وجہ شہرت آپ کے زندہ جاوید جاسوسی ناول ہیں، جو بظاہر تو صرف تفریح کا ذریعہ دکھائی دیتے ہیں لیکن درحقیقت یہ ناول ملک و قوم سے محبت کا جذبہ بیدار کرنے اور مطالعہ کا شوق پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔

مستقبل کا مورخ جب اردو ادب کو فروغ دینے والوں کی فہرست مرتب کرے گا تو اس میں کہیں نہ کہیں، کسی نہ کسی موضوع پر ابن صفی صاحب کا نام ضرور شامل کرے گا، انھوں نے جاسوسی ناولوں کی صورت میں اردو ادب کی بہت خدمت کی جو سراہے جانے کے قابل ہے۔

ابن صفی نے اپنی مشہور غزل "راہ طلب میں کون کسی کا" کے آخری شعر.....

"بالآخر تھک ہار کے یارو ہم نے بھی تسلیم کیا
اپنی ذات سے عشق ہے سچا باقی سب افسانے ہیں"

میں آج کل کے دور کی نفسا نفسی اور خود پرستی کو مکمل طور پر بیان کر دیا ہے۔

جس موضوع پر پوری پوری کتب لکھی جاسکتی ہیں اس کو ایک شعر میں بیان کر کے گویا سمندر کو کوزے میں بند کر دیا ہے، اگر آپ "ابن صفی" نہ بنتے "اسرار ناروی" ہی رہتے تو آج آپ کا شمار اُردو کے بڑے شعرا میں ہوتا، آپ نے اس دور میں لکھا جب موجودہ ذرائع عامہ اور جدید سہولیات موجود نہ تھیں، لیکن آپ کے کئی ناولوں کے مطالعہ سے جو معلومات حاصل ہوتی ہیں اس سے علم ہوتا ہے کہ آپ کا مطالعہ کس قدر وسیع اور آپ کی سوچ کس قدر بلند تھی۔

آپ نے اپنے ناولوں میں بے شمار ایسی سائنسی ایجادات کا ذکر کیا ہے جو آج دنیا میں کسی نہ کسی صورت میں موجود ہیں خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ رکھی گئی ہوں۔

"مثال: عمران سیریز 68، کنگ چانگ، جس میں ہزاروں میل دور واقع فرانسیسی مقبوضہ علاقے

ٹاہیٹی اور وہاں کے آخری حکمران پومارے پنجم کا تذکرہ ہے"۔

"مثال: جاسوسی دنیا 67، طوفان کا اغوا، جس میں فولادمی نامی روبوٹ کا تذکرہ ہے، آج کل کی روبوٹ ٹیکنالوجی اس کی جیتی جاگتی مثال ہے"۔

"مثال: عمران سیریز 100، ہلاکت خیز، جس میں زیرو لینڈ کے ایسے شعاعی دفاعی نظام کا ذکر ہے جو دشمن کے طیاروں اور میزائلوں کو ہوا میں ہی تباہ کر دیتا ہے، امریکا میں ایسا شعاعی ہتھیار تیار ہو چکا ہے جو میزائلوں کو ہوا میں تباہ کر دیتا ہے اور اس کو مزید وسعت دینے کا کام جاری ہے "

ان کے ناولوں کی ایک خاصیت یہ بھی کہ ہے کہ بارہا پڑھے جانے کے باوجود ان کی ادبی چاشنی اپنی جگہ قائم و دائم رہتی ہے، ہر مرتبہ مطالعہ کرنے پر یوں معلوم ہوتا ہے جیسے پہلی مرتبہ مطالعہ کر رہے ہوں، اس کے برعکس ان کے نقالوں کے ناول پہلی مرتبہ پڑھنے پر ہی بوریت اور ذہنی پراگندگی کا باعث بن جاتے ہیں۔

آپ نے اپنی تحریروں میں قانون کی بالادستی کا سبق دیا، یعنی مجرم خواہ کتنے ہی دلیر اور ذہین فطین کیوں نہ ہوں قانون کے محافظوں کے شکنجے میں ایک دن ضرور آتے ہیں، ان کے کئی ناولوں کے ابتدا میں مجرم اپنے جرائم میں عروج پر ہوتے ہیں اور بظاہر فتح یاب دکھائی دیتے ہیں لیکن آخر میں فتح قانون کے محافظوں کو ہی ہوتی ہے۔

ابن صفی نے ذہنوں کو چُھو جانے والے کردار احمد کمال فریدی اور علی عمران جو ان کی جاسوسی دنیا اور عمران سیریز کے مرکزی کردار ہیں تخلیق کئے، ایک ادارے کے سربراہ کی کارکردگی پر پورے ادارے کا دارومدار ہوتا ہے، اس سربراہ کا کردار اپنے ماتحتوں کے لیے مشعل راہ ہوتا ہے، اس لیے آپ نے احمد کمال فریدی جیسا کردار تخلیق کیا جو بظاہر محکمہ سراغ رسانی کا ایک معمولی انسپکٹر ہے، لیکن بباطن وہ صدر مملکت سے منظور شدہ بلیک فورس نامی خفیہ تنظیم کا سربراہ بھی ہے، سنجیدہ مزاج اور اپنے اصولوں کے معاملے میں ٹھوس چٹان کی مانند ہے، جس کو اس کے نائب کیپٹن حمید نے انھیں سب خصوصیات کی بنا پر کرنل ہارڈ سٹون کا نام دیا ہے۔

دوسری طرف علی عمران کا کردار ہے جو بظاہر تو اپنی چلبلی اور متلون مزاج طبیعت کے باعث اپنے ساتھیوں کو ناپسند ہے، لیکن بحیثیت ایکسٹو وہ وزارت خارجہ کی سیکریٹ سروس کا سربراہ بھی ہے،

بحیثیت عمران اس کے ساتھی اس کو چٹکیوں میں اڑا دیتے ہیں، لیکن جب یہی عمران ایکس ٹو بن کر اپنے ماتحتوں سے مخاطب ہوتا ہے تو ان کی جان نکل جاتی ہے، اپنے ساتھیوں میں پوجا جانے والا ایکس ٹو اپنے کام اور اصولوں کے معاملے میں فریدی جیسی طبیعت رکھتا ہے۔

بقول علامہ اقبال کے... ۔

"نگاہ بلند، سخن دل نواز، جاں پر سوز
یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لیے"

ابن صفی نے اپنے ناولوں میں وطن سے محبت کا بھی درس دیا، انسانیت سے محبت کو اولین ترجیح دی، وطن کی خاطر ہر مشکل کو برداشت کرنے اور کڑے سے کڑے امتحان میں اُف تک نہ کرنے کی تربیت دی، ان کے ناولوں میں اکثر قانون کے محافظ وطن اور انسانیت دشمن قوتوں سے لڑتے ہوئے شدید زخمی ہوئے مگر اپنے فرض سے پیچھے نہیں ہٹے۔

"مثال: عمران سیریز 23، رائی کا پربت، جس میں صفدر جو عمران کا ذہین و ہوشیار ماتحت ہے بھوک و کمزوری کے باوجود دشمن سے لڑائی میں فتح حاصل کرتا اور اس کا راز معلوم کرنے کا ذریعہ بنتا ہے"۔

آپ کے کئی ناولوں میں ایسے مجرموں کے بارے میں بتایا گیا ہے، جو اپنے ساتھ معاشرے یا کسی فرد واحد کے ظالمانہ سلوک کے رد عمل کے طور پر انتقام لینے کی خاطر غلط راہوں پر چل پڑے، مگر آپ نے اس بات کا سبق دیا کہ خواہ جرم کی راہ پر چلنے کی کوئی بھی وجہ ہو مجرم قابل معافی نہیں، اس کو اس کے کئے کی سزا ضرور ملنا چاہیئے، ہاں معاشرے کو درست کرنے کی ضرورت ہے تا کہ آئندہ ایسے حالات نہ پیدا ہونے پائیں کہ کسی کو جرم کی راہ اپنانا پڑے۔

"مثال: جاسوسی دنیا 29، لاشوں کا آبشار، جس میں ڈاکٹر نارنگ معاشرے کے اپنے ساتھ کئے گئے ناروا سلوک کے باعث سب سے انتقام لینے کے لیے اٹھ کھڑا ہوتا ہے"

ابن صفی کے ناولوں کی جو بات مجھے بذات خود سب سے زیادہ پسند آئی وہ یہ ہے کہ آپ کے ناولوں میں فحاشی کا عنصر بالکل نہیں ہوتا، ان کے ناولوں کے مرکزی کردار علی عمران اور کرنل فریدی عورت پرستی سے کوسوں دور نظر آتے ہیں، انہوں نے اپنے ماتحتوں کو بھی اسی ڈھب پر رکھا ہے۔

ان کے کردار ناولوں میں بظاہر تو خواتین سے دوستی کرتے نظر آئیں گے مگر وہ صرف وقتی ضرورت کے تحت ہوتا ہے، وہ عورت کو عیاشی یا تلذز کی شئے نہیں سمجھتے، یہ وقتی دوستی معلومات حاصل کرنے اور خواتین کی مدد کرنے کے لیے ہوتی ہے، اس دوستی اور ملاقات میں بھی تقدس اور پاکیزگی کو پامال نہیں کیا جاتا، ہوس پرستی، فحاشی اور حیوانی جذبہ کی تسکین نہیں کی جاتی۔

ابن صفی کے ناولوں کے برعکس مغربی مصنفین کے ناولز میں یہ چیز جا بجا نظر آتی ہے، ان ناولوں میں فحش جملے یا حرکات نظر آتی ہیں، ابن صفی نے جس دور میں لکھا اس وقت انگریزی ناولوں کے اردو تراجم بازار میں دستیاب تھے، جو فحش بیانی کی وجہ سے ہی فروخت ہوتے تھے، ان ناولوں میں ایسے لغو اور گھٹیا جملوں کا استعمال ہوتا تھا جو ذہنی جنسی تسکین کا سبب ہوتے تھے۔

ابن صفی نے عمدہ قسم کے ناول لکھے اور ایسے لکھے کہ ہر عمر کا شخص ان کا مطالعہ کر سکے، آپ کے ناولوں میں ہمیں کسی بھی قسم کا کوئی نازیبا جملہ یا بات نہیں دکھائی دیتی، چھپ چھپ کر ناول نہیں پڑھنے پڑھتے، یہ لٹریچر کھلے عام سب کے سامنے بھی پڑھا جا سکتا ہے، جو کسی بھی طور باعث شرمندگی نہیں۔

ابن صفی اس دنیا سے تو پردہ فرما گئے لیکن اپنی خوبصورت تحریروں کے روپ میں ہمیشہ زندہ رہیں گے، جب تک ادب کی ایک صنف بھی زندہ رہے گی ابن صفی کا نام روشن ستارے کی طرح تابندہ رہے گا۔

اللہ پاک، مرحوم کی بخشش و مغفرت فرمائے اور ان کی قبر و حشر کی تمام منازل کو آسان فرمائے.... آمین۔ ے

لکھنے کو لکھ رہے ہیں غضب کی کہانیاں
لکھی نہ جا سکی مگر اپنی ہی داستاں

☆☆☆☆☆

تبصرے

عالیہ درخشاں: بہت بہترین۔ ہم نے بھی پہلے مظہر کلیم کو پڑھا لیکن جب ابن صفی صاحب کے ناول ہاتھ تو پھر وہ دن ہے اور آج کا دن ہم نے دوبارہ مظہر کلیم کے ناولوں کو ہاتھ لگانا تو دور پڑھنے کا سوچا بھی نہیں۔

نعمان احمد اعوان: شکریہ کہ آپ کو میری تحریر پسند آئی، بڑی مشکل سے لکھی تھی، 10 دن تو صرف یہ سوچتے سوچتے گزر گئے کہ کس موضوع پر لکھوں، کیا عنوان رکھوں، ساتھ میں دوکان کی مصروفیت بھی تھیں، بہر حال دوکان پر بیٹھے بیٹھے پیڈ ساتھ رکھا اور مسودہ لکھنا شروع کیا، 3 دن بعد مسودہ پورا ہوا اور اس کو ٹائپ کر کے اسد بھائی کو فیس بک پر بھیجا۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

عالیہ چودھری: تالیاں.... بہت سی داد.... واہ.... واہ.... واہ، بیٹا جی آپ نے تو کمال کر دیا، بے حد اہم تحریر، آج تو لگتا ہے الفاظ بھی مبہوت ہو گئے ہیں، جملوں کی نبض ساکت ہے۔

جناب ابن صفی کو تحفہ دینا میں کبھی نہیں بھولتی، آؤ سب مل کے سورہ فاتحہ اور سورہ توحید کا ثواب ان کو اور ان کی اہلیہ اور بیٹے کو ہدیہ کریں.... جزاک اللہ۔

علی عمران: بہت اچھا لگتا یہ ثواب کا تحفہ، آپ واقعی سچی فین ہیں۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

عبداللہ احمد حسن: بہت اچھی تحریر، بہت خوبصورت تجزیہ۔

نعمان احمد اعوان: شکریہ کہ آپ کو میری تحریر پسند آئی، بڑی مشکل سے لکھی تھی۔

عبداللہ احمد حسن: میرے لیے تحریر لکھنے سے زیادہ مشکل عنوان ہوتا ہے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

یہ الفاظ کا دریا ہے

سب ڈوب گئے صاحب

ادا علی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

سید فہد حسینی: ایک اور بالکل نئی اور نہایت اعلیٰ تحریر، ایسی تحریر جس کی ہر سطر کشش رکھتی ہے، ہر پیرا گراف ایک سے بڑھ کر ایک ہے، ابن صفی صاحب کو بہت خوبصورت انداز میں خراج عقیدہ پیش کیا ہے، اس شاندار تحریر کے تو کیا ہی کہنے، ایسی کشش ہے جو ابن صفی صاحب کے ناول پڑھتے ہوئے محسوس ہوتی ہے اور بار بار پڑھنے کو دل چاہتا ہے، سائنس پر حقیقی باتیں پڑھنے کو ملیں جو اکثر پڑھنے والے پڑھ کر گزر جاتے ہیں، یہ تحریر اپنی مثال آپ ہے، کسی ایک بات کی تعریف کرنا ناانصافی ہو گی کیونکہ اس تحریر میں جتنے بھی موضوعات پر لکھا اس پر اتنا بہترین لکھا کہ اگر اس پر تبصرہ کیا جائے تو بہت طویل تحریر ہو جائے گی پھر بھی مختصراً کوشش ہے کہ کچھ کا حوالہ دے سکوں، ناولوں کی مثالیں دے کر تو کمال ہی کر دیا، قانون کے حوالے سے ابن صفی صاحب کے ناولوں میں جو کچھ لکھا اس پر خوب روشنی ڈالی گئی، خواتین کے احترام کے بارے میں بھی ذکر کیا گیا، فریدی، حمید، عمران وصفدر وغیرہ کا ذکر اس طرح پیش کیا جیسے انہی کے بارے میں ناول پڑھ رہے ہوں، یہ ایک ایسی تحریر ہے جسے ابن صفی صاحب کے کئی ناولوں کی طرح بار بار پڑھنے کا دل چاہتا ہے، سارے حقائق کو نہایت خوبصورت انداز سے تحریر میں شامل کیا گیا، آپ کا ابن صفی صاحب سے اور فریدی، حمید و عمران سے متعارف ہونے کا قصہ بھی لاجواب تھا، اس حوالے سے سب نے اپنے اپنے واقعات پیش کیے، ساری ہی تحریریں ایک سے بڑھ کر ایک نظر آئیں، ان تحریروں میں یہ تحریر بھی شامل ہے جو نئے و پرانے پڑھنے والوں کی بہت رہنمائی کرے گی، شاندار تحریر لکھنے پر بہت ساری مبارکباد قبول کیجیے، آپ ضرور لکھا کریں، اللہ زور قلم دے اور کامیابی عطا فرمائے، اللہ پاک ابن صفی صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

نعمان احمد اعوان: جی فہد بھائی میں کالم بھی لکھتا رہتا ہوں جب کبھی موقع ملتا ہے اور سچ تو یہ ہے کہ اس کا شوق بھی ابن صفی کی تحریروں کو پڑھنے کے بعد ہی ہوا۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

زبردست تحریر اور جابہ جادی گئی مثالوں نے چار چاند لگا دیئے، بہت کمال سے اور دل سے لکھا آپ نے۔

"بالآخر تھک ہار کے یارو ہم نے بھی تسلیم کیا
اپنی ذات سے عشق ہے سچا باقی سب افسانے ہیں"

مجھے ابنِ صفی کا یہ شعر بے حد و بے حساب پسند ہے۔

لبنیٰ رضوان

––*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*

کمال کر دیا سر جی، پوری تحریر پڑھ کر ہی دم لیا، بہت ہی دلچسپ اور اشعار و حوالہ جات سے مزین مضمون ہے آپ کا، ان کے کرداروں کا بہت اچھا تعارف لکھا ہے آپ نے، پھر سے فریدی کا کوئی کارنامہ پڑھنے کا دل چاہ رہا ہے۔

آرائیں گلریز اطہر

––*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*

بہت اعلیٰ لکھا آپ نے اور مثالیں بھی بہترین دیں، خاص طور پہ کردار کی پاکیزگی جو ابن صفی نے سکھا دی، یہ ان کا بہت بڑا احسان ہے۔

علی عمران

––*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*

مضمون نمبر 31

ستارہ جو ٹوٹ گیا

اصفیہ ناز

السلام علیکم۔

ابن صفی ایک نام نہیں عہد ہے، ان جیسی نایاب شخصیت آج کے دور میں تو ملنا بے حد مشکل ہے، ہم نے کبھی قلم نہیں اٹھایا لیکن آج پہلی بار ابن صفی کی عقیدت و محبت سے مجبور ہو کر ان کے بارے میں قلم اٹھانے کی جسارت کر رہے ہیں، ابن صفی پر لکھنا ہماری خوش نصیبی ہے۔

ہماری معلومات ان کے بارے میں بہت ناقص ہیں، نہ ہمارے پاس ان کے بارے میں جاننے کے ذرائع تھے اور نہ ہی شاید اب ہیں، کیوں نہیں ہیں یہ الگ داستان ہے، بس ان کے ناولز پڑھنے کے بعد ان کے بارے میں کچھ لکھنے کی ہمت کی ہے اگر کچھ غلطی ہو جائے تو آپ سب سے استدعا ہے در گزر کیجیے گا۔

"اچھے ہیں اس قدر کہ بھلائے نہ جائیں پھر
کچھ لوگ دھڑکنوں میں دھڑکتے ہیں عمر بھر"

یہ شعر سن کر بے اختیار ابن صفی صاحب ک یاد آئی تھی، ابن صفی صاحب آج بھی ہم لوگوں کے دلوں میں زندہ ہیں اور ہمشہ رہیں گے، ان جیسا قلم کار شاید اب دوبارہ نہ ملے، اب تک کی زندگی میں سینکڑوں ناولز پڑھنے کے بعد بھی ان جیسا قلم کار نہیں ملا، ہر قلم کار میں ان کی جھلکیاں ڈھونڈنے کی لاشعوری کوشش کرتے ہیں مگر کبھی تلاش ختم نہیں ہوئی۔

ابن صفی صاحب کے ناولوں میں منظر کشی، کردار نگاری، طنز و مزاح، زبان و بیان، اور مکالمے کو خاص اہمیت حاصل ہے، ان کے طنز اور مزاح کی تو مثال ہی نہیں ملتی، جہاں سماج کی نفسیات پر ان کی دسترس ان کی علمیت کی آئینہ دار ہے وہیں ان کے مکالمے اور کردار کی مثال ملنا بھی مشکل ہے، انہوں نے اپنے کرداروں کو اس نوعیت کا بنایا ہے کہ آج بھی لوگ ان کے دیوانے ہیں۔

ان کا ایک کمال تو یہ تھا کی وہ جس دور یا جس عہد کی بات کرتے تھے جس شہر، جس گلی، جس

مقام کو اور وہاں کی حالات کو صفحہ قرطاس پر ابھارتے تھے قاری کا ذہن بھی وہیں پہونچ جاتا تھا، وہ اپنے ارد گرد کے ماحول سے بیگانہ ہو کر ناول میں غرق ہو جاتا تھا، ان کے مکالمے اور منظر کشی دلچسپی کے اعتبار سے اتنے مستحکم اور جان دار ہوتے تھے کہ قاری اسی شہر اور اسی عہد میں خود کو موجود پاتا تھا۔

ابن صفی خوش رو، خوش فکر اور خوش گفتار ہونے کے ساتھ اعلیٰ درجہ کے معاملہ فہم اور صاحبِ رائے انسان تھے، ان کے سانحہ ارتحال سے علمی و ادبی دنیا میں جو خلاء پیدا ہوا ہے اس کا پر ہونا ناممکن حد تک مشکل ہے۔

ابن صفی انسان دوست اور معاشرہ کا درد رکھنے والے انسان تھے، انسانیت ان کا مسلک تھا، ان کی سب سے بڑی خوبی ہماری نظر میں یہ ہے کہ انھوں نے اپنے ناولوں میں مذہبیات کو نہیں گھسیٹا، جیسا کہ آج کل کے کچھ نام نہاد لکھاری اپنے ناولوں سے مذہبی دہشت گردی پھیلا کر معصوم اور کورے ذہنوں کو اپنی گھٹیا ذہنیت سے مسموم کر رہے ہیں۔

مذہب کا ذکر ان کے ناولوں بس اس قدر ہی ملتا ہے کہ وہ اللہ کی ڈکٹیٹر شپ کا قیام چاہتے ہیں، ایک اللہ کی حاکمیت کے قائل ہیں، وہ اپنے ناولوں میں انسان اور انسانیت کو ہر چیز پر فوقیت دیتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ان کے ناولز کا کوئی مذہب نہیں ہے، ان کے ناول ہر دور، ہر مذہب اور ہر معاشرے سے تعلق رکھتے ہیں۔

ان کا مطالعہ اور معلومات اتنی گہری و عمیق تھی کہ انھوں نے اپنے ناولوں میں ایسی ایسی مشینوں کا تذکرہ کیا جس کی ایجاد تو دور، تصور بھی محال تھا، ان کے ناولوں کے پلاٹ بہت عمدہ ہوا کرتے تھے، ایسے کہ پڑھنے والا اس میں کھو کر رہ جاتا تھا، ان کے تخلیق کردہ کردار بہت بلند ہوا کرتے تھے انھوں نے مجرموں کی بھی ایسی کردار سازی کی کہ پڑھنے والے کے دل میں ان کے لیے بھی نرم گوشہ موجود رہتا ہے۔

ان کے ناولوں میں ویسے تو بے شمار منفی کردار ملتے ہیں مگر سنگ ہی اور تھریسیا جیسے مجرموں کی مثال ملنا مشکل ہے، ان کے کئی کردار ایسے ہیں جن کی موت پر بہت افسوس ہوتا ہے، مثال کے طور پر ناول علامہ دہشتناک کا منفی کردار شہزور عرف علامہ دہشتناک، ناول لاشوں کا بازار کا کردار ڈاکٹر نارنگ عرف مسٹر کیو، اور ایڈلاوا سیریز کا مجرم کردار ایڈلاوا۔

ابن صفی کی تخلیقات جس طرح ہماری ذہنی تربیت کرتی ہیں اس سے یہ بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ ان کے ناولز درس گاہ سے کم نہیں، یہ ایک اٹل حقیقت ہے جسے ہم سب تسلیم کرتے ہیں۔

"زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا

ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے"

لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کو اپنے پاس جلدی بلا لیتے ہیں، شاید اسی لیے ابن صفی صاحب کا ساتھ بھی ہم لوگوں کو بہت مختصر لگتا ہے، اللہ تعالیٰ ابن صفی صاحب کو جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین۔

☆☆☆☆☆

تبصرے

بہت خوب لگتا تو نہیں کہ آپ نے پہلی بار لکھا ہے۔ اتنی خوبصورتی سے یہ سب لکھا ہے کہ بے اختیار داد دینے کو جی چاہتا ہے۔ ایک اور زبردست اضافہ۔

عبداللہ احمد حسن

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ارے واہ! ایک سے بڑھ کے ایک لکھاری سامنے آرہا ہے اور الگ الگ زاویہ نگاہ سے دیکھ رہے ہیں سب ابن صفی کی تحریروں کو..... میں ضرور ایک مکمل تبصرہ لکھوں گی سب کی تحریروں کے چیدہ چیدہ نکات اکٹھے کر کے۔

زندہ باد اے ابن صفی کے چاہنے والو۔ یہ حق ہوتا ہے محبت کا.... واہ واہ آخر میں درخواست کہ سورہ فاتحہ ابن صفی اور تمام مرحومین کے لیے۔۔۔

سلامتی ہو.... دعا گو

عالی .... آپ سب کی نانی اماں

عالیہ چوہدری

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ادا علی: واہ اصفیہ آپ نے تو کمال ہی کر دیا .... کہاں تو آپ کہہ رہی تھیں کہ صفی صاحب کے بارے میں معلومات نہیں.... اور یہاں آپ نے ان کی شخصیت کے کتنے خوبصورت پہلوؤں کی طرف نشاندہی بھی کر دی۔ ایک ایک حرف عقیدت میں ڈوبا ہوا۔ خوبصورت تحریر۔ دل خوش ہو گیا۔

اصفیہ ناز: بہت شکریہ... ہمشہ خوش رہیے۔ کچھ ابن صفی کی ناولز کا کچھ آپ سب کے ساتھ کا اثر ہے...

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مریم کاشف: واہ اصفیہ آپ نے تو بہت خوبصورت تحریر لکھی۔ ماشاءاللہ۔ اور ابن صفی صاحب کی کیا ہی بات ہے۔ اب پڑھو تو لگتا ہے آج کل کے ماحول میں لکھا ہے۔ یہ ابن صفی صاحب کا بہت بڑا کمال ہے کہ آج بھی ان کی تحریر نئی معلوم ہوتی ہے۔

اصفیہ ناز :نوازش......بالکل ابن صفی کی ناولز حال ہی کی لگتی ہیں

––*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*

حمیرا ثاقب:واہ آصفیہ بہت زبردست !!! کیا کہنے آپ نے پہلی بار اتنا اچھا لکھا ہے تو آئندہ ہم بہت اچھی امید رکھیں آپ سے!!!

اصفیہ ناز :شکریہ مادام... انشاءاللہ

––*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*

محمد بلال رمضان:بہت اچھا لکھا۔بہت خوب۔ واقعی کچھ منفی کردار ایسے بھی ہیں جنہیں ہم سراسر غلط نہیں سمجھ سکے۔ان کے ساتھ ہونے والے ناانصافیاں کہ جن کی بدولت وہ غلط راہ پر چل نکلے، اصل قصوروار انہیں سمجھتے ہیں مگر یہاں مصنف نے سب چیزوں سے بالاتر ہو کر قانون کی بالادستی کی اہمیت اور ضرورت کو اجاگر کیا ہے۔ اس طرح ایک تو معاشرے کی ناانصافیاں جو غلط کام کا محرک بنتی ہیں ان کا پتہ چلا اور ساتھ ہی قانون کی اہمیت کا۔۔ابن صفی کا یہ انداز تربیت ہر لحاظ سے قابل تحسین ہے۔ علامہ دہشت ناک اور ایڈلاوا یا "سینکڑوں ہمشکل" والا کردار، یہ سب ہمیں بہت کچھ سوچنے پر مجبور کرتے ہیں۔

اصفیہ ناز :جی بالکل متفق

سید اسد عادل : سینکڑوں ہمشکل والا کردار مسٹر دوبے تھا۔

––*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*

سید اسد عادل:بہت ہی زبردست اور عمدہ مضمون لکھا اصفیہ ناز نے، بار بار پڑھا اس کو، جیسا کہ انھوں نے شروعات میں کہا کہ وہ پہلی بار یہ مضمون لکھ رہی ہیں تو ایسا قطعی محسوس نہیں ہوا کہ پہلی بار لکھا گیا ہو، تحریر کی پختگی اس بات کا ثبوت ہے کہ انھوں نے ابن صفی کو بہت غور سے پڑھا ہے۔(ویسے زیادہ تعریف نہیں کرنا چاہیئے ورنہ آنٹی مغرور ہو جائیں گی)۔بہر حال ہم ان کو آگے بھی لکھتے رہنے کا مشورہ ضرور دیں گے۔

ان کی تحریر کا یہ جملہ حاصل مضمون ہے....

"ہم ہر قلم کار میں ابن صفی کی جھلکیاں ڈھونڈنے کی لاشعوری

کوشش کرتے ہیں مگر کبھی تلاش ختم نہیں ہوتی۔"

انھوں نے بالکل ٹھیک کہا، ایسا شاید ہم سب کے ساتھ ہوتا ہے، ابن صفی کے علاوہ ہم جب بھی کسی کی تحریر پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں تو لاشعوری طور پر اس تحریر کا ابن صفی کے تحریروں سے موازنہ کرنے بیٹھ جاتے ہیں، بلاشبہ ابن صفی کا کوئی ثانی نہیں، لیکن یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی، ہم زبردستی دوسروں کی تحریروں کو اسی پیمانے سے ناپنے کی کوشش کرتے ہیں جو ابن صفی کی تحریروں کا ہے، اس کا ایک ہی مطلب ہے کہ ابن صفی کی تحریریں ہمارے حواس پر اس بری طرح سوار ہیں کہ ان کے سامنے ہمیں باقی مصنفین محدب عدسہ استعمال کرنے کے باوجود نظر نہیں آتے، ابن صفی کے علاوہ کچھ اچھا ہی نہیں لگتا، دوسروں میں ہم کو وہ بات نظر نہیں آتی جو ابن صفی کے ناولوں کی ہے، کہانی خواہ کتنی ہی دلچسپ کیوں نہ ہو، جملے لاکھ پر مزاح اور شاندار کیوں نہ ہوں، ہم کو کچھ نہیں جچتا، جو لطف اور مزہ ابن صفی کے ناولوں میں ہے وہ کہیں اور نہیں۔

اصفیہ ناز : نوازش بیٹا جی...!! کتنے جتن کیے ہیں اس کو لکھنے میں ہم نے... ویسے ہم مغرور نہیں ہوں گے۔

سید اسد عادل: اچھا اچھا.... ہم سمجھے تھے آپ نے بس قلم اٹھا کر لکھ دیا ہو گا.... کیا معلوم تھا اس کو لکھنے کے لیے صحراؤں کی خاک چھانی ہوگی، اونچی اونچی پہاڑیوں کو سر کیا ہو گا، جنگلوں کو عبور کیا ہو گا.... وغیرہ وغیرہ...

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

محمد زبیر: بہت عمدہ، الفاظ کے چناؤ سے ہر گز ہر گز اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ آپ کی پہلی تحریر ہے، لکھا کیجیے۔

اصفیہ ناز: بہت شکریہ کوشش کریں گے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

سید فہد حسینی: وعلیکم السلام۔۔۔ بہت خوب۔۔۔ اس بار کئی لوگ ایسے نظر سے گزرے جنہوں نے پہلی بار لکھا اور میری تحریر بھی پہلی ہی تھی۔ بہت اچھی تحریر ہے آپ کی۔ شعر کے ساتھ ابن صفی صاحب کی یادوں کو بہت خوب جوڑا کہ۔ ع

"کچھ لوگ دھڑکنوں میں دھڑکتے ہیں عمر بھر"

بہت اعلیٰ.... بے شک ابن صفی صاحب دلوں میں زندہ ہیں۔ ابن صفی صاحب کی منفرد منظر کشی، درد ار نگاری، طنز و مزاح زبان و بیان اور مکالمے پر نہایت اچھی روشنی ڈالی ہے۔ پھر ہر دور کے حوالے سے تو بہت خوب بات کہی۔ ابن صفی صاحب نے مستقبل کے حوالے سے بھی خوب لکھا۔ پھر آپ نے جس طرح اس بات پر روشنی ڈالی کے ابن صفی صاحب نے اپنے ناولوں میں جو مقامات پیش کیے تو پڑھ کر پڑھنے والا ان میں ایسا کھو جاتا ہے کہ واقعی وہ خود وہاں موجود ہو اور اسکے ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ جس مقام کی بھی ابن صفی صاحب منظر کشی کرتے تو وہ حقیقت میں ویسا ہوتا اور اس بارے میں معلومات حاصل کی جائیں تو وہ حیرت انگیز طور پر ویسا ہی منظر ہوتا۔ ابن صفی صاحب کے ناولوں اور ابن صفی صاحب کی شخصیت پر بہت خوب روشنی ڈالی گئی۔ پھر تحریر کے تقریباً آخری لمحات میں منفی کرداروں کے حوالے سے سنگ ہی اور تھریسیا کے بارے میں بھی بڑی دلچسپ بات کہی۔ ان کے ساتھ فنچ اور نانوتہ وغیرہ کی کمی محسوس ہوئی مگر ایک بہترین تحریر۔ اس تحریر میں بھی کئی باتیں نئی پڑھنے کو ملی۔ بہت خوب.... اور اسی طرح اپنی تحاریر پیش کرتی رہیں۔ اللہ کامیابی عطا فرمائے۔ اور ابن صفی صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

ادا علی : بہت سچا تبصرہ.... فریدی کے فینز کو جاسوسی دنیا کے کرداروں کی کمی محسوس ہونی ہی چاہیئے.... لیکن مسئلہ یہ ہے جس نے ان کے بارے میں زیادہ نہ پڑھا ہو.... وہ کیسے لکھ سکتا ہے.... جیسے مجھے بھی زیادہ کچھ نہیں پتا۔

اصفیہ ناز : بہت شکریہ.... آمین..... پہلی بار لکھے ہیں سو کردار رہ گئے ہیں ویسے ہم جاسوسی ادب زیادہ پڑھے ہیں۔ عمران سیریز تو ابھی پڑھ رہے ہیں

ایک بار پھر شکریہ آپ ہر تحریر کو دل و جان سے پڑھتے ہیں بہت دلچسپی سے کمنٹ کرتے ہیں۔ ہمشیہ خوش رہیں آپ کی یہ عادت لکھنے والوں کو بہت حوصلہ دیتی ہے

سید فہد حسینی: بہت شکریہ اصفیہ ناز صاحبہ۔ جس طرح ہر تحریر دل و جان سے لکھتے ہیں سب اسی طرح ہر تحریر دل و جان سے پڑھ کر تبصرہ کرتا ہوں۔ آپ کی تحریر بہت اچھی ہے. خوش رہیں۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

خوب...!!اچھا لکھا ہے!!!شروعاتی مرحلے پر ہونے کی وجہ سے مزید داد کی حقدار ہے تحریر!
ثاقب شیخ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ڈیشنگ ایجنٹ: لفظوں کو حقیقت کا لبادہ اوڑھا دیا آپ نے... بالکل تو نہیں، خیر کسی حد تک صفی صاحب کی طرح...

by and large..... It was the writing by a heart and for a legend....

اور میں آپ کی پہلی بات سے متفق نہیں.... آپ نے کہا ابن صفی صاحب ایک عہد.... میں یہ ماننے پر تیار نہیں.... عہد تو گزر جاتا ہے..... صفی صاحب نے گزرے، نہ گزریں گے.... دادا جان مرحوم فریدی حمید کے دیوانے تھے.... والد صاحب آج بھی عمران کی حماقتیں یاد ہیں.... اور میں بھی آج کا ڈاکٹر زیٹو بننے کی اداکاری کر رہا ہوں.... اس سے اندازہ کیجئے کہ کیا واقعی صفی صاحب ایک عہد تھے جو کہ گزر جاتا ہے۔

میرا ارادہ تھا کہ اپنے اصل نام.... یعنی حیدر الحسینی سے میدان میں اتروں مگر اب جب کہ جاسوسی دنیا کے کوئی 16 ناول پڑھ چکا ہوں.... یہ ممکن نظر نہیں آتا.... لیکن ڈاکٹر زیٹو کے بارے میں کچھ کہہ نہیں سکتا ....

ادا علی: ٹھیک ہے.... زیٹو بھی.... مجھے کچھ خاص پسند نہیں....

ڈیشنگ ایجنٹ: زیٹو تو میرا خیال ہے.... سبھی جاسوسی دنیا پڑھنے والوں کو پسند ہے....

ادا علی: مجھے حمید نہیں پسند۔

ڈیشنگ ایجنٹ: ہاہاہا... کیوں کیا اس لئے کہ وہ لڑکیوں کے گرد منڈلاتا پھرتا ہے...؟ اور حمید کی طرح مستقل ایک جگہ نہیں ٹکتا۔

ادا علی: اپنی اپنی پسند ہے

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

احمد صفی: اتنی تیزی سے نئے مضامین پوسٹ ہو رہے ہیں کہ پڑھنا اور تبصرہ کرنا چیلنج بن گیا ہے.
پرستاروں کی محبت اور عقیدت کو سلام...

اصفیہ بہت خوب مضمون... مگر میرے لیے وہ الفاظ اور شعر اہم ہے جو آپ نے ان کی شخصیت کے لیے تحریر کیا... آپ کے تو نام میں بھی شروع سے آخر کے درمیان صفی ہی پوشیدہ ہے، اثر تو پڑنا ہی تھا۔
مجھے ثروت بھوپالی کا شعر یاد آ گیا... جو یہاں ایک مصنوع کی صورت منسلک کر رہا ہوں جسے بھائی عامر اقبال آرائیں نے بنایا... جئیں خوش رہیں۔

"مشکل ہے چند روز بھی جینا کسی کے ساتھ
بچپن سے جی رہا ہوں میں ابن صفی کے ساتھ"

ادا علی: بہت شکریہ سر۔۔۔ اصفیہ کے نام کی طرف دھیان دلانے کے لیے۔اصفیہ کو بھی گولڈ میڈل مبارک ہو۔

اصفیہ ناز: بہت بہت شکریہ سر.... آج سے پہلے ہمیں اپنا نام اتنا خوبصورت نہیں لگا......

سید فہد حسینی: واہ کیا کہنے۔۔۔ کیا خوب شعر ہے۔

"مشکل ہے چند روز بھی جینا کسی کے ساتھ
بچپن سے جی رہا ہوں میں ابنِ صفی کے ساتھ"

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اچھا لکھا ہے، بالخصوص یہ عبارت۔

"وہ جس دور یا جس عہد کی بات کرتے تھے جس شہر، جس گلی، جس مقام کو اور وہاں کی حالات کو صفحہ قرطاس پر ابھارتے تھے قاری کا ذہن بھی وہیں پہونچ جاتا تھا...."

اسماعیل بن محمد

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون نمبر 32

دل سے نکلے ہیں جو لفظ

مریم کاشف

وہ شخصیت جن سے آپ بے پناہ عقیدت اور محبت رکھتے ہوں ان کے بارے میں کچھ لکھنا بے حد مشکل ہوتا ہے، سمجھ میں نہیں آتا کہ کہاں سے لکھنا شروع کیا جائے، کیونکہ وہ الفاظ ہی میسر نہیں جو اپنی پسندیدہ شخصیت سے میری محبت اور عقیدت کو بیان کر سکیں۔

سوچوں تو لگتا ہے تہی داماں ہوں، لیکن ایک چھوٹی سی کوشش کرتی ہوں، میرے پاس بڑے بڑے الفاظ کا ذخیرہ نہیں جو میں ابنِ صفی جیسے گریٹ رائٹر کے لیے پیش کروں، ہاں خالص عقیدت اور محبت ضرور ہے۔

کچھ دن پہلے گروپ کی طرف سے انباکس میسیج موصول ہوا کہ آپ کو ابنِ صفی پر کچھ لکھنا ہے، سوچا بھلا میں کیا لکھ سکتی ہوں، میں اس قابل نہیں کہ اتنے عظیم مصنف پر قلم اٹھاؤں، پھر سوچا کہ ٹھیک ہے ٹوٹے پھوٹے لفظوں کے ذریعہ اپنی عقیدت کو بیان کرنے کی کوشش کروں گی۔

پہلے سوچا ابنِ صفی صاحب کی لکھی تمام کتابوں کا ریکارڈ وغیرہ جمع کر کے اس بابت لکھوں، پھر سوچا نیٹ سے کچھ مواد جمع کروں، ابو سے ذکر کیا تو ابو نے کہا بیٹا میرے پاس راشد اشرف صاحب کی کتاب ہے ابنِ صفی کے بارے میں، وہاں سے معلومات لے لو۔ میں نے کہا ٹھیک ہے ابو... مگر پھر دل نہیں مانا کہ نہیں جو بھی لکھنا ہے خود سے لکھنا ہے۔

مجھے یہ بات بتاتے ہوئے کافی شرمندگی محسوس ہو رہی ہے کہ میں نے عمران سیریز کا آغاز مظہر کلیم کی عمران سیریز سے کیا، آج تک اس بات کا پچھتاوا ہے مگر بات یہ ہے کہ عمر بہت کم تھی اور پڑھنے کا جنون کی حد تک شوق تھا، اس لیے جو بھی ملتا اسے پڑھ ڈالتی، ایک بار مظہر کلیم کی عمران سیریز لے کر بیٹھی تو ابو کی نظر پڑ گئی، ابو نے سمجھایا کہ بیٹا پڑھتے ہوئے معیار کو ہمیشہ مقدم رکھنا چاہیئے، یہ غیر معیاری کتابیں آپ کا مینٹل لیول بھی لو کر دیں گی۔

ابو کافی دیر تک سمجھاتے رہے، انھوں نے ابن صفی کی عمران سیریز کے متعلق بتاتے ہوئے کہا،

دراصل عمران سیریز کے اصل خالق ابنِ صفی ہیں اس لیے آپ کو چاہیئے کہ ان کے ناولوں کا مطالعہ کریں، اس دن میں پہلی بار ابنِ صفی کے نام سے متعارف ہوئی، ابو نے مجھے ابن صفی صاحب کی عمران سیریز کا پہلا ناول "خوفناک عمارت" پڑھنے کے لیے دیا۔

اس کتاب کا پڑھنا تھا کہ میری آنکھیں کھل گئیں، واللہ کوئی اتنا اچھا بھی لکھ سکتا ہے اتنا انوکھا اتنا مختلف اور دلچسپ....؟ اس کے بعد تو ابن صفی کے ناولوں کی ایسی لت لگی جو اب تک قائم ہے۔

پہلی دفعہ میں نے ابن صفی کو 1998ء میں پڑھا، جاسوسی دنیا بھی پڑھی، مگر عمران سیریز کے نشے نے یوں جکڑا کہ اس کے آگے اور کچھ نظر نہیں آتا تھا،

1998ء سے لے کر آج تک ہمیشہ ہر سال عمران سیریز نئے سرے سے پڑھتی ہوں اور مزے کی بات یہ کہ میرے میاں کاشف زبیر بھی ہر سال بے حد شوق سے عمران سیریز پڑھا کرتے تھے، اور اس پر طویل ڈسکشن بھی کیا کرتے تھے، ابن صفی وہ مصنف ہیں جن کو ہر بار پڑھ کر پہلی بار پڑھنے جیسا مزا آتا ہے۔

ابن صفی وہ حیرت انگیز مصنف ہیں جن کی کتابیں آج پڑھو تو لگتا ہے آج کل کے حالات کے تناظر میں لکھی گئی ہیں، یہ ابن صفی کا کمال تھا کہ ان کے ناولوں میں آئندہ مستقبل کی جھلکیاں ملتی ہیں، ایسا لگتا ہے جیسے وہ مستقبل میں ہونے والے تمام حالات دیکھ رہے ہوں اور ہمارے لیے تازہ بہ تازہ لکھ رہے ہوں۔

انھوں نے سائنسی موضوعات پر ایسا لکھا کہ اس وقت پڑھنے والے عش عش کر اٹھے، اور اب ہم پڑھیں تو حیران رہ جاتے ہیں کہ واللہ ایسی جدیدیت....؟ کمال کا عبور حاصل تھا انھیں اپنے فن پر، جو ایک بار ان کا اسیر ہوا وہ پھر کبھی اس جال سے نہیں نکل پایا۔

میرا شمار عمران پسندوں میں ہوتا ہے، ایسا نہیں کہ میں نے فریدی سیریز نہیں پڑھی، مگر جو بات مجھے عمران میں نظر آتی ہے وہ فریدی میں نہیں۔ (فریدی پسندوں سے معذرت کے ساتھ)

عمران ایک ایسا کردار جس نے مجھے ہمیشہ بے حد متاثر کیا۔

ایک بات آپ لوگوں سے شئیر کرتی چلوں، میرے شوہر کاشف زبیر، جاسوسی پبلیکشن کے مشہور معروف رائٹر تھے، ان کی جلیل اور شامی و تیمور سیریز بہت مشہور ہوئی، ان تحریروں کو پڑھ کر

ڈھائی سال پہلے ایک پبلشر نے ان سے رابطہ کیا اور کہا کہ آپ ہمارے لیے عمران سیریز لکھیں، انھوں نے پر کشش معاوضے کی آفر بھی کی، کاشف صاحب نے انھیں اسی وقت منع کر دیا کہ وہ ایسا نہیں کر سکتے، مگر پبلشر صاحب نے سوچ کر جواب دینے کے لیے کہا۔

کاشف صاحب نے مجھ سے کہا کہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ میں لکھوں، میں اپنے پسندیدہ مصنف کے کرداروں پر لکھنے کا سوچ بھی نہیں سکتا، یہ ابنِ صفی جیسے عظیم مصنف کے ساتھ زیادتی ہوگی کہ ان کے کرداروں پر قلم اٹھایا جائے، میں ان لوگوں میں اپنا نام شامل نہیں کرانا چاہتا جنھوں نے ابن صفی کے عمران کی مٹی پلید کر کے اسے ''عجیب وغریب'' عمران بنا دیا ہے، میں اس بات کی گواہ ہوں کہ ان سے عمران سیریز لکھنے پر کتنا اصرار کیا گیا، مگر انھوں نے ہمیشہ انکار ہی کیا۔

جب میں نے ابن صفی کو پڑھنا شروع کیا تو ایک خواہش دل میں جڑ پکڑتی گئی.... ان سے ملنے کی خواہش.... جب جب میں انھیں پڑھتی یہی سوچتی کاش ابن صفی زندہ ہوتے تو میں ان سے ملنے ضرور جاتی.... چاہے مجھے بس میں ہی کیوں نہ جانا پڑتا، میں کبھی بس میں بیٹھی نہیں تھی، اس لیے بس بہت انوکھی سواری لگتی تھی، لہٰذا میرے نزدیک ابن صفی سے ملنے کے لیے بس جیسی اہم سواری سے بھی جایا جا سکتا تھا۔

پھر سوچا یہ خواہش پوری ہونا ممکن نہیں لیکن یہ خواہش تو پوری ہو سکتی ہے کہ جنت میں اپنے محبوب مصنف سے ملاقات ہو جائے اور میں اب بھی یہ خواہش رکھتی ہوں، اللہ پاک قبول فرمائیں، ان شاء اللہ وہاں ابن صفی صاحب سے خوب باتیں ہوں گی تمام کرداروں پر۔

کچھ سال پہلے سر احمد صفی صاحب فیس بک پر نظر آئے، پہلے تو ان کے نام نے چونکا دیا، پھر جب معلوم ہوا کہ آپ ابن صفی کے صاحبزادے ہیں تو حیرت و خوشی کا کوئی عالم نہ رہا، اپنے میاں کو بھی انتہائی خوشی سے اطلاع دی کہ آج فیس بک نے کیسی خوشی سے نوازا ہے کہ اپنے محبوب مصنف سے وابستہ لوگوں سے ملاقات کرادی۔

اس بات کا افسوس ہے کہ احمد صفی صاحب میرے گھر کے بالکل پاس رہتے تھے لیکن میں ان سے مل نہ سکی، دراصل مجھے علم ہی نہیں تھا کہ وہ ہم سے اتنا نزدیک رہتے ہیں، یہ بات احمد صفی صاحب کے لاہور شفٹ ہو جانے کے بعد میری دوست حاجرہ ریحان نے بتائی، میں کفِ افسوس ملتی رہ گئی کہ اگر

حاجرہ مجھے پہلے یہ اطلاع دے دیتیں تو ہم سر احمد صفی سے ملنے جاتے.... خیر یار زندہ صحبت باقی۔

مجھے ابن صفی اتنے محبوب ہیں کہ میں انھیں کبھی دعاؤں میں نہیں بھولتی، ہمیشہ ان کی مغفرت اور بلند درجات کی دعا کرتی ہوں، قرآن پاک ختم کروں تو ان کے لیے بھی ضرور دعا کرتی ہوں، یہ بات اس لیے بتائی کہ آپ لوگ بھی ضرور ان کے لیے دعا کیا کریں۔

سب نے بہت خوبصورت انداز میں ابن صفی کو خراجِ تحسین پیش کیا آپ تمام لوگوں کے سامنے میری تحریر کوئی معنیٰ نہیں رکھتی، بس کچھ دلی جذبات تھے جو میں نے بیان کر دئے۔

تبصرے

بہت اعلیٰ.... آپ کی تحریر پر کیا تبصرہ کرنا آپ کی تحریر کو کسی بھی تبصرے یا کمنٹ کی ضرورت نہیں بلکہ کمنٹس آپ کی تحریر کے محتاج ہیں۔

آپ کاشف زبیر صاحب جیسے عظیم انسان کی رفیقہ حیات رہی ہیں آج اس گروپ کے ممبرز کے لیے یہ اعزاز ہے کہ ان کے تبصروں کے درمیان آپ کا تبصرہ شامل ہوا۔

اللہ تعالی آپ کو صحت و تندرستی کے ساتھ رکھے۔

عبدالودود عامر

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اللہ آپ کی خواہش منظور و مقبول فرمائے۔ہمیشہ کی طرح بے حد زبردست مضمون...پتہ نہیں کیوں ابن صفی صاحب کو خراج پیش کرتے کرتے الفاظ ہیں کہ ختم ہی نہیں ہوتے...جزاک اللہ خیر۔

ملک فرخ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

عمدہ تحریر لکھی ہے آپ نے....اللہ تعالی آپ کی خواہش پوری کرے۔یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ آپ ہمارے پسندیدہ مصنف کاشف زبیر صاحب کی اہلیہ ہیں۔

وریشہ عبدالجلیل

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ادا علی : حرف حرف محبت ہے!

حرف حرف عقیدت ہے!

حرف حرف حقیقت ہے!

اور یہ سنہرے جملے حاصل تحریر ہیں....

"میرا شمار عمران پسندوں میں ہوتا ہے، ایسا نہیں کہ میں نے فریدی سیریز نہیں پڑھی، مگر جو بات مجھے عمران میں نظر آتی ہے وہ

فریدی میں نہیں۔ (فریدی پسندوں سے معذرت کے ساتھ)"

عمران ایک ایسا کردار جس نے مجھے ہمیشہ بے حد متاثر کیا۔ یہ بالکل ایسے ہیں جیسے میرے دلی جزبات کو زبان دے دی گئی ہو۔ ایسی دل موہ لینے والی شاندار تحریر کے لیے ڈھیر ساری مبارکباد۔

خوش رہیں.... سلامت رہیں اور اپنی عمرانیت کا اعلان اسی زور شور سے کرتی رہیں....

مریم کاشف: بہت شکریہ ادا۔ عمران پسندی زندہ باد۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت شاندار تحریر، اور تحریر کو اپنے الفاظ میں خوب پیش کیا۔ اس تحریر میں بھی بہت بہترین باتیں لکھی گئی ہیں جو کہ ایک الگ انداز کی محسوس ہوئی۔ اور سب سے بڑھ کر یہ بات بہت پسند آئی کہ جس دور میں بھی ابن صفی صاحب کو پڑھا جائے ایسا ہی لگتا ہے جیسے ابن صفی صاحب کا وہ ناول اسی دور سے متعلق ہو۔ بہت شاندار انداز میں آپ نے یہ بات پیش کی۔ باقی تحاریر کی طرح یہ تحریر بھی بہت ہی بہترین ہے اور اس میں بھی کئی جگہ ایک نیا پن محسوس ہوتا ہے۔ ابن صفی صاحب سے ملنے کی خواہش کو آپ نے بہت بہترین انداز میں بتایا۔ اور پھر احمد صفی صاحب کے بارے میں بھی بہترین اظہار خیال کیا آپ نے۔ ابھی تک بہت ساری تحریروں میں ابن صفی صاحب سے متعارف ہونے کا واقعہ بیان کیا گیا ہے اور ہر واقعہ بہت دلچسپ ہے۔ اور آپ کا ابن صفی صاحب سے تعارف بھی بہت خوب ہے۔ اس میں شرمندگی کی کوئی بات نہیں۔ بہت عمدہ لکھا۔

عمران سیریز آپ نے اتنی بار پڑھ ڈالی بہت خوب۔ فریدی کے بارے میں سن کر تھوڑا افسوس ضرور ہوا مگر فریدی وحمید کو بھی ضرور پڑھیں کیونکہ فریدی وحمید ہی وہ کردار ہیں جن کی بدولت عمران جیسا عظیم کردار بھی وجود میں آیا اور فریدی وحمید ہی نے پہلے مقبولیت کے ایسے ریکارڈ قائم کیے کہ دنیا ابن صفی صاحب اور جاسوسی دنیا سے واقف ہوئی اور پھر جاسوسی دنیا کی بدولت بھی عمران کو مقبولیت ملی، جیسا کہ آپ کو عمران سیریز کے مقبول ہونے کی تاریخ بھی معلوم ہو گی کہ عمران سیریز پہلے نکہت پبلی کیشنز، دلکش سیریز اور جاسوسی دنیا میں شائع ہوتی رہی، کبھی عمران کی جاسوسی کے عنوان سے تو کبھی عمران کے کارنامے کے عنوان سے، جس کی ایک مثال جاسوسی دنیا کے ناول نمبر 49 کی جگہ عمران سیریز کا چوتھا ناول بھیانک آدمی شائع کرنا پڑا اس کی وجوہات بھی دو یا تین ہیں مگر ایک وجہ یہ بھی ہے کہ

جاسوسی دنیا جس طرح مقبول تھی اسی طرح یہ ناول جاسوسی دنیا میں شائع ہوا اور مقبولیت کی انتہا کو پہنچ گیا۔ اس کے بعد ابن صفی صاحب جن سے ہمیں اتنی عقیدت و محبت ہے ان کے لیے تو سارے کردار ہی برابر تھے لیکن فریدی ان کا آئیڈیل تھا۔ جیسا کہ احمد صفی صاحب نے بھی ایک جگہ کہا تھا کہ ابن صفی صاحب کے لیے ان کے سارے کردار اپنی اولاد جیسے تھے، ان سے پوچھا جاتا کہ کون سا کردار زیادہ عزیز ہے تو ان کا جواب یہی ہوتا کہ سارے ہی کردار پسند ہیں۔ مگر فریدی کو انہوں نے تھوڑا الگ رکھا۔ جیسا کہ ایک پیشرس میں اس بات پر ابن صفی صاحب نے روشنی ڈالی تھی۔ مگر فریدی و عمران دونوں کو ہی برابر پیش کیا اور ساتھ حمید کا ہونا بھی ضروری ہے۔ ان باتوں پر ایک الگ تحریر بن جائے گی۔ خیر یہ کمنٹ یا تبصرہ ایک الگ اور طویل تحریر کی شکل اختیار کر لے گا کیونکہ اب بھی محسوس ہو رہا ہے کہ یہ کمنٹ 95 فیصد تحریر ہی بن چکا ہے۔ کوئی بات ناگوار گزرے تو اس کے لیے معذرت خواہ ہوں۔ اور آپ نے تحریر بہت اعلیٰ پیش کی ہے۔ اس تحریر میں کئی باتیں ایسی ہیں جن کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ بہت خوب۔۔۔ آپ بھی ضرور لکھا کریں، کیونکہ بہت اچھا انداز ہے آپ کا اور تحریر جیسے ہی شروع کریں تو آخر تک پڑھنے کا دل کرتا ہے۔ اللہ کامیابی عطا فرمائے آپ کو اور ابن صفی صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔

سید فہد حسینی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اس سلسلے میں اسی تحریر کا ہی تو انتظار تھا... اور ماشاءاللہ بہت نپے تلے انداز میں ابن صفی صاحب کے ساتھ اپنی علمی و فکری وابستگی کے ساتھ ساتھ ان کے علم و فن پہ بھی خوب روشنی ڈالی.... ایسی ہی تحریریں ہم جیسے نئے قارئین کو مزید سے مزید تحریک دیتی ہیں کہ صفی صاحب کو نہ صرف پڑھیں بلکہ ان کے نام پہ جتنی خیانت کی گئی ہے ان سے بھی باخبر ہوں... اتنی خوبصورت تحریر لکھنے پہ مریم باجی مبارکباد کی مستحق ہیں... جیتی رہیں۔

سیف خان

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

محمد احسن: ارے واہ واہ، آپ کی تحریر کا ہمیں کافی انتظار تھا اور بہت خوشی ہوئی آپ کی تحریر دیکھ

کر۔ بہت ہی عمدہ انداز میں آپ نے لکھا ہے، اور آپ تو اتنی خوش قسمت ہیں کہ آپ کے ابو جی نے خود آپ کو "اصلی والی" عمران سیریز لا کر دی۔ ہمیں اصلی عمران سیریز ڈھونڈنے میں بہت ٹائم لگ گیا۔ آپ کراچی والوں پر تو مجھے اسی لیے رشک آتا ہے کہ آپ کے ہاں لوگ ادب کے حوالے سے کافی باشعور ہیں۔ عمران پسندوں میں تو ہم بھی شامل ہیں، نہ جانے کیا بات ہے اس کردار میں، دنیا میں اتنا پرفیکٹ کردار شائد ہی کوئی تخلیق کیا گیا ہو۔

آپ نے کاشف بھائی کا تذکرہ کیا، اللہ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔

آپ اس حوالے سے بھی بہت زیادہ خوش قسمت رہی ہیں، میں اس حوالے سے کافی بدقسمت واقع ہوا ہوں۔ مجھے تو بہت مزہ آتا ہے جب کتابوں پر تبصرہ کرتا ہوں، اسی شوق کی تکمیل کے لیے ہم اس گروپ میں آجاتے ہیں۔ اللہ ہمارے محبوب مصنف کو جنت میں اعلیٰ مقام سے نوازے، آمین۔

ادا علی: آمین.... بہت اچھا تبصرہ.... اس میں بھی آپ کی پرانی کسک موجود ہے۔ واقعی عمران جیسا کوئی کردار نہیں۔ وہ آئیڈیل ہے۔

مریم کاشف: بہت شکریہ۔ کاشف کو ہمیشہ دعاؤں میں یاد رکھنا۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ابرار احمد: کاشف زبیر کو ہم نے بھی پڑھا ہے۔ اور یہ کوئی بات نہیں کہ مظہر کلیم سے شروع کیا۔ جب ہم نے پڑھنا شروع کیا تو دوناولوں کے بیچ کا وقفہ انہی سب مصنفوں سے پورا کرتے کیونکہ مطالعہ کی لت لگ چکی تھی اور جو آج بھی اپنے پورے جوبن پہ ہے۔

آپ کی تحریر عکس ہے آپ کی عقیدت اور محبت کی۔

مریم کاشف: بہت بہت شکریہ سر... خوشی ہوئی جان کر کہ آپ نے کاشف کو پڑھا ہے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

المیہ یہ ہے کہ کئی دہائیاں گزر چکی ہیں لیکن ابن صفی کی جگہ کوئی پوری نہیں کر سکا ہے۔۔ وہ دوست جو سری ادب میں دلچسپی رکھتے ہیں اور لکھنے کی قابلیت بھی ہے وہ اپنے کردار تخلیق کر کے اس سلسلے کو پھر سے جاری کر سکتے ہیں۔

میں نے کوشش کی تھی لیکن سری ادب بظاہر بہت آسان لگتا ہے لیکن اس کا لکھنا بہت مشکل

ہے۔ لیکن امید تو کر سکتا ہوں!!!

عطاء الرحمن خاکی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

عمدہ ترین.... کافی عرصے سے اس تحریر کا منتظر تھا.... کاشف صاحب کو ایک لمبا عرصہ پڑھتا رہا ہوں.... جب سے عمران سیریز پڑھنی شروع کی.... تب سے ڈائجسٹ نہیں پڑھتا.... مگر کاشف صاحب کے متعلق علم ہوا.... کافی افسوس ہوا.... ایک اور عمدہ مصنف ہمارے درمیان نہیں رہے۔ خدا اُنہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔

ڈیشنگ ایجنٹ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

آپ نے جو لکھا اسے ٹوٹے پھوٹے الفاظ کا نام دیا ہے۔ میں سوچ رہا ہوں کہ اگر آپ کی تحریر ہوتی تو کیا ہوتی؟ بہت ہی عمدہ تحریر ہے آپ کی۔ اور یہ جان کر تو اور بھی خوشی ہوئی کہ آپ ہمارے پسندیدہ قلمکاروں میں سے ایک کاشف زبیر کی اہلیہ تھیں۔ کاشف بھی بہت اچھے قلمکار تھے۔ اللہ ان کی بھی مغفرت فرمائے آمین۔

عبداللہ احمد حسن

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

واہ مریم... سادگی میں پرکاری لیے تمہاری تحریر بہت اچھی لگی۔

اور کاشف بھائی کے حوالے سے ایک واقعہ یاد آگیا کہ میں انہیں اکثر پرنس ہربنڈا اور مریم کو پرنسز ٹالا بوا کہا کرتی تھی (یاد ہے نا مریم) اور کاشف بھائی چڑ جاتے کہ بالکل نہیں خبردار جو میری اتنی پیاری بیگم کو پرنسز ٹالا بوا کہا وہ تو اتنی کالی ہے۔ اور بھی کتنی باتیں ہیں عمران سیریز اور کاشف بھائی کے حوالے سے۔ اللہ پاک ہمارے پیارے ابنِ صفی اور کاشف بھائی کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

لبنیٰ رضوان

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت ہی عمدہ اور محبت سے بھرپور تحریر... آپ کی تحریر کے لفظ لفظ سے سر ابن صفی کی محبت جھلک رہی ہے اپنے محبوب مصنف کے لیے الفاظ محبت بن کر ہی نکلتے ہیں.... باجی اب آپ کسر نفسی سے کام لینا چھوڑ دیں آپ کی تحریروں کا تو خاص انتظار رہتا ہے...

باجی میں ہر تحریر پڑھتا ہوں اور کمنٹ نہیں کرتا کیونکہ جتنی بھی تحریریں پڑھی ہیں وہ سر ابن صفی کی محبت سے لبریز ہوتی ہیں اور میں خود کو ان پر کمنٹ کرنے کے لائق نہیں سمجھتا کہ کہیں گستاخی نا ہو جائے.... مریم آپی کی بھی تحریر اسی دن پڑھ لی تھی مگر کمنٹ کے لیے الفاظ نہیں ملے تھے یہ تو آج آپ نے پھر سے مینشن کیا تو کمنٹ کر دیا کہ کہیں آپ ناراض نا ہو جائیں

پرویز احمد لانگاہ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مریم کاشف! تم نے بہت خوب لکھا اور سچی بات ہے تمہارا یہ سیدھا سادھا غیر ادبی سا انداز مجھے بہت پسند ہے۔

اور ایک کارنامہ بتاؤں تمہیں ابن صفی کا، جو کہ میں سمجھتی ہوں بہت بڑا احسان ہے اردو ادب پر اور وہ یہ کہ ابن صفی نے اردو ادب کو رومانس کے جال سے نکالا اور ایک اچھا، تعمیراتی، مزاحیہ، طنزیہ اور جوشیلا ادب پڑھنے کو دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

ام سلمان

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

علی عمران : بہت عمدہ لکھا آپ نے۔ میں خود عمران کے سحر میں بری طرح مبتلا ہوں مگر کرنل فریدی اور باقی آپ کا ان کو ہمیشہ دعامیں یاد رکھنا قابل تقلید روش ہے۔

سید فہد حسینی: ویسے کاشف زبیر کو بھی اسی گروپ کی بدولت پہچان سکا اور ایک اور گروپ میں بھی ان کے بارے میں سنا تھا۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

احمد صفی: مریم، عقیدت و محبت میں ڈوبی خوبصورت تحریر...

فریدی پسند ہوں یا عمران پسند دراصل سب ابن صفی پسند ہیں اور ایک بڑے خاندان کا حصہ

جس کے ہم سب رکن ہیں۔ کاشف کا عمران سیریز نہ لکھنے کا فیصلہ سن کر بے حد خوشی ہوئی۔ مجھ سے جس نے بھی کبھی اس بارے میں پوچھا تو میں نے اپنے لیے بھی یہی جواب دیا اور دوسروں کو بھی یہی مشورہ دیا کہ اگر قلم میں دم ہے تو اپنی راہ الگ نکالیں۔ کیا ضرورت ہے کہ ایک پہلے سے مستحکم کردار کو ہی تختۂ مشق بنایا جائے؟ اپنی پہچان اپ بنائیں۔

اور بھئی یہ ہاجرہ انتظار میں تھیں کہ ہمارے چلے جانے کے بعد ہی آپ کو بتائیں کہ ہم آپ کے پڑوسی تھے؟ آپ جب بھی لاہور تشریف لائیں ہمارے گھر کے دروازے کھلے ہیں۔ ہم سب گھر والوں کو خوشی ہوگی۔ یاد رہے یہ پیشکش تو اس بڑے خاندان کے سب اراکین کے لیے ہے!

رہ گئی ابو سے ملاقات (ہمارے لیے دوبارہ ملاقات) تو اس کے لیے ہم آپ کی دعا میں شریک ہیں۔ جئیں، خوش رہیں کاشف کے لیے بھی دعائیں.... وہ ہم سب سے تیز نکلے اور اپنے محبوب مصنف سے ملاقات کو ہم سب سے پہلے پہنچ گئے.... (میں اپنے تبصرے سے پہلے دوسرے تبصرے نہیں پڑھتا اور آج احساس ہوا کہ مجھے ایسا کر لینا چاہیے۔ کاشف کی رحلت کا ایک کمنٹ سے علم ہوا جب میں ان کے لیے دعائیں لکھ چکا تھا)

مریم کاشف: واقعی سر۔ اصل میں تو سب ابن صفی پسند ہیں۔ اور یہی گلہ میں نے حاجرہ سے کیا تھا کہ پہلے تو بتاتیں.... میرے لئے آپ سے ملنا یقیناً اعزاز ہو گا۔ ان شاء اللہ رب کریم نے چاہا تو آپ سے ملنے آئیں گے۔

کاشف واقعی اپنے محبوب مصنف سے ملنے ہم سے پہلے پہنچ گئے۔ اللہ پاک ان دونوں کو اپنے جوارِ رحمت میں خاص جگہ عطا فرمائیں۔ آمین۔

آپ کی مشکور ہوں سر۔

احمد صفی: آمین اور ان شاء اللہ اچھے حالات میں ملاقات ہوگی!

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

حاجرہ ریحان: بہت ہی خوبصورت تحریر مریم.... ہمیشہ کی طرح تمہاری سادگی یہاں بھی چھلکتی نظر آئی ہے اور ایک مصنف اور اُن کے چاہنے والوں کو یہی بات بہت اچھی لگتی ہے کے کوئی اُن کے پسندیدہ مصنف کے بارے میں کچھ اس طرح بیان کرے کے بات دل کو لگے.... کیونکہ میں تمھیں اچھی طرح

جانتی ہوں اس لیے سمجھ سکتی ہوں کے تم نے ابنِ صفی دی گریٹ کے لیے کس مشکل سے لکھا ہو گا.... میں یہاں تمھاری ہی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے صرف اتنا کہنا چاہوں گی کہ ہم کوئی تنقید نگار تو ہیں نہیں نہ ہی بہت ہی کوئی ادبی سی پڑھی لکھی شخصیت ہیں.... مگر ہاں ہم نے بچپن سے جس کو پڑھا وہ ابنِ صفی ہیں.... ہم نے ابنِ صفی کو اپنا ادیب مانا اور اپنے اس ادب کو بہت ہی سادگی سے اپنایا....اور جس نے ہمارے نوخیز ذہنوں کو سہی معنوں میں وسط دی وہ ابنِ صفی ہی کا کارنامہ ہے۔۔۔ میں چھوٹی سی تھی اور ابنِ صفی کو پڑھنے لگی تھی.... میرے ایک کزن جو کہ لندن سے لٹریچر کی ڈگری لے کر آئے تھے مجھ پر بہت ناراض ہوتے تھے کیونکہ جاسوسی ناولز کے کریکٹرز جاسوس کم اور (معافی کے ساتھ) بے ہودہ زیادہ ہوتے ہیں جب میرے کزن مجھے جھاڑتے تھے تو میں بڑی حیران ہوتی تھی کے ابنِ صفی کی کسی بھی تحریر میں مجھے کبھی کوئی بے ہودگی پڑھنے کو نہیں ملی...بلکہ میں تو کافی کچھ سیکھتی تھی... حسِ مزاح... سوچنے سمجھنے اور چیزوں پر غور کرنے کی عادت یہاں تک کے حقیقت جانے بغیر کسی پر فتوے نہ لگنے کی عادت بھی مجھے اصل میں ابنِ صفی کو پرھ کی ہی ہوئی تھی.... ابنِ صفی کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کے انہوں نے اپنے وقت سے آگے کے بارے میں لکھا ہے وہ اب خود یہاں موجود نہیں مگر اُن کی ایک ایک کہانی ہمیں جیسے دوبارہ اُن سے جوڑتی رہے گی اور ہر کہانی ہر ناول اپنے وقت پر ایک بار پھر سے زندہ ہوتا جائے گا.... اور یہ اُن کا وہ احسان ہے جو ہم کبھی بھی نہیں چکا سکتے.... اللہ تعالیٰ ابنِ صفی کے درجات بلند کریں اور اُن کو ہمیشہ اسی طرح ہمارے دلوں میں زندہ رکھیں.... آمین!

دوسری اہم بات.... کسی بھی مصنف کو زندہ رکھنے کا ایک حل یہ بھی ہے کہ اُن کے کرداروں کو استعمال کیا جائے.... تم نے مجھے اگر یہ بات بتائی ہوتی کے کاشف بھائی مرحوم کو ابنِ صفی کے کرداروں پر لکھنے کے لیے کہا گیا تو میں اُن کو یہی مشورہ دیتی کہ وہ ضرور لکھیں.... ہاں اُن مصنفوں پر انگلی اُٹھانا یا اُن کی مخالفت کرنا جائز ہے جو بے راہ روی کی حد تک ابنِ صفی کے کرداروں کو چسکے کے طور پر استعمال کرتے ہیں.... اگر کاشف بھائی لکھتے تو وہ بھی شاہکار سے کم نہ ہوتے.... اس سلسلے میں ابنِ صفی کے چاہنے والوں کا ہی کام ہے کہ جو اچھا لکھے اُس کو پذیرائی دیں اور جو اچھا نہ لکھے اُس کو ملامت.... مگر یہ سلسلہ بند نہیں ہوتا چاہیئے۔ کیونکہ یہ کوئی ایک سال دو سال کی بات نہیں ابنِ صفی کو صدیوں تک زندہ رکھنا ہے تو اُن کے کرداروں کے لیے راستہ کھولنا ہو گا.... تاکہ وہ اس نئی دنیا میں بھی سانس لے سکیں.... اب یہی

دیکھیں کے ہم ابھی تک طلسم ہوشربا پڑھتے ہیں.... عمرہ عیار.... منطق طیار.... الف لیلہ.... اور بھی بہت سے سلسلے.... یہ اسی لیے ہے کے ہمارے مصنفین نے ان کو جابجا استعمال کیا ہے.... اس لیے میرا اپنا ذاتی خیال ہے کے ہمیں اپنے ارد گرد اچھے اور باکمال مصنفین سے گزارش کرنی چاہیئے کہ وہ ابنِ صفی کے کرداروں کو استعمال کریں.... باقی ابنِ صفی کے چاہنے والے مجھ سے اختلاف کر سکتے ہیں۔

سید فہد حسینی: مگر اکثر ایسے لکھنے والے بھی ہیں جو ابن صفی صاحب کے فریدی حمید عمران قاسم سلیمان وغیرہ پر لکھ کر خود تو بے پناہ مشہور ہو گئے مگر اس غرور میں انہوں نے نہ کبھی ابن صفی صاحب کا ذکر کیا اور نہ کبھی خراج عقیدت پیش کیا۔ اور ان کرداروں کو عجیب و غریب بنا دیا۔ یعنی جیسے یہ کردار تھے ویسے نہیں رہے۔ ایک تو کرداروں کی بری حالت کر دی اور دوسرا ابن صفی صاحب کا نام ختم کرنے کی ہی کوشش میں لگے رہے۔ جب کبھی ابن صفی صاحب کا چاہنے والا کوئی بات کرتا ہے تو وہ لکھنے والے بات کو گول مول کر کے کسی اور طرف لے جاتے ہیں۔ ایسے اکثر لکھنے والے ہیں جن میں سرفہرست جناب مظہر کلیم صاحب ہی ہیں۔ ان کے ناولوں میں جب بھی کہیں پیش لفظ میں ابن صفی صاحب کا ذکر آیا بات کو انہوں نے گول مول کر کے کسی اور طرف لے گئے۔ اور جیسا کہ آپ نے کہا کہ دوسرے لکھنے والوں کو سراہا جائے تو ہاں ایسے لکھنے والے ہیں جنہوں نے بہت اچھا لکھا۔ اور لوگوں کے دلوں میں ان کے لیے عقیدت و محبت بھی ہے ان دوسرے لکھنے والوں میں ایس قریشی صاحب، ایچ اقبال صاحب اور مشتاق احمد قریشی صاحب، اشتیاق احمد صاحب اور ایم اے راحت صاحب وغیرہ کو بھی سراہا جاتا ہے۔ اچھے لکھنے والے اور ابن صفی صاحب کی قدر کرنے والوں کو سراہا بھی جاتا ہے۔

ملک فرخ: آپ کی رائے سے متفق...اور رہی بات فہد بھائی کے پوائنٹ کی...تو یہ لکھنے والے کا ظرف....

حاجرہ ریحان: ہمم .... سچی بات تو یہ ہے کے میں نے ابنِ صفی کے علاوہ آج تک کسی اور مصنف کو ان کرداروں کے حوالے سے نہیں پڑھا.... مگر ہاں میں ابنِ صفی کے چاہنے والوں سے اکثر سنتی رہتی ہوں کے کس طرح ابنِ صفی کو استعمال کر کے اُن کے ہی نام کو خراب کرنے کی کوشش کی گئی ہے.... اصل میں ہمارے ہاں کوئی بھی چیک اینڈ بیلنس تو ہے نہیں .... اب یہی دیکھیں کے برطانیہ اپنے کردار "جیمس بونڈ" کی کس طرح حفاظت کرتا ہے کہ خوب سے خوب تر لے کر آتا ہے.... مگر یہاں ایسا نہیں کیونکہ

ہمارے ہاں حکومت نے کبھی بھی ادبی حلقوں میں اپنا اثر و رسوخ دکھانے کی کوشش ہی نہیں کی .... مگر یہ ہو سکتا ہے کے ہم خود اپنی مدد آپ کے تحت ایسے مصنفین سے خود گزارش کریں کہ جو ہمیں یقین ہو کے ابنِ صفی کے کرداروں کے ساتھ انصاف کریں گے.... باقی جو غلط کرتے ہیں اُن کے بارے میں بھی پروپیگنڈا کرکے اُن کو فارغ کیا جا سکتا ہے....!

سید فہد حسینی: بالکل درست کہا۔

مریم کاشف: حاجرہ ریحان! جو حال مظہر کلیم نے عمران سیریز کا کیا ہے اس کے بعد تو کوئی یہ بھی کہے کہ ابن صفی....

حاجرہ ریحان: ہمم.... تم نے مجھے بتایا تھا یہ سب.... بس بھئی کچھ لوگوں کی وجہ سے اچھا خاصہ کام خراب ہو جاتا ہے .... شاہکار ایسے ہی وجود میں نہیں آ جاتے ان کے لیے دل جلانا پڑتا ہے ....یعنی کہ اپنا.... دوسروں کا نہیں ....

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت اچھے انداز میں آپ نے ابنِ صفی صاحب سے عقیدت کا اظہار کیا ہے. وہ واقعی ایسی شخصیت تھے کہ جو ایک بار ان کو پڑھ لے تو ان کا دیوانہ ہو جائے۔

ابنِ صفی کے ساتھ ساتھ میں کاشف زبیر صاحب کا بھی پرستار ہوں۔ ان کی کہانیاں بھی صاف ستھرے مزاح اور تحیر و سنسنی سے بھرپور ہوتی ہیں۔ ان کے کردار شامی اور تیمور جانے کیوں ظفر الملک اور جیمسن کی یاد دلاتے ہیں (اگر وہ دونوں نوکر اور مالک کے بجائے برابر کے دوست ہوتے۔)

دونوں مصنفین کے لیے میری نیک دعائیں ہیں۔ خوش رہیئے۔

ارائیں گلریز اطہر

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت اچھا لکھا آپی۔ اب تو میرا بھی پڑھنے کو دل چاہ رہا ہے۔

سعدیہ ناصر

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون نمبر 33

ابن صفی سے تعارف

فرحان خان

السلام علیکم۔

میں سائنس کا ایک ادنیٰ سا طالبعلم ہوں، مجھے ماضی میں کبھی بھی اردو سے کچھ خاص رغبت نہیں رہی، دوستوں کے کہنے سننے پر کچھ شوق تو پیدا ہوا لیکن اچھی طرح عبور حاصل نہ ہو سکا، داغ نے اردو کے لیے شاید ٹھیک ہی کہا تھا: ع

"آتی ہے اردو زباں آتے آتے"

پھر ہوا یوں کہ میرا داخلہ یونیورسٹی میں ہو گیا، لیکن بھئی داخلے کا اردو سے کیا تعلق؟ ارے ہے نا تعلق.... زرا صبر کیجئے اسی طرف آ رہا ہوں، ہاں تو جناب داخلہ ہو جانے کے بعد میرا واسطہ ایک ایسے ہم جماعت سے پڑا جو اردو کا دلدادہ تھا، میں اسے "کتابی کیڑا" (Bibliophile) سمجھتا ہوں اور آج بھی ہم سب اسے "اردو میڈیم" کہہ کر بلاتے ہیں۔

جی ہاں تو اسی "اردو میڈیم" دوست کے توسط سے میں ابن صفی سے روشناس ہوا، یہ میرا اردو زبان کی طرف پہلا قدم تھا، اس کے لیپ ٹاپ میں ابن صفی کے سارے ناول "پی ڈی ایف" میں موجود تھے، جب بھی مجھے وقت ملتا اس کے لیپ ٹاپ سے ابن صفی والا فولڈر کھول کر ناولوں کا مطالعہ شروع کر دیتا۔

رفتہ رفتہ میں نے سارے ناول پڑھ لیے، آپ سوچ رہے ہوں گے کیسا جیوٹ بندہ ہے کتابوں میں پڑھنے کے بجائے پی ڈی ایف میں ہی پڑھ ڈالا اور بور تک نہ ہوا، دراصل بات یہ ہے کہ ہماری زیادہ تر درسی کتب پی ڈی ایف میں ہوتی ہیں اس لیے زیادہ دقت نہیں ہوئی۔

ابن صفی کی عمران سیریز اور جاسوسی دنیا کے بارے میں تو سبھی لوگ جانتے ہیں، ہم میں سے اکثر کا یہی خیال ہے کہ ابن صفی صرف ناول نگار ہی ہیں اور ان کا ادبی سفر 1952ء سے شروع ہوا، لیکن بعد میں جب طغرل فرغان، سنکی سولجر اور اسرار ناروی سے متعارف ہوا تو حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکا،

اندازہ لگانے میں دشواری نہیں ہوئی کہ یہ سفر تو شاید 1948ء سے بھی پہلے شروع ہو چکا تھا۔

یقیناً ابن صفی کے ناولوں (عمران سیریز اور جاسوسی دنیا) کی حد تک میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ برصغیر میں زیادہ پڑھے جانے والے ناول یہی ہیں، لیکن ایک بات افسوسناک ہے کہ ہم ابھی تک ان کی باقی تحریروں سے کماحقہٗ واقفیت نہیں رکھتے، شاید یہ ہماری کوتاہی ہے کہ ہم نئے لوگوں کو وہاں تک پہنچنے ہی نہیں دیتے، ان کو عمران سیریز اور جاسوسی دنیا میں ہی الجھائے رکھتے ہیں، یوں نئے قارئین کچھ نہایت ہی عمدہ تحریروں سے محروم رہ جاتے ہیں۔

ابن صفی نے جو پڑھا اسے کسی نا کسی صنف ادب (نظم، غزل، مضمون، افسانہ اور ناول وغیرہ) میں ہم تک پہنچانے کی کوشش کی، پھر چاہے وہ کرائم فکشن ہو، تھرل ہو، سائنس فکشن ہو، نفسیات ہو، تاریخ ہو، فلسفہ ہو یا منطق۔

ان کا ناول ''اب تک تھی کہاں'' دیکھیں کہ کس طرح اس میں ایک نفسیاتی بیماری کو بیان کیا گیا ہے، جس کی جھلک شاہی نقارہ میں بھی ملتی ہے (میں یہاں کرداروں اور کردار نگاری کا تذکرہ قصداً نہیں چھیڑوں گا، کیونکہ یہ بہت وسیع موضوع ہے، اس لیے اس چھوٹے سے مضمون میں اس کے ساتھ انصاف نہیں کیا جاسکتا نیز یہ کہ اس پر لکھنے لیے اچھا خاصا وقت درکار ہے۔)

طنز و مزاح میں ''تزک دوپیازی'' اور ''پرنس چلی'' کو دیکھیں، صرف طنز کا لطف لینا چاہتے ہیں تو ''ہم شریف لوگ''، ''شیر کا شکار''، ''شیطان صاحب'' اور ان جیسے کئی مضامین دیکھے جاسکتے ہیں، ''شکرال کے جیالے'' اور ''ساڑھے پانچ بجے'' جیسے افسانوں کا نام بھی اس ضمن مین لیا جاسکتا ہے۔

مجھے شعر شاعری کی بالکل شدبد نہیں، اس لیے معذرت....! البتہ فلم دھاکہ کے لیے لکھی گئی غزل ''راہ طلب میں کون کسی کا'' کانوں میں رس گھولتی رہتی ہے۔

ان سب باتوں سے قطع نظر میں فی زمانہ ابن صفی کی وجہ شہرت ''عمران سیریز'' کو سمجھتا ہوں، اور اس سے بھی زیادہ ''ابن صفی کے نقالوں'' کو، دیکھئے برا ماننے کی ضرورت نہیں، میں سیدھا سادا شریف انسان ہوں، اس لیے جو کچھ بھی سمجھا ہے اس کا اظہار کر رہا ہوں، تاؤ کھانے کی ضرورت نہیں، زرا ٹھنڈے دل سے، یہ ڈنڈا اور پتھر سائیڈ پر رکھ کر پوری بات تو سن لیں....جی ہاں تو میں کہنا یہ چاہتا تھا کہ نوجوان نسل کی اکثریت انہیں نقالوں کی وجہ سے ابن صفی تک پہنچتی ہے، کم از کم پاکستان کی حد تک تو یہ

بات یقین سے کہی جاسکتی ہے۔

اس سلسلہ میں آپ کو کئی ایسی کہانیاں ملیں گی جس میں لوگ کسی نا کسی نقال کی وجہ سے ابن صفی تک پہنچے، آپ شاید سوچ رہے ہوں کہ میں خواہ مخواہ نقالوں کا تذکرہ نکال کر آپ کو بار بار تاؤ دلانے کی کوشش کر رہا ہوں، لیکن ایسی کوئی بات نہیں ہے، نقالوں نے اپنی تعریف کرانے کے لیے مجھے کوئی رشوت وغیرہ نہیں دی ہے، یقین نہ ہو تو آپ اپنی جیب دیکھ لیجئے، اب بات نقالوں کی چھڑ گئی ہے تو آپ کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ ہر کوئی مجھ جیسا خوش نصیب نہیں ہوتا ہے، اب آپ سوچ رہے ہوں گے کہ بھلا کاہے کی خوش نصیبی؟ تو سنئے جناب جنہیں نقالوں کو نہیں پڑھنا پڑتا وہ خوش قسمت ہی ہوتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ میں خوش قسمت ہوں، لیکن ابھی میری بات ادھوری ہے، کچھ لوگ مجھ سے بھی زیادہ خوش قسمت ہوتے ہیں، جی ہاں تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ مجھ سے زیادہ خوش قسمت لوگ وہ ہیں جن کو یہ ناول ورثہ میں ملے، اور ان سے بھی بڑے خوش نصیب وہ لوگ ہیں جنہوں نے ابن صفی کے زمانے کو دیکھا اور ان کے ناولوں کے پہلے ایڈیشن کو پڑھا اور ابن صفی کے مقام کے معترف ہوئے۔

یقیناً وہ لوگ خوش نصیب ہیں جنھوں نے ابن صفی کے دور کو دیکھا، ان کے ناولوں کے انتظار میں شب و روز کاٹے، اور ان کو کسی خزانے کی طرح جمع کر کے سنبھال کر رکھا اور آئندہ نسل تک پہنچایا۔

یہ سب کچھ تو ٹھیک ہے لیکن ایک بات اور بھی قابل غور ہے، "عمران سیریز" کو اس مقام تک پہنچانے کے لیے "جاسوسی دنیا" نے جس سیڑھی کا کام کیا، اس کی خدمات کا اعتراف نہ کرنا ناانصافی ہو گی، آپ شاید اس بات سے متفق نہ ہوں لیکن حق بات کہنے میں مجھے کوئی عار نہیں، اگر "بھیانک آدمی" جاسوسی دنیا کے ناول کے طور پر نہ چھاپا جاتا تو شاید آج کوئی "عمران سیریز" کے نام سے بھی واقف نہ ہوتا۔

عمران پسندوں کو تاؤ کھانے کی ضرورت نہیں ہے، جی ہاں یہ ایسا کوئی بہت بڑا انکشاف نہیں ہے جو میں نے کیا ہے، یہ بات تو تقریباً سبھی لوگ جانتے ہیں کہ عمران سیریز جاسوسی دنیا کے کئی سال بعد آئی تھی، اس سے پہلے صرف جاسوسی دنیا کا ہی ڈنکا بجتا تھا، میرا مطلب ہے جاسوسی دنیا کا ہی طوطی بولتا تھا، ویسے اگر آپ کا دل چاہے تو طوطی ٹائیں ٹائیں کرتا تھا بھی سمجھ سکتے ہیں، میری صحت پر اس سے کوئی فرق نہیں پڑنے والا۔

ایک بات صاف طور سے بتادینا چاہتا ہوں نہ تو میں عمران سیریز کی برائی کرتا ہوں اور نہ ہی جاسوسی دنیا سے مجھے کوئی بیر ہے، اس معاملہ میں مجھے بالکل غیر جانبدار سمجھا جائے، مجھے ابن صفی کی ایک ایک تحریر سے محبت ہے، یقین نہ ہو تو میرے دماغ کا مشینی تجزیہ کرا کر دیکھ لیجے، تجزیہ کرانے کے جملہ اخراجات نقالوں کے فینز کے ذمہ، ارے ہاں ایک بات تو بھول ہی گیا، ویسے اس میں کسی کا قصور نہیں، میں نے تو بس یہ بات ایسے ہی اڑتے اڑتے سن لی تھی کہ شاید انڈیا میں عمران سیریز "جاسوسی دنیا" کے تحت ہی شائع ہوتی تھی۔

اب پھر سے آتے ہیں ایک نئے موضوع کی طرف، آپ کے ذہن میں سوال آسکتا ہے کہ ابن صفی کے ناولوں میں کیا انفرادیت ہے؟ ہمیں ان کے ناولوں کا مطالعہ کیوں کرنا چاہئے؟ یہ سوال کوئی ایسے زیادہ مشکل نہیں ہیں جن کا جواب تلاش کرنا کٹھن ہو، آپ خود ہی سوچیے..... نہیں سوچ سکتے..... میں جانتا ہوں.... آپ تو اس وقت ڈنر کے خیال میں مگن ہوں گے، خیر.... مجھ سے سنئے، یہاں ایک آدھ نکتہ بیان کرنے کے بعد میں بھی اجازت چاہوں گا.... بھئی ڈنر کے خیال میں مگن ہونے کا مجھے بھی حق حاصل ہے، بھلے ہی وہ ابلی ہوئی ترکاریاں ہی کیوں نہ ہوں۔

ابن صفی کے ناول پڑھ کر آپ اس دور کا تصور کریں جب مواصلات کا نظام اتنا ترقی یافتہ نہیں تھا، اور نا ہی خلاء میں موجود سیٹیلائٹ سے نگرانی کی جاسکتی تھی، ایک دوسرے سے رابطہ کرنا اتنا آسان نہیں تھا، یہ سلسلہ تو بہت بعد میں شروع ہوا، زرا سوچیں جب "ایس ایم ایس" اور "ای میل" نہیں ہوتے تھے تو معلومات بھیجنے اور وصول کرنے کے لیے کیا کیا طریقہ استعمال کئے جاتے تھے....؟ اس دور میں جب کمپیوٹرز اتنے ترقی یافتہ نہیں ہوتے تھے کہ ان کو کوئی جیب میں (سمارٹ فون کی شکل میں) لیے گھومتا پھرے، یاد کریں جب قاصد پیغام رسانی کرتے ہوئے قتل کر دیئے جاتے تھے، موبائل نیٹ ورک نا ہونے کے سبب لاسلکی رابطے کا واحد ذریعہ ٹرانسمیٹر سمجھا جاتا تھا، فون نمبر (لینڈ لائن) پہچان کا ذریعہ بنتے تھے، بعض لوگ (عمران سمیت) اپنا الگ ایکسچینج اسی مقصد کے لیے قائم کرتے تھے تا کہ پہچانے نہ جاسکیں، اس دور میں کوئی بھی انسان دو تاروں کو ایک عدد ریسیور سے جوڑ کر آپ کا نمبر ہائی جیک کر سکتا تھا۔

جی ہاں، یہ تو ہوئی صرف جاسوسی کی بات، اسی طرح سائنس فکشن، جغرافیہ، دوسرے ممالک

کے تہذیب و تمدن اور نفسیات پر بھی ابن صفی نے خوب لکھا، انھوں نے جاسوسی ناول نگاری کا آغاز جس مقصد کے لیے کیا ہمیں وہ نہیں بھولنا چاہیئے، جی ہاں آپ بالکل ٹھیک سمجھے میں یہی کہنا چاہتا تھا کہ ابن صفی کے لکھنے کا مقصد ادب اور بالخصوص سری ادب سے جنسیت کا خاتمہ تھا۔

انہوں نے اس دور میں یہ کام کیا جب ادب میں ماہر القادری، شوکت تھانوی، منٹو، عصمت چغتائی اور وہی وہانوی جیسے لکھاریوں کا عروج تھا اور سری ادب کے نام پر دستیاب انگریزی تراجم میں بھی جنسیت کا تڑکا ہوتا تھا (بے شک جیمز بانڈ کے ناولوں کو دیکھ لیں)، منٹو، عصمت چغتائی و چند دیگر کی تحریروں میں سے پھر بھی کچھ سبق نکل آتا ہے۔ لیکن کچے ذہنوں کے لیے وہ پھر بھی وہ زہر قاتل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

جب تک مناسب رہنمائی نہ ملے تو بھلا ایسے ہیجان خیز ادب سے لوگ کیا عبرت پکڑیں گے...؟ بلکہ وہ تو مزید بے ادب ہو جائیں گے، وہ سماج جہاں مذہبی کتابوں سے بھی لطف اٹھالیا جاتا ہو ایسے لغو ادب کو پیش کرنے کی گنجائش نکالی جاسکتی ہے....؟ ہر گز نہیں کسی قیمت پر نہیں....!

ایسے پر فتن دور میں صاف ستھرا ادب متعارف کروانا جو ان تمام فضولیات سے پاک ہو ایک جرات مندانہ فیصلہ تھا، ہم سب کو اس کے لیے ابن صفی کا شکر گزار ہونا چاہیئے کہ انھوں نے ہمیں معیاری ادب پڑھنے کے لیے دیا۔

ابن صفی نے جنسیت کے متبادل کے طور پر مزاح کو چنا اور اسی کے ذریعے اپنے ناولوں کو مقبول بنایا، لوگوں کے دماغ میں جڑ پکڑ چکی اس بات کو غلط ثابت کیا کہ صرف فکاہیہ اور دکھی ناول / کہانیاں ہی ذہن میں جگہ بنا پاتی ہیں، مجھے کہنے دیجئے کہ ان ناولوں کو محض ذہنی عیاشی کے طور پر بھی نہیں پڑھنا چاہیئے، اس میں ہمارے سیکھنے کے لیے اب بھی بہت کچھ ہے، ان ناولوں میں آپ تھوڑا بہت فارن افیئرز کی جھلک دیکھ سکتے ہیں، خفیہ ایجنسیوں کی مختلف اقسام کے بارے میں آپ کو پتہ چلتا ہے، ان کی اقتدار و اختیارات کو لے کر آپسی چپقلش کا علم ہوتا ہے اور بھی بہت کچھ معلومات ملتی ہیں۔

ایسے بہت سے لوگ ہوں گے جو ابن صفی کے ناول پڑھنے سے پہلے اس قسم کی معلومات سے بے بہرہ رہے ہوں گے، ان ناولوں کے مطالعہ سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ایجنسیوں کی آپس میں مدد کے کیا طریقہ کار ہوتے ہیں؟ یا یہ کہ اگر ایک ایجنٹ بغاوت پر آمادہ ہو جائے تو اس کا سدباب کیسے کیا جائے؟

سیکریٹ سروس محض سات آٹھ اشخاص پر مشتمل ٹیم کا نام نہیں بلکہ ایک جال (نیٹ ورک) کا نام ہے جس سے منسلک لوگ وقت آنے پر ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

بے شک ناول نگاری ایک ایسا میدان ہے جہاں پر کچھ معاملات میں غلطیاں بھی ہو جاتی ہیں، انسانی ذہن بھلا کتنی باتیں یاد رکھ سکتا ہے اس لیے بھول چوک کا امکان بہر حال رہتا ہے، بے شک ابن صفی کے ناولوں میں ایسی ہی کچھ ایک خامیاں بھی پائی جاتی ہیں، لیکن فی الحال ہمارا یہ موضوع نہیں اس لیے ہم اس پر بات نہیں کریں گے، وقت ملا تو اس پر پھر کبھی گفتگو ہو گی۔

ایک پوری سیریز کو بغور دیکھیں تو کسی حد تک یہ سب معمولی باتیں لگتی ہیں، لیکن جو کچھ بھی اس میں بتایا جاتا ہے اس سے ہر حال میں ہماری معلومات میں خاصا اضافہ ہوتا ہے، یقیناً یہ ابن صفی کا کمال تھا کہ اتنی بڑی بڑی سیریز لکھ دینے کے باوجود ان کے ناولوں میں کہیں بھی جھول نظر نہیں آتا، بہت زیادہ باریک بینی سے اگر کوشش کی جائے تو ایک آدھ غلطیاں ڈھونڈی جا سکتی ہیں۔

ابن صفی کے مقام کا تعین کرنا مجھ جیسے نو آموز قاری کے لیے ناممکن نہیں تو انتہائی مشکل ضرور ہے، بات کہاں سے نکلی اور کہاں پہنچ گئی، اس کے لیے صرف اتنا ہی عرض کروں گا کہ یہ موضوع ہی اتنا وسیع ہے کہ اس پر بات شروع کی جائے تو کہیں سے کہیں پہنچ جاتی ہے۔

آج جو کچھ لکھ سکا (تنقیدی، تعریفی یا محض بکواس) اس کا کریڈٹ اردو میڈیم کو جاتا ہے، کیونکہ یہ مضمون ہماری چند نشستوں اور بحث کے نتائج کا مرہون منّت ہے۔

ویسے اس بات کا اعتراف کرنے میں مجھے کوئی عار نہیں کہ میری اردو ابن صفی کے ناولوں کی بدولت ہی کسی قابل ہے ورنہ کہاں میں اور کہاں اردو، لہٰذا یہ مضمون پسند آئے تو آپ ہم تینوں کو دعاؤں میں یاد رکھیے گا۔

اللہ حافظ

تبصرے

بہت زبردست فرحان میاں اکثر سائنس سٹوڈنٹس اچھے ادب شناس ہوتے ہیں۔

حمیرا ثاقب

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہترین تحریر.... بہت سی داد... بیٹا جی۔ سلامت رہو.... سچ کہا کہ ابن صفی کی ہر تحریر لاجواب ہے۔ شکرال کا سرطان ہو یا ایرج وعقرب.... برہ.... شارق....

ہائے سب ہی کمال ہیں۔ ہاں تو بات یہ ہے کہ واقعی زیادہ تر لوگ صرف عمران تک محدود ہیں جب کہ ابن صفی کی دنیا بہت وسیع ہے .... ہر لحاظ سے ابن صفی کی تحریروں پہ کام کرنے کی ضرورت ہے ....

بہت مواد ہے ان کی تحریروں میں انسانیت کی فلاح کے لیے.... نیکی اور پاکیزگی کا جو علم ابن صفی نے بلند کیا اس کی چھاؤں میں دنیا کو جمع کرنے کے لیے آؤ ہاتھ میں ہاتھ دیں تاکہ اس علم کو بلند سے بلند کریں.... صرف عمران یا فریدی نہیں ابن صفی کی فکر کو عام کریں .... میں تحریر کے ہر اقتباس سے متفق ہوں۔

جیو میرے لعل ہزاروں سال.... نانی کی دعا آپ کے ساتھ ہے۔ آؤ مل کے اس عظیم انسان کو سورہ فاتحہ کا تحفہ دیں جس کا نام ابن صفی ہے جزاک اللہ الخیر

عالیہ چوہدری

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

نہایت عمدہ چھوٹے بھائی .... ویسے آپ نے بہت محنت کر ڈالی.... آپ جیسے سائنس طالبعلم کو اردو سکھانا یا رائٹر بنانا محترم ابنِ صفی صاحب کے قلم کے جادو کا کمال ہے.... ساتھ ہی اپنے سید صاحب کو کریڈٹ جانا چاہیے ....

افضل ایراین

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

واہ....! فرحان صاحب!!! بہت خوب! کچھ ہٹ کر سوچا اس کے لیے ڈھیروں داد!!! میرے شعبے کے ایک فطین کا دیدار کرنا ہے...

ثاقب شیخ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اب دیکھ لیجیے، اسی لیے ہمارا کہنا ہے کہ ابن صفی کا فیض آج بھی جاری ہے۔ سائنس کا طالب علم اردو بیزار اور ابن صفی کی بدولت آج اردو میں اتنا اچھا مضمون لکھ دیا۔ بہت خوب۔

عبداللہ احمد حسن

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

واہ.... بہت ہی خوب لکھا.... سمجھ میں نہیں آرہا کیسے تعریف کروں.... بالکل وہی حالت ہوگئی ہے.... جیسے عمران کی اس وقت ہوئی تھی جب فرینی کروچی کو تراچا کی طرف ٹرانسمٹ ہوتے دیکھا تھا۔

ادا علی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

سید فہد حسینی: وعلیکم السلام... 'السلام علیکم' سے 'اللہ حافظ' تک اس تحریر نے کہیں اور توجہ ہی نہیں ہونے دی، جس طرح کسی کو ابن صفی صاحب کا ناول پڑھتے وقت کوئی دوسرا اپنی طرف متوجہ کرنا چاہے تو مشکل سے ہی متوجہ ہوتا ہے آدمی، یہی بات اس تحریر میں بھی ہے۔ واہ، کیا کہنے اور کیا انداز، سوچ رہا ہوں اگر یہ تحریریں پاکستان، ہندوستان اور دنیا کے دوسرے اخبارات میں ترجمے کے ساتھ اپنی اپنی زبان میں پیش ہوتی رہیں تو اخبار اور زیادہ پڑھے جائیں گے اور ان سب تحریروں کو کتابی شکل میں لانا بھی ضروری ہو گیا ہے یا ڈائجسٹوں اور رسالوں میں بھی لانا ضروری لگتا ہے جیسا کہ جناب مشتاق احمد قریشی صاحب نے بھی کہا۔ اخبارات وغیرہ میں بھی بہت اچھی اچھی تحریریں ابن صفی صاحب پر لکھی ہوئی ہیں مگر یہ تحریریں تو ایسی ہیں کہ کبھی اخبارات میں بھی نہیں دیکھی۔ اب دوبارہ فرحان صاحب کی اس تحریر کی طرف آتا ہوں، تو اس تحریر کیلیے تو جتنی تعریف ہو کم ہے، ہر تحریر کی طرح اس میں بھی ابن صفی صاحب سے متعارف ہونے کا مختلف واقعہ، اور شروع سے آخر تک ایک نئی تحریر، حقیقت کو خوب اچھی طرح پیش کیا، ابن صفی صاحب کے نئے رخ پڑھنے کو ملے، جیسے طغرل فرغاں، تزک دوپیازی، پرنس

چلی، شیطان صاحب، اب تک تھی کہاں وغیرہ۔ ان کے نام تو سنے ہیں مگر ان کے بارے میں یہ نئ باتیں اس تحریر کے توسط سے سامنے آئیں کہ یہ تو بہت عمدہ ناول وافسانے وغیرہ ہیں۔ واقعی ان باتوں پر ابھی تک کسی دوسری تحریر میں روشنی نہیں ڈالی گئ، بہت عمدہ اور بہت ضروری بات کی طرف اشارہ دیا اور آپ کی تحریر میں مزاح بھی خوب ہے۔ پھر شعر و شاعری میں تو میرے ہی جیسے خیالات ہیں آپ کے، اور ابن صفی صاحب کی شاعری میں مجھے بھی بس ان کی غزل "راہ طلب میں کون کسی کا" کے کچھ شروعاتی مصرعے ہی یاد ہیں پھر "اپنی ذات سے عشق ہے سچا باقی سب افسانے ہیں" اور "لکھی نہ جا سکی مگر اپنی ہی داستان" بس یہی تھوڑے بہت ٹوٹے پھوٹے لفظ یاد ہیں۔ تو آپ کی تحریر تو بہت اعلیٰ ہے۔ پھر روابط کے سلسلے میں ٹیلیفون اور لاسلکی نظام، پیغام رسانی کے حوالے سے بہت اعلیٰ معلومات پیش کی ہیں، سائنس اور کمپیوٹر پر بہت بہترین اور دلچسپ باتیں لکھی، جاسوسی، جغرافیہ، دوسرے ممالک کے تہزیب و تمدن اور نفسیات کا حوالہ بھی بہت اچھا پیش کیا، جاسوسی ناول نگاری کا آغاز ابن صفی صاحب نے کس مقصد کے لیے کیا اس پر خوب روشنی ڈالی، خفیہ ایجنسیز کے ساتھ فارن افیئر پر بہت بہترین باتیں کیں، واہ بہت خوب، اردو آپ کی بہت شاندار ہے، ابن صفی صاحب کو پڑھ اور سمجھ کر واقعی اردو ایسی بہترین ہو جاتی ہے جیسی آپ کی اردو ہے۔ بہت خوب، پھر ان اردو میڈیم کا نام بھی بتا دیتے آپ اور ہونیورسٹی میں داخل ہونے کا سال تو اس یادرہنے والی تحریر کے ساتھ ان کا نام بھی شاید یادرہ جائے۔ باقی مزاح کو چھوڑ کر ساری باتیں خوب حقائق کے ساتھ بیان کی۔ بہت ہی عمدہ۔ اللہ پاک زور قلم دے اور کامیابیاں عطا کرے، اور ابن صفی صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

ادا علی : بے شک یہ تحاریر ایسی ہی ہیں جو نئ نسل کو صفی صاحب کی طرف متوجہ کرنے میں کارآمد ہو سکتی ہیں.... ان کے ترجمے بھی چھپنے چاہیئں.... جو لوگ اردو سے دور ہو رہے.... انہیں اردو سیکھنے کی طرف راغب کیا جا سکتا ہے....

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت خوب سرجی۔ بندہ جب سائنس اور اردو دونوں سے بہرہ ور ہو تو ایسی زبردست تحریر کو وجود میں آنے سے کون روک سکتا ہے؟ بہت اعلیٰ۔

ارائیں گلریز اطہر

ماشااللہ.... مضمون انشائیے کی طرز پر لکھا گیا ہے اور خوب ہے.... برجستگی اور روانی کے ساتھ ہلکی سی لطافت جو انشائیے کے لیے مخصوص ہے.... آپ اور "اردو میڈیم" قابل تعریف ہیں.... قلم جاری رکھیے.... مستقبل میں اہل ادب کو اچھے انشائیے پڑھنے کو مل سکتے ہیں۔

حمیرا عالیہ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اردو میڈیم کو ڈھیروں سلام کہ انہوں ایک سائنسدان کو ادب جیسی لطیف شے سے روشناس کروایا....

اسماعیل بن محمد

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون نمبر 34

ابن صفی۔ ایک درخشاں ستارہ

کوثر اسلام

1951ء کے اواخر کا ایک خوشگوار دن تھا۔ چند بے تکلف ادیب دوستوں کی محفل جمی ہوئی تھی، اردو ادب موضوع گفتگو تھا، دوستوں میں سے کسی نے کہا کہ اردو میں صرف فحش نگاری ہی مقبولیت حاصل کر سکتی ہے، ایک نوجوان ادیب نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ کسی بھی لکھنے والے نے فحش نگاری کے اس سیلاب کو اپنی تحریر کے ذریعہ روکنے کی کوشش نہیں کی ورنہ یہ سیلاب نہ جانے کب کا تھم چکا ہوتا، اس پر دوستوں کا موقف تھا کہ جب تک بازار میں اس کا متبادل دستیاب نہیں ہوگا لوگ یہی کچھ پڑھتے رہیں گے، نوجوان ادیب نے وعدہ کیا کہ وہ اس کا متبادل پیش کرے گا، اور پھر جلد ہی جو کچھ اس نوجوان ادیب نے کہا تھا سچ کر دکھایا، دوستوں کی محفل میں بلند بانگ دعوے کرنے والے اس نوجوان کو دنیا آج ابن صفی کے نام سے جانتی ہے۔

ابن صفی کا اصل نام اسرار احمد تھا، آپ 26 جولائی 1928ء کو الہ آباد، اتر پردیش کے ایک گاؤں نارا میں صفی اللہ کے گھر پیدا ہوئے، آپ کی والدہ کا نام نضیراء بی بی تھا، اردو کے مشہور شاعر نوح ناروی رشتے میں آپ کے ماموں لگتے تھے۔

ابتدائی تعلیم نارا کے پرائمری اسکول میں حاصل کی، اس زمانے میں عموماً زمینداروں کے بچے پرائمری یا مڈل پاس کر کے بیٹھ جاتے تھے، ان کے والدین کا خیال تھا کہ ہمارے بچے کو کون سا نوکری کرنا ہے جو بی اے، ایم اے کرے، لیکن ابن صفی کی والدین کا خیال تھا کہ بچہ چاہے نوکری کرے یا نہ کرے اسے ہر حال میں اعلی تعلیم دلائی جائے۔

اس وجہ سے مزید تعلیم کے لیے آپ کو شہر بھیج دیا گیا، میٹرک آپ نے ڈی اے وی اسکول الہ آباد سے پاس کیا، جبکہ انٹر الہ آباد کے ایونگ کرسچن کالج سے کیا،

1947ء میں الہ آباد یونیورسٹی میں بی اے میں داخلہ لیا، اسی اثناء میں برصغیر میں آزادی کے ہنگامے شروع ہو گئے، ہنگامے فرو ہوئے تو تعلیم کا ایک سال ضائع ہو چکا تھا، لہذا بی اے کی ڈگری جامعہ

آگرہ سے یہ شرط پوری کرنے پر ملی کہ امیدوار کا عرصہ دو برس کا تدریسی تجربہ ہو۔

اگست 1952ء میں آپ اپنی والدہ اور بہن کے ہمراہ پاکستان آ گئے، جہاں انہوں نے کراچی کے علاقے لالو کھیت کے سی ون ایریا میں 1953ء سے 1958ء تک رہائش اختیار کی، ان کے والد 1947ء میں پہلے ہی کراچی آ چکے تھے۔

ابن صفی کے والد کو مطالعے سے دلچسپی تھی لہٰذا گھر میں ناولوں اور قدیم داستانوں کے ڈھیر لگے ہوئے تھے، لیکن ابن صفی کو اسے ہاتھ لگانے کی اجازت نہیں تھی، آپ چوری چھپے کوئی کتاب اٹھاتے اور کھیلنے کے بہانے چھت پر نکل جاتے، ایک دن ان کی چوری پکڑی گئی، والدین میں بحث ہوئی اور فیصلہ آپ کے حق میں ہوا۔

جب آپ ساتویں کلاس میں تھے تو آپ نے ایک افسانہ لکھا اور اسے ہفت روزہ "شاہد" ممبئی میں چھپنے کے لیے بھیج دیا، جناب عادل رشید اس جریدے کے ایڈیٹر تھے، انہوں نے افسانہ کی پختگی کو دیکھتے ہوئے یہ سمجھا کہ وہ کوئی معمر آدمی ہیں، اس لیے ان کے افسانہ کے ساتھ یہ جملہ لکھ دیا۔

"نتیجہ فکر مصور جذبات حضرت اسرار ناروی"

1948ء میں ماہنامہ نکہت الہ آباد میں "طغرل فرغان" کے نام سے لکھنے لگے، متعدد طنزیہ مضامین اور افسانے لکھے، کچھ پیروڈیز بھی لکھیں، لیکن وہ اس سب سے مطمئن نہیں تھے، کچھ اور کرنا چاہتے تھے، چنانچہ دوستوں کی محفل میں وہ واقعہ پیش آنے کے بعد انھوں نے "ابن صفی" کا قلمی نام اختیار کیا اور مارچ 1952ء میں " انسپکٹر فریدی" اور "سرجنٹ حمید" کے کرداروں پر مشتمل جاسوسی دنیا کا پہلا ناول "دلیر مجرم" لکھا، اس ناول کو ہاتھوں ہاتھ لیا گیا۔

اگست 1955ء میں "خوفناک عمارت" کے عنوان سے عمران سیریز کا پہلا ناول لکھا، کردار میں ایسا جادو تھا کہ جس نے بھی ان کے ناول پڑھے ان کا دیوانہ ہو گیا، کچھ ہی عرصے میں فریدی اور حمید کی طرح عمران کا کردار بھی مقبولیت کی بلندی پر پہنچ گیا۔

عمران اور کرنل فریدی پر تبصرہ کرتے ہوئے اردو زبان کی جرمن اسکالر ڈاکٹر کرسٹینا اویسٹرہیلڈ کہتی ہیں کہ:

"ابن صفی کی جس بات سے میں سب سے زیادہ متاثر ہوں وہ یہ

ہے کہ ان کے کردار 'فریدی' اور 'عمران' کبھی کسی عورت کی جانب نگاہ بد پھیرتے دکھائی نہیں دیتے۔"

ابن صفی کے ان دو مشہور زمانہ کرداروں کے بارے میں بھی تھوڑی سی بات کر لیتے ہیں، عمران کا پورا نام علی عمران ہے، یہ حضرت ڈاکٹر (پی ایچ ڈی) ہیں اور اردو کے سب سے زیادہ مشہور جاسوسی ہیرو ہیں، ان کی حماقتیں اور سنجیدگی دراصل انسانی ضمیر کے دو رخ ہیں۔

کرنل فریدی کا پورا نام احمد کمال فریدی ہے، یہ صاحب عمران سے عمر میں چند سال بڑے ہیں، عمران کی طرح یہ بھی ڈاکٹر (پی ایچ ڈی) ہیں، ان کے والدین حیات نہیں، ان کا تعلق ایک اعلیٰ نواب خاندان سے ہے، یہ مزاجاً سنجیدہ مگر انتہائی نرم دل و دلکش فرد ہیں، اپنے مضبوط ارادوں اور اصول کا پابند ہونے کی وجہ سے سنجیدہ ذہن لوگوں میں عمران سے زیادہ مقبول ہیں۔

ابن صفی نے لگ بھگ 250 ناول لکھے، آپ کے فن کو سراہنے والوں میں بابائے اردو مولوی عبدالحق، پروفیسر مجنوں گورکھپوری، محمد حسن عسکری، کالم نگار حسن نثار، شاعر امجد اسلام امجد، صحافی وادیب قاضی اختر جونا گڑھی، فیلڈ مارشل ایوب خان اور محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان جیسی شخصیات شامل ہیں۔

ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے محقق و ادیب راشد اشرف کے نام 2009ء میں اپنے ایک پیغام میں انکشاف کیا کہ جن دنوں وہ بڑا امیدان ناظم آباد کراچی کے قریب رہا کرتے تھے ابن صفی کے ناول ان کے زیر مطالعہ رہتے تھے۔

ابن صفی کے فن کا اعتراف کرنے والی مغربی شخصیات میں خاتون ناول نگار اگاتھا کرسٹی، اردو زبان کی جرمن سکالر کرسٹینا اویسٹرہیلڈ اور نارویجئین پروفیسر فن تھیسن شامل ہیں۔

کرسٹینا اویسٹرہیلڈ کے بقول:

"ابن صفی کے جاسوسی ناول کی جاسوسی ادب میں اس لحاظ سے انوکھی حیثیت ہے کہ اس میں ایک مشن یا مقصد موجود ہے، اس لیے اسے محض تفریحی ادب نہیں کہا جا سکتا، ان کے جاسوسی ناولوں میں فکری و ذہنی تربیت کے مواقع بھی پوری طرح موجود ہوتے ہیں۔"

سہیل اقبال کے مطابق وہ ایک روز ابن صفی کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، یہ 1965ء کی بات ہے، رضی اختر شوق اور روزنامہ حریت کے اے آر ممتاز بھی تھے، جاسوسی لٹریچر کی بات چھڑ گئی تو شوق صاحب نے بتایا کہ پچھلے دنوں اگاتھا کرسٹی کہیں جاتی ہوئی کراچی ائیر پورٹ سے گزری تھیں، کچھ لوگوں کو پہلے سے علم تھا کہ وہ کچھ دیر وی آئی پی لاؤنج میں قیام کریں گی، اس لیے وہ ان سے ملنے گئے، کسی نے جاسوسی لٹریچر کا ذکر کیا تو مسکرائیں اور بولیں۔

"برصغیر میں صرف ایک اوریجنل جاسوسی رائٹر ہے اور وہ ہے
ابن صفی، باقی سب اس کے نقال ہیں، کسی نے بھی اس سے ہٹ کر کوئی نئی
راہ نہیں نکالی۔"

1960ء سے 1963ء تک آپ انفصام کے مریض رہے، آپ کو اپنے ناول کے کردار مجسم شکل میں نظر آتے، آپ ان کے ساتھ باتیں کرتے، آپ کو لگتا تھا کہ عمران اور کرنل فریدی آپ کے خلاف سازش کر رہے ہیں۔

1963ء میں آپ حکیم محمد اقبال حسین کے علاج کی مدد سے نہ صرف اس مرض سے چھٹکارا پانے میں کامیاب ہوئے بلکہ عمران سیریز کے بہترین ناول ڈیڑھ متوالے کے ہمراہ جاسوسی ادب کے میدان میں پوری توانائی کے ساتھ دوبارہ قدم رکھتے ہوئے اپنے بدخواہوں کو کچھ یوں للکارا۔

"کیا سمجھتے ہو جام خالی ہے!
پھر چھلکنے لگے سبو آؤ"

ابن صفی کے ناولوں کی مقبولیت اور دوسروں سے ممتاز ہونے کی کئی وجوہات ہیں، جن میں سر فہرست مقصدیت ہے، ہر ناول میں کوئی نہ کوئی مشن یا مقصد ضرور ہوتا ہے۔

دوسری بات آپ کے ناولوں کا مرکزی خیال ہمارے معاشرے کا کوئی واقعہ (خصوصا جرم سے متعلق) ہوتا ہے، آپ پیشرس میں ہمیشہ واضح کرتے ہیں کہ اسلام اور پاکستان کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ مرکزی خیال میں آپ مجرم کو خوف خدا سے عاری دکھاتے ہیں، مجرم قاتل، اسمگلر اور غدار قسم کے لوگ ہوتے ہیں، معاشرے کے ان ناسوروں کو آپ عمران اور فریدی کے ذریعے ختم کرتے ہیں۔

تیسری بات آپ کی کردار نگاری ہے، ابن صفی کا ہیرو ہر قسم کی جنسی آلودگیوں سے پاک ہے،

کردار اور قوت ارادی کا انتہائی مضبوط ہے، جدید و قدیم علوم اور زبانوں پر دسترس رکھتا ہے، قانون کا محافظ ہے، اس کے علاوہ آپ کی تکنیک، زبان، معیار، ادب اور واقعات ناول نگاری بھی بے مثال ہیں۔

آپ نے اپنے ناولوں کے ذریعہ نوجوانوں کی علمی اور ذہنی تربیت کی، آپ کے ناولوں ہی کا اثر تھا کہ بہت سے نوجوان جنس زدہ ہونے سے بچ گئے۔

ابن صفی 1970ء میں پاکستانی انٹیلی جنس ایجنسی ISI (آئی. ایس. آئی) کو جاسوسی کے حوالے سے غیر رسمی مشاورت بھی دیتے رہے۔

1979ء میں آپ بیمار ہوئے معائنے سے پتہ چلا کہ آپ کو کینسر ہے، علاج سے بیماری تو کم ہو گئی لیکن جسم میں متواتر خون کی کمی واقع ہونے لگی۔

24 جولائی 1980ء کو آپ کو بخار ہو گیا، جو رات ہوتے ہوتے بہت بڑھ گیا، اگلا دن جمعہ کا تھا، چھٹی کی وجہ سے ڈاکٹر کا ملنا مشکل تھا، باہم مشورے سے ڈاکٹر رحمان کو بلایا گیا، جب ڈاکٹر صاحب آئے تو بخار بہت تیز ہو چکا تھا، سانس اس قدر تیز چل رہی تھی کہ بولنا دشوار تھا، جب ڈاکٹر نے انجکشن لگانے کے لیے آستین سرکائی تو انہوں نے منع کیا اور کہا "میرے بازو اب مزید مت چھیدو" ڈاکٹر نے پاؤں کی رگ میں انجکشن لگایا، جس سے ان کی طبیعت کچھ بہتر ہو گئی، شام کو حسب معمول ملاقات کے لیے لوگ آئے تو تیز بخار کے باوجود ان سے بات چیت کرتے رہے۔

رات کو ڈیڑھ بجے کا عمل تھا، گھڑیاں دیر ہوئے 26 تاریخ کا اعلان کر چکی تھیں، آپ کو بیت الخلاء جانے کی ضرورت محسوس ہوئی تو حیران کن طور پر اٹھے اور کمرے سے متصل باتھ روم گئے، حالانکہ سارا دن کمزوری کی وجہ سے ہاتھ تک نہ اٹھتا تھا۔

باتھ روم سے واپس آئے تو سانس بہت تیزی سے چل رہی تھی، بقول احمد صفی آپ نے بھیا کو بلایا کہ پیٹھ سہلا دیں، امی نے فورا بھیا کو جگایا، جب وہ پیٹھ سہلا رہے تھے تو ابو نے کہا

"ناحق تم لوگوں کو آدھی رات کے وقت تنگ کر رہا ہوں، میری وجہ سے تم لوگوں کو بہت پریشانی ہوتی ہے۔"

ان کی آنکھوں میں آنسو تھے تھوڑی دیر میں اچانک تکلیف میں مزید اضافہ ہو گیا، سانس اور بھی تیز چلنے کی وجہ سے پورا پلنگ ہل رہا تھا، امی اور بہنیں گھبرا کر رونے اور دعائیں مانگنے لگیں، بھیا روتے

جاتے اور ابو کو جھنجھوڑتے جاتے تھے، افتخار گاڑی لے کر ڈاکٹر کو لینے گئے، بھیا اور مجھ میں ابو کے پاس سے ہٹنے کی ہمت نہیں تھی، امی اور بہنیں پاگلوں کی طرح ادھر سے ادھر دوڑ رہی تھیں، اچانک ابو نے زور سے سانس لی اور ان کے چہرے کا کرب یکسر دور ہو گیا، وہ بالکل پر سکون ہو گئے۔

26 جولائی 1980ء بروز ہفتہ اپنی سالگرہ کے دن آپ کو پاپوش نگر قبرستان کراچی میں سپرد خاک کیا گیا۔

تبصرے

ایک اور عمدہ تحریر، ابن صفی صاحب کی زندگی کے حالات اور فریدی، حمید اور عمران یعنی جاسوسی دنیا و عمران سیریز پر بہت اعلیٰ تحریر پیش کی ہے، اس میں بھی کئی نئی باتیں محسوس ہوئیں، مختلف مشہور رائٹر اور اسکالرز کے ابن صفی صاحب کے بارے میں اظہار خیال کو بہت خوبصورتی سے پیش کیا گیا ہے، بہت اچھا الفاظ کا ذخیرہ ہے آپ کے پاس، الفاظ کا چناؤ اور مکمل تحریر بہت اچھی لگی۔

آخر میں عبداللہ احمد حسن صاحب والی تحریر کی طرح یہ تحریر بھی پڑھنے والوں کی آنکھیں نم کر گئی، اس تحریر کی جتنی تعریف کی جائے کم ہوگی، آگے بھی اپنے تاثرات تحریر کی شکل میں ضرور پیش کرتے رہیں، اللہ کامیابی و صحت عطا فرمائے اور ابن صفی صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

سید فہد حسینی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

تحریر بہت اچھی ہے اور کچھ نئی چیزیں بھی ہیں ان کے لیے جو ان باتوں سے لاعلم تھے۔

عبداللہ احمد حسن

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

تحریر معلوماتی ہے.... کیونکہ بہت سے لوگ ہیں، جو یہ باتیں نہیں جانتے ابن صفی صاحب کے بارے میں....

ادا علی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

زیادہ تر معلومات پہلے سے تھیں، لیکن کچھ نئے واقعات بھی پتہ چلے۔

کیپٹن کولڈ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

آپ تمام لوگوں سے درخواست ہے کہ لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کیا کیجئے.... کچھ بھی سہی ابن صفی صاحب کے ساتھ ان کی محبت دیکھ لیجئے.... آئندہ ہو سکتا ہے یہ اس سے بھی اچھا لکھ ڈالیں، انہوں نے

اپنے محبوب مصنف کی خاطر اس ایونٹ میں شرکت کی یہ بات بہت اہم ہے۔

مریم کاشف

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ملک فرخ: تحریر کے ساتھ ریفرینس بھی دیدیا جاتا تو بہت اچھا ہوتا۔

کوثر اسلام:

1۔ پہلا واقعہ میرے اپنے الفاظ میں ہے، نئے دوستوں کے لیے لکھا تھا وہ بھی اس وجہ سے کہ عمران سیریز اور جاسوسی دنیا کی علت معلوم ہو۔

2۔ ہفت روزہ شاہد، اگا تھا کرسٹی والا واقعہ اور میری تین باتیں میری معلومات پر مبنی ہیں۔

3۔ آخری واقعہ میں نے وکی پیڈیا سے مدد سے لکھا۔

4۔ اگا تھا کرسٹی کا واقعہ سہیل اقبال کے حوالے سے پیش کیا،

بچپن میں افسانے کا ماہنامہ اور ایڈیٹر کے نام بھی بطور ریفرینس دیا ہے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

عالیہ چوہدری: کوثر بیٹا ہم ملکہ عالیہ آپ کی تحریر سے خوش ہوئے، آپ نے جو بھی لکھا خوب لکھا، ہم سب نے بغیر سند کے لکھا ہے، آپ نے اسناد کے ساتھ لکھا، اگر کہیں حوالہ دینا پڑے تو ہماری تحریر بے کار ثابت ہوگی لیکن آپ کی تحریر کمال کر دے گی، بہت سی نئی باتیں معلوم ہوئیں، اپنے پورے پر کھولو اور نئے افق پہ پرواز کرو، ہم آپ کے خلوص سے متاثر ہوئے۔

ابن صفی کے لیے سورہ فاتحہ کا تحفہ، اور آپ کے لیے بلکہ سب کے لیے دعا۔

آپ کی عظیم نانی اماں۔

عالیہ.... عرف عالی۔

کوثر اسلام :: بہت بہت شکریہ، سلامت رہیں۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مشتاق احمد قریشی: اگا تھا کرسٹی کے بارے میں اے آر ممتاز نے بتایا تھا، جن کا پورا نام افضل الرحمٰن ممتاز تھا، انہوں نے میرے ادارے میں بھی ماہ نامہ اقدام کی ادارت کی تھی یہ اسی زمانے کی بات ہے۔

کوثر اسلام : بہت شکریہ سر.... سدا سلامت رہیں خوش رہیں۔

عالیہ چوہدری : ہمیں کسی اگاتھا کے الفاظ کی ضرورت نہیں کہ ہم سب کی آراء ہی کافی ہیں۔

مشتاق احمد قریشی: غلطی ہو گی جناب معافی چاہتا ہوں آئندہ خیال رکھوں گا۔

عالیہ چوہدری : سر جی ہم بھی اہم ہیں، ہماری بھی اپنی شناخت ہے... کیا ہے اگاتھا ابن صفی کے سامنے؟ انگلش لوگ اپنے لوگوں کو بڑھا چڑھا کے پیش کرتے ہیں اور ہم احساس کمتری کے مارے.....! دنیا کو بتا دیں کہ ہم بھی کوئی چیز ہیں.... شکریہ۔

مشتاق احمد قریشی: سہیل اقبال نے نہیں بلکہ اگاتھا والی بات اے آر ممتاز نے کی تھی اس میں کسی انگلش مین کو بڑھانے چڑھانے والی بات نہیں۔

عالیہ چوہدری : محترم جناب ہم نے بھی مجموعی رویے کی بات کی ہے۔

مشتاق احمد قریشی: چودھرائین صاحبہ میں نے تو پہلے ہی معافی مانگ لی ہے پھر بھی آیندہ خیال رکھوں گا۔

عالیہ چوہدری : نہیں.... نہیں آپ کیوں معافی مانگیں گے ہم معذرت کرتے ہیں... اصل میں میرے کمنٹ کے مخاطب آپ نہیں دوسرے لوگ تھے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اس تمام معاملے میں جس جس نے جو بھی رائے رکھی اس میں حسن نیت ہی شامل تھی، ہم نے ابن صفی سے بڑوں کا احترام اور چھوٹوں سے شفقت سیکھی ہے اور دل جوڑنا عبادت ہے، ہم کوثر اسلام صاحب کی دلجوئی خاص طور پہ کرتے ہیں، سلامتی و عافیت کی دعائیں خوش رہیے۔

حمیرا ثاقب

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مشتاق احمد قریشی صاحب، بہت بہت شکریہ.... آپ کی رہنمائی سے بہت کچھ معلوم ہوتا ہے، ایک صاحب تو اس بات پر ہی اختلاف کر رہے تھے کہ اگاتھا کرسٹی پاکستان میں کیسے آئیں، اس کا کوئی ثبوت نہیں، لیکن جب 1960ء کا کوئی اخبار جناب عقیل عباس جعفری صاحب نے پیش کیا جس میں اگاتھا کرسٹی کے پاکستان آنے کا ذکر اور ساتھ تصاویر بھی تھیں تو اُن صاحب نے کہا کہ چلیں اگاتھا کرسٹی پاکستان آئی ہوں گی مگر ابن صفی صاحب کو وہ کیسے جانتی ہیں اس کا کیا ثبوت ہے؟ یا ابن صفی

صاحب کے بارے میں اگاتھا کرسٹی نے جو اظہار خیال کیا اس کا کیا ثبوت ہے؟ آج یہ ثبوت بھی آپ کی بدولت مزید واضح ہو گیا، یعنی ”اے آر ممتاز صاحب“ نے یہ بات کی تھی کہ اگاتھا کرسٹی نے ابن صفی صاحب کے بارے میں اظہار خیال کیا تھا کہ وہ اردو سری ادب کے واحد اور یجنل مصنف ہیں۔

سید فہد حسینی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بھائی کوثر اسلام صاحب، دراصل ہم ابن صفی کے بارے میں اتنا کچھ پڑھ چکے ہیں اس لیے ساری معلومات پرانی لگتی ہیں، آپ نے جو کچھ بھی لکھا بہت اچھا لکھا۔

ملک فرخ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون نمبر35

ابن صفی۔ ایک عہد ساز شخصیت

جوہر عباس

عموماً دریا کے بہاؤ کے خلاف تیرنا مشکل ہوتا ہے اور اگر طغیانی بھی ہو تو یہ مرحلہ مشکل ترین بن جاتا ہے۔

1928ء کی جولائی کے تیسرے دہے میں قصبہ نارا، ضلع الہ آباد میں پیدا ہونے والے اسرار احمد نے جب اپنے دوست مجاور حسین رضوی سے سنا کہ فی زمانہ جنسیات پر کھلے بندوں لکھنا ہی کامیاب رائیٹر بننے کی ضمانت ہے تو انہوں نے کہا کہ فحش نگاری کا سہارا لیے بغیر بھی کامیاب تخلیق کار بنا جاسکتا ہے۔

اور پھر اس کم سن مہارتھی نے 23 سال کی عمر میں پہلا باضابطہ ناول "دلیر مجرم" لکھا جس نے الہ آباد کی سرحدیں توڑتے ہوئے پورے ہندوستان سے داد و تحسین بٹورتے ہوئے لاکھوں قارئین پیدا کر کے دھوم مچادی۔

اور یہ باقاعدہ عہد سازی کے سفر کی ابتداء تھی، ورنہ آغاز تحریر کے ڈانڈے تو ماہنامہ نکہت الہ آباد، 1948ء سے جاملتے ہیں۔

اسی ناول کی اشاعت کے بعد اس مفروضے کا بھی خاتمہ ہوا کہ یا لکھاری جنسی جبلتوں کو ابھارے یا انگریزی سے ترجمہ کرے تبھی قاری پیدا کرسکتا ہے، خصوصاً جاسوسی ناول کے شعبے میں منشی تیرتھ رام فیروزپوری کے تراجم تھے اور بس۔

ابن صفی نے جاسوسی ناولوں کے علاوہ دوسرے قلمی ناموں سے افسانے، غزلیں اور مزاحیہ تحریریں بھی بطور یادگار چھوڑی ہیں، جن میں طغرل فرغان اور سنکی سولجر قابل ذکر ہیں، اور یہ دو قلمی نام بھی اس حد تک قوی تھے کہ ابن صفی کو حکومتی پابندیوں کی زد میں لا کھڑا کیا، مجبوراً ابن صفی کو 1952ء میں پاکستان جانا پڑا۔

ابن صفی کی خاصیت یہ ہے کہ انہوں نے صرف ناول ہی نہیں لکھے بلکہ ناول کے ذیل میں

انہوں نے استعمار کی نئ چالوں، بڑی قوتوں کی عالمی دہشت گردی اور منافقت کا پردہ جس طرح سے چاک کیا اس سے وہ روسو اور رابسپیری سے کم نظر نہیں آتے۔

مشرق کے معاشرتی اقدار کو عالمی منظر نامے پر ایک قابل احترام مقام دلانے کے لیے اقوام مشرق کو ابن صفی کا شکر گزار ہونا چاہیئے۔

کون ہے جس کی تحریریں اسکولی لڑکوں سے لے کر گورنر جنرل تک کی نظر میں یکساں طور پر اہمیت رکھتی ہوں؟ کون ہے جس کی کتابیں پڑھنے کے لیے لوگ اس کی زبان کو سیکھنے کی خواہش اور کوشش کریں؟ کون ہے وہ جس کی تحریروں کے اشتیاق میں لوگ اشاعت کی تاخیر پر خود اسی سے ناراض ہو جائیں؟ کون ہے وہ جس سے انٹیلی جنس ایجنسیاں مشاورت کریں؟ کون ہے وہ جس نے ایک پست اور غلام قوم کے افراد کے دماغ میں یہ خیال ڈالا کہ وہ بھی بڑی طاقتوں سے نبرد آزما ہو سکتے ہیں؟

وہ بڑا نام تاریخ برصغیر میں "ابن صفی" کا ہے۔

ابن صفی کا مکمل کارنامہ بقول خود ان کے 1955ء میں "خوفناک عمارت" کے ذریعہ عمران کی تخلیق ہے، ورنہ کرنل احمد کمال فریدی کے کردار والے ناول "دلیر مجرم" کو انہوں نے انگریزی ناول سے متاثر بتایا، بقول ان کے 8 ناولوں کے پلاٹ دوسری زبانوں سے متاثر ہیں، جبکہ بقیہ ناول سب ان کی اپنی تخلیق ہیں۔

ابن صفی کے مغربی شخصیات کے مداحوں میں خاتون ناول نگار اگاتھا کرسٹی، اردو زبان کی جرمن اسکالر خاتون کرسٹینا اویسٹر ہیلڈ اور نارویجئن پروفیسر فن تھیسن شامل ہیں، بقول اگاتھا:

" میں اردو نہیں جانتی مگر یہ جانتی ہوں کہ اردو میں ایک ہی اوریجنل تخلیق کار ہے ابن صفی۔"

ابن صفی نے سات برس کی عمر میں طلسم ہوشربا کی ساری جلدیں ختم کر لی تھیں، پھر اس کا اثر تو آنا ہی تھا، وہ اپنی کہانیوں میں خوب خوب طلسم پیدا کرتے ہیں، ان کی قوت مشاہدہ کے جا بکدستانہ استعمال سے یہ زندہ طلسمات سائنس فکشن لگتی ہے، عمران کا کردار کسی بھی طرح عمرو عیار سے کم نہیں ہے، بس انداز ایسا ہے کہ آپ کو محسوس ہو گا کہ یہ تو اس کی ٹریننگ ہے اور یہی مزے کی چیز ہے۔

فریدی سیریز اپنے کمال پر جا کر بھی پیری میسن اور شرلاک ہومز سے مختلف معلوم نہیں پڑتی،

برصغیر کے بیوروکریٹک نظام حکومت میں ایسا کردار کچھ حقیقت سے دور بھی معلوم ہوتا ہے، مگر عمران کا کردار قاری سے اقرار لے لیتا ہے کہ یہ چیز اس کی اپنی زندگی سے ماخوذ ہے، عمران کا بی اماں کی جوتیاں سرپر رکھنا خالص مشرقی اقدار کی نمائندگی کرتا ہے، ولایتی تعلیم اور سیکرٹ سروس کی مشقوں کے بعد بھی اس کے چہرے سے علم کا نور برستا ہے، انہیں اقدار کو نبھالے جانا ابن صفی کو صدی کا تنہا اردو ناول نگار بناتا ہے۔

قوس قزح کے سات رنگوں، یعنی خود عمران، جوزف، سلیمان، جولیا، صفدر، سنگ ہی اور تھریسیا.... ان سب میں سب سے پختہ رنگ کا نام عمران ہے۔

وہ عملی زندگی میں آپ کو ڈگریوں کی فوج رکھنے والا احمق نظر نہیں آئے گا، مگر ابن صفی جب آپ کو اس کی حماقتیں دکھاتے ہیں تو اپنی انہی تمام تر حماقتوں اور معصومیت کے ساتھ وہ یوں جلوہ گر ہوتا ہے کہ سلیمان ہو یا سر سلطان، سبھی اس خبطی اور ازلی بیوقوف کے گرویدہ نظر آتے ہیں۔

عمران کی ٹیڑھی شخصیت پر ابن صفی ناول ”گھر کا بھیدی[1]“ میں کچھ یوں روشنی ڈالتے ہیں:

> ”لوگ اکثر سوچتے ہیں کہ عمران کی شخصیت اتنی غیر متوازن کیوں ہے؟ وہ ہر معاملے کو ہنسی میں کیوں اُڑا دیتا ہے؟ والدین کا احترام اُس طرح کیوں نہیں کرتا جیسے کرنا چاہیئے؟
>
> اس کے پیچھے بھی ایک طویل کہانی ہے، بچپن میں ماں اُسے نماز، روزے سے لگانا چاہتی تھی، باپ نے ایک مشنری اسکول میں داخل کرا دیا، باپ ایک سخت گیر آدمی تھے، اپنے آگے کسی کی چلنے نہ دیتے، لہٰذا عمران بچپن ہی سے دُہری زندگی گزارنے کا عادی ہوتا گیا، باہر کچھ ہوتا تھا اور گھر میں کچھ، مشن اسکول اور گھریلو تربیت کے تضاد نے اُسے بچپن ہی سے ذہنی کش مکش میں مبتلا کر دیا تھا، ہر چیز کا مضحکہ اُڑا دینے کی عادت پڑتی جا رہی تھی۔“

اس پیراگراف سے اندازہ لگائیں کہ کیا یہ واقعیت نگاری نہیں ہے؟ ابن صفی نے مزاح، جرائم، فلسفہ کے مثلث کا ایسا اچھوتا مرقع پیش کیا کہ بعض اوقات مضمون کی بلندی کے آگے زبان پیچھے رہ جاتی

ہے۔

پطرس بخاری کے بعد غالباً ابن صفی ہی وہ تخلیق کار ہیں کہ جن کی تخلیقات سے پلاٹ چرا کر فلمیں بنیں اور کرداروں کو چرا کر لکھاریوں نے اپنے حلوے مانڈے کا انتظام کیا، اس پر بھی کمال یہ کہ ابن صفی نے ناقدین کے بجائے قارئین سے سند کمال حاصل کی، جس کے بعد ناقدین فن بھی عوام کے ساتھ ہو لیے۔

بقول ابن صفی

"ایک صاحب کہہ رہے ہیں اتنے ناول لکھ دیئے اب زرا ادب
کی خدمت بھی انجام دے لیں، گویا ان کی دانست میں، میں جھک مار رہا
ہوں"

اس اقتباس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ابن صفی نے محض صلاحیتوں کی بنیاد پر کمال ہی حاصل نہیں کیا بلکہ اس صنف ادب کو بھی جائز مقام دلا دیا۔

یہ عظیم شخصیت 26 جولائی کو اس دنیا میں آئی اور اپنے پرستاروں کو برسی اور یوم ولادت کے بکھیڑوں سے بچانے کے لیے 26جولائی 1980ء کو اس دار فانی سے کوچ کر کے کراچی کے پاپوش نگر قبرستان میں آسودۂ خاک ہوئی۔

☆☆☆☆☆

حوالہ:

[1] "گھر کا بھیدی" ڈاکٹر دعاگو کا پہلا حصہ ہے۔ ڈاکٹر دعاگو کو انڈیا میں عباس حسینی صاحب نے انڈیا میں تین حصوں میں شائع کیا۔ (1) گھر کا بھیدی (2) موت کا مہمان (3) ڈاکٹر دعاگو

تبصرے

بالکُل صحیح کہا کہ ابنِ صفی کے ناولوں میں مشرقی اقدار جھلکتی ہیں بُہت خوب لکھا بُہت اچھا لکھا۔
کرن صدیقی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اسی وجہ سے تو زیادہ لوگ عمران کی طرف راغب ہوئے کہ اس سے ملتے جلتے کردار ہمارے بر صغیر کی ثقافت کا حصہ ہیں جب کہ فریدی کا کردار کچھ نوابی ٹائپ بیک گراؤنڈ کی وجہ سے ایک حد سے آگے پسندیدہ نہیں بن سکا۔ حالانکہ اس پر بھی صفی صاحب نے بہت محنت کی بہر حال آپ کا مضمون ایسا ہے کے پورا پینڈورا باکس کھول سکتا ہے پھر بھی پڑھ کر اچھا لگا محنت جو کی ہے آپ نے
ایک بات شاید آپ کو پتہ نہ ہو صفی صاحب کے ناول تو شیخ مجیب کی والدہ نے بھی پڑھے 71ء میں محمد بدر منیر کو اپنے انٹرویو میں بتایا تھا سقوط ڈھاکہ سے دو ماہ پہلے جتنا مجھے یاد ہے
جوہر علی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

جوہر عباس صاحب نے تو اپنے سارے جوہر اس تحریر میں سمو دیئے..بہت ہی اعلیٰ پوسٹ۔اور حقیقتاً ایک نابغہ روز گار تحریر......پڑھی....پھر پڑھی...اور پھر پڑھی....کمال....کمال....اور پھر کمال .....کچھ تحریریں اپنے اندر سحر لیے ہوتی ہیں....آتے ہی جکڑ لیتی ہیں...بس کچھ ایسا ہی ہوا.....اور رہی بات ابن صفی کے اوصاف کی.....تو جیسے بے شمار پرتیں.....ہر قاری ایک پرت اتارتا جارہاہے....مگر پرتیں ہیں.... ختم ہی نہیں ہورہیں۔
ملک فرخ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

سید فہد حسینی: ایک بہت بہترین تحریر کا اضافہ ہوا، ایک نیا اور خوبصورت انداز۔ جیسا کہ ساری تحریروں میں کئی نئی باتیں پڑھنے کو ملی تو اس میں بھی ہیں، سب سے پہلے تو یہ بات جو شائد ابھی کسی تحریر میں نظر نہیں آئی کہ:

"کون ہے وہ جس نے ایک پست اور غلام قوم کے دماغ میں یہ
خیال ڈالا کہ وہ بھی بڑی طاقتوں سے نبرد آزما ہو سکتے ہیں"۔

بہت اعلی، اس بات سے ابن صفی صاحب نے اس طرف بھی اشارہ دیا کہ سائنسدان، ماہرین طب، کیمیا دان، ریاضی، حکمت وغیرہ کے حوالے سے دیکھ لیں کہ مسلمانوں میں جابر بن حیان، بو علی سینا، الرازی وغیرہ جیسے عظیم کیمیا دان، سائنسدان، ماہر طب وغیرہ گزرے ہیں جن کو پڑھ کر آج کل کی بڑی طاقتیں غرور کر رہی ہیں، تو آج کے پڑھنے والے ابن صفی صاحب کو پڑھیں تو یہی سبق ملے گا کہ پستی اور غلامی کے خیال سے بھی ابن صفی صاحب نے دور رکھنے کی کوشش کی ہے۔ اور بھی کچھ باتیں اس تحریر میں نئی اور خاصی دلچسپ ہیں۔ پھر جیسی یہ تحریر بہت شاندار ہے تو اس کے ساتھ تھوڑا بہت تنقیدی ماحول بھی رکھتی ہے، جیسا کہ فریدی اور شرلاک ہومز اور پیری میسن کے حوالے سے ذکر کیا گیا، پھر عمران کی طرح کئی جگہ فریدی و حمید پاکستانی و ہندوستانی ماحول "برصغیر پاک و ہند" میں نظر آتے ہیں، کچھ تو فریدی کے الفاظ ہیں جیسا کہ ایک ناول میں فریدی سے پوچھا گیا کہ آپ کا مرشد کون ہے تو فریدی نے ایک ہی جواب دیا کہ کملی والا میرا مرشد ہے جس کے سب غلام ہیں، ایک اور ناول میں فجر کی نماز میں فریدی و حمید شرکت کرتے ہیں اور ایک بزرگ روحانی شخصیت سے ملاقات کرتے ہیں، اگر فریدی کا انداز نوابوں جیسا ہے تو فریدی ایک ناول میں بھیڑ بکریاں چراتا ہوا بھی دیکھا گیا ہے، اور کئی ناولوں میں تھرڈ کلاس مجرموں میں رہ کر بھی معلومات حاصل کرتا ہے، یہ تو مجھے باتیں یاد تھیں تھوڑی سی۔ اور بھی ہیں بہت ساری، یہ بات فریدی کو شرلاک ہومز اور پیری میسین سے نہ صرف الگ کرتی ہے بلکہ فریدی کو ان سے بھی کہیں زیادہ بہتر بنا دیتی ہے، اور پھر اگر ان سے تھوڑی بہت مماثلت بھی ہے تو یہ بات فریدی کو بین الاقوامی سطح پر لے آتی ہے، اس سے ہمیں بین الاقوامی سطح پر معلومات بھی ملتی ہیں اور فریدی کو بین الاقوامی سطح کی مشہور شخصیت بھی ظاہر کرتی ہیں۔ پھر زمین کے بادل اور بھیانک آدمی کے پیشرس پر غور کریں تو اس میں بھی ابن صفی صاحب نے وضاحت کی ہے کہ جاسوسی دنیا کے سات یا آٹھ ناولوں کا پلاٹ انگریزی سے لیا گیا مگر فریدی و حمید میرے اپنے کردار ہیں اور انگریزی ناولوں کے پلاٹ میں بھی بہت ساری تبدیلی کر کے پیش کیے گئے ہیں، کچھ اسطرح کے الفاظ تھے۔ پھر اوپر بیان کی گئی باتوں جیسی کئی باتیں ہیں جو فریدی کو بھی پاکستانی و ہندوستانی ماحول میں دکھاتی

ہیں۔ پھر مجاور رضوی کے حوالے سے جو کہا گیا تو کیا یہ کنفرم ہے کہ مجاور رضوی صاحب نے یہ بات کی تھی یا ابن صفی صاحب کے کچھ دوست ان کے پاس بیٹھے تھے ان میں سے کسی نے کہی تھی وہ بات۔ اس پر شبہ نہیں مگر کنفرم کرنا تھا بس۔ اگر کچھ ناگوار گزرے تو معذرت باقی تحریر تو واقعی نئے رنگ میں پیش کی گئی ہے اور ابن صفی اور ادب کے حوالے سے بھی بہت خوب تزکرہ کیا گیا ہے۔ یہ تحریر بہت ساری خوبیوں کی حامل ہے۔ بہت اعلی۔ لکھتے رہا کریں۔ اللہ کامیابی عطا کرے اور ابن صفی صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔

ادا علی :جی بے شک یہ صفی صاحب نے واضح کر دیا ہے کہانی کا خاکہ ضرور لیا گیا تھا.... لیکن فریدی خالص میرا اپنا کردار ہے.... اس کی شخصیت کا ہر پیچ و خم خود ان کے لازوال قلم کا معجزہ ہے....

سید فہد حسینی: فریدی کے ساتھ حمید و قاسم بھی۔ اور قاسم تو ایسا کردار ہے کہ دوسرے لکھاریوں نے فریدی حمید عمران کی مٹی پلید کی ہے تو قاسم نے ان لکھاریوں کی مٹی پلید کر دی ہے۔ کیونکہ قاسم ایک عجیب و غریب کردار ہے جس پر جب دوسرے لکھنے والے لکھتے ہیں تو قاسم کو کچھ زیادہ ہی "غمید بھائی" بنا دیتے ہیں، یعنی ایک تو ہر بات میں الفاظ غلط دوسرا ہر بات میں فل فلوٹیاں اور اکثر قاسم سے زیادہ بات نہیں کرواتے، بس ایک دو جملے مزاحیہ۔ حالانکہ ابن صفی صاحب والے قاسم کو پڑھ کر قاسم کے بارے میں خوب واقفیت حاصل ہوتی ہے۔ خیر قاسم کی بھی مٹی پلید کی ہے دوسرے لکھنے والوں نے مگر بعض جگہ راز انکے قاسم کی وجہ سے بھی سامنے آتے ہیں اور فریدی حمید عمران کی وجہ سے دوسرے لکھنے والوں کا سارا پول ہی کھل کر ظاہر ہو جاتا ہے۔ مگر میرے خیال میں قاسم پر بھی غور کرنا چاہیے، بس کسی ایک جگہ اسکا تزکرہ کسی خاتون ہی نے کیا تھا، اور ابھی یاد آیا تو کہا کہ قاسم کا بھی اہم کردار ہے۔ اور مجھے یوں لگتا ہے کہ قاسم پر غور کریں تو دوسرے لکھنے والوں کے پول قاسم بھی کھول کے رکھ دیتا ہے۔

جوہر عباس: پس از اظہار عقیدت و ابراز تشکر۔ حضرت ناگواری کیسی.. آپ قوی مشاہدے کی داد قبول فرمائیں.. اور وہ دوست مجاور رضوی ہی تھے... شکریہ آپ کی زحمات کا

قاسم بھی مشرقیت کے ظہور کا ایک عمدہ کینوس ہے... گلہری خانم سے جلتا ہے بھنتا ہے مگر طلاق کی بات نہیں نکالتا... عاصم صاحب پر جل کر کوئلہ ہوتا ہے مگر بانٹ بخرے کی بات نہیں

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

واہ....جوہر پوری تحریر میں آپ کی عمران پسندی کے جوہر نظر آرہے ہیں!مزہ آگیا....اور جن حالات میں صفی صاحب نے اتنا صاف ستھرا ادب فراہم کیا اس کی مثال بہت خوبصورت.... کہ بے ادب لٹریچر کے بہاؤ کے خلاف جب انہوں نے قلم اٹھایا واقعا بہت دشواریوں کا سامنا بھی رہا ہو گا.... لیکن ان کی ثابت قدمی نے انہیں سری ادب کے نقطۂ عروج تک پہنچا دیا.... عمران کی غیر متوازن شخصیت کا حوالہ دل خوش کر گیا....

کہنے کا مطلب یہ ہے معلوماتی اور عقیدت سے بھرپور تحریر لکھنے پر مبارک باد کی کوئی خاص ضرورت تو نہیں ہے نا....پتا ہے...!آپ کی تحریر پڑھ کر مجھے فخر محسوس ہو رہا ہے کہ میں ایک باذوق انسان کی دوست ہوں۔

ادا علی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ابرار احمد :اس تحریر میں جوہر قابل صاف جھلک رہا ہے۔ محبت کو بہت ہی خوبصورت الفاظ کا پیرہن دیا۔ سلامت رہیے۔

جوہر عباس:شکریہ سر... آپ کا محبت بھرا میری عقیدت کا انعام ہے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

تبسم حجازی:بہت اچھے!درست فرمایا آپ نے کہ ابن صفی نے اپنی تحریروں سے، ہنستے ہنستے قوم کی خودی کو بلند کیا ہے۔"ذہانت پر کسی ایک قوم کی اجارہ داری نہیں ہوتی۔"اس بات کا احساس بالواسطہ یا بلاواسطہ کئی لوگوں کو کرایا گیا ہے۔ ویسے میرے خیال ہے فریدی اور حمید کے کرداروں میں کسی حد تک مغربی تہذیب کی جھلک نظر آنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ تقسیم کے بعد کا دور تھا اور برصغیر پر انگریزی تہذیب (کلچر) کا بہت اثر تھا۔ اس دور کی فلموں اور کتابوں میں بھی آپ کو یہ رنگ نظر آئے گا۔ 65ء کے بعد ہی ادب اور آرٹ میں انڈین / پاکستانی کلچر نمایاں ہونے لگا تھا۔

ملک فرخ:یہ ہے پوائنٹ.....زبردست.....ہماری ابتدائی اردو فلمیں پس منظر میں کلب....کیفے ڈانس رکھتی ہیں اور بعد میں اپنا دیسی کلچر.....گنڈاسہ جو پھیلا تو الامان الحفیظ....

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

کیپٹن کولڈ: اگر عمران کے متعلق مجھے کوئی چیز سب سے زیادہ اچھی لگی تو وہ خود عمران نہیں بلکہ اس کا پرسنل بیک گراؤنڈ.... لوگ کہتے ہیں کہ ابن صفی کا عمران آپ خواہ مخواہ بیوقوف دکھایا گیا ہے جبکہ انھیں پتہ ہونا چاہیے کہ یہ سب اس پر ایک قسم کا نفسیاتی اثر ہے۔ اس کا بیک گراؤنڈ اتنی خوبصورتی سے تراشا گیا کہ بے اختیار عمران کے لیے محبت و ہمدردی کے جذبات اور بڑھ گئے۔ آپ نے اس بات کو بہت خوبصورت طریقے سے پیش کیا۔ فریدی پر تبصرہ بھی شاندار ہے۔ بہت اچھے۔

ادا علی: متفق.... یہی تو میں کہنا چاہتی ہوں کہ عمران کی شخصیت کے ذریعہ صفی صاحب نے بتانا چاہا ہے کہ اولاد کی تربیت کے وقت میں جانے والی بے جا سختی کیا اثرات ڈالتی ہے اور انسان دوہری شخصیت کا شکار ہو جاتا ہے.... لیکن ان سختی کے اثرات میں بھی ایک نرم مزاج ماں کی آغوش کا اثر بھی عمران کے کردار میں شامل ہے.... جو اس کو ضرورت مندوں کا ہمدرد اور حساس بھی بنا گیا ہے۔

کیپٹن کولڈ: جی بالکل.... اس کا بیک گراؤنڈ بیان کرتے ہوئے ابن صفی کا جو جملہ مجھے سب سے زیادہ پسند آیا وہ کچھ یوں تھا....

"نتیجتاً عمران کو نہ یسوع مسیح سے کوئی دلچسپی رہ گئی نہ خدا کے ایک ہونے سے"

اگر یہاں غور کیا جائے تو ہمیں احساس ہو گا کہ اس میں عمران کا کوئی قصور نہیں بلکہ اس کے بچپنے کے ساتھ کی گئی زیادتی کا نتیجہ ہے۔

فریدی ذاتی تسکین کے حصول کے لیے کام کرتا ہے جبکہ عمران میں ایسا کچھ نہیں دکھایا گیا۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

یہی تو میں کہنا چاہتی ہوں کہ عمران کی شخصیت کے ذریعہ صفی صاحب نے بتانا چاہا ہے کہ اولاد کی تربیت کے وقت میں جانے والی بے جا سختی کیا اثرات ڈالتی ہے اور انسان دوہری سخصیت کا شکار ہو جاتا ہے....

لیکن ان سختی کے اثرات میں بھی ایک نرم مزاج ماں کی آغوش کا اثر بھی عمران کے کردار میں شامل ہے.... جو اس کو ضرورت مندوں کا ہمدرد اور حساس بھی بنا گیا ہے

اور ایسا اکثر خاندانوں میں ہوتا.... اسی لیے زیادہ تر قاری عمران کو اپنے دل کے قریب محسوس

کرتے.... بلکہ عمران میں انہیں اپنا آپ نظر آتا۔ اور یہی عمران کی پسندیدگی کی وجہ بن گئی.... بے شک فریدی میں بہت خوبیاں ہے.... جاگیر دار بیک گراوءنڈ سے ہونے کے بعد بھی نرم دل اور انسان دوست ہے.... اپنے کسی کیس کی ضرورت کے لیے گڈریہ بھی بن گیا ہے لیکن پھر بھی متومل طبقے کا ٹریڈ مارک اور وہ وضع داری اسے عام لوگوں کے دل سے اتنا قریب نہیں کر سکی.... وہ بس ناول کا کردار ہے.... کبھی بھی عام قاری خود کو فریدی نہیں سمجھ سکتا کیونکہ وہ تو پہلے ہی مرحلے پر اسکی دولت مندی سے مرعوب ہو کر احساس کمتری کا شکار ہو جاتا ہے.... جبکہ عمران عام لوگوں کی طرح ایک فلیٹ میں ہے.... کوئی بھی آسانی سے خود کو عمران سمجھنے لگتا ہے۔

ادا علی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

سید فہد حسینی: کرنل فریدی کے نام سے مرعوب ہوتے ہیں وہ ناول پڑھنے والے لوگ جو فریدی کو نہیں جانتے۔ طالب علمی کے دور میں فریدی ایک ایسی عمارت میں کود جاتا ہے جسے آگ نے لپیٹا یو تا ہے مگر ایک آدمی کی جان بچالیتا ہے اور فریدی کو نقصان بھی پہنچتا ہے تھوڑا۔ فریدی کا بکریوں کا ریوڑ لے کر جانا یعنی چرواہا بننا، ایک جگہ مرغیوں کا ٹرک ڈرائیور بن کر جانا، کسی جگہ غریب بن جانا جو یاد نہیں ہے کیونکہ یہ نہیں معلوم تھا کہ فریدی کو اس حد تک بنالیا جائے گا۔ یہ معمولی باتیں نہیں کہ ان پر روشنی ڈال کر گزر جائیں، چاہے کیس کے سلسلے میں فریدی نے بکریوں کا ریوڑ گھمایا، ٹرک ڈرائیور بنا مگر وہ چاہتا تو نہ بنتا مگر فریدی بھی اس ماحول کا آدمی ہے تو بنا، ورنہ اعلیٰ طبقے کے انگریز بکریوں کے ریوڑ لے کر نہیں گھوما کرتے نہ پھٹے پرانے کپڑوں میں نظر آتے ہیں، نہ ہی بدبودار جگہ میں رہتے ہیں، جبکہ فریدی شاید ایک دو ناولز میں ایک ایسے محلے میں کچھ دن رہتا ہے جو نازک مزاج اشخاص برداشت نہیں کرتے اور حمید کو بھی شاید اس جگہ آنا پڑتا ہے مگر حمید بہت تنگ ہو جاتا ہے، فریدی کی شخصیت کی ان باتوں کو نظر انداز کیا جاتا ہے جو اکثر شارٹ سی پیش کی ہوئی ہیں۔ مگر خیر کچھ لوگوں کے لیے فریدی کو ابھی سمجھنا تھوڑا مشکل ہے، فریدی کو سمجھ کے سب سے آخر میں یہ بات سوچنی چاہیے، یاد رہے کہ فریدی کو اچھی طرح سمجھ کے سب سے آخر میں یہ بات سوچی جائے کہ ابن صفی صاحب کا فریدی آئیڈیل کیوں تھا؟ پھر یہ سوچا جاہے کہ اگر ہم ابن صفی صاحب کے آئیڈیل فریدی ہی کو کم تر یا عمران سے تھوڑا سا بھی کم دکھانا

چاہیں گے تو اس کا صاف مطلب نکلتا ہے کہ ہمیں ابن صفی صاحب سے کوئی عقیدت کوئی محبت نہیں۔ بے شک ظاہری عقیدت و محبت ابن صفی صاحب سے ہو، اگر ہوتی تو ابن صفی صاحب کی چاہت کو وہی مقام دیتے جو ابن صفی صاحب نے بھی چاہا۔ مگر یہ سب آخر میں سوچا جائے پہلے فریدی کو سمجھا جائے۔ ہم تو فریدی پسند ہونے کے باوجود فریدی کو عمران سے زیادہ نہیں کہتے مگر عمر تجربہ اور ذہانت کے لحاظ سے فریدی ایک دو قدم آگے ہی اچھا لگتا ہے۔ کیا عمران جیسی خصوصیات فریدی میں نہیں، فریدی نرم دل و ہمدرد نہیں۔ کیا فریدی کی کوٹھی میں غریب لوگ نہیں آتے، شاید ناول دہشت گر میں بہت دور کے ایک گاؤں شکوہ آباد کا غریب شہری فریدی کے پاس اپنا مسئلہ لے کر نہیں آتا؟ یہ اور بات ہے کہ بعد میں یہی مسئلہ دوسرے ملک کی سرحد کا مسئلہ نکل آتا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ غور نہیں کیا جاتا بس فریدی کی نوابی کو سامنے رکھ لیا جاتا ہے اور اس وجہ سے ہم فریدی کی کئی باتیں پڑھ کر گزر جاتے ہیں۔ بے شک بعض جگہ فریدی کچھ زیادہ ہی سپر مین نظر آتا ہے مگر ہر جگہ ایسا نہیں صرف بعض جگہ ایسا لگتا ہے، اسی بعض جگہ کو ہمیشہ کے لیے زیر بحث لایا جاتا ہے۔ کسی بھی قسم کی بات ناگوار گزرے تو معذرت۔ اور شکریہ۔

ادا علی : فریدی اس لیے آئیڈیل ہے صفی صاحب کا کیونکہ وہ ان کا پہلا جاسوسی کردار ہے.... لیکن اس پر اس وقت کے جاگیر دارانہ رکھ رکھاؤ کا بھی اثر ہے.... اگر ہمیں عمران فریدی سے زیادہ پسند ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہمیں عقیدت ہی نہ ہوئی صفی صاحب سے.... یہ کہنا بھی غلط ہے.... عمران بھی انہیں کا کارنامہ ہے.... اور کیونکہ صفی صاحب نے ایک مقصد کے لیے قلم اٹھایا تھا تو شروعات میں اس مقصد کی تکمیل کے لیے فریدی کو صنف مخالف سے دور رکھنے کی شعوری کوشش میں اس کے کردار میں کچھ زیادہ ہی خشکی محسوس ہوتی ہے.... لیکن جیسے جیسے وقت گزرا اور انہیں اپنے قلم کی طاقت کا یقین پختہ ہو گیا۔۔ اس وقت انہوں نے عمران کا کردار تخلیق کیا.... اور چاہے کتنی بھی بحثیں ہو جائیں.... لیکن اگر کبھی شمار کیا جائے گا تو عمران والوں کی تعداد فریدی والوں سے زیادہ ہی ہو گی.... کچھ فریدی والے تو عمران پسندوں کی دیوانگی دیکھ کر عمران سیریز پڑھتے ہی نہیں....

یہ مسئلہ تو ابن صفی کے زمانے سے ہے.... ایک ناول کے پیش رس میں خود انہوں نے لکھا ہے کہ عمران اور فریدی والے ایسے نبرد آزما ہوتے ہیں جیسے یہ ان کے خاندان کے کسی فرد کی کمتری اور برتری کا

معاملہ ہے.... میرے لیے میرے دونوں کردار اہم ہیں....

سید فہد حسینی: صرف تعداد کو دیکھ کر تو فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔ اب ووٹنگ کی جائے تو مظہر کلیم صاحب کے چاہنے والے ابن صفی صاحب سے ڈبل ہیں تو کیا تعداد دیکھ کر اصل کو چھوڑ کر نقل کا ساتھ دیں۔ بہر حال عمران کی جگہ فیضان کردار بنالیتے تو یہ بھی مقبول ہوتا۔ بات وہی ہے کے ابن صفی صاحب کا قلم مضبوط ہوتا رہا تو فریدی حمید بھی مضبوط ہوتے رہے۔ تجوری کا راز وغیرہ ناول دوبارہ پبلش کرتے وقت ابن صفی صاحب نے لکھا تھا کہ یہ ناول دوبارہ پبلش کرنے سے پہلے میں سوچ رہا تھا کہ اس میں کچھ تبدیلیاں کی جائیں مگر نہیں، ویسا ہی پیش کیا جائے گا۔ اس طرح کی باتیں بھی ہیں۔ شعلے سیریز اسی وقت لکھی گئی جب ابن صفی صاحب کا قلم طاقتور ہو چکا تھا اور شعلے سیریز کے وقت فریدی کے ناول آدھے بھی نہیں ہوئے تھے یعنی ناول 56 سے 59 تک شعلے سیریز چلی۔ اس کے بعد تقریبا 64 ناول فریدی حمید کے لکھے ابن صفی صاحب نے۔

ادا علی : چلیں چھوڑیں.... یہ سب جوہر کی غلطی ہے پنڈورا باکس کھول دیا....

جب تک صفی کا نام رہے گا

یہ جھگڑا ابھی عام رہے گا

فریدی کتنا اچھا ہو

پھر بھی تھوڑا خام رہے گا

دلی والوں کے لب پر

بس عمران کا نام رہے گا۔۔۔

جوہر علی : ویسے تو عمران کو بھی سنگ آرٹ کے ذریعے کچھ سپر مین ہی بنایا گیا تھا میری پسند کی وجہ عمران کی طبیعت کا مزاحیہ عنصر ہے خشک کردار اور کتابیں کبھی ہضم نہیں کر سکا آج تک صرف تاریخ پر لکھی کتب شوق سے پڑھی ہیں یا مذاہب عالم ٹائپ! ناول کوئی بھی لکھ دے میں نام کے پیچھے اتنا نہیں جاتا ورنہ آج کے دور میں sidney sheldon جیسا کوئی ناول نگار نہیں جس کی ایک کہانی easter parade پر بنی مووی 1948ء سے آج تک ہر سال امریکا میں دکھائی جاتی ہے اور بھی ہیں مگر ایک ہی رائیٹر پر محدود کون رہ سکتا ہے۔

ادا علی: فریدی اتنا خشک مزاج ہے کہ جاسوسی دنیا کی دلچسپی کے لیے حمید کا کردار ضروری ہو گیا ہے.... لیکن عمران مکمل شخصیت ہے.... دلچسپ بھی سنجیدہ بھی۔

جوہر علی: یہی بات میں نے غلطی سے چھیڑ دی تھی اس گروپ میں گناہ ہوتا ہے میم۔

ادا علی: ایسا کچھ نہیں ہے... خیر... بس اپنے لہجوں کا دھیان رکھا جائے.... سب کی اپ ی اپنی پسند ہوتی ہے۔

ملک فرخ: پتہ نہیں کیوں مجھے عمران سیریز اور جاسوسی دنیا دونوں ہی لاجواب لگتے ہیں.. جاسوسی دنیا کا ہارڈ اسٹون بے مثال ہے اور سیکرٹ سروس کا ایکسٹو لاجواب..... یہ عمران فریدی کا کیا رولا.... عمران جیسا کوئی نہیں اور فریدی کا مقابل کوئی نہیں..... عمران نے تھوڑا غرور بھی کر رکھا ہے اور فریدی نے فادر ہارڈ اسٹون کی طرح زمین کے بادل میں عمران کو سراہا۔

ادا علی: زمین کے بادل کی تو بات ہی نہ کریں اک اسی ذرا سی برتری کی وجہ سے فریدیز فریدی کو عمران سے سوپر سمجھتے ہیں۔

مگر حبس دم کی مشقیں عمران نے بھی کیں تھیں.... اگر صفی صاحب چاہتے تو وہ عمران کو آگے رکھ سکتے تھے.... ہو سکتا ہے آئندہ کہ لیے کوئی خاکہ ذہن میں ہو بھی جو سب فینز کے انہیں فریدی / عمران کے جھگڑوں کی وجہ سے ملتوی کر دیا ہو

لبنیٰ رضوان:

"کیا ڈچز آف ونڈلمیئر نے ہمارا تعارف نہیں کرایا تھا۔"!

"غالباً کچھ یاد آرہا ہے۔!" عمران ہونقوں کی سی صورت بنا کر بولا۔

"تم میری والدہ لیڈی ڈگبی سے یوگا اور حبس دم کی مشقون کی باتیں کرتے رہتے تھے۔!"

"اوہ.... میرے خدا.....!" عمران مسرت کا اظہار کرتے ہوئے بولا۔ "تو تم سرٹا مس ڈگبی ہو اُف فوہ میری یادداشت کو کیا ہو گیا ہے"

ادا علی: عمران نے کب غرور کیا فرخ صاحب....؟

ملک فرخ:ابن صفی صاحب کے ہی ناول میں ایک لڑکی سے بات کے دوران عمران کے سامنے فریدی کا ذکر آگیا تو اس نے شاید کچھ یوں کہا کہ اگر فریدی میرے سامنے آجائے تو آگے کی بات بول گیا۔

یاسر حسنین: پتھر کا خون تھا شاید جس میں وہ لڑکی کے گھر میں قیدی کے میک اپ میں گھستا ہے اور پہچان لیا گیا۔

ملک فرخ:

"یقیناً کرنل فریدی کی ذہانت کو کون پہنچ سکتا ہے....
ارے جاؤ.... ادھر دیکھو میرا نام عمران ہے.. میرے ہتھے اگر
اگر چڑھے کبھی یہ حضرت.... تو انہیں آرام کرنے کے لیے کم از کم چھ ماہ
کی چھٹی لینی پڑے گی...
کیا تم کرنل فریدی سے زیادہ ہو.. پروین نے برا سا منہ بنا کر
کہا...."

(پتھر کا خون)

ادا علی: ان الفاظ میں غرور نہیں ہے.... یہ عمران کی دوسروں کو چٹکیوں میں اڑانے کی عادت ہے بس.... جیسے وہ کالے چراغ اور الفانسے میں جولیا کے سامنے ایکسٹو کو چٹکیوں میں اڑاتا ہے.... بس ایسے ہی یہ سب بھی کہہ دیا ہے۔

ظہیر اقبال: میں تو عمران کی طرف ہوں۔ اور رہی بات غرور کی تو پہلی بات تو یہ کہ صفی صاحب کے کسی کردار میں غرور نام کو بھی نہیں ہے چاہے وہ فریدی ہو یا عمران۔ اور جو بات ملک صاحب نے اوپر بتائی ہے جو کہ کسی ناول کا اقتباس ہے۔۔ اس میں عمران کا رویہ ہے۔ وہ اپنے باپ کو بھی چٹکیوں میں اڑا دیتا ہے۔ اور یہ اس کی شخصیت کا حصہ ہے۔ کسی بھی چیز کی پرواہ نہ کرنا۔

سید فہد حسینی:

"بہر حال اگر آپ عدالتی کاروائیاں پڑھنے کے ایسے ہی شائق
ہیں تو آپ اسٹینلے گارڈنر کے ناول پڑھا کیجیے۔ اُن کی کہانیاں مقدمات ہی کی
شکل میں شروع ہوتی ہیں اور ان کا مخصوص کردار پیری میسن وکیل ہے۔

میری کہانیاں سراغرسانوں کے گرد گھومتی ہیں جن کا کام محض اتنا ہوتا
ہے کہ وہ مجرم کو پکڑ کر قانون کے حوالے کر دیں۔ لہٰذا اس حوالگی کے
ساتھ ہی میری کہانیاں بھی ختم ہو جاتی ہیں...."

(پیشرس، جاسوسی دنیا 83، چمکیلا غبار)

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت خوب مضمون جوہر... آپ نے شخصیت اور فن کے ہر پہلو کا احاطہ کر لیا ہے! آپ نے اس سلسلے میں شرلاک ہومز کے ساتھ پیری میسن کا حوالہ بھی دیا جو عموماً نہیں دیا جاتا۔ ارل اسٹینلے گارڈنر کا یہ کردار ابو کو بہت پسند تھا۔ انہوں نے اس سلسلے کی تمام کتابیں پڑھ رکھی تھیں اور ہمیں بھی پڑھوائیں کہ اس عدالتی ڈرامے میں ایکشن سے زیادہ تقریر کا زور چلتا ہے اور اگر اپنی انگریزی زبان کی استعداد بڑھانے ہے تو اس سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ پھر جب پیری میسن کے سب ناول ختم ہوئے تو بتایا کہ اے اے فیئر کے نام سے بھی یہی موصوف لکھا کرتے تھے سو اے اے فیئر کے ناول بھی پڑھے گئے جو سراغ رساں برتھا کُول صاحبہ اور ان کے جاسوسی ناول نگار ساتھی ڈونالڈ لیم کے کارناموں پر مشتمل تھے۔

ہاں ایک بات اور پیری میسن کا کردار کرنے والے اداکار ریمنڈ بر میں ابو کو فریدی کی جھلک نظر آتی تھی۔ بعد کو وہ اسی اداکار کی سیریز آئرن سائیڈ بڑے شوق سے دیکھتے تھے جس میں چلنے سے معذور ایک پولیس چیف کا کردار تھا۔ اس کا اپنے ساتھیوں سے رویہ بھی فریدی ہی کی یاد دلاتا تھا۔

دیکھیے آپ کی تحریر نے ہمیں کہاں سے کہاں پہنچا دیا اور ہم نے سب کو بور کر کے رکھ ڈالا... بہت معذرت۔

جئیں خوش رہیں!

احمد صفی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

عبداللہ احمد حسن: بہت خوب ایک اور اچھی تحریر کا اضافہ۔ میں اپنی کم علمی کا اعتراف کرتے ہوئے کچھ تصحیح کرنا چاہوں گا اگر میں غلط ہوں تو پیشگی معذرت قبول فرمائیں۔ ابن صفی صاحب کے ۷ یا ۸ ناولز کا

پلاٹ انگریزی سے نہیں آیا بلکہ ان کے بیان کے مطابق ان کے ۷ یا ۸ ناولز انگریزی زدہ تھے یعنی کسی کا پلاٹ مستعار تھا کسی میں کوئی کردار انگریزی سے آیا تھا مثلاً پہاڑوں کی ملکہ کا بن مانس وغیرہ اس لیے یہ کہنا کہ اتنے ناولز کا پلاٹ انگریزی سے آیا تھا غلط ہے۔ دوسرے مرکزی کردار سارے ہی ان کے اپنے تھے۔ اور آخری بات عمران کے بچپن کی کہانی غالباً ڈاکٹر دعاگو میں آئی ہے۔ بہر حال آپ نے بہت اچھا لکھا ہے۔

سید اسد عادل : آپ کی بات سے مکمل اتفاق ہے.... البتہ آخری بات کی کچھ وضاحت کرنا چاہوں گا.... نکہت پبلیکیشنز الہ آباد سے ڈاکٹر دعاگو تین حصوں میں شائع ہوا تھا۔

(1) گھر کا بھیدی (2) موت کا مہمان (3) ڈاکٹر دعاگو

عبد اللہ احمد حسن: سید اسد عادل بہت شکریہ یہ میرے علم میں نہیں تھا ہم نے تو ایک ہی جلد میں پڑھا ہے۔

سید اسد عادل: آپ نے ایک ہی جلد میں پڑھا ہو گا بھائی، کیونکہ یہ ناول پاکستان سے ایک ہی جلد میں شائع ہوا تھا.... البتہ انڈیا میں اس کی طوالت کو دیکھتے ہوئے تین حصے میں شائع کیا گیا تھا۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون نمبر 36

ابن صفی۔ میرے محبوب مصنف

لبنیٰ رضوان

جب سے ابنِ صفی محترم کے بارے میں لکھنے کو کہا گیا ہے تب سے گومگو کی سی کیفیت کا شکار ہوں، کہاں ابنِ صفی سی اعلیٰ شخصیت اور کہاں مجھ جیسی ادنیٰ قاری۔

اپنے الفاظ کی کم مائیگی اور بے بسی کا شدت سے احساس کئی دن تک میرے لکھنے میں مانع رہا، لیکن اسد عادل اور صبیحہ جیسی پر خلوص احباب کے ساتھ نے مجھے تقویت بخشی اور آخر کار لکھنے کی ہمت کر بیٹھی ہوں۔

میرے پاس بھاری بھر کم الفاظ نہیں ہیں، اور نہ ہی اندازِ بیاں متاثر کن ہے، گروپ میں اب تک کی پوسٹ شدہ تمام تحاریر پڑھنے کے بعد تو یہ احساس اور بھی جاں گزیں ہو گیا ہے۔

ماشاءاللہ سب نے ایک سے بڑھ کر ایک لکھا اور ان تمام منجھے ہوئے لکھاریوں کے بیچ میری یہ تحریر بیشک بہت ادنیٰ و معمولی ہے لیکن میرے جذبات اور احساسات ہر گز بھی معمولی نہیں۔ انہی سچے جذبات سے لبریز یہ تحریر آپ سب کی نذر ہے۔

شروعات کہاں سے کروں؟

مجھے بھی اس شخص پر لکھنا ہے جس پر سینکڑوں لکھنے والے لکھ رہے ہیں، ہزاروں لکھنے والے لکھ چکے ہیں اور نہ جانے کتنے لوگ آگے بھی لکھتے رہیں گے۔ اس عہد پر لکھنا ہے جو میں نے تو نہیں دیکھا لیکن اس کے اثرات آج تک باقی ہیں، اپنی کتابوں میں، اپنے کرداروں میں اور میرے دل میں۔

اس شخص پر لکھنا ہے جس کے بارے میں "با ادب" نے کہا کہ یہ "ادب" کی "بے ادبی" کرتا ہے، یہ وہی لوگ تھے جو رات کی تاریکی میں خود بھی اس کے فن کا نشہ کرتے تھے، یہ اس شخص کا ذکر ہے جس کی زندگی میں جاسوسی ناولوں کو ادب کا درجہ نہ مل سکا، ہاں یہ ذکر میرے محبوب مصنف ابنِ صفی کا ہے۔

ابنِ صفی میرے لیے صرف ایک شخصیت نہیں وہ میرے لیے ایک عہد ہیں، میرے محسن ہیں،

میرے استاد ہیں، میری تنہائیوں کے ساتھی، میرے دکھ درد کے سانجھی، میرے دوست، میرا معیار، میرے لیے اردو ادب کا ایک درخشاں اور تابندہ ستارہ ہیں۔

میرا ابنِ صفی سے پہلا تعارف:

جب سے آنکھ کھولی اور ہوش سنبھالا تو اپنے اردگرد کھلونے اتنے نہیں دیکھے جتنا کتابوں کا ڈھیر دیکھا، ابو جی کو کبھی بھی خالی ہاتھ نہیں دیکھا، اپنی مخصوص کرسی پہ مخصوص انداز میں کتاب ہاتھ میں لیے کچھ نہ کچھ پڑھتے پایا، پھر ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ گھر کے بقیہ افراد پر اس کا خاطر خواہ اثر نہ پڑتا۔

بھائی، امی، بہن اور کزنز سب اسی رنگ میں رنگتے چلے گئے، شروع سے ہی یہ بات ذہن میں بیٹھتی چلی گئی کہ کتاب زندگی کا اہم جزو ہے، بھلا کتاب کے بغیر بھی زندگی کوئی زندگی ہے؟ یہ بات میرے ننھے ذہن میں بہت پختگی سے بیٹھتی چلی گئی۔

گھر کے کونے میں لکڑی کا ایک چھوٹا سا ٹرنک ہوا کرتا تھا، وہاں میری پہلی بار ابنِ صفی سے سرسری سی ملاقات ہوئی، سرسری یوں کہ کتابیں صرف تصویروں کی حد تک کنگھالی گئیں، پھر ایسی بے شمار فریدی اور عمران سیریز وقتاً فوقتاً نظروں سے گزرتی رہیں، لیکن کچی عمر میں جب بھی ایسی کوئی کتاب ہاتھ میں لیے الٹ پلٹ کرتی بہن اور کزنز جھپٹا مار کے مجھ سے چھین لیتیں اور کہتیں کہ تمہاری عمر نہیں ابھی ایسی کتابیں پڑھنے کی، میں خالی ہاتھ اپنا سا منہ لے کر رہ جاتی۔

اس وقت میرے لیے ابنِ صفی کی کتابیں اس درخت کی مانند تھیں جس کے پاس جانے سے آدم وہوا کو روکا گیا تھا، پھر ہوا وہی، خواب وخیال میں وہی کتابیں رہنے لگیں، میں بھی دیکھنا چاہتی تھی کہ آخر کس عمر میں یہ کتابیں پڑھ کر خراب ہونا ٹھیک ہے۔

میری بے چین طبیعت 8 سال کی عمر میں عین اس دن مجھے ان کتابوں کے درمیان لے آئی جب بہن اور کزنز گھر پر نہیں تھیں، میں نے کتاب اٹھائی اور پڑھنا شروع کیا پڑھتے ہوئے اتنا مزا آرہا تھا کہ دروازہ کھلنے اور کسی کے اپنے پشت پر ہونے کو بالکل محسوس نہ کر پائی، اور جب پتا چلا تو پانی سر سے گزر چکا تھا اور بھائی صاحب کی گھورتی نظر میرا پوسٹ مارٹم کیئے دے رہی تھیں، پھر سزا تو ملنی تھی، جانے کتنے عرصے تک کسی کتاب کی شکل نہ دیکھ سکی۔

کچھ سالوں بعد میرے پاؤں پر ایک بہت خطرناک پھوڑا نکلا، جس کے باعث چلنا پھرنا دوبھر

ہو گیا، نہ دن میں سکون تھا نہ رات کو نیند آتی تھی، کھیل کود بھی سب بند ہو گیا، تب حقیقی معنوں میں میرا ابنِ صفی سے تعارف ہوا اور پھر بقول جو لیا:

"چل پڑا چرخہ!"

پھر یکے بعد دیگرے میں نے ابنِ صفی کے ناول کئی کئی بار چاٹ ڈالے، مجھے یہ بات بتاتے ہوئے کافی شرمندگی ہو رہی ہے کہ ابتدائی چار یا پانچ ناولوں کے میں نے فریدی کا کوئی ناول نہیں پڑھا، بس ساری محبت اور ساری توجہ عمران نے ہی اپنی جانب کھینچے رکھی۔

مجھے عمران سے کتنی محبت تھی اور ہے، اس حوالے سے میری زندگی میں جو کافی مضحکہ خیز واقعات گزرے وہ ایک الگ ہی داستان ہے، لیکن عمران سے میری دیوانہ وار اندھی محبت کے ایک دو واقعات ضرور شیئر کروں گی۔

میں نے عمران کا ظاہری حلیہ ازبر کر رکھا تھا، اکثر ایک ایسی شخصیت کی تلاش میں رہتی جس کی تھوڑی میں گڑھا ہو، آنکھوں میں ذہانت کی چمک ہو، پیشانی کشادہ ہو اور چہرے پر طاری کردہ خود ساختہ حماقت کے ڈونگرے برستے ہوں۔

کوئی شادی کی تقریب ہو یا بچے کی آمین، میت کا گھر ہو یا برتھ ڈے پارٹی، ہر جگہ تھوڑی میں گڑھے کی کھوج میرا اہم ترین مشن ہوتا، ایک بار کامیابی نصیب ہوئی لیکن جب گڑھا کھوج لیا تب شکل پہ نظر پڑی وہ کوئی ستر سالہ جھریوں زدہ چہرہ تھا، اور ایسے کئی گڑھے اس کے چہرے پر جا بہ جا موجود تھے، بس کیا بتاؤں دل پہ کیسا گھونسا سا پڑا، لیکن اس کے باوجود میں نے ہمت نہ ہاری عمران کی تلاش ہنوز جاری رکھی۔

یہ ان دنوں کی بات ہے جب گھر میں میری شادی کی بات چیت چل رہی تھی تو جو بھی رشتہ آتا میرا پہلا سوال یہی ہوتا کہ کیا اس کا مزاح عمران جیسا ہے؟

میری بہن ہکا بکا....

اگلے رشتے پہ پھر وہی سوال....

اس سے اگلے پہ پھر وہی سوال....

اور پھر جب میری بہن کو اندازہ ہوا کہ میں اس سوال کو لے کر خطرناک حد تک سنجیدہ ہوں تو

اس کی سٹی گم ہو گئی۔

پھر مسلسل ایک ہی تکرار سے تنگ آ کر اس نے ایک دن مجھ سے کہا کہ عمران کے انتظار میں بیٹھی رہیں تو کنواری مر جاؤ گی لیکن عمران نہیں ملے گا، بس پھر دل پہ پتھر رکھ کر شادی کی ہامی بھر لی اور سوچا کہ عمران نہ سہی میرے میاں عمران کے فین تو ہوں گے ہی اس سے گزارہ ہو جائے گا، لیکن یہاں بھی قسمت کھوٹی نکلی ارے فین ہونا تو دور کی بات وہ تو عمران کا نام تک نہیں جانتے تھے۔

شادی کے بعد عمران تو نہ ملا لیکن بوغا کی پوری "کٹنی" ٹیم ضرور مل گئی، ایسی دلدوز حقیقت کا سامنا کرنے کے بعد طبیعت کی درستی میں کچھ افاقہ تو ہوا لیکن راز کی بات چپکے سے بتا دوں کہ عمران کی تلاش اب بھی جاری ہے۔

میں سمجھتی ہوں کہ یہ ابنِ صفی کا خاصہ ہے کہ لوگ ان کے کرداروں میں اس طرح کھو جاتے ہیں کہ حقیقت کا گمان ہونے لگتا ہے، ابنِ صفی نے اپنے کرداروں کی بنت ہی ایسی رکھی ہے کہ کوئی بھی اس جال میں پھنسے بغیر نہیں رہ سکتا۔

یہ حقیقت ہے کہ اردو ادب میں ابنِ صفی کو وہ مقام نہیں مل سکا جس کے وہ صحیح حق دار تھے، میری ناقص رائے میں ابنِ صفی ایک عام قاری کے مصنف تھے، یہ ہی وجہ ہے کہ ہر طبقے میں انھیں بے پناہ پڑھا گیا اور سراہا گیا، یہ مقامِ فیض صرف انھی کو حاصل تھا کہ ان کی کتابیں "بیسٹ سیلر" ہوا کرتی تھیں، ان کا لکھا ہوا فکشن آج کئی دہائیوں بعد بھی اپنے کرداروں کی طرح زندہ جاوید ہے، کسی مشہور ادیب نے ان کے بارے میں کہا تھا۔

"ابنِ صفی نے ایسا فکشن لکھا ہے جس پر حقیقت کا گمان ہوتا ہے۔"

آج تیسری نسل میں بھی ان کی کتابیں ایسی ہی مشہور و مقبول ہیں جیسے ان کی زندگی میں تھیں، پورے برصغیر میں کوئی ایک بھی مصنف جاسوسی ادب میں اس قدر معیاری اضافہ نہیں سکا، ان کے معیار کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ان کو کاپی کرنے کے لیے درجنوں مصنفوں نے خود ان کے کرداروں پر ہاتھ صاف کئے لیکن ان مصنفین کا لکھا ہوا ابنِ صفی کے مقابلے میں خاک بھی نہیں۔

میں نے ابنِ صفی سے کیا سیکھا؟

جو کچھ بھی سیکھا وہ زندگی میں بہت جگہ میرے کام آیا۔

میں نے ابنِ صفی کے کرداروں سے

- کسی بھی حال میں ہمت نہ ہارنا سیکھا۔
- اپنے اصولوں پر سمجھوتا نہ کرنا سیکھا۔
- اپنے وطن سے عقیدت اور محبت سیکھی۔
- کردار کی مضبوطی سیکھی۔
- ہر قسم کی سچویشن میں مزاح کے سہارے شگفتگی پیدا کرنا سیکھی۔
- بہترین اور بامحاورہ اردو سیکھی۔

مجھے یہ کہنے میں بھی کوئی عار نہیں کہ اچھا ادب پڑھنے کا رجحان مجھے ابنِ صفی کے ناولز سے ملا، اس سے پہلے کوئی سا بھی لٹریچر پڑھ لیا کرتی تھی لیکن ابنِ صفی نے میرا ایک معیار دیا اور مجھے ہمیشہ اس بات پر فخر محسوس ہوتا ہے۔

اپنے محبوب مصنف کے لیے مجھ جیسی ادنیٰ قاری اور تو کچھ نہیں کر سکتی، کیونکہ بس میں ہی کچھ نہیں لیکن اتنا ضرور ہے کہ جب بھی دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتی ہوں اپنے محبوب مصنف کو کبھی نہیں بھولتی، ان سے اتنی اپنائیت اور دلی وابستگی محسوس ہوتی ہے گویا میرے والد ہوں۔

اللہ پاک میرے پیارے مصنف کو اگلے جہاں میں آسانیاں عطا کرے انہیں جنت کے باغوں میں سے باغ عطا کرے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں.... آمین۔

تبصرے

پرویز احمد لانگاہ: لبنیٰ باجی بہترین سے بھی بہترین تحریر... سر ابن صفی سے محبت آپ کی تحریر میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے اور اللہ کرے گا آپ تلاش جلد ہی ختم ہو جائے.... ویسے بوڑھا عمران دیکھ کر کیا محسوس کیا آپ نے۔ بہت سی داد سدا سلامت رہیں۔

لبنیٰ رضوان : ہک ہاہ.... مشکل ہے کہ کبھی عمران ملے بھائی اس جیسا کوئی نہیں اس دنیا میں۔
حوصلہ افزائی کا بے حد شکریہ۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

سید فہد حسینی: اس تحریر کی تعریف کے لیے الفاظ نہیں۔ یہ تحریر ایسی ہے کہ فریدی پسند ہوں، عمران پسند یا حمید پسند سب اس کو پڑھ کر بہت خوش ہوں گے۔ فریدی حمید کی کمی بے شک محسوس ہو مگر تحریر ہر لحاظ سے عمدہ ہے۔ بہت ہی زبردست تحریر، یہ سوچا تھا کہ 25 اور 26 جولائی 2017ء کے بعد شاید تحاریر جو پیش کی جائیں گی ان میں بہت کم بہترین ہوں گی مگر اب بھی ایک سے بڑھ کر ایک نظر سے گزری، ان تحریروں میں ابن صفی صاحب کی تعریف نہیں ہے بلکہ حقیقت بیان کی گئی ہے، اس تحریر میں تو بہت ہی خوبصورت اور پر مزاح انداز میں عمران سے تعارف پیش کیا ہے، اس تحریر سے بھی کچھ نہ کچھ سیکھنے کو ملا، اس طرح سینئر لوگوں کی تحریریں مزید رہنماہی کرتی ہیں۔ اور کئی چھوٹی عمر کے افراد کی تحریروں نے بھی رہنمائی کی ہے۔ سب سے اچھی بات اس تحریر میں یہ لگی کہ جو کچھ عمران سیریز پڑھ کر آپ نے سیکھا وہ ابھی تک شاید دوسری تحریر میں نظر نہیں آیا کہ اپنے اصولوں پر سمجھوتا نہ کرنا، اپنے وطن سے عقیدت و محبت، کردار کی مضبوطی، ہر قسم کے حالات میں مزاح کے سہارے شگفتگی پیدا کرنا، بہترین اور با محاورہ اردو سیکھنا.... بہت اعلیٰ... دوسری کچھ تحریروں میں وطن کی محبت اور اردو کے بارے میں تو ذکر ملتا ہے مگر باقی چیزوں کے بارے میں ابھی تک شاید اشارہ نہیں ملا، پھر عمران سے متعارف ہونے کی داستان بہت اچھی اور بالکل مختلف لگی، پھر تحریر کا آغاز بھی شاندار رہا اسی طرح دعا کے ساتھ اختتام بھی بہت خوب رہا۔ یوں یہ تحریر بھی ان بہت ساری تحریروں میں شمار ہو گئی جو سب نئے اور پرانے پڑھنے والوں کے لیے مفید ہے، نئے تو اس سے بہت کچھ سیکھ جائیں گے جبکہ پرانے کچھ باتیں

سیکھنے کے ساتھ نئے لوگوں تک باآسانی یہ تحریریں پہنچا سکتے ہیں۔ اور ابن صفی صاحب کے بارے میں مختلف سوالات کے جوابات ان تحریروں کی بدولت بہت سارے لوگوں کو دیئے جاسکتے ہیں تاکہ دوسرے بھی ان تحریروں سے رہنمائی حاصل کر سکیں۔ بہت عمدہ... اسی طرح اپنی تحاریر سے سب کی رہنمائی کیا کریں۔ خوش رہیں۔ اللہ پاک کامیابی و صحت عطا فرمائے آپ کو اور ابن صفی صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

مریم کاشف: بھائی سلام ہے آپ کو ہر پوسٹ پہ اتنا طویل تبصرہ.... شاباش۔

سید فہد حسینی: بہت شکریہ ۔ جیسے آپ کی تحریر پر خلوص تھی... دل سے لکھی گئی... اور بہت عمدہ تھی۔ اسی طرح سب نے لکھی اور بہت عمدہ لکھی۔ اور ہر تحریر پر دل سے تبصرہ کرتا ہوں بہت بہت شکریہ۔ آپ کا تبصرہ بہت اچھا لگا۔

مریم کاشف: ماشاءاللہ۔ اچھی بات ہے۔ اس طرح حوصلہ افزائی بھی ہوتی ہے۔ جیتے رہیں۔

لبنیٰ رضوان: بہت بہت بہت شکریہ جناب۔ آپ کے اتنے تفصیلی کمنٹ سے بہت حوصلہ افزائی ملتی ہے۔ اور مجھے آپ کی یہ بات بہت پسند ہے کہ چاہے جو بھی تحریر ہو آپ بلا تفریق اسے بھرپور توجہ سے پڑھتے ہیں اور اسی توجہ سے تفصیلی رائے دیتے ہیں۔ بہت شکریہ بھائی فہد ہمیشہ خوش رہیئے۔

سید فہد حسینی: جزاک اللہ... اور آپ کا بھی بہت شکریہ۔ بہت اچھی تحریر ہے۔ میں تو ہر تحریر کے سارے کمنٹس بھی پڑھتا ہوں اور ہر کمنٹ کے لائک بھی دیکھتا ہوں اور لائک کے ساتھ (دل والا اموجی) بھی دیکھتا ہوں۔ سب خلوص دل سے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ اور سب نے ہی دلی خلوص کے ساتھ اپنی اپنی تحریریں لکھیں۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

عالیہ چوہدری: واہ واہ بہت بہت خوب.... کیا بات ہے.... میں بھی عمران کے لیے پاگل تھی .... فریدی مجھے والد صاحب کی طرح لگتا تھا سخت مزاج۔ حمید ایک اچھا دوست.... صفدر ایک بہت ہی بہترین خیال رکھنے والا۔ اور عمران تو بس عمران ہے نا....

خیر کیا کہوں.... ہر تحریر نے ماضی کی سیر کرائی .... الفاظ کم ہیں اور محبت کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر .... مجھے تو رونا آجاتا ھے.... لبنیٰ بہت سی داد.... بیٹا بہت سادگی سے لکھا مگر کمال لکھا۔ بہت سی دعا سب

کے لیے۔ مجھے نہیں لگتا دنیا میں ابن صفی جیسا پیار کسی کو ملا....

آؤ مل کے حسب معمول ابن صفی اور عالم اسلام کے جملہ مرحومین کے لیے سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص کا ثواب ہدیہ کریں .... سلامت رہو....

لبنیٰ رضوان: عالیہ نانی بہت شکریہ آپ کی حوصلہ افزائی کا....اور سچ کہوں تو مجھے بھی ابنِ صفی اکثر بہت یاد آتے ہیں اور جب جب یاد آتے ہیں دل غمگین اور آنکھیں نم ہو جاتی ہیں۔ اللہ پاک ہمیں جنت میں ان سے ملائے اور ہم ان کے سے اپنے دل کی ڈھیر ساری باتیں کریں۔

ادا علی : مجھے تو فریدی اور عمران کا کمبائن ناول لکھوانا ہے ان سے جنت میں مل کر.... جس میں عمران فریدی سے آگے رہے....

لبنیٰ رضوان: ہاہاہا ... ادا سسٹر یارا آپ مجھے دل سے بہت قریب محسوس ہوتی ہو۔

اور میری طرح آپ بھی ان لوگوں میں شامل ہیں نا جنہیں زمین کے بادل ایک آنکھ نہ بھایا؟

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

سحر انگیز تحریر۔ بہت خوب۔ ع

خدا کرے زور قلم اور زیادہ

زویا خان

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ادا علی : افففف لبنیٰ جی۔ مجھے لگتا تھا اکیلی میں ہی عمران کو ڈھونڈ رہی ہوں۔ لیکن.... واہ کمال ایسی ہی شخصیت ابھاری ہے صفی صاحب نے اپنے قلم سے.... کہ لوگ آج تک اس طلسم سے آزاد نہیں ہوئے۔

اور جو باتیں آپ نے صفی صاحب سے سیکھیں۔ بے شک ہر قاری یہی کہے گا ہے.... کہ ان کی تحریروں نے کب ہمیں اتنا اصول پسند اور معاملہ فہم بنا دیا ہمیں خبر ہی نہیں ہوئی....

میں بھی آپ کے ساتھ اس شرمندگی میں شامل ہوں کہ شروعات میں امی کو سنانے کی وجہ سے جو چند ایک فریدی کے ناول پڑھے اس کے علاوہ دل نہیں لگا....

یہ تو آج کل ریسٹ کی وجہ سے.... وقت ہی وقت ہے تو شعلہ اور پرچھائی سیریز ابھی حال ہی میں پڑھی ہے.... وہ بھی ایسے کہ بیچ بیچ میں عمران سیریز کے آٹھ دس صفحات پڑھ لیتی تھی۔

آپ کا مضمون بہت خوبصورت رواں اور احساس محبت و عقیدت سے شرابور ہے.... بہت خوبصورتی سے اپنے جزبات کا اظہار کیا.... مبارکباد قبول کریں.... بہت ساری دعائیں آپ کے نام....

لبنیٰ رضوان: اوو... شکریہ شکریہ سسٹر۔ میں نے بھی کچھ عرصہ پہلے فریدی سیریز پڑھنے کی کوشش کی تھی لیکن دوناول سے زیادہ پڑھے نہیں گئے. عمران نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا۔

——*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*

مریم کاشف: اور ناظرین میں ہی لبنیٰ رضوان کی وہ بہن ہوں جس نے منتیں ترلے کر کے اسے "غیر عمران" سے شادی پہ آمادہ کیا۔

لبنیٰ جب عمران سیریز پڑھ رہی ہو تو کئی دفع بندے کا "تراہ" نکل جاتا ہے۔ آپ آرام سے بیٹھے کوئی کتاب پڑھ رہے ہیں یا کوئی کام کر رہے ہیں، اچانک ایک زوردار ہنسی کی ایسی آواز آئے گی کہ آپ بوکھلا جائیں کہ یا اللہ خیر! کیا ہوا۔ جب نظر گی تو ایک وجود ہنسی سے لوٹ پوٹ ہوتا نظر آئے گا.... ویسے بہت مزیدار ہے لبنیٰ کو پڑھتا دیکھنا بھی ....

لبنیٰ رضوان: ہاہاہا .... مریم! ؏

"بھری بزم میں راز کی بات کہہ دی"

مریم کاشف: ؏ "بڑی بے ادب ہوں سزا چاہتی ہوں"

محمد احسن: سزا نہیں آپ کو تو انعام ملنا چاہیے کہ آپ نے چشم تصور سے انہیں ناول پڑھتے ہوئے دکھا دیا۔ ابھی آپ کے اوپر والے کمنٹ پر میں سوال کرنے ہی لگا تھا اس بارے میں کہ آپ نے خود ہی بتا دیا۔ ویسے مجھے یہ سمجھ نہیں آرہی آپ نے کونسے دلائل دے کر انہیں قائل کیا ہو گا

——*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*

قاسم انصاری: سادگی سے بھرپور، لاجواب عقیدت نامہ، میری طرف سے بہت ساری داد۔ اور لبنیٰ باجی.... دعا ہے کہ الفاظ کی ایسی بے مائیگی ہمیں بھی نصیب ہو.... خیر ہووے۔

جب سے ابنِ صفی صاحب کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کا یہ گل بہار سلسلہ شروع ہوا تب سے میرا بہت دل کرنے لگا ہے کہ میں بھی کوئی ایسی ہی شاندار تحریر لکھوں.... مگر بدبختی یہ کہ میں نے آج تک ابنِ صفی صاحب کو پڑھا ہی نہیں.... کچھ دن قبل اسد شاہ جی نے چند ناولز کے لنکس فراہم کیے تھے

جو کہ میں نے ڈاؤنلوڈ کر رکھے ہیں مگر مصروفیت ایسی در پیش آئی ہے کہ کیا کہوں.... سوچتا ہوں چاچے لطیف کا پانی والا پمپ چوری کر کے جیل چلا جاؤں.... اب وہی ایک جگہ ہے جہاں مافق فرصت ملے واسطے مطالعہ کے...

کوثر اسلام : وہ ناول ضرور پڑھیں جس میں قاسم ہوں۔

لبنیٰ رضوان: ہک ہاہ پائین پہلی فرصت میں فرصت نکال کے ناول پڑھیں اور اس کے بعد اپنے مخصوص شوخے اور شاندار انداز میں تبصرہ کریں۔ اور شکریہ پسندیدگی کا۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اصفیہ ناز: بہت خوووب.. دل سے دل تک کا سفر... کتنی آسانی سے طے کر لیا... بہت زبردست.... دل کو چھو گئی آپ کی آسان سی منفرد تحریر... ماشاءاللہ

لبنیٰ رضوان: جزاک اللہ سسٹر

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

احمد صفی: لبنیٰ بہت ہی مزے کی تحریر... ابن صفی سے میں نے کیا سیکھا کے عنوان کے تحت آپ نے سب کے دل کی بات کہہ دی... یوں محسوس ہوا کہ ان کا مشن تکمیل کو پہنچا اور بس اب ہمیں اس پیغام کو آگے بڑھانا ہے...

عمران کی تلاش کے نام سے تو آپ خود بھی بہت زبردست ناول لکھ سکتی ہیں۔ ساری سیچویشن کو سوچ کر بہت لطف آیا کہ ایک صاحبزادی ہر چہرے پر چاہِ زنخداں یعنی ٹھوڑی کا گڑھا ڈھونڈتی پھر رہی ہیں ... ویسے بعض اشخاص کی حرکتوں پر تو واقعی دل چاہتا ہے کہ ان کی ٹھوڑی پر خود گڑھا بنا دیا جائے... خدا نہ کرے آپ کو ایسا گڑھا بنانے کا خیال بھی آیا ہو... کیونکہ جو دوسروں کے لیے ... خیر چھوڑیے۔

دلچسپ مضمون کا شکریہ جئیں خوش رہیں۔

لبنیٰ رضوان: واللہ سر آپ کے الفاظ تو سنہرے حروف سے لکھوا کر فریم کروانے لائق ہیں اتنا بڑا کمپلیمنٹ۔ بہت بہت شکریہ سر آپ کی حوصلہ افزائی میرے لیے سند ہے۔ اور سر جی گڑھا اور حماقت تو ابھی بھی تلاشتی ہوں۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

عدیل عادی: انداز بیاں تو کمال ہے ہی آپ کا اس پر یہ سادگی اللہ رے اللہ.... اس میں کوئی شک نہیں کہ ابن صفی اپنے دور کے ہی نہیں آج کے اور آنے والے کئی ادوار کے فکشن کے استاد رہیں گے۔

سنا ہے صبیحہ نام کی کوئی محترمہ اس گروپ کے منتظمین میں شامل ہے اور یہ بھی سنا ہے خود کو وہ عمران کو فیمیل ورژن کہتی ہیں تو آپ کو رشتہ عمران کا نہ ملا پر عمران کی پھپھی صبیحہ خانم کہیں سے لبھ ہی گئی... گو کہ اپنے کاصم انشاری اور لنگڑاہ پائی بھی عمران کی حماقتوں کی عکاسی کئی دفعہ کرتے ہیں لیکن ابھی کچھ دیر باقی ہے...

آپ کا تعلق جس گھرانے سے ہے فکشن کے ایک استاد تو وہاں بھی تھے لیکن ان کا بھی ابن صفی کو استاد ماننا اس بات کی غمازی ہے کہ ابن صفی جیسا رائٹر نایاب نہیں کم یاب ہوتا ہے... ایک رائٹر جب لکھتا ہے تو وہ در حقیقت اپنی فطرت کو مختلف پہلوؤں سے جھلکاتا ہے اور ابن صفی کے کردار ان کی ذہانت وفطانت ہی نہیں بلکہ ان کے کردار اور معاشرتی سوجھ بوجھ کی بھی عکاسی کرتے تھے۔ اصل زندگی ہمیشہ تلخ ہوتی ہے کہ زندگی لوگ جسے مرہم غم جانتے ہیں۔ جس طرح ہم نے گزاری وہ ہم جانتے ہیں... لیکن اس کے باوجود اگر کوئی شخص اپنی کریٹویٹی کو موتیوں میں پرونا نہیں چھوڑتا تو سمجھ جائیں وہ تاریخ میں خود کو امر کرنے جارہا ہے۔ آپ کے اندازِ بیاں کو ہر شخص پسند کر سوائے میرے کیونکہ... کیونکہ آپ اکثر فرمائشی لکھتی ہیں۔ دلی طور پر جب آپ کسی کے لیے نہیں بلکہ فقط اپنے لیے لکھیں گی تو وہ الفاظ پڑھنے والوں کو نئے احساسات سے روشناس کرادیں گے... جیسے کے اس پوسٹ کے ابتدائی پیرے...

انتظار رہے گا اگلی پوسٹ کو جس میں صبیحہ کے اصرار کے بجائے آپ کی اپنی توجہ غالب ہو ...

لبنیٰ رضوان: صبیحہ اور اسد کا نام بر سبیل تذکرہ لکھ مارا تھا بھائی ورنہ زبردستی تو میں ایک لائن نہیں لکھ سکتی. بہت دل سے لکھا تھا لیکن...... خیر جانے دو.... اور تبصرے کا بہت شکریہ۔

عدیل عادی: مجھے بھی پتا تھا کہ کسی کے کہنے پر ٹانگ بھی نہ ہلانے والی محترمہ نے اتنا بڑے مضمون یقیناً کسی کی مرضی سے یا فرمائش پر لکھ کر فٹیک سے پکڑا یا نہیں ہوگا لیکن چونکہ میں لاسٹ پوسٹ پر کہہ چکا تھا کہ آپ کے تبصرے پر رگڑا لگاؤں گا تو اور کہیں سے موقع جو نہیں ملا تو میں نے سپیبہ کو گھسیٹ لیا اور فیر ایتھے رکھے ملنگی۔

——*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*

محمد احسن : آہی گئی آپ کی تحریر منظر عام پر... عمران کی تلاش۔

یہ باتیں پڑھ کر بہت مزہ آیا، اصل میں ناولز کا ہمارے بچپن والے ذہن پر بہت گہرا اثر ہوتا ہے کیونکہ تبھی ہم اثر زیادہ قبول کرتے ہیں۔ ہم نے بھی "چشم تصور" میں بہت سے معرکے انجام دیئے تھے، لیکن یہ فرق ہے آپ میں اور ہم میں کہ میں نے کبھی عمران کو "باہر" نہیں ڈھونڈنا بلکہ ع "میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے" کے بمصداق ہم نے خود ہی عمران جیسی حرکتیں شروع کر دیں اور یقین مانئے ایسا جانتے بوجھتے نہیں کیا بلکہ جس کے بارے میں انسان زیادہ سوچتا ہے اسی جیسا بننے لگتا ہے۔

عمران کی پہچان تھوڑی پر گڑھا نہیں ہے بلکہ سرے سے جسمانی خصوصیات اور خدوخال ہی اس کی پہچان نہیں ہیں، بلکہ اس کی شخصیت کی سب سے واضح پہچان اس کی یہ کوالٹی ہے کہ وہ اوپر سے جیسا ہے اندر سے ویسا نہیں ہے بلکہ جیسے حالات تقاضا کرتے ہیں وہ ہے ویسا ہی لیکن اس نے ایک خول خود پر چڑھا رکھا ہے۔

اس کی شخصیت میں بہت زیادہ گہرائی ہے اور ہر ناول میں عمران کا کوئی تھوڑا سا نیا پہلو سامنے آجاتا ہے اور یہی چیز ہمیں اس کے سحر میں جکڑے رکھتی ہے۔

ادا علی : بہت اچھی بات کہی آپ نے.... وہ جیسا دکھتا ہے.... بالکل بھی ویسا نہیں.... بس وہ بہت پیارا ہے.... بہت ہی....

ایمانے زاراشاہ: اتنا زبردست لکھ کر لبنی آپی پھر بھی کہہ رہی ہیں الفاظ نہیں ہیں.. بہت اچھا لگا پڑھ کر۔

——*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*

اسماعیل بن محمد: خدا آپ کے میاں کو "عمرانیت" سے آشنا کرے.... آمین۔

لبنیٰ رضوان : ہک ہاہ.... مشکل ہی نہیں ناممکن ہے میرے بھائی. بس صبر شکر کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

——*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*

مضمون نمبر 37

ابن صفی۔ ایک معلم اور عظیم مصنف

وریشہ عبدالجلیل

جب "ابن صفی ایک عہد ایک رجحان" کے نام کی پوسٹ نظروں سے گزری تو خیال آیا کہ کیوں نہ میں بھی اس بزم میں حصہ لوں۔

ابن صفی پر لکھنا میری دلی خواہش تھی لیکن ان کی شخصیت پر لکھنا بالکل ایسا ہی ہے جیسے سورج کو چراغ دکھانا، گروپ پر موجود معزز اور سینئر شخصیات نے ایک سے بڑھ کر ایک تحریریں پیش کی ہیں، خصوصاً جناب احمد صفی صاحب، جناب ابرار احمد صفی صاحب، جناب مشتاق احمد قریشی صاحب۔

اس گروپ پر تو بڑی بڑی شخصیات موجود ہیں، احمد صفی صاحب، ابرار احمد صفی صاحب، مشتاق احمد قریشی صاحب کے علاوہ راشد اشرف صاحب، ہمایوں اقبال صاحب، محمد حنیف صاحب، عبداللہ احمد حسن صاحب، ابن آس صاحب، اب جس گروپ پر ایسے ایسے اہل علم لوگ موجود ہوں گے تو وہاں میری تحریر کی بھلا کیا اہمیت ہو گی۔

متذکرہ بالا معزز حضرات میں سے کچھ لوگوں کے مضامین پڑھے تو خیال آیا کہ اتنی عمدہ تحریروں کے بعد میرے ان ٹوٹے پھوٹے الفاظ کی بھلا کیا حیثیت ہو گی، سب ہی ممبرز نے ایک سے بڑھ کر ایک مضمون لکھا، ان کے سامنے میری تحریر طفل مکتب سی لگتی ہے، لیکن پھر یہی خیال آتا ہے کہ قطرہ قطرہ دریا بنتا ہے، آج ٹوٹا پھوٹا لکھوں گی تو یقیناً آگے چل کر اس سے بھی اچھا لکھ سکوں گی۔

ابن صفی صاحب کے ناولز اور دیگر تحاریر پڑھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ہماری معلومات میں حیرت انگیز طور پر اضافہ ہو گیا ہو، ان کے ناولوں کی صورت میں ایک خزانہ ہاتھ لگ گیا ہو، ابن صفی کا نام جاسوسی ادب کے حوالے سے کسی تعارف کا محتاج نہیں، انہوں نے لکھنے کے انوکھے انداز کی وجہ سے دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کی، انھوں نے صرف جاسوسی ادب ہی پر نہیں لکھا بلکہ اپنے ناولز میں ہر موضوع کو نہایت خوبصورت انداز میں پیش کیا جو پڑھنے والے کو آج بھی اپنا گرویدہ بنائے ہوئے ہیں۔

ابن صفی صاحب کو پڑھ کر ایک بہت ہی اہم چیز ہمیں سیکھنے کو ملتی ہے یعنی زبان و بیان، جاسوسی

ادب کے ساتھ ساتھ انھوں نے پڑھنے والوں کے دلوں میں اردو کے لیے محبت پیدا کی، جاسوسی دنیا، عمران سیریز، شعر و شاعری اور دوسری تحاریر کو پڑھ کر اور سمجھ کر ہمارے سامنے اردو کے وہ بند دروازے بھی کھل جاتے ہیں جو کسی اور کی تحاریر سے نہیں کھل سکتے۔

ابن صفی صاحب کو پڑھ کر اگر کوئی یونیورسٹی سے اردو میں بی اے، ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی کرے یا اردو جاسوسی ادب پر ایم فل یا پی ایچ ڈی کرے تو اس کو کبھی مشکلات پیش نہیں آئیں گی، اگر کوئی مشکل پیش آ بھی گئی تو وہ بہت آسانی سے کسی بھی مشکل کا سامنا کر سکے گا کیونکہ اردو ادب اور اردو جاسوسی ادب کے حوالے سے طالب علم کے پاس وہ مواد اور الفاظ کا ذخیرہ موجود ہو گا۔

ابن صفی جیسے عظیم اور نامور ادیب و شاعر پر لکھنا آسان بھی ہے اور مشکل بھی کیونکہ انھوں نے اتنے موضوعات پر لکھا ہے کہ ہر موضوع پر ایک جامع کتاب لکھی جا سکتی ہے۔

ان کے ناولوں کی خاص بات یہ ہے کہ انہیں پڑھ کر کبھی بھی بوریت کا احساس نہیں ہوتا اگر کبھی ایسا محسوس بھی ہوتا ہے تو اگلے ہی صفحے پر ایسی تفریح اور مزاح پڑھنے کو ملتا ہے کہ انسان کی بوریت فوراً ہی رفع ہو جاتی ہے۔

ابن صفی کے ناولوں کا سنجیدگی سے مطالعہ کیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ فریدی و حمید شروعات میں ایک الگ ماحول میں سرگرم عمل ہیں اور آخری ناولوں میں الگ ماحول میں، شروعات سے لے کر آخری ناولوں تک ان کے سبھی کرداروں میں بتدریج تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں جو پڑھنے والے کے ذہن پر ایک خوشگوار سا تاثر چھوڑتی ہیں، وقت کے ساتھ ساتھ ان کے کردار بدلتے رہے ہیں، جو لوگ ان کے ناولوں کو پرانے زمانے کی آؤٹ ڈیٹیڈ چیز کہتے ہیں وہ یا تو قوت مشاہدہ کی حس سے بے بہرہ ہوتے ہیں یا پھر انہوں نے ابن صفی کو اچھی طرح پڑھا ہی نہیں ہوتا ہے کہ ان کے ناولوں اور کرداروں میں وقت کے ساتھ ہونے والی تبدیلیوں کو محسوس کر سکیں۔

ان کے ناول زیادہ تر ان حقیقی پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہیں جن پر اس سے پہلے کسی نے قلم نہیں اٹھایا، حقیقت بیانی کے ساتھ ہی یہ ناول ہمارے معاشرے کے بہترین عکاس ہیں۔

عمران کے کردار کا گہرائی سے مطالعہ کیا جائے تو یہ بھی پتا چلتا ہے کہ اس کا لاابالی اور بے فکرا رویہ فریدی اور حمید کے رویوں سے قطعی مختلف کیوں ہے، فریدی زندگی کی حقیقتوں کو سنجیدگی سے تسلیم

کرتا ہے جبکہ عمران کے نزدیک زندگی دیوانے کے ایک خواب سے کم نہیں اس کا مشہور قول ہے:

"آدمی سنجیدہ ہو کر کیا کرے جبکہ وہ جانتا ہے کہ ایک دن اسے اپنی تمام تر سنجیدگی سمیت دفن ہو جانا پڑے گا"

[کالی تصویر]

ایک اور اقتباس ملاحظہ فرمائیں:

"اس شخص کے لیے میرا دل رو رہا ہے، کاش اس کے انتقامی جذبہ نے انفرادی رنگ اختیار کرنے کے بجائے ایسی تحریکوں کا ساتھ دیا ہوتا جو ظلم اور جبر کے نظام کو مٹا دینے کے لیے کام کر رہی ہیں۔"

[بیچارہ شہ زور]

جبکہ فریدی کی سنجیدہ شخصیت اس کے بنائے ہوئے اصولوں سے سمجھوتا نہیں کرتی، ابن صفی کا یہ کردار بہت وضع دار اور پر وقار ہے، اس کا ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیں:

"حرام خوری انسان کو سنگ دل بنا دیتی ہے، اگر یہ ایک ایماندار آدمی کی طرح روزی کماتا ہوتا تو اس کے بچے شرابی اور جواری نہیں ہو سکتے تھے، بے مشقت ہاتھ آئے ہوئے پیسے آدمی کو شطینت کی طرف لے جاتے ہیں۔"

[نیلی لکیر]

ایک اور جگہ فریدی کہتا ہے:

"آدمی خواہ کتنا ہی اونچا کیوں نہ ہو، اگر وہ معاشرہ کے لیے نقصان دہ ہے تو کسی حقیر چیونٹی ہی کی طرح ایک دن خاک میں مل جائے گا۔"

[زہریلا آدمی]

اس سے ابن صفی کے وسیع النّظر ہونے کا صحیح اندازہ ہوتا ہے، انہوں نے اپنے دونوں کرداروں سے یہ بات ثابت کر دی ہے، صرف سنجیدہ انسان ہی کامیاب نہیں ہوتے بلکہ غیر سنجیدہ اور مزاحیہ انسان بھی کامیاب ہو سکتا ہے، کامیابی کا دارومدار انسان کے رویوں پر نہیں بلکہ اس کے جذبات پر ہوتا

ہے، جو اپنے کام سے جتنا عشق کرتا ہو گا اتنا ہی کامیاب ہو گا۔

محقق اور ادیب محترم راشد اشرف صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ابن صفی نے کل 245 ناولز لکھے ہیں، اس کے علاوہ آٹھ ناول اور ہیں جن کا تعلق جاسوسی سے نہیں ہے، انہوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ ابن صفی کی مزاحیہ تحریریں ڈپلومیٹ مرغ نامی مجموعے میں بہت عرصے قبل شائع ہو چکی ہیں۔

ابن صفی برصغیر کے واحد ادیب تھے جن کے ناولز ہر ماہ بیک وقت اردو اور ہندی میں چھپا کرتے تھے، انہیں اردو زبان کا سب سے زیادہ پڑھا جانے والا ادیب تسلیم کیا جاتا ہے، مولوی عبدالحق، رئیس امروہوی، مجنوں گورکھپوری اور حسن عسکری نے ان کے فن کو سراہا ہے، اگاتھا کرسٹی نے آپ کے فن کا اعتراف ان لفظوں میں کیا:

> ”برصغیر کے اردو جاسوسی ناول نگاروں میں ایک ہی مکمل ناول نگار ہے جسے لوگ ابن صفی کے نام سے جانتے ہیں“۔

ابن صفی کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ ان کے چاہنے والے ناول مارکیٹ میں آنے سے قبل ہی لائبریریز اور بک ڈپوز کے چکر کاٹنا شروع کر دیتے، تاکہ جلد از جلد اپنی کاپی حاصل کر سکیں، ریگل چوک پر تو چاند رات کا سا سماں ہوتا، علی الصبح ٹرک بھر کر آتا اور دیکھتے ہی دیکھتے تبرک کی طرح بٹ جاتا۔

محترم شکیل جمالی لکھتے ہیں:

> ”ابن صفی ایک بلند پایہ ادیب و شاعر ہی نہیں تھے بلکہ وہ بہترین انسان، بہترین دوست اور نہایت ذمہ دار، شریف اور وضع دار شخص تھے، ان کے ہونٹوں پر ہمہ وقت کھیلتی مسکراہٹ ان کی خوش اخلاقی کا اعلان کرتی تھی، ابن صفی کے سینے میں ایک ایسا دھڑکتا ہوا دل تھا جو ہر شخص کے دکھ درد کو فوراً محسوس کر لیتا تھا، نجانے کتنے غریب و نادار طالب علموں کو وہ وظائف دیتے تھے، اور کتنے ہی مجبوروں کی مدد کرتے تھے۔“

ابن صفی سے ہر طبقۂ فکر کے لوگوں کو بہت کچھ سیکھنے کو ملا، جنھوں نے کچھ بھی نہیں سیکھا انھوں نے کم از کم اردو ہی سیکھ لی، اس لیے اگر ہم یہ کہیں کہ ابن صفی ایک عظیم مصنف ہونے کے ساتھ ساتھ

ایک عظیم معلم کی حیثیت بھی رکھتے ہیں تو یہ بے جا نہ ہو گا۔

ابن صفی کے ناول صرف تفریح طبع ہی کے لیے نہیں ہوتے بلکہ اس میں ہماری زندگی اور معاشرے کے بہت سے پہلوؤں کو اجاگر کیا جاتا ہے، بہتیرے سماجی و معاشرتی مسائل پر روشنی ڈالی جاتی ہے، ان ناولز کو پڑھنے سے نہ صرف ہمارے دماغ پر خوشگوار اثر پڑتا ہے بلکہ غور و فکر کے نئے در وا ہوتے ہیں۔

آخر میں یہی کہوں گی کہ جو سمجھ میں آیا لکھ دیا جو غلطی ہو اس کی نشاندہی کر دیجئے گا۔

اللہ تعالی ابن صفی کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے ”نا تحقیق بھائیوں“ کو ہدایت دے جو بقول ان کے ”صفی“ ہی کی چھاؤں میں پناہ لیتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

تبصرے

بہت اعلیٰ سسٹر۔ کافی پر اثر مضمون لکھا ہے آپ نے، اور یہ کوئی ٹوٹے پھوٹے الفاظ نہیں بلکہ ایک جامع تحریر ہے۔ آپ نے ان کے کرداروں میں وقت کے ساتھ ہونے والے ارتقا کا ذکر کیا، اس کے علاوہ ان کے دل چھو لینے والے اقوال کے حوالے دیئے۔ خوش رہیے۔

اور ان کے "نا تحقیق بھائیوں" کی تو بات ہی الگ ہے، ہم انہیں کبھی نہیں بھول پائیں گے....

ارائیں گلریز اطہر

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

واہ....! بہت عمدہ! آپ لوگ اتنا اچھا لکھتے ہیں...واہ!

مجھے ڈر لگتا ہے کوئی میرا مضمون پڑھ کر میرے گھر پر حملے نہ کروادے... اور تو اور میں نے شروعات میں ایسے دو تین پیراگراف کی معذرت بھی نہیں کی ہے... یہاں کی جاسکتی ہے کیا؟؟؟

ثاقب شیخ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

واہ واہ۔ بہت خوب.... سب باتیں ایک طرف اور ابن صفی کی یہ بات ایک طرف کہ رزق حرام انسان کو شیطان بنا دیتا ہے بانو قدسیہ کا ناول راجا گدھ اسی موضوع کے گرد گھومتا ہے .... آج سے پچاس سال پہلے ابن صفی کو اس حقیقت کا ادراک تھا کہ حرام رزق برائی کی جڑ ہے۔

اور اسلام بھی یہی درس دیتا ہے .... کس قدر وسیع البنیاد پیمانے پر ابن صفی لکھتے تھے یعنی دین، دنیا، مذہب، سیاست، انسانی رویے، بین الاقوامی برادری کے مسائل....ہائے کیا نہیں لکھا ابن صفی نے وقت کے ساتھ ساتھ ان کی تحریر کے جوہر کھل رہے ہیں ....بہت خوب لکھا بیٹا آپ نے جزاک اللہ۔ جیو سب اے ابن صفی کے دیوانو....

آپ سب کی معصوم سی نانی

عالیہ چودھری

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

وریشہ بہت خوب تحریر... آپ کے مضمون کا حاصل میری نظر میں وہ جملہ ہے جہاں آپ نے ابن صفی کو ایک مصنف ہی نہیں بلکہ معلم کا درجہ دیا ہے۔ دراصل یہ ایک حقیقت ہے کیونکہ ان کے پہلے پیشرس سے یہ بات ظاہر ہے کہ وہ ایک مشن لے کر چلے تھے اور اس مشن کے تحت ذہنوں کی تربیت ایسے کرتے چلے گئے کہ کہانی کہانی میں اعلیٰ اقدار، عزتِ نفس، حب الوطنی، اور آحترامِ قانون جیسے اسباق پڑھا گئے۔ آج تک کئی نسلیں ان اسباق سے فیضیاب ہو چکی ہیں۔ اس مکتب کے فارغ التحصیل افراد کی فہرست طویل اور کئی دھائیوں پر محیط ہے اور اب اس میں نئے نئے نام شامل ہو رہے ہیں... اس پرستاروں کی انجمن ہی کو دیکھ لیجیے۔

دلچسپ تحریر کا شکریہ... جئیں خوش رہیں!

احمد صفی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت خوبصورت انداز میں آپ نے اپنی عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ جہاں تک آپ نے ابن صفی صاحب کے معلم ہونے کا ذکر کیا ہے تو دیکھ لیں ہم بھی اور دوسرے کئی لوگ بھی انہیں استاد محترم کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ بہت اچھی تحریر ماشاء اللہ۔

ہاں ایک غلط فہمی کا ازالہ کر دیں آپ نے ہم کو کہاں اہل علم ہستوں کے ساتھ کھڑا کر دیا ہے۔ ہم تو ابھی مبتدی ہیں۔ کچھ سیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

عبداللہ احمد حسن

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

وریشہ! بہت عمدہ... ایک ایک لفظ عقیدت و محبت کی تصویر۔ اقتباسات نے تحریر کے چار چاند لگا دیئے۔ سلامت رہیے۔ رہ مشق سخن جاری۔

ابرار احمد

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون نمبر 38

ابن صفی کے ناول میرا جنون

روشی خان

ہم کیا بتائیں تم لوگاں کو کتنے دیوانے تھے ابن صفی مرحوم کے، تم لوگاں کے خالو سے شادی سے پہلے ہم بڑی محبت کرتے تھے ابن صفی مرحوم سے، مرحوم لکھتے ہیں تو کلیجہ چھلنی ہوتا ہے، یہ ان دنوں کی بات ہے جب ہماری شادی نہیں ہوئی تھی، ہماری ایک سہیلی نے ہمیں ابن صفی کا ایک ناول دیا۔

اس ناول کو پڑھ کر تو ہم دیوانے ہی ہوگئے ان کے انداز تحریر کے، بہت گالیاں دیتی تھیں اماں بہشتن ہمیں عمران کے پیچھے، اور ہم ڈھٹائی سے ہنستے رہتے تھے، ہماری ہنسی پر اماں بہشتن ایک فلائنگ چپل ارسال کیا کرتی تھیں۔

ہمارا دیوانہ پن بڑھتا ہی جارہا تھا کہ اچانک ہماری شادی طے پاگئی، ہماری ساسو ماں نے ہمیں کسی شادی میں دیکھا تھا، ہماری بھولی سی صورت انہیں بھاگئی تھی، شادی طے پاتے ہی اماں بہشتن نے بیچ صحن میں ابن صفی کی تمام کتابوں کو آگ لگادی۔

ہم با آواز بلند روتے ہوئے ایکسٹو، عمران، فریدی اور حمید کو جلتے ہوئے دیکھتے رہے، آپ لوگ جانتے ہیں جس کو ابن صفی کی تحریر کا چسکا لگ جائے وہ کب رکتا ہے، ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا، ہم چپکے چپکے ناول پڑھتے رہے۔

شادی والے دن ہم اپنے بیگ میں ناول چھپا کے لائے، کہ ہمیں تو نیند ہی نہیں آتی تھی جب تک ناول کے چند صفحے پھیر نا لیں، شادی کی رات آپ لوگاں کے خالو تو سوگئے اور ہم بے چینی سے کروٹیں بدلتے رہے، نشہ

جو ٹوٹا تھا ابن صفی کی تحریر کا، ہم چپکے سے اٹھے اور واش روم میں ناول لے کر پڑھنے بیٹھ گئے۔

جب ہم کافی دیر واش روم سے بر آمد نا ہوئے تو آپ کے خالو نے واش روم کا دروازہ زور زور سے بجایا، کیونکہ ہماری بے چینی سے ان کی آنکھ کھل چکی تھی، ان کی خونخوار نظروں سے بچتے ہم واش روم سے نکلے، مگر صاحب وہ ناول دیکھ چکے تھے۔

کیا سہانا دور یاد کروا دیا آپ لوگاں نے، اب تو نگوڑ ماری نظر ہی جواب دے گئی ہے، آپ لوگاں کے گروپ میں آکر ابن صفی کی محبتاں پھر سے جاگ گئی، میری بھابھی کی ماسی کی بیٹی نے اس گروپ کا مجھ کو بتایا اس کی بہت بہت احسان مند ہوں، سب خوش رہو، اللہ حافظ۔

تبصرے

ادا علی :اور میں نے ہر تحریر کم سے کم دو بار تو پڑھی ہے۔ فرحان اور تبسم حجازی کی پانچ بار سے زیادہ۔

یاسر حسنین: فرحان کی پانچ بار کیوں؟

ادا علی :ہاں وہ فرحان ہی ہے سائنس کا طالب علم اور اردو میڈیم کا لیپ ٹاپ۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

کیا کہنے... آپ کی داستان ہی الگ اور انوکھی نکلی۔ اس گروپ میں اکثر مرتبہ کہیں نانی وغیرہ نام نظر سے گزرے ہیں، شائد دادی نام بھی ہو گا اور آج خالہ اور خالو نام بھی نظر آئے۔ اور ساتھ ہی ایک دلچسپ تحریر، کیا ناول اب بھی پاس ہیں اور کس دور کے واقعات سنائے آپ نے۔ اس کے علاوہ آج کی دونوں تحریریں اچھی تھیں۔ اس الگ پر مزاح تحریر کے کیا کہنے سوائے ناولوں کے ضائع ہونے کے باقی تحریر پر مزاح اور بہت عمدہ ہے۔ آپ کو تو پھر مزید تحریر کی شکل میں کچھ نہ کچھ پیش کرنا چاہیے۔ بہت عمدہ۔ خوش رہیں۔

سید فہد حسینی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

سچ تو یہ ہے کہ اِتنے لوگاں لکھے مگر جو مزہ آپ کی تحریر میں ہے وہ کہیں نہیں آیا۔ آپ بولے تو بالکل الگ انداز میں لکھے ہیں۔ تعریفاں کے قابل تحریر۔

عبداللہ احمد حسن

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

واہ .... مزہ آ گیا پڑھ کر....بہت اچھے واش روم والا قصہ بھی خوووب ہے امی سے بچنے کے لیے ہم بھی ٹرائی کرینگے کبھی .... لیکن اے سی لگوا کر مزے کی تحریر ہے ماشاءاللہ....

اصفیہ ناز

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت ہی دلچسپ انداز۔ ساس کے ذکر پر ایک بات یاد آئی، شادی کے کچھ دن بعد جب میری

مرحومہ ساس پہلی بار ہمارے ساتھ رہنے آئیں تو مجھے ابن صفی کے ناولز میں اتنا مشغول دیکھ کر اکثر حیران ہوتی تھیں۔ ایک بار میں نے انہیں یونہی ایک ابن صفی کا ناول دے دیا کہ آپ بھی پڑھ کر دیکھیں۔ اور اس ناول کو پڑھتے ہوئے جس طرح وہ کھانا چڑھا کر بھولی ہیں اس بات نے انہیں احساس دلا دیا کہ یہ کیسا نشہ ہے۔

تبسم حجازی

——*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*

ایک بار میری امی نے ایک جلد ضبط کی تھی.... اور پھر خود ہی وہ جلد کچھ نشستوں میں پڑھ ڈالی۔ جادو ہے جادو....

معوذ سید

——*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*

ثاقب شیخ: بہت عمدہ... میرے خیال سے حیدر آبادی انداز ایسا ہوتا ہے... بڑا مزا آیا... قابل تحسین...

ادا علی : سر نہیں پیٹنا... ہاتھ دکھ جائیں گے... ہاں اگر دیوار سے ٹکرائیں گے تو دیوار کو کچھ نہیں ہوگا۔

——*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*

مضمون نمبر 39

ابن صفی کے اسرار

ثاقب شیخ

اور پھر گیارہواں صفحہ بھی پھاڑ کر میں نے کوڑے دان کی طرف اچھال دیا، جس کا ٹھیک اپنے مقام پر پہنچنا میرا اس کام میں کہنہ مشق ہونے پر دلالت کرنے لگا، موقع دیکھ کر قلم نے بھی دوبارہ کانوں پر ڈھکن تان کر پاؤں پھیلا دیئے اور میں نے ایک بار پھر سے بال کھجاتے ہوئے تفکر کے قلزمِ زخار میں غوطہ لگا دیا۔

گنتی کے دو ہزار الفاظ اور ان پر دس دنوں کی قید....! یاخدا....! یہ دہی بڑے میں دونوں کا تناسب جاننا چاہتے ہیں یا رس گلے میں چاشنی کی مقدار....؟ یہ کیسے ممکن ہے....؟ نہیں نہیں....یہ ناممکن ہے....! قطعی ناممکن۔

وہ مصنف جس کا قلم کروڑوں دلوں پر راج کرتا ہے، جس نے تین نسلوں پر حکومت ہے، جس کے تخیل کی بلند پروازی پر ثریا دانتوں تلے انگلی دبالے، جس کے کردار کی دھڑکنیں آج سینتس سال بعد بھی ہم اپنے سینوں میں محسوس کر رہے ہیں، جس کی منظر نگاری پر صدیوں سے خاموش پہاڑ آہ و فغاں کرنے لگیں، جس کی ایک جنبش قلم سے وہ گلشن تخلیق ہو جائے جس کی بلبلیں نغمے گنگناتی پھریں اور جس کے گل غزلیں سنائیں، جسے کوئی پڑھ لے تو اسی کا ہو جائے، جس کا سحر انگیز مزاح جب کسی پر چل جائے چہ جائیکہ وہ کسی ملک کا صدر ہی کیوں نہ ہو تو وہ پالتی مار کر رانوں پر ہاتھ مارتے ہوئے قہقہہ لگانے لگے، وہ جو بیک وقت ادیب اور شاعر دونوں کا فخر رکھتا ہو...اس شخص کی تحریر کے اوصاف کا احاطہ کرنا میری اس مختصر بیاض کے لیے کہاں ممکن ہے...؟

ان کے فن کی ہر خوبی ایک طویل مضمون کا مطالبہ کر رہی ہے، مجھے تو کم از کم چھ ماہ کی مدت چاہئے، میں ستاروں سے الفاظ لاؤں....ہر خیال کو ہزار بار جذبات کے ترازو میں تولوں....

مضمون لکھنے کے لیے وقت کی اتنی قلیل مدت و مقدار کس نے رکھی....! کیا یہ صفحات بچانے کی مہم ہے....! کیا آج ہی انھیں گلوبل وارمنگ یاد آئی....؟ میری بد دعا ہے.... خدا اس کے نکاح نامہ

کے لیے صفحوں کی قلت کر دے، اس کے شادی کارڈ کے لیے کاغذ نہ ملے، اس کی شادی میں اس کی چھوٹی ممانی اور بڑی پھُپھو اسے اس بات پر طعنے مار مار کر ادھ موا کر دیں، بھئی توبہ ایسی حماقت پر لاحول... لاحول... بلکہ لاحول ٹو دی پاور آف ہنڈریڈ (جی ہاں صفی صاحب کے ناول سے ہی چرایا ہے)

ابھی میں اسی ادھیڑ بن میں تھا کہ اچانک کسی نے میری پیٹھ تھپتھپا کر مجھے خیالوں کے دریا سے باہر پٹخ دیا۔

"کون ہے؟" جھنجھلا کر مڑتے ہوئے بے ساختہ میری زبان سے یہ کلمات ادا ہوئے، میری پشت پر ایک پستہ قد اور ناتواں جسم کے نہایت ہی بوڑھے حضرت اپنی دودھ میں ڈوبی ہوئی سفید داڑھی کی چوٹیوں پر موجود بچے ہوئے اپنے دو چار دانتوں سے مسکرا رہے تھے۔

"آپ کون ہیں؟" میں نے سوال کیا، مگر جواب دینے کے بجائے وہ میرے والد صاحب کو شکایتی نظروں سے دیکھنے لگے، گویا میں نے ان پر چوری کا الزام لگا دیا ہو اور وہ والد صاحب سے میری شکایت کر کے میری مرمت کروانا چاہتے ہوں۔

"ہو اِس دِس؟" میں بھی والد صاحب کی جانب متوجہ ہوا، اور اس بار ذرا رعب جمانے کے لیے قصداً انگریزی استعمال کی۔

"یہ تمہارے خالو جان کے والد صاحب ہیں۔" والد صاحب نے میرا ان سے تعارف کراتے ہوئے کہا، یہ والد صاحب کا پہلا اور آخری ڈائیلاگ تھا جو وہ بخوبی بول چکے تھے۔

"ہاں تو یہ بات آنجناب خود ہی نہیں بتا سکتے تھے؟" من کی آواز دل کے گوشوں میں بڑی خاموشی کے ساتھ ابھری اور یک لخت غائب ہو گئی، اگر میں یہ بات زبان سے ادا کر دیتا تو ایک نئے فساد کے برپا ہو جانے کے امکانات روشن ہو جاتے، بوڑھے لوگوں کو ویسے بھی غصہ جلدی آ جاتا ہے۔

"تم اردو جانتے ہو؟" کیا ہی میٹھی زبان تھی، مخرج و تکلفات سے بھرپور... مگر الفاظ سینے میں پیوست ہو گئے، ان کے چہرے پر رقصاں مسکراہٹ کو بھی میں کوئی معنی نہ پہنا سکا، خدا خیر کرے.... اِن بزرگوار نے لب و دہن کو تکلیف تو دی۔

میں نے ایک نظر والد صاحب کی طرف دیکھا، ان کے چہرے پر الجھن کے آثار تھے، جیسے وہ ان بزرگوار کی بات نہ سمجھ سکے ہوں، میں نے خاموشی سے سر جھکا لیا، کچھ دیر چپ رہنے کے بعد جب

میں نے پھر سے والد محترم کے چہرے کی طرف دیکھا تو ایسا محسوس ہوا جیسے وہ بذبان خاموش مجھے چپ ہی رہنے کا اشارہ کر رہے ہوں۔

میں نے ایک بار پھر من کی دنیا میں دوڑ لگائی.... "اردو اور میں.... یہ حضرت کیا پوچھ رہے ہیں... ہونہہ.... دو چار گھٹیا سے مصنفین کو پڑھ کر اور تین چار بے وزن غزلیں لکھ کر ایسے لوگ خود کو بابائے سخن سمجھنے لگتے ہیں (یہ سوچتے ہی دل کو ایک گونہ اطمینان ہوا) بوڑھے ہیں اس لیے احترام واجب ہے، مگر ٹھیک تو کرنا ہی ہو گا۔"

"جی یہ جو چند ہزار کتابیں آپ کے مقابل میز پر جلوہ افروز آپ کی قوت باصرہ نیز آپ کے شعور کو اپنی موجودگی کا ادراک کروانے کے لیے کوشاں ہیں، ناچیز کی غرق مطالعہ صفت کے باعث اسے حفظ ہیں، مزید یہ کہ بعض انشا پردازوں اور سخن ور احباب کی محفل میں بندہ سماعتِ اردو زبان سے فیض یاب ہوتا ہے، اس لیے پہلے یہ بتایئے کہ آپ کی قوت فہم اور ذوق ادب دلِ گداز نے کبھی آپ کو ابن صفی کی معتمد کتابوں کے مطالعے پر مائل کیا ہے؟ کیا آپ ابن صفی سے واقفیت رکھتے ہیں؟" ناں ناں! آپ گھبرائیں نہیں! سر کے اوپر سے گزر گئی ناں یہ اردو؟ کیا فرق پڑتا ہے، آپ کے لیے تھی بھی نہیں... بھئی میں کسی سے کمزور پڑتا ہوں! یہ تو ان جناب کو اپنی باکمال اردو دکھانی تھی....اور اب میرے چہرے پر مسکراہٹ کھیل نہیں دوڑ رہی تھی، جس میں طنز کے ساتھ ڈنک اور مقابل کو احساس کمتری کا ادراک کرانے کے عناصر بھی مٹر گشتی کر رہے تھے اور صفی صاحب کا نام نہلے پہ دہلا! مجھے یقین تھا انھوں نے صفی صاحب کا نام بھی نہ سنا ہو گا۔

"ہاہاہا۔" انھوں نے میری طرف دیکھ کر ہلکا سا قہقہہ لگایا اور بولے "برخوردار....! ہم ابن صفی ہی نہیں بلکہ اسرار احمد سے بھی واقف ہیں۔"

محترم کے ان لفظوں نے میری باچھوں کو چیرتے ہوئے میرے دانتوں کے درمیان ایک بڑا سا شگاف کر دیا، جس کا نتیجہ میرے کھلے ہوئے منہ کے طور پر ظاہر ہوا، جس سے حیرت کی روشنیاں باہر جھانک رہی تھیں۔

"تم جیسے آج کل کے سر پھرے لونڈے چار کتابیں پڑھ کر یوں ڈینگیں مارنے لگتے ہیں جیسے تم سے بڑا کوئی اہل ادب ہی نہیں... تمھیں پتا بھی ہے ابن صفی کی کتابیں کیوں چلتی ہیں... نہیں پتا،

کہو... کہو... اب بولتی کیوں بند ہوگئی، میں جانتا ہوں تمھارے فرشتوں کو بھی نہیں معلوم ہو گا... بس اب مجھ سے بحث نہ کرنا، اب چپ رہو اور مجھ سے سنو۔"

بزرگوار غصیلے انداز میں کچھ دیر تک مجھے گھورتے ہوئے کچھ سوچتے رہے پھر جب بولے تو میرے بولتی ہی بند کر دی۔

"ہاں تو برخوردار ان کا مقصدِ اول عوام کے لیے ایسی کہانیاں پیش کرنا تھا جسے پڑھ کر وہ اس میں کھو جائیں، تھوڑی دیر کے لیے ہی سہی وہ اپنی ذہنی الجھنوں سے چھٹکارا پالیں، اور پھر اس لطافت کے بیچ میں اسرار کے وہ پردے ہٹاتے ہیں کہ قاری دنگ رہ جاتا ہے، ان کی جدت اللہ اللہ! دعویٰ تو دیکھئے کوئی دو ناولوں میں بھی آپ یکسانیت ثابت کر دکھایئے، ناممکن! اور اس پر چار چاند لگاتی زبان و مضامین پر گیرائی، مزاح سے ہٹیئے تو رازوں کے ساگر میں ڈوب جایئے، سنجیدہ ہوئے تو علم کا وہ دریا بہا دیا جو آپ کو اپنے علم و فن کی عظیم گہرائیوں میں غرق کر دے گا، اس دلکش اسلوب کے درمیان اس طرح سے معاشرے کو جرائم سے بچنے کی ترغیب دیتے ہیں کہ اہل فن عش عش کر اٹھیں، خیر تم سے یہ پوچھنا تو بیکار ہی ہے مگر بتادو تم انہیں کیسے جانتے ہو؟"

جن حیرت کی روشنیوں کا میں اوپر ذکر کر چکا ہوں وہ بتدریج اپنی پوری آب و تاب سے رواں تھیں... بس ان کے دہانے نے مزید وسعت اختیار کر لی تھی... مجھے کچھ کچھ سنائی تو دے رہا تھا، لیکن کان اور دماغ کے درمیان کی تمام راہوں پر حیرت کی ہڑتال کے باعث ذہن کچھ بھی سمجھنے بوجھنے سے عاری ہو گیا تھا، مجھے یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ مجھ سے زیادہ بھی کوئی ابن صفی صاحب کو سمجھتا ہے جانتا ہے۔

"اے لڑکے....! تمھی سے پوچھ رہا ہوں، ابن صفی کو جانتے ہو.....بتاؤ....جواب دو؟" ان کے اِن لفظوں نے کان اور دماغ کے درمیان کی ہڑتال رکوائی اور معاملہ کچھ ہموار ہوا، میں بھونچکا سا ہو کر انہیں دیکھنے لگا، پھر ہمت کر کے ہکلا ہکلا کر بولنا شروع کیا۔

"د...د...دیکھئے....و...وہ...وہ میں نے ان کے سارے ناول پڑھے... ہیں...یعنی پسندیدہ مصنف... وہ مجھے ان کے بارے میں لکھنے کے لیے کہا گیا....یعنی کہ خراج تحسین پیش کرنے کے لیے لکھنا... ہے۔" میرے یہ بے ربط جملے جو میں نے بڑی مشکل سے ادا کئے تھے، انھوں نے اسے اپنی تیز کلامی سے یوں پاش پاش کر دیا۔

”کیا کہا؟ تمھیں لکھنے کے لیے کہا گیا ہے، وہ بھی ابن صفی کے بارے میں.... ہائے! وہ شخصیت جس کا نام ’اردو ادب آزادی کے بعد‘، ’سمت ورفتار‘، ’اردو ادب کی مختصر ترین تاریخ‘ جیسی مقبول عام کتابوں کی زینت بڑھا چکا ہے، جس کی قابلیت مولوی عبدالحق، مجنوں گورکھپوری، محمد حسن عسکری، امجد اسلام امجد جیسے معززین سے لوہا منوا چکی ہے اور مغربی شخصیات کا کیا کہنا... اگاتھا کرسٹی، کرسٹینا اویسٹر ہیلڈ اور فن تھیسن جیسے نامور اہل ادب، جاسوسی ادب میں جن کے عروج پر قصیدے کہہ چکے ہیں، ابو الخیر کشفی نے جن کی عظمت کا اعتراف یوں کیا ہے:

”میں نے کبھی ابن صفی کے ناولوں کو کتابوں کے درمیان چھپا کر نہیں رکھا۔“

تم ان کے بارے میں کیا لکھو گے؟ بتاؤ.... بس لکھ کر ان کا وقار گراؤ گے.... خبردار جو تم نے ان کی شخصیت اور فن پر کچھ لکھا تو.... کہو لکھو گے؟“

یہ کہتے وقت وہ جس غصے میں تھے اور جس انداز سے آگے بڑھ رہے تھے.... مجھے ایسا محسوس ہونے لگا جیسے اب گریبان پکڑ کر دو چار طمانچے ہی تو رسید کر دیں گے۔

”جج.... جی وہ میں نے کک.... کیا لکھا ہے!“

”ہاں ہاں! وہی پوچھ رہا ہوں کیا لکھا ہے؟ تم جیسے کل کے لونڈوں سے اور کیا توقع رکھی جا سکتی ہے، تم جیسے احمق اور نکمے کیا لکھیں گے بھلا....؟ جن کو قلم پکڑنے کی بھی تمیز نہیں، بولو.... بتاؤ.... جواب دو، اب خاموش کیوں ہو.... ہونہہ.... بڑے آئے ابن صفی پر لکھنے والے، تم اگر لکھو گے بھی تو کیا لکھو گے، زیادہ سے زیادہ دو چار بور کر دینے والے جملے لکھنے کے بعد اپنے پسندیدہ کردار کی حمایت شروع کر دو گے، ایک کردار کی برتری ثابت کرنے کے لیے دوسرے کرداروں کو نیچا دکھانا شروع کر دو گے، تم جیسے کم عقل یہ بھی نہیں سمجھتے، ایسے تم صفی صاحب کے کلام میں خامیاں نکالنے کی گستاخی کر رہے ہو.... مگر یہ یاد رکھو ان کی تحریر کا یہ ایک بہت بڑا امتیازی وصف ہے کہ ان کے تمام کردار ایک زندہ حقیقت معلوم ہوتے ہیں، مافوق الفطرت ہستی نہیں لگتے، مثبت ہو یا منفی ہر ایک کردار کا الگ مقام ہے، جن سے آج کا قاری بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ پاتا، کون اسرار احمد کی غیر موجودگی کو بھر پائے گا، آج تک ان کی غیر موجودگی ادبی گوشوں میں سناٹے کا باعث بنی ہوئی ہے، فحش نگاری سے

دوری، ایک رب کائنات کی ڈکٹیٹر شپ کی خواہش، سائنس کا بہترین استعمال، غرض یہ کہ ہر طرح کے ذوق کا لوازمہ کون فراہم کر پائے گا....؟ بہت مشکل ہے اور صرف یہی نہیں ان کا قلم کبھی ملک کی طرح منقسم نہیں ہوا، یہی وجہ ہے جو ان کے مسلمان قارئین کے ساتھ ساتھ ان کے ہندو قارئین بھی قابل قدر تعداد میں ہیں۔"

"جی....جی، واقعی میں بھی یہی کہوں گا کہ پوری دنیا میں ان کے فن کا لوہا ماننے والے ہزاروں لوگ موجود ہیں۔" میں نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے بدقت تمام اپنی زبان سے یہ جملے ادا کئے، حالاں کہ اندر ہی اندر میرا دل ڈرا ہوا تھا۔

"انہیں صرف دنیا سے اپنے فن کا لوہا منوانا ہی نہیں آتا تھا بلکہ دنیا کو کوزے میں بند کرنے پر بھی مہارت رکھتے تھے، نثر کے ساتھ ساتھ شاعری میں بھی انھیں کمال حاصل تھا، لاؤ اپنی بیاض مجھے دو، میں دیکھوں کیا لکھا ہے تم نے؟"

اس سے پہلے کہ میں احتجاج کرتا انہوں نے بیاض میرے ہاتھ سے جھپٹ کر اس میں جلدی جلدی کچھ کھچانا شروع کر دیا، جی ہاں....وہ لکھنا نہیں کھچانا ہی تھا! کیوں کہ اس قدر تیز رفتاری سے لکھا ہی نہیں جاسکتا، وہ میرے لکھے ہوئے کو پڑھ کر ساتھ ہی بڑبڑاتے بھی جارہے تھے۔ "لکھنے کا شعور ہے نہیں اور ڈینگیں مارنے کے انداز تو دیکھو صاحب کے...!"

میں حیرت سے کبھی ان کو اور کبھی اپنی بیاض کو دیکھ رہا تھا، جو ہر گزرتے لمحے کے ساتھ ان کے جنبش قلم سے سیاہ ہوتی جارہی تھی، جب وہ لکھ چکے تو بیاض میری طرف سرکائی اور بولے۔

"لو اسے پڑھ لینا، تمھارے لیے نیک خواہشات...!" یہ ادھوا جملہ کہہ کر وہ برق رفتاری سے میرے کمرے سے نکل گئے، میں کہتا ہی رہ گیا۔ "یہ سب تو ٹھیک ہے مگر میرا قلم تو دیتے جایئے....ابھی کل ہی خریدا تھا!" مگر انھیں خیال ہی کہاں، وہ تو جا چکے تھے۔

میں نے مردہ دل سے بیاض دیکھی، ہائے کیا خوشخط تحریر تھی، ذہن قبول کرنے کے لیے قطعی تیار نہیں تھا، لیکن دل عش عش کر اٹھا، شاید ہی میرے قلم نے کبھی اتنی عمدگی سے روشنائی بکھیری ہو، مگر آپ ہی انصاف سے بتایئے....کچھ بھی ہو اس قلم کا اصل مالک تو میں ہی تھا نا....! بھئی پورے ساڑھے تین روپئے خرچ کر کے خریدا تھا، مانا ان کی تحریر خوشخط ہے جسے انھوں نے سلیقے سے استعمال کیا،

مگر قلم کا یہ جبری اغوا میرے کلیجے پر چھریاں چلا رہا تھا۔

میں نے دل کو تسلی دے کر ان کی تحریر پر پھر سے نظر ڈالی اور پڑھنے لگا، لکھا تھا...

"آدمی کس قدر بے چین ہے مستقبل میں جھانکنے کے لیے، شاید
آدمی اور جانور میں اتنا ہی فرق ہے کہ جانور مستقبل سے بے نیاز ہوتا ہے
اور آدمی مستقبل کے لیے مرا جاتا ہے"۔

(سہ رنگا شعلہ)

یہ تو ابن صفی کے ایک ناول کا اقتباس تھا، اس کے آگے ایک مختصر سا نوٹ لکھا تھا۔
"برخوردار.... ! مذکورہ بالا اقتباس ان کی فنی مہارت اور ادبی قابلیت کا ادنیٰ سا شاہکار ہے، تم داستاں لکھو گے تو حتی الامکان کوشش کرنا کہ ان کے اوصاف بیان کر سکو، کیوں کہ مرحوم کو ان کی خوبیوں سے ہی یاد کیا جانا چاہئے، مگر بیٹے وہ خود ہی اپنی داستاں لکھتے تو کیا لکھتے....؟ شاید یہ لکھتے.... ہائے...! ؎

"لکھنے کو لکھ رہے ہیں غضب کی کہانیاں
لکھی نہ جا سکی مگر اپنی ہی داستاں"

(اسرار ناروی۔ ابن صفی)

نہ جانے یہ اقتباس پڑھتے ہوئے میری آنکھوں کے کنارے کیوں بھیگ گئے...! آپ یہ نہ سمجھئے کہ یہ میرے قلم کی آخری یادگار تھی، نہیں.... نہیں، یہ تو ابن صفی صاحب کے شعر کا کمال تھا.... جو دل میں جاگزیں ہوا تھا۔

"ہمم.... بالکل ٹھیک کہا... اتنے سے وقت میں بھلا کیا ہو گا؟ اب مجھے ابن صفی پر لکھنے کے لیے اور بھی وقت چاہئے"۔ یہ سوچتے ہوئے ابن صفی صاحب کا مذکورہ بالا شعر پڑھا، دوسرا قلم نکالا اور مندرجہ ذیل سطریں لکھ کر بیاض بند کر دی۔ ؎

"اپنی کہانیوں کا غضب بھی تو دیکھئے
لکھوائی اس نے آپ پہ کتنی ہی داستاں"

میری طرف سے انہیں کروڑوں محبتیں اور دل کی اتھاہ گہرائیوں سے خراج تحسین.... اللہ رب العزت مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے... آمین!

تبصرے

عالیہ چوہدری: آہا .... استاد نرالے عالم یاد آ گئے -- کیا تحریر ہے بٹوا.... بہت خوب برخوردار.... کمال لکھا صاحب زادے.... کیا نام کے.... طبیعت صاف ہو گئی .... مگر سارا کریڈٹ تو ابن صفی کو جاتا ہے۔ نانی ماں کی پشین گوئی لکھ لو کہیں .... بہت مصنف پیدا ہو جائیں گے یہ تحریر یعنی ابن صفی پہ لکھنے کے بعد.... ع

تیری یاد آئی تیرے جانے کے بعد

پیارے بچو! اج ابن صفی کے ساتھ ساتھ اس بچے کے قلم کی بھی فاتحہ پڑھ دینا۔

رہے نام اللہ کا۔ جیو .... سلامتی کے ساتھ.... امن سکون ایمان کے ساتھ۔

ثاقب شیخ : اچھا ہے قلم کے فاتحہ کے لیے کہا...ورنہ کہیں... ممم.. توبہ

اللہ آپ کو بھی عمر دراز عطا فرمائے اور آپ کا سایہ ہم پر قائم رہے۔ شکریہ!!!

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

معوذ سید:

"جسے پڑھ کر وہ اس میں کھو جائیں، تھوڑی دیر کے لیے ہی سہی وہ اپنی ذہنی الجھنوں سے چھٹکارا پالیں، اور پھر اس لطافت کے بیچ میں اسرار کے وہ پردے ہٹاتے ہیں کہ قاری دنگ رہ جاتا ہے، ان کی جدت اللہ اللہ! دعویٰ تو دیکھئے کوئی دو ناولوں میں بھی آپ یکسانیت ثابت کر دکھایئے، ناممکن! اور اس پر چار چاند لگاتی زبان و مضامین پر گیرائی، مزاح سے ہٹئے تو رازوں کے ساگر میں ڈوب جایئے، سنجیدہ ہوئے تو علم کا وہ دریا بہا دیا جو آپ کو اپنے علم و فن کی عظیم گہرائیوں میں غرق کر دے گا، اس دلکش اسلوب کے درمیان اس طرح سے معاشرے کو جرائم سے بچنے کی ترغیب دیتے ہیں کہ اہل فن عش عش کر اٹھیں، خیر تم سے یہ پوچھنا تو بیکار ہی ہے مگر بتا دو تم انہیں کیسے جانتے ہو؟"

زندہ باد ثاقب!

تمہاری تحریر کا انتظار تھا اور تم نے توقعات سے بہت بڑھ کر لکھا۔ تم نے بھاری بھر کم الفاظ لادے نہیں بلکہ ٹانکے ہیں۔ بھرپور دلچسپ اور ہمہ پہلو تحریر! مبارکباد قبول کرو!

ثاقب شیخ: شکریہ! اور جو طول نظر آرہا ہے وہ میری غلطی نہیں یہ زلفاتری صاحب کی ہے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ادا علی: بہت عمدہ.... سمجھ میں نہیں آرہا کس کس بات کی زیادہ تعریف کروں....اب تک کے سبھی لکھاریوں کی کھنچائی اتنے خوبصورت ڈھنگ سے کی گئی ہے کہ ....واہ واہ....اور ہر جملہ لاجواب اور خوبصورت ہے.... مگر دادا ایک بات سمجھ میں نہیں آئی....یہ آپ کو کچھ بھی لکھتے وقت بشارت کیوں ہوتی ہے.... کیا آپ واقعی خود کچھ نہیں لکھ سکتے.... کہ کوئی آکر لکھواتا ہے یہ لکھو وہ لکھو....اس بار تو حد ہی ہو گئی....خود ہی تحریر بھی لکھ کر دے دی.... خیر اب مستقبل کی فکر بالکل نہ کرنا۔ بے فکر رہنا....بہت شاندار رہے....بس اس قلم پر فاتحہ پڑھ کر نیا خرید لیں ....اور لکھنا جاری رکھیں....

اپنے اندر کے لکھاری کو اب تو پہچان لیں.... آپکے قلم پکڑتے ہی آجاتا ہے....ہر تحریر پر ایک قلم کی قربانی کوئی زیادہ بھی نہیں۔

بالکل الگ انداز کا خوبصورت خراج تحسین لکھنے پر مبارک باد

ثاقب شیخ: مفت آتے ہیں کیا.... قلم.... غم روزگار سے ہی دبلے ہو رہے ہیں دادا.....

آپ کا اور میرا مشترکہ خواب شاید ہی مکمل ہو.... کیوں دادا بالکل ہی الٹی لائن میں ہیں...

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت خوب کیا انداز ہے کیا زبان ہے کیا بیان ہے واہ واہ۔ جیو بھائی۔ اور ہاں اگر وہ قلم گیا تو غمزدہ نہ ہو، آنسو نہ بہا فریاد نہ کر۔ یہ میری طرف سے تین تین قلم حاضر ہیں۔(آگے تین عدد تصویری قلم.)

عبداللہ احمد حسن

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اصفیہ ناز: واہ عمدہ تحریر ....زبردست۔ بھئی اتنا اچھا لکھا ہے کہ بس کیا کہیں....پڑھے تو پڑھتے ہی چلے گئے۔ اگل بگل سب بھول گئے مزاح کا وہ تڑکا لگایا آپنے جو ابھی تک کی تحریروں میں کم ملا۔ خدا اس کے

نکاح نامہ کے لیے صفحوں کی قلت کر دے، اس کے "شادی کارڈ" کے لیے کاغذ نہ ملے، اس کی شادی میں اس کی چھوٹی ممانی اور بڑی پھُپھو اسے اس بات پر طعنے مار مار کر ادھ موا کر دیں، بھئی توبہ ایسی حماقت پر لاحول... لاحول... بلکہ لاحول ٹو دی پاور آف ہنڈریڈ.... یہ پڑھ کر تو ہنسی کنٹرول کرنا ممکن ہی نہیں رہا.... ویسے تو پوری تحریر جاندار... شاندار ہے لیکن آپ کی ایک لائن جو بہت پسند آئی۔ "میں ستاروں سے الفاظ لاؤں"

ثاقب شیخ: یہ بدعائیں کھلے عام نہ کہو مجھے گھر واپس جانا ہے... زلفاتری صاحب کو خبر لگ گئی تو.... اچھا تعریف کے لیے شکریہ!

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

احمد صفی: بھائی ثاقب، کچھ تحریریں وہ ہوتی ہیں جنہیں پڑھنا پڑتا ہے اور کچھ وہ ہوتی ہیں جو خود کو پڑھوا لیتی ہیں۔ آپ کا مضمون اخرالذکر تحریروں کی مثال ہے۔ ذرا گھڑی دیکھیے اس وقت صبح کے سوا دو بجے ہیں۔ ایک اہم دفتری دستاویز پر کام کر کے فارغ ہوا۔ الارم لگاتے لگاتے نوٹیفیکیشن پر نظر پڑی اوہ ایک نیا مضمون... چلو نظر ڈال لیں کس کا ہے کل شام سے پہلے تو تبصرے کا وقت ہی نہیں ملے گا۔ اس وقت تو سب بند کر کے سونے کی کریں۔ یہ سوچتے سوچتے مضمون پر نظر ڈالی اب کہاں کی نیند اور کیسی تھکن۔ ختم کر کے ہی دم لیا۔ اور یہ ناانصافی ہوتی کہ مضمون کے بارے میں اپنی رائے کو کل تک رکھ کر باسی کیا جاتا۔ تو بھیا تازہ تازہ تبصرہ حاضر ہے اور تبصرہ کا حاصل بس یہ ہے... "واہ واہ جئیں خوش رہیں"

ثاقب شیخ: محبت ہے جناب! تعریف کے لیے شکریہ!

اچھا ذرا وہ الارم والی گھڑی کا ماڈل تو بتائیے گا.... ؟؟؟ میرے پاس جو گھڑی کمبخت کبھی دیر سے بجتی ہے تو کبھی جلدی بج جاتی ہے...

احمد صفی: ہائیں؟ گھڑی... اب گھڑی میں کون الارم لگاتا ہے بھائی... ہمارے موبائیل میں بس بوتل کی ڈھبری کھولنے والا آلہ نہیں ہے باقی سب کام اسی سے لیتے ہیں...

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

کیا کہنے ثاقب میاں!!! آپ کا مضمون بہت سے انوکھے رنگ بکھیر رہا ہے مزاح کی چاشنی اس پہ مستزاد بہت خوب۔

حمیرا ثاقب

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

واقعی... سچ کہا... ہم صرف سورج کو چراغ دکھا کر خالی خولی ڈینگیں مار رہے ہیں.... کہاں گریٹ صفی.... کہاں ہم.... بہت ہی اعلیٰ... پچھلوں سے ہٹ کے... شعر کمال... جزاک اللہ خیر۔

ملک فرخ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اسماعیل بن محمد: ثاقب کی باتوں پہ تبصرہ کرتے ہوئے بھی ڈر لگتا ہے کہ کہیں حضرت شروع ہی نہ ہو جائیں.... میرا تو سر ڈھول کی طرح بجنے لگتا ہے.... ان کے ساتھ بحث کرنے کے لیے (معاف کیجیے گا) کتے کا دماغ چاہیے.... مجھے تو حیرت ہے کہ یہ افلاطون ثانی ان بزرگوار کے سامنے کیونکر شرمندہ ہوئے ہونگے.... ورنہ بات سے بات نکالنا، کہاں کی تان کہاں ملانا تو کوئی ان سے سیکھے.... مجھے یقین ہے کہ اگر یہ ایکسچینج آپریٹر ہوتے تو کلکتے کی ڈھاکے جاملاتے....

ثاقب شیخ: یقین یقین کی بات ہے... مگر کسی یقین سے فائدہ یقیناً ہو یقین سے نہیں کہہ سکتے... آپ کی محبت کا شکریہ!

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

حافظ ابوبکر: بہت ہی خوب مضمون زیادہ کچھ نہیں کہتے کہیں ہاتھ دھو کر پیچھے نہ پڑ جائیں۔

ثاقب شیخ: ہاتھ دھو کر پیچھے پڑ جانے کا کیا مطلب ہے... دیکھیے آپ ایسے جملے کہہ کر اگر قلم شریف کے وصال اور نئے کے چندہ والے ثواب دارین سے بچنا چاہتے ہیں.... تو یہ نہیں چلے گا... ساڑھے تین روپے خرچ ہوئے تھے مذاق تھوڑائی ہے.... شکریہ!

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت اعلی.... اردو تھوڑی گاڑھی لگی آپ کی، اور درج ذیل پیرے میں تو یوں لگا کہ کسی خاتون خانہ کی روح در آئی ہے آپ کے قلم میں:

"مضمون لکھنے کے لیے وقت کی اتنی قلیل مدت و مقدار کس نے رکھی....!

کیا یہ صفحات بچانے کی مہم ہے....! کیا آج ہی انھیں گلوبل وارمنگ یاد

آئی....؟میری بددعا ہے....خدا اس کے نکاح نامہ کے لیے صفحوں کی قلت
کر دے، اس کے شادی کارڈ کے لیے کاغذ نہ ملے، اس کی شادی میں اس کی
چھوٹی ممانی اور بڑی پھُپھو اسے اس بات پر طعنے مار مار کر ادھ موا کر دیں،
بھئی توبہ ایسی حماقت پر لاحول...لاحول...بلکہ لاحول ٹو دی پاور آف ہنڈریڈ
(جی ہاں صفی صاحب کے ناول سے ہی چرایا ہے)"

عبدالودود عامر

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

سید فہد حسینی: آغاز ہی نہایت شاندار، جیسا کہ ابن صفی صاحب جب ناول کا آغاز کرتے یا ناول کے اندر وقفے میں اگلے کہانی کا آغاز کرتے تو کچھ ایسی ہی صورت حال ہوتی تھی مثلاً:

"تقریباً رات کے ساڑھے گیارہ بجے تھے، سارے شہر میں
خاموشی طاری تھی، بازار میں اکا دکا پان کی دکانیں کھلی تھی۔"

(تجوری کا راز)

تو یہ ایک اور تحریر جس کا شمار بہت بہترین تحریروں میں ہوتا ہے۔ بہترین مزاح پیش کیا ہے۔ الفاظ کا چناؤ بھی خوب ہے۔ کسی ایک کردار کا نام لیے بغیر اس تحریر نے پڑھنے والوں کو اپنی طرف خوب مائل رکھا۔ مزاح میں اکثر جگہ ایسے محسوس ہوتا کہ جیسے حمید عمران قاسم سلیمان آپس میں مزاح کر رہے ہوں۔ بعض تحریریں ایسی ہیں کہ ان کے لیے کمنٹ میں بس اتنا ہی کہنا اچھا لگتا ہے کہ "بہت خوب، بہت شاندار" کیونکہ وہ تحریریں ہی ایسی ہوتی ہیں کہ انکا ایک ایک جملہ ہی نہایت شاندار ہوتا ہے۔ یہ بھی انہی میں سے ایک ہے۔ مزاح تو ہر جگہ ہی خوب رہا کسی ایک مزاحیہ لمحے کے بارے میں کہنا کہ یہ سب سے زیادہ اچھا مزاح تھا تو یہ بھی ٹھیک نہیں۔ بہت بہترین تحریر۔ مزاح ہی مزاح میں ابن صفی صاحب پر بات چیت کرنا بھی بہت خوب رہا۔ ناولوں کے حوالے بھی بہت خوب ہیں۔ باتوں ہی باتوں میں یہ بھی کہا جا رہا تھا کہ کیا تحریر لکھی جائے۔ مگر ساتھ ساتھ شاندار انداز میں تحریر بھی مکمل ہوتی رہی اور یہ بھی کہا جا رہا تھا کہ کیا تحریر لکھی جائے مگر بہت بہترین انداز۔ تحریر کا اختتام بھی بہت بہترین، ابن صفی صاحب کے بعض ناولوں کی طرح اختتام پر بھی کچھ ایسا محسوس ہوا کہ ابھی تحریر اور بھی باقی تھی،

مگر بہت بہترین انداز۔ بہت خوب۔ ضرور لکھا کریں۔

ثاقب شیخ: بہت شکریہ صاحب! اور آپ نے پکڑا کہ میں نے کسی بھی کردار کا نام نہیں لیا... جئیں...

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

سید اسد عادل، حمیرا ثاقب، زویا خان اور خالہ صبیحہ یاسمین کا از حد مشکور و ممنون ہوں جو انھوں نے اتنا منظم کام کیا... وہ محنت بہت زیادہ کر رہے ہیں... اور کام بھی کر رہے ہیں... ورنہ وہ پہلے بیکار بیٹھے رہتے تھے... ہمیں ان کا شکر گزار ہونا چاہیے... عادل بھائی کی محنت تو قابل تسکین ہے۔

اور ہاں ایک اور چیز کہی تھی ہماری تحریروں کی سراہنا بھی کرتے ہیں... اور بہت منظم کام کرتے ہیں... اور اگر کسی کو میری باتیں بری لگی ہو تو عادل بھائی سے بات کریں...

ثاقب شیخ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

لبنیٰ رضوان: واہ بھئی بہت ہی مزیدار اور دلچسپ تحریر ہے آپ کی.... ویلڈن۔

ویسے یہ پاور ہینڈرڈ والا تکیہ کلام کسی زمانے میں میرا بھی ہوا کرتا تھا ہر وقت۔ منحوس کی پاور ون ہنڈریڈ... گھٹیا کی پاور ون ہنڈریڈ ... پکاؤ کی پاور ون ہنڈریڈ... مزا آیا آپ کی تحریر پڑھ کر۔

ثاقب شیخ: شکریہ!!! ہم اکثر چیزیں پڑھ کر استعمال کرتے ہیں۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون نمبر 40

خاک میں کیا کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہو گئیں

شمعون علی چودھری

ابنِ صفی کی تعریف اور یہ عاجز؟ سورج کو چراغ دکھانے کہ مترادف ہے، لیکن یہ بھی سچ ہے اور ببانگ دہل اس کا اقرار بھی کرتا ہوں کہ جو ٹوٹی پھوٹی اردو مجھے آتی ہے اللہ کے کرم کہ بعد ابنِ صفی کی دین ہے۔

کہانیاں پڑھنے کا شوق بچپن سے ہی تھا اور اکثر اس شوق کی تکمیل میں گھر کے کام کاج جو میرے ذمہ ہوتے تھے رہ جاتے تھے اور قبلہ والد صاحب کی تان کہانیوں پر ہی آکر ٹوٹتی تھی اور خوب دھنائی ہوتی تھی، مگر ہم نہ باز آنے کہ تھے نہ آئے۔

عمران سے پہلی ملاقات مظہر کلیم کے کسی ناول کے توسط سے ہوئی، بس پھر کیا تھا ایک نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔

بی۔کام کیلیے جب قرعہ فال پنجاب کالج اسلام آباد کے نام نکلا (ابا جی کو کسی نے رائے دی تھی کہ بگڑے ہوؤں کو پنجاب والے سیدھا کر دیتے ہیں) تو ایک ایسے باب کا آغاز ہوا جو ایک لازوال عشق میں تبدیل ہو گیا۔

زبیر اور خرم سے ملاقات ہوئی، اجی ملاقات کیا ہوئی ہمارا اس پر اتفاق ہے کہ ہماری روحیں عالمِ بالا میں کہیں ساتھ ساتھ ہی تھیں اور جب ساتھ تھیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ہمارے شوق بھی ایک سے نہ ہوتے؟

زبیر صاحب وہ شخصیت ہیں جن کے ذریعہ ہمیں یہ معلوم ہوا کہ "عمران" کہ خالق ابن صفی صاحب تھے اور باقی سب ان کے پاؤں کی دھول کے برابر بھی نہیں۔

بھئی سچ تو یہ ہے کہ تب ہمیں اُن کی یہ ہرزہ سرائی ایک آنکھ نہ بھائی اور ہم نے اُن کے خوب لتے لیے، لیکن چونکہ وہ بھی ہمارے عالمِ ارواح کے محلے دار تھے سو اگلے دن دِل پہ ہاتھ رکھ کر (ہم تمام دوست اپنی کتابوں کو کسی کو ہاتھ نہیں لگانے دیتے، مستعار دینا تو دور کی بات ہے) ابن صفی کے اپنے

کلیکشن سے عمران سیریز کی ایک جلد اٹھالائے، اور حکم فرمایا کہ پڑھ کر جواب دینا۔

جواب ہوتا تو دیتا....! غالباً وہ ناول ’’قبر اور خنجر‘‘ تھا، بس پھر کیا تھا بلا تامل اعترافِ خطا کیا اور گزارش کی کہ بھائی رجوع کی کوئی صورت ہو تو بتائیں؟

فرمایا ایک ہی صورت ہے کہ مکمل ایک سو بیس ناولز پڑھے جائیں، عرض کیا کہ کیا مستعار ملیں گی؟ تڑاک سے جواب دیا، ہمارا کام راستہ دکھانا تھا چلنا آپ کو خود ہے۔

اگلے ہی دن نہ صرف یہ کہ عمران سیریز بلکہ جاسوسی دنیا بھی خرید لی اور پڑھ کر ہی دم لیا، ایسا لگا کہ برسوں کہ پیاسے کو سیر ہو کر ٹھنڈا میٹھا پانی میسر آگیا ہو، اس بات کو قریب پندرہ سال ہونے کو ہیں لیکن ابھی بھی میرا یہ معمول ہے کہ تواتر کے ساتھ ایک کہ بعد ایک کتاب پڑھتا ہوں اور سر دھنتا ہوں، اور جب آخری جلد ختم ہوتی ہے تو نئے سرے سے دوبارہ پڑھنا شروع کر دیتا ہوں۔

ابن صفی صاحب جیسے لوگ صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں، بالعموم اردو ادب اور بالخصوص اردو سری ادب ان کی خدمات کا تا قیامت مقروض رہے گا۔

’’لکھنے کو لکھ رہے ہیں غضب کی کہانیاں
لکھی نہ جا سکی مگر اپنی ہی داستاں‘‘

(اسرار ناروی)

تبصرے

عالیہ چودھری : شکر ہے کوئی اور بھی ہے میرے جیسا جس چھوٹا سا مضمون لکھا ورنہ ہم تو صدمے میں تھے۔ بہت شکریہ بچے بوڑھی نانی کو ہوش میں لائے اور خوشی دی۔ خیر یہ تو تھیں ہماری ذاتیات...

اب آتے مضمون کی طرف.... اے ہے بیٹا سب لکھنے والے کس زمانے میں لے جاتے ہو... ماضی کی سیر..... کھو جاتی ہوں میں.... مختصر مگر دلکش تحریر۔ مبارک باد بیٹا جی کہ جو لکھا خوب لکھا...

آؤ مل کے ابن صفی کے لیے اور عالم اسلام کے تمام مرحومین کے لیے سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص کی تلاوت فرمادیں.... اللہ اپ سب پہ رحمت و انعام نازل فرمائے ....

دعا گو: آپ سب کی نانی

بیگم تنویر یعنی عالیہ چودھری

شمعون علی چوہدری: شکریہ نانو، آپ کہ الفاظ عاجز کیلیے سرمایۂ گراں بہاہیں۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

عالیہ چودھری : جیو میرے بچے... سلامت رہو... نانو کی دعا آپ کے ساتھ ہے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

آپ کا ابن صفی صاحب سے تعارف بہت اچھا لگا اور پھر اصلی عمران فریدی حمید کو آپ نے پا لیا۔ آخر کسی نہ کسی موڑ پر اصل سے ملاقات ہو ہی جاتی ہے۔ جو حقیقت پسند ہوں اور سچ ماننے والے ہوں تو وہ جلد ہی حقیقت کو پالیتے ہیں۔ پھر جس نے بھی اردو ادب یا اردو جاسوسی ادب یا پھر جاسوسی دنیا و عمران سیریز کے حوالے سے حقیقت کو سمجھ لیا یعنی ابن صفی صاحب تک پہنچ کر حقیقت کو سمجھ لیا تو اس کی شخصیت میں ایک نمایاں فرق نظر آتا ہے۔ جیسا کہ آپ نے بھی بہت اچھا لکھا۔ اپنے دوستوں کا حوالہ بھی آپ نے خوب دیا۔ اسی طرح میری بھی خواہش ہے کہ لوگ اپنی تحریروں میں گروپ میں موجود لوگوں کے حوالے بھی دے سکتے ہیں۔ اگر کسی کا دوست گروپ میں موجود ہو یا دوست گروپ میں تو موجود تھا اسی گروپ کی بدولت اس سے واقفیت ہوئی۔ یا کسی دوسرے گروپ سے واقفیت ہوئی اور اس گروپ میں پہنچے یہ سب بھی تحریر میں لکھ سکتے ہیں۔ جیسا کہ آپ نے ذکر کیا اور شاید یہ دو حضرات اس گروپ میں بھی موجود ہوں گے جن کا نام آپ نے لیا ہے خرم صاحب اور زبیر صاحب۔ ہو سکتا ہے کہ یہ

گروپ میں بھی موجود ہوں۔ باقی تحریر آپ کی بہت اچھی ہے۔ اور اسی طرح کچھ نہ کچھ پیش کیا کریں۔ اللہ کامیابی عطا فرمائے آپ کو اور پھر ابن صفی صاحب کے لیے بھی دعا ہے کہ اللہ ان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

سید فہد حسینی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ادا علی : یہ کیا خود تو بار بار پڑھے جا رہے ہیں اور یہاں اتنا سا مضمون ... کچھ تو اور لکھتے بھائی ...

سید فہد حسینی : کوئی بات نہیں، پھر سہی۔۔۔ شاید دوسری بار ایک الگ انداز سے تحریر پیش کر دیں۔ یہ تحریر بھی بہت اچھی ہے۔ سب کچھ نہ کچھ سیکھتے ہی ہیں۔ آپ کی تحریر تو بہت اچھی تھی اور اسی طرح بہت ساری تحریریں بھی بہت زبردست تھیں۔ پھر سب ہی تحریریں اچھی ہیں۔ اور سب ہی کچھ نہ کچھ سیکھ رہے ہیں۔ اور شمعون علی صاحب بھی کچھ نہ کچھ لکھتے رہا کریں مزید پختگی آتی رہے گی۔ اور یہ تحریر بھی بہت اچھی ہے ان کی۔ اسی طرح لکھنا جاری رکھیں۔

ادا علی : مگر اتنے زبردست فین کو کچھ تو اور لکھنا چاہئے تھا .... میں تو ورقہ پلٹ کے رہ گئی .... شیمران کے سادہ کاغذ تھے بس۔

شمعون علی چوہدری: ادا علی مجھے پزیرائی کا اندازہ نہیں تھا اور نہ میں باقاعدہ لکھاری ہوں، غالباً یہ پہلی تحریر ہو گی جو ناچیز نے پینتیس سالہ زندگی میں زبیر میاں سے متاثر ہو کر فیس بک کی دیوار پہ گھسیٹ دی۔ ان شاءاللہ کوشش کروں گا کہ تمامی حضرات سے سیکھ کر اندازِ بیاں کو اہلِ ذوق کہ قابل بنا سکوں۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

احمد صفی : بھائی شمعون بہت خوب... ہمیں بچپن میں بس امتحانات کے دنوں میں عمران سیریز یا جاسوسی دنیا پڑھنے پر ڈانٹ پڑتی تھی وہ بھی صرف آپا سے (ہم اپنی امی کو آپا کہتے تھے) شکایت ابو سے ہوتی تھی تو ان کا یہی کہنا ہوتا تھا کہ آج بہت سے لڑکے ناول پڑھ رہے ہوں گے لہٰذا اگر اس سے نقصان ہوتا ہے تو پہلے مجھے ہی کیوں نہ ہو۔ سو ہم پٹنے سے بھی بچ جاتے تھے اور پھر اچھے نمبر لا کر اس حرکت کے جاری رکھنے کا جواز بھی پیدا کر دیتے تھے۔

لیکن آپ کے والد صاحب کو کسی نے مشورہ صائب ہی دیا تھا... پنجاب میں زبیر اور خرم

صاحبان نے آپ کو سیدھا کیا نہ کیا مگر آپ کا قبلہ ضرور سیدھا کر دیا۔ مضمون پڑھ کر لطف آیا۔ جئیں خوش رہیں۔

شمعون علی چوہدری :نوازش صفی صاحب۔ عزت افزائی کا شکریہ۔

——*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*

شمعون صاحب سے پہلی ملاقات ۱۷ سال پہلے کالج کے دور میں ہوئی جس کا سخت افسوس ہے کیونکہ اِن سے پہلی ملاقات جِس کی بھی ہوئی وہ گرویدہ ہو گیا اور اگلی ساری عمر پچھتایا کیونکہ اِن کا اصل روپ آہستہ آہستہ سامنے آتا ہے جو نا قابل برداشت ہے لیکن پہلی ملاقات کا نشہ کبھی نہیں اُترتا لہٰذا بندہ جیسے تیسے کر کے برداشت کرتا رہتا ہے (اللہ اِن کی پہلی ملاقات کسی دشمن سے بھی نہ کروائے) تعلق کشمیر سے ہے، ''کشمیر میں جٹ''.... یہ عقدہ آج تک نہ کھل سکا (چودھری صاحب اِس گروپ میں مسئلۂ کشمیر لے کر نہ بیٹھ جانا کیونکہ اِس گروپ میں ایسی گفتگو نہیں کی جاتی جِس سے ہمارے ہندوستانی دوستوں کی دل آزاری ہوتی ہو کیونکہ جیسے ہم محبِ وطن پاکستانی ہیں ویسے ہی یہ محبِ وطن ہندوستانی ہیں) خیر آج کل یوکے میں مقیم ہیں نون کے جیالے ہیں (اللہ انہیں ہدایت دے....سب بولو آمین) بہر حال بات ہو رہی تھی پہلی ملاقات کی تو پھر جب عادتیں بھی ایک جیسی نکلیں تو عمران سیریز بھی موصوف پڑھا کرتے تھے لیکن مظہر صاحب کی جِس کی تعریف میں یہ زمین آسمان ایک کیا کرتے تھے جِس پر ظاہر ہے بحث بھی ہوتی تھی اور یہ حضرت اکثر جوش صاحب کی طرح لٹھ لے کر ہمارے پیچھے دوڑ بھی پڑتے تھے تو بالآخر اِس لٹھ کے ڈر سے دل پر پتھر رکھ کہ صفی صاحب کا ایک ناول اِنہیں تھما دیا اب چونکہ چودھری صاحب سخن فہم بھی ہیں لہٰذا کھلے دل سے شکست تسلیم کی اور دائرۂ صفی میں داخل ہوئے، موصوف کا تحت الفظ بہت اچھا ہے جِس کی سخت جلن ہے ....

محمد زبیر

——*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*

مضمون نمبر 41

ابن صفی کی جادو بیانی

حمیرا ثاقب

ہم نے ہوش سنبھالتے ہی گھر میں ابن صفی کا چرچا سنا، ابو جان نے ان کی تمام کتابیں ہم بچوں کی دسترس میں رکھی تھیں، اردو سے محبت اور پڑھنے کی صلاحیت ہمیں ورثے میں ملی تھی، اس لیے جوں ہی پڑھنا آیا ہم نے ابن صفی کو پڑھنا شروع کر دیا۔

ہمارے ابو جان ہمارے بہت اچھے دوست بھی تھے، ہم نے ان کے ساتھ مل بیٹھ کر ابنِ صفی کو پڑھا، ڈسکس کیا اور سراہا، ہمیں آج بھی یاد ہے کہ ابو جان کو لاہور کے علاقے اقبال ٹاؤن اور اس کے گرد و پیش میں موجود تمام لائبریریوں کا پتا تھا، جہاں سے وہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر ابن صفی کے ناول لاتے تھے، ناولوں کے آخر میں دی گئی فہرست کے مطابق جو ناول ہم نے نا پڑھا ہوتا ہم اس کا نام لکھ کر ابو جان کو دیتے اور وہ تلاش کر کے لاتے۔

ہمارا پورا خاندان ابن صفی کے قلم کا اسیر تھا، آج بھی ہم سوچتے ہیں تو بہت لطف آتا ہے، ابو جان کی فیکٹری میں کام کرنے والے تقریباً تمام ملازمین بھی ابن صفی کے دیوانے تھے، ان سب نے مل کر سیکریٹ سروس بنا رکھی تھی، فیکٹری دانش منزل تھی اور ابو جان سر سلطان۔

ایک ملازم کے نسوانی خدوخال کی وجہ سے اسے جولیا کا نام دیا گیا اور اسی طرح سب نے اپنے پسندیدہ کردار بانٹ رکھے تھے، ان کی دل پسند تفریح فرصت کے اوقات میں عمران سیریز کے ڈائلاگ دہرانا اور مختلف مناظر کو عملاً کر کے خوش ہونا تھا۔

جب ہم اس بارے میں سوچتے ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے وہ سب ابن صفی کی جادو بیانی کے شکار ہوں، ایسا جادو جو سر چڑھ کر بولتا ہے اور جس کی تاثیر وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی چلی جاتی ہے کیونکہ کتاب میں لکھے جملوں اور حالات و واقعات کو لفظ بہ لفظ صرف تبھی یاد کیا جا سکتا ہے جب وہ ناول، کردار، واقعات اور مناظر آپ کے سر پر ہر وقت سوار ہوں، ورنہ تو نصابی کتب بھی لفظ بہ لفظ یاد نہیں ہوتیں۔

اردو جاسوسی ادب کے بے تاج بادشاہ ابن صفی کے سحر آفریں قلم کے ہم ایسے اسیر تھے کہ کئی مواقع پر ان کے قلم سے نکلے ہوئے جملوں نے بہت یادگار صورتحال بنا دی، ہم آج بھی جب اس سچویشن کو یاد کرتے ہیں تو ہمارے لب مسکرا اُٹھتے ہیں۔

ہمیں یاد ہے جب ہم آٹھویں جماعت میں تھے تو ایک دن ہماری بہن کھانے کے لیے پلیٹیں رکھ رہی تھی، ہم نے اسے کسی بات پر تاؤ دلایا تو وہ غصے سے بپھر گئی اور ہاتھ میں پکڑی آٹھ دس پلیٹیں ایک ساتھ گھما کر ہماری طرف ارسال کر دیں، اچانک عمران کی "ریڈی میڈ کھوپڑی" کی طرح ایک بات ہمارے ذہن میں کلبلائی اور ہم بجلی کی تیزی سے زمین پر بیٹھ گئے، نتیجتاً تمام پلیٹیں دھڑا دھڑ سامنے موجود شیشے سے جا ٹکرائیں اور شیشہ چھناک سے زمین پر آ گرا، واللہ یہ بالکل سچ ہے کہ عمران سیریز نے ہمیں بچا لیا، ورنہ ہم یہ کہانی آپ کو مزے لے لے کر سنانے کے قابل نہ ہوتے۔

جب ہم نے مضمون لکھنا شروع کیا تو ہمارا خیال تھا کہ جس مصنف کو اب تک ہم نے بس پڑھا ہے اور پوری عقیدت سے پڑھا ہے ان کے بارے میں لکھنا شاید ہمارے لیے ممکن نہ ہو پائے، بہت دنوں سے مضمون ادھورا پڑا تھا لیکن ایونٹ کی سب تحریریں پڑھ پڑھ کر ہمارے اندر بھی لکھنے کا حوصلہ پیدا ہو گیا، اس لیے ہم نے بھی اپنے احساسات کو لفظوں کا روپ دیدیا ہے۔

ابن صفی کے قلم کا دائرہ کار بہت وسیع ہے، ان کی شاعری ہو یا طنز و مزاح پر مشتمل مضامین، عمران کی حماقتیں ہوں یا فریدی کی متانت، حمید کی شوخیاں ہوں یا قاسم کی بگڑی شین، قاف، ہر ہر موقعہ پر ان کے قلم کا میعار یکساں ہے، کوثر و تسنیم میں دھلی اردو پڑھ پڑھ کر آج ہم اس قابل ہیں کہ لوگوں کو یقین نہیں آتا کہ ہم پنجاب کے دیہی علاقے سے تعلق رکھتے ہیں۔

ابن صفی کی کردار نگاری اتنی بھرپور ہے کہ وہ تمام کردار ہماری جیتی جاگتی دنیا کے باسی لگتے ہیں، ان کے بہت سے مکالمے ضرب المثل کی صورت اختیار کر چکے ہیں، ان کی جغرافیائی معلومات اتنی کامل تھیں کہ پڑھ کر حیرت ہوتی ہے کہ آج سے چالیس پچاس سال پہلے جب ذرائع محدود تھے تو انہوں نے صرف اور صرف اپنے ہمہ جہت مطالعے سے ہمیں دنیا جہان کی سیر کیسے کرا دی...؟ منظر نگاری اتنی عمدہ کہ شام کے جھُٹ پُٹے کا ذکر پڑھتے ہوئے روزِ روشن دھندلا جایا کرتا، سائنس اور ایجادات پر لکھا تو موجودہ زمانے کی ایجادات کو بیان کر دیا اور پڑھنے والا محوِ حیرت کہ کہیں ابن صفی سائنس دان تو نہیں؟

آخر میں ہم یہی کہیں گے کہ اردو ادب پر ابن صفی کا بہت احسان ہے کہ انھوں نے اپنے تابندہ قلم سے اردو کو نئی زندگی دی، بے مقصدیت اور فحاشی سے پاک، صاف ستھرا ادب دیا، جو قاری کو قانون دوست و انصاف پسند بناتا ہے، اور اس کے کردار کی تعمیر میں نمایاں رول نبھاتا نظر آتا ہے۔

ابن صفی نے اتنا کچھ لکھا ہے کہ وہ اپنے پڑھنے والوں کی تربیت میں اہم رول ادا کرتا رہے گا، رہتی دنیا تک ابن صفی کے قلم کی جادو بیانی قائم رہے گی، اردو پھلتی پھولتی رہے گی اور انسانیت نازاں و فرحاں رہے گی۔

تبصرے

بہت بہترین....رواں خوبصورت تحریر.... آخری سطور لاجواب۔بس اتنا کہوں گی کہ ہم سب کو صفی صاحب سے ایسی محبت ہے جس کا آغاز تو حسین ہے اور انجام خوبصورت....بہت سی داد اور مبارک باد اس خوش نصیبی کے لیے جو آپ صفی صاحب کا ناول ہاتھ میں لے کر دنیا میں آئیں۔

ادا علی

——*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*

بہت خوب!! آپ کی خوش نصیبی ہے کہ آپ بچپن ہی سے ابن صفی سے واقف ہیں اور انہیں پڑھتی رہی ہیں۔

وریشہ عبدالجلیل

——*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*

بالآخر منتظمین کی خاموشی ٹوٹی۔اب کیا تعریف کی جائے ہاں ایک شکوہ ضرور کرنا ہے کہ جب آپ اتنا اچھا لکھ سکتی ہیں تو اتنی مختصر اور تشنہ تحریر کیوں؟ آپ پر تو 2000 حروف کی پابندی بھی نہیں ہو سکتی۔ خیر بہت ہی عمدہ اور خوبصورت تحریر ہے آپ کی۔بقول آپ کے کوثر و تسنیم میں دھلی زبان سے آپ نے حال دل بیان کیا ہے۔بہت خوب۔

عبداللہ احمد حسن

——*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*

واہ واہ، سبحان اللہ....یہ بے حد لطیف جملہ ہے....

"منظر نگاری اتنی عمدہ کہ شام کے جھُٹ پٹے کا ذکر پڑھتے ہوئے

روزِ روشن دھندلا جایا کرتا...."

نیز یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ "جدی پشتی" ہی سیکرٹ ایجنٹ رہی ہیں....

اسماعیل بن محمد

——*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*

عمدہ بہت ہی خوب اور بھی الفاظ ہوتے تو لکھتے مگر آج کل میرا الفاظ سے دنگل چل رہا ہے پکڑ نہیں دیتے صاف کنی کترا جاتے ہیں اسی پر گزارا کرلیں

جوہر علی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت خوب لکھا اور آپ کی طرح ہمارے بھی ابو پڑھتے تھے اور ماشااللہ آج بھی ابو اسی ذوق وشوق سے پڑھتے ہیں

عالیہ درخشاں

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

احمد صفی : حمیرا، مجھے منتظمین کی تحریروں کا خصوصاً انتظار رہتا ہے۔ یہ بات قابلِ تعریف ہے کہ منتظمین نے پہلے اراکین کی تحریروں کو جگہ دی اور خود آخر میں شریک ہوئے۔ فیس بک کے بہت سے فورمز کے لیے یہ قابلِ تقلید مثال ہے۔

آپ نے لکھا کہ "کوثر و تسنیم کی دھلی اردو پڑھ پڑھ کر آج ہم اس قابل ہیں کہ لوگوں کو یقین نہیں آتا کہ ہم پنجاب کے دیہی علاقے سے تعلق رکھتے ہیں..."

یہ بات ابو کے ناولوں کی زبان کے سلسلے میں اکثر دہرائی گئی ہے اور بڑے بڑے ناموں نے اس بات کا برملا اظہار کیا ہے کہ ان کی شستہ اردو کی وجہ یہی ناول ہیں۔ لیکن آپ سے اس بات کو سن کر بے انتہا خوشی ہوئی کہ یہ کتابیں اس نسل کو بھی مستفید کر رہی ہیں... جس دور میں یہ لکھی گئیں اس وقت بھی یہ معیاری اردو کی علامت تھیں اور آج کے دور میں تو ان کی ضرورت دوچند ہو چکی ہے۔ جناب ارتضیٰ کریم صاحب نے جن کا تعلق جامعہ دہلی کے شعبۂ اردو سے ہے، چند برس پہلے کراچی کی آرٹس کونسل میں تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کے لیے کہا تھا کہ اگر اردو کو بچانا ہے تو کھلونا، عصمت اور ابن صفی کو واپس لانا ہو گا۔ اس وقت میں سمجھتا ہوں جیسی اردو رواج پا رہی ہے، پاکستان میں بھی کم از کم ابن صفی کو واپس لانا ہو گا۔ آپ سب پورے خلوص سے یہی کام کر رہے ہیں۔ کرتے رہئیے، کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔ بہت دلچسپ تحریر، جئیں خوش رہیں!

حمیرا ثاقب: بہت شکریہ سر آپ کے الفاظ ہمارے لیے گولڈ میڈل سے بڑھ کر ہیں بے حد خوشی ہوئی

آپ کے تبصرے سے اللہ آپ کو سلامت رکھے اور یہ بزم سجی رہے آمین

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

حمیرا پیاری بہن .... اب میں حاضر ہوں .... جی تحریر پڑھی آپ کی .... بیٹا جی بہت سچائی سے لکھا آپ نے ... بہت لطف آیا ... اب بھی اردو کی بہتری کے لیے ابن صفی جیسے لوگوں کی ضرورت ہے۔

عمران ہو یا فریدی حمید ہو یا انور سب کردار کمال ہیں .... ایک ایک لفظ سے محبت ٹپک رہی ھے جیسے جلیبی سے شیرہ .... جیو میری بچی۔

عالیہ چوہدری

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

احتشام شاہ : لفظ تو ایسے معلوم ہوئے گویا ایک خوش رنگ ریشمی کپڑے پہ موتی پرو دیئے ہوں معاف کرنا کوئی کام کی تشبیہ نہیں ملی۔

ادا علی : اگر ریشمی کپڑا ہے تو موتی ٹانکے گئے ہوں گے .... اور اگر پروئے ہیں تو پھر ریشمی کپڑا نہیں ریشمی دھاگہ ہو گا .... اب یہ تو حمیرا بتائیں گی کیا تھا .... کپڑا یا دھاگہ ....

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت بہترین تحریر۔۔۔ بہت اچھے انداز میں آپ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آپ بھی بچپن سے ہی ابن صفی صاحب سے متعارف ہوئی پڑھ کا اچھا لگا۔ آپ کے والد صاحب کی سیکرٹ سروس کے بارے میں پڑھ کر بھی بہت اچھا لگا اور یہ بھی کہ آپ کے تقریباً سارے ہی رشتہ دار ابن صفی صاحب کو پڑھتے ہیں۔ بہت خوب۔ پھر عمران سیریز کے بارے میں آپ نے بڑے اچھے انداز میں اپنی باتیں بتائیں اور اس کے ساتھ ساتھ فریدی حمید و قاسم پر بھی تھوڑی بہت روشنی ڈالی۔ پھر بڑے خوبصورت انداز میں آپ نے ابن صفی صاحب کو خراج عقیدت پیش کیا۔ بہت عمدہ۔ آپ کی تحریر بہت اچھی ہے۔ اللہ کامیابیاں عطا فرمائے اور ابن صفی صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

سید فہد حسینی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

لبنیٰ رضوان: ارے واہ حمیرا زبردست آپ تو چھا گئیں۔ اور آپ کے ابا کی سیکرٹ سروس۔ ویسے میں

نے بھی ایک سیکرٹ سروس بنائی تھی لیکن عمران کسی کو نہیں بننے دیا تھا۔

حمیرا ثاقب: ہاہا.... آپس کی بات ہے اس سیکرٹ سروس میں بھی عمران کوئی نہیں تھا ہاں البتہ ہمارے خالہ زاد بھائی ایکسٹو تھے مگر ابو جان ان کو عمران نہیں بننے دیتے تھے عمران ان کا فیورٹ کردار تھا۔

لبنیٰ رضوان: بس جی عمران کی محبت نے ہمیں کہیں کا نہ چھوڑا۔

----*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*

اس سلسلہ کے تحت آئی ہوئی تحریروں کو پڑھنا، پھر معمولی سی ترمیم و اضافے کرنا میرے لیے بڑا دل خوش کن کام تھا، میں اس قدر اس میں کھو جاتا کہ پوسٹ ہونے والی سبھی تحریروں پر کمنٹ نہیں کر پاتا تھا، بس اس کام سے فرصت ہی نہیں ملتی تھی۔

حمیرا صاحبہ کی تحریر بھی کئی مرتبہ پڑھی ہوئی ہے، انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز میں انھوں نے ابن صفی صاحب کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔

جس طرح ابن صفی کی لکھی ہوئی تحریریں ہر بار پڑھنے پر ایک الگ اور نیا مزہ دیتی ہیں بالکل اسی طرح آج اس پوسٹ کو پھر سے پڑھ کر دل خوش ہو گیا۔

اس تحریر کے حوالہ سے ایک دلچسپ یاد بھی وابستہ ہو گئی تھی، جس کا یہاں ذکر کرنا ضروری ہے۔ جس وقت میں یہ مضمون ایڈٹ کر رہا تھا اس وقت گھر کے سبھی میمبر میرے آس پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے، بہنوں نے چائے لا کر پلائی تھی اس لیے مضمون اور بھی دلجمعی کے ساتھ ایڈٹ کیا جا رہا تھا، ابی ایک طرف اپنا لیپ ٹاپ سنبھالے چائے کی چسکیاں لیتے ہوئے اپنی نئی کتاب "مختصر تاریخ اسلام" کی کمپوزنگ کر رہے تھے۔

باقی کے لوگ آپسی گفتگو میں مصروف تھے، میں مضمون ایڈٹ کرتا ہوا سب کی باتیں سن رہا تھا، اچانک مجھے مضمون ایڈٹ کرتے ہوئے ہنسی آ گئی، بہنوں نے وجہ پوچھی، پہلے تو میں نے بتانے سے انکار کر دیا، لیکن پھر ان کے اصرار پر بتانا پڑا کہ ہمارے گروپ کے ایک سلسلہ کے لیے حمیرا ثاقب صاحب نے ایک مضمون ارسال کیا ہے جا میں انھوں نے بتایا ہے کہ ان کے ابو جان کے ملازمین نے فیکٹری کو دانش منزل اور ان کے ابو کو سر سلطان بنا رکھا تھا، یہ بات سن کر سب لوگ خوب محظوظ ہوئے، بہنوں نے اصرار کیا کہ پورا مضمون ان کو سنایا جائے، اس وقت تک میں مضمون ایڈٹ کر چکا تھا،

لہٰذا میں نے موبائل ان کو تھما دیا، انھوں نے جب زور زور سے پڑھنا شروع کیا تو سب اسی طرف متوجہ ہو گئے، سن کر سب کو خوب مزہ آیا مضمون کی ڈھیروں تعریفیں کی گئیں، اس بات پر سبھی نے خوشی کا اظہار کیا کہ پنجاب سے ہوتے ہوئے بھی حمیرا صاحبہ کی اردو بڑی شاندار ہے، اس میں مکمل طور پر لکھنوی انداز پایا جاتا ہے۔

آپ کی بہن کے پلیٹ پھینک کر مارنے والے واقعہ پر سب لوگ خوب دل کھول کر ہنسے، اور آپ کی اس پھرتی کی بھی سب نے داد دی جو آپ نے عمران سے سیکھی تھی۔

سادہ اور چنیدہ لفظوں کا مرقع تھا آپ کا مضمون، اس کی سادہ بیانی نے ہم سب کے دل جیت لیے، آخر میں کہوں گا کہ لکھنے کا سلسلہ جاری رکھیں، آپ کی سادہ بیانی میں بھی ایک عالمانہ شان پائی جاتی ہے، اور انداز بیان بے حد دلچسپ ہوتا ہے۔

سید اسد عادل

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون نمبر 42

زاغوں کے نرغے میں ہیں عقابوں کے نشیمن

اسماعیل بن محمد

(معذرت! تحریر ہذا اصل موضوع "ابن صفی ایک عہد، ایک رجحان" سے ہٹ کر انشاء پردازی کی طرف نکل گئی.... میں سوچ رہا تھا کہ کوئی تحقیقی مقالہ ٹائپ چیز ہو گی، لیکن اس کے لیے حوالہ جات درکار ہوتے ہیں جنہیں مہیا کرنا اس مختصر سے دورانیے (ڈیڈ لائین) میں ناممکن تھا.... لہٰذا دو چار موشگافیوں کے سوا کچھ نہیں کر سکا۔)

نقار خانے میں طوطی کی بھلا کون سنتا ہے؟ ہمارے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی معاملہ ہے.... اس پر غضب یوں ہوا کہ وقت نے ہم سے وقت یوں چھینا جیسے یتیم کا مال چھینا گیا ہو.... جیسا کہ حالیہ تقریب "ابن صفی ایک عہد، ایک رجحان" کے عنوان سے منعقد ہوئی اور ہر سیر کا سوا بلکہ ڈیڑھ سیر سامنے آیا، دل نے کہا کہ بھئی اسماعیل میاں! سنہری موقع ہے۔ کود پڑو، اور اپنا نام بھی لکھاریوں کی صف میں درج کرواتے چلیو۔ مگر دماغ عالی نے تردید فرمائی.... "رکو! گینڈوں کی لڑائی میں مینڈھوں کا کیا کام....؟" دل بھیا ناراض ہوئے، کہ یہ محض اظہار عقیدت سے واسطے تھا۔ نام کمانا تھوڑی مقصد ہے، لہٰذا 26 جولائی سے پہلے پہلے .... بات بہر حال عقل کل میں آ ہی گئی، ویسے بھی دل بھیا کو ناراض نہیں کیا جا سکتا، ورنہ گلی گلی جوتیاں چٹخاتے پھرتے اور کہتے جاتے۔

"دلِ مرحوم کو خدا بخشے
ایک ہی غمگسار تھا، نہ رہا۔"

چنانچہ آج پہلی ہی فرصت میں بمؤرخہ 25 جولائی، نالائق جب یہ سطور رقم کرنے بیٹھا ہے، دماغ عالی دل کو بہلا کر خود گھاس چرنے نکل پڑے ہیں.... اس لیے معقولات کو ذیل میں قطعی دخل نہیں براہ کرم خفا مت ہوں.... ہاں تو موضوع سخن کچھ یوں ٹھہرا کہ "زاغوں کے نرغے میں ہیں عقابوں کے نشیمن".... جی ہاں! "زاغ"، ایک قسم کا پہاڑی کوا ہوتا ہے جس کی چونچ عموماً سرخ ہوتی ہے۔ اکثر درویش صفت عقاب کے آشیانِ مالوف کا مالک بن بیٹھتا ہے، اگر کوئی خبر لینے ادھر آ ہی نکلے تو کسی غمگین

بیوہ کی سی صورت بنا کر کہہ دیا۔ "اجی، صاحب کا پرانا نمک خوار ہوں، خدا جنت نصیب کرے! اپنا سارا ترکہ و جملہ حقوق وراثت خادم کے نام کر گئے تھے"۔... البتہ بعض تو بڑی ڈھٹائی سے کہے دیتے ہیں، "کہاں کی ہانکتے ہو میاں؟ سات پشتوں سے یہ جائیداد ترکہ بہ ترکہ مابدولت تک چلی آتی ہے.... ابے او شیدے! ذرا صاحب کو باہر کا رستہ تو دکھائیو...."

علم جغرافیہ کی رو سے زاغ کبھی دشت قپچاق (وسط ایشیا) کے باسی تھے، لیکن وثوق سے کہنا مشکل ہے کہ آریا حملہ آوروں کے ساتھ ہی کہیں ادھر نہ آنکلے ہوں!!! خیر نالائق آپ کو جغرافیہ پہ بور نہیں کرے گا، بلکہ یہ اس کی بالکل ہی نئی "دریافت" ہے، جی ہاں! اگر کبھی آپ کا گزر دانش منزل یا پھر رانا پیلس کے اطراف واکناف میں کہیں ہوا ہو تو ایک نظر انہیں بھی دیکھتے جائیے.... نووارد "زاغوں" میں تو بڑا جوش و خروش پایا جاتا ہے اور وہ ادھر ادھر پھدکتے پھرتے ہیں، البتہ زیادہ تر پیلس کے ویران دریچوں اور برجوں میں سالخوردہ الوؤں کی طرح اداس بیٹھے نظر آئیں گے.... ان میں سے اکثر نے مایوس ہو کر روحانیات و عملیات کا دھندا شروع کر رکھا ہے.... عمارت کا نام بدل کر "رانا ہاؤس" ہو گیا ہے، نیز رانا تہور علی صندوقی کی جگہ "صندوقچی" کی تختی چڑھا دی گئی ہے.... خدشہ ہے کہ کہیں سچ مچ "عامل روحانی بابا" ٹائپ کا کوئی بورڈ نہ لگا دیا جائے.... الحفیظ والامان!!!

خیر یہ تو رہا زاغوں کا مختصر سا تعارف.... یقیناً ان کی بعض چنیدہ چنیدہ اقسام کا تذکرہ بھی دلچسپی سے خالی نہ ہو گا، جن میں چند مشہور اقسام کچھ یوں ہیں.... زاغِ جوشی، زاغِ کوہی، روحانی، خبطی اور طرم خانی.... ملاحظہ ہوں۔

زاغِ جوشی:

"نووارد" زاغوں کی کثیر آبادی انہیں کے دم سے ہے.... زیادہ تر گدّھوں کو عقاب سمجھ کر ان کا پیچھا (نقالی) کرتے کرتے خود کو اقبالؔ کا "شاہین" تصور کرنے لگتے ہیں...۔ البتہ جنہیں "اصلی عقاب" (ابن صفی) کی پہچان ہوتی ہے، وہ ایسی ہی اونچی اڑان کے چکر میں اکثر منہ کے بل جا گرے.... شناختی علامت یہ ہے کہ، بہت جلد جذبات میں آ جاتے ہیں۔ موسمی تبدیلیاں، طبع نازک پہ فوری اثر کرتی ہیں، اسی لیے عموماً نزلہ و زکام اور کھانسی کی شکایت رہتی ہے.... تاہم انتخابات، عدلیہ، جموریت، احتساب، دہشت گردی اور فوجی وردی جیسے قومی نعروں سے پرہیز، صحت یابی کا اکثیر نسخہ بتایا

جاتا ہے.... بہت زیادہ جوش بھی صحت کے لیے مضر ہوتا ہے، جبکہ یہاں صحت جسمانی کو ارتقائے روحانی کے لیے ضروری سمجھ لیا گیا ہے.... لہٰذا جنہیں سحر خیزی کی عادت ہوتی ہے، وہ تو نور کے تڑکے ہی اٹھ کر دوڑنا شروع کر دیتے ہیں، جیسے موت کے کنویں میں سکوٹر دوڑایا جاتا ہے.... قریب قریب سات چکر کاٹ لینے کے بعد جب سر گھومنے لگے تو کہہ دیا.... "دیکھا! میں نہ کہتا تھا کہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے".... البتہ وہ بدقسمت کہ جنہیں بانگِ مرغ سننا بھی نصیب نہیں ہوتی، سرِ شام ہی رستمِ زماں عرف کالی پہلوان کی تصویر سامنے رکھ کر ڈنٹر پیلنے لگتے ہیں.... بلکہ اکثر تو رات گئے جم خانہ میں جوشِ جان مارتے ہوئے رنگے ہاتھوں بھی پکڑے گئے....

زاغِ کوہی :

چہ، بے چارے پیشہ ور! لفظ کوہی سے "مردِ کہستانی" یاد آتا ہے، یعنی سخت کوش، محنت مزدوری کرنے والے.... ان سے ہمدردی کیجئے۔

حضرات! وقت بڑی ظالم شے ہے۔.... روزی کمانے کے لیے انسان کیا کچھ نہیں کرتا؟؟؟ تبھی تو عقاب ہمیشہ یہ کہہ کر ٹال گئے کہ.... "مجھے تو اپنے ان کماؤ پوتوں پر فخر ہے جو دوسروں کا ذریعہ معاش بن کر بھی ایک اہم خدمت سرانجام دے رہے ہیں...."

مرغِ روحانی: (سبھی طیور محاور تاً مرغ ہی کہلائیں گے)

تمام کالے پیلے اور نیلے عملیات کی کاٹ پلٹ کے ماہر۔ "روحانی عامل، مرشدِ کامل، گرو گھنٹال، پیر باکمال، علامہ حضرت مولانا ایکسٹو رحمتہ اللہ علیہ دامتہ برکاتُہ" ناامیدی کفر ہے.... آپ کے تمام تر مسائل اور پریشانیوں کا شافی علاج، پتھر دل محبوب آپ کے قدموں میں۔ (جولیانہ کے لیے خوشخبری بمع جہیز....) شوہر کا غیر عورتوں میں دلچسپی لینا۔ (آہ رے! بے چارہ سوپر فیاض....) اولاد کی بندش۔ (عمران کے ولد الحرام چچا کے لیے تازیانہ....) رشتے کا نہ ملنا۔ (سلیمان کے لیے درس عبرت....) من پسند شادی۔ (تنویر کا المیہ....) طلاق میں رکاوٹ۔ (گرانڈیل قاسم کی چھپکلی بیگم....) کے لیے آج ہی تشریف لائیں اور من مانگی مراد پائیں.... ملنے کا پتہ: آستانہ عالیہ دانش منزل....

کچھ اس قسم کے اشتہار آپ کو سربازار راہگیروں کا منہ چڑاتے ملیں گے.... جی ہاں! یہ بصارت کا

دھوکہ نہیں بلکہ روحانی زاغوں کے کالے علم کا کرشمہ ہے....

زاغِ خبطی :

عموماً جنسی خبط میں مبتلا ہوتے ہیں، یوں لگتا ہے جیسے ان کے اندر ایک عدد "راسپوٹین" پوشیدہ ہو.... (راسپوٹین ایک روسی شیطان....) جب اسے آسودہ کر لیا تو دوبارہ پارسائی کے جامے میں چلے گئے، البتہ وہ جو اسے دبا نہیں پاتے، کھل کر سامنے آتے ہیں اور رسوائی و جگ ہنسائی کا سامان کرتے ہیں۔ بقول میر ؎

"میر کا حال نہ پوچھو تم کہنہ رباط سے پیری میں
رقص کناں بازار تک آئے عالم میں رسوائی ہوئی"

طرم خانی :

شیخی خورے، نازک مزاج، سریع الطبع اور اپنے تیئں تیس مار خان.... یہ الگ بات ہے کہ وہ تیس عدد مکھیاں رہی ہوں گی، لیکن موصوف بہرحال شیر ہی کہیں گے.... اگر آپ کی شامت آگئی ہو تو ضرور پوچھیے گا کہ حضرت! شیر دیکھا بھی ہے کہیں؟.... یا تو جواباً آپ کے ایک عدد گھونسہ رسید ہو گا ورنہ کہانی آنجناب کے دادا بہادر، نواب گولی مار خان سے شروع ہو گی اور تیس مار خان تک پہنچتے پہنچتے آپکا مرغِ خیال پرواز کر چکا ہو گا.... بس سنتے جایئے اور سر دھنتے جایئے.... آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ موصوف خاصے خود پسند واقع ہوئے ہیں، کسی کو خاطر میں کہاں لاتے ہیں.... غضب خدا کا! اپنے تیئں تو "عقاب" کا روحانی وارث گردانتے ہیں لیکن عقاب کے بچوں سے خدا واسطے کا بیر ہے.... آپ اس ناانصافی پہ انگلی اٹھایئے، آپ کے تمام جملہ اعتراضات کا جواب کچھ یوں دیا جائے گا۔ ؎

"افکار کی اقلیم وراثت ہے ہماری۔
اور اس کے سوا ہم کو میسر نہیں کچھ بھی۔"

اور بے چارے بچے، چہ!!!
نشیمن ہی کے لٹ جانے کا غم ہوتا تو کیا غم تھا
یہاں تو بیچنے والے نے گلشن بیچ ڈالا ہے

☆☆☆☆☆

تبصرے

بہت اعلیٰ۔ بہترین اور لاجواب ۔بے حد گہرائی میں لکھا گیا ہے۔

علامہ حضرت مولانا ایکسٹو والی بات لکھ کر تو کمال کر دیا۔ پورے ایونٹ میں اس جیسی کوئی تحریر نہیں پڑھی اور نہ ہی کوئی اس طرح لکھ سکتا ہے۔ من پسند شادی۔ طلاق میں رکاوٹ۔ رشتے کا نہ ملنا۔ ہاہاہا۔ کمال کر دیا آپ نے۔ ایسا لکھنے والے بہت کم ہوتے ہیں۔ گہرے طنز و مزاح سے بھرپور لکھا ہے آپ نے.. زاغِ جوشی، زاغِ کوہی، مرغِ روحانی، زاغِ خبطی، طرم خانی، ہاہاہا.... بھائی بہترین طنز و مزاح ہے۔ ایسے لفظ میں نے اپنی پوری زندگی میں نہیں پڑھے۔ پہلی دفعہ پڑھ رہا ہوں۔ آپ کی گفتگو علی عمران ایم ایس سی. پی ایچ ڈی کی طرح لگی مجھے۔ماشاءاللہ۔ بہترین تحریر۔

طاہر جبران

——*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*

بہترین.... الفاظ کا بہت خوب چناؤ کیا گیا ہے۔ مزاح سے بھرپور تحریر۔ بہت سارے اشاروں سے بھی بہت خوب کام لیا گیا ہے.... جس طرح کسی بڑے اور مشہور ادارے میں جانا ہو ور اس ادارے کے سربراہ سے ملنا ہو تو یا تو گیٹ پر کھڑے کسی سیکورٹی گارڈ کے ذریعے ہی ادارے کے اندر پہنچا جا سکتا ہے اور ادارے کے اندر پہنچ کر پھر ادارے کے پی۔اے یا پرسنسل سیکرٹری سے ملنا پڑتا ہے تب جا کر ادارے کے سربراہ سے ملاقات ہوتی ہے۔ یا ادارے کے سربراہ سے بلاواسطہ ملاقات ہو جائے تو کیا کہنے (مگر سربراہ ایسا ہو جس میں بہت ساری خوبیاں ہی خوبیاں ہوں)، اس لیے ذہن میں ان سربراہان کا خیال نہ آئے۔ صرف اتنا سوچا جائے کہ ایک بہت بڑے ادارے کا بہت مشہور اور بہت نفیس انسان سربراہ ہے۔ تو بعض لوگ تو بلاواسطہ اس سے منسلک ہوں گے اور وہ اس سربراہ کی ہر خوبی کو خوب پہچانتے ہوں گے۔ مگر کسی سیکورٹی گار، پی۔اے یا سیکرٹری کے ذریعے اس سربراہ کو ملنے والے لوگ اس سربراہ سے واقف تو نہ ہونگے مگر واقف ہونے کے بعد اس کے گرویدہ ہو جائیں گے، یہ کسی خاص سربراہ کی طرف اشارہ ہے، ویسے تو لاکھوں اداروں کے کروڑوں سربراہان ہوں گے۔ اسی طرح بعض اوقات "زاغوں کی کثیر آبادی انہیں کے دم سے ہے" والی بات بھی اکثر درست ثابت ہوتی ہے کہ ایک

بہت ہی اعلی، اور بہت ساری خوبیوں کے مالک انسان تک بعض اوقات انہی "زاغوں" کی بدولت بھی کئی لوگ متعارف ہوئے....

پھر ایک مثال یوں بھی دی جاسکتی ہے کہ چلیں بالفرض تسلیم کیا تو پھر جیسا کہ آج کل مختلف قسم کی عطر اور خوشبو کی سینٹس وغیرہ بنائی جاتی ہیں، طرح طرح کی عطریں اور خوشبوئیں ملتی ہیں مگر ان خوشبوؤں میں ایک خوشبو "مشک" جسے "کستوری" بھی کہا جاتا ہے یا عنبر بھی ایک خوشبو ہے شاید ان کے مقابلے میں بے شک دنیا کی ساری خوشبوئیں لاکر رکھ دیں مگر کستوری کی خوشبو ان سب سے الگ اور مفید ہے اور اس کے بہت سارے فائدے ہیں، نقصان نہیں، مگر یہ بہت گران قدر ہے۔ یہ مثال دینے کا مقصد بھی یہی تھا کہ "زاغوں" نے بھی خوب کام کیا مگر جس نے بھی خالص خوشبو یا اس سربراہ کو پالیا جسکی اسے ضرورت تھی تو اس نے بہت کچھ حاصل کر لیا۔ اپنے ان خیالات کو میں تحریر کی شکل میں پیش کرنا چاہتا تھا مگر آج یہ تحریر دیکھ کر یاد آگئی اور پیش کر دی۔ باقی تحریر تو بہت عمدہ ہے اور بہت اچھا الفاظ کا ذخیرہ ہے آپ کے پاس۔ تحریر کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ اور بہت خوشی ہوئی۔ اسی طرح کچھ نہ کچھ لکھا کریں۔

اللہ کامیابی عطا فرمائے آپ کو اور ابن صفی صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

سید فہد حسینی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

حمیرا ثاقب :اسماعیل میاں بات یہ ہے کہ جب آپ نے اسد کے ناول پہ تبصرہ کیا تھا تو تب بھی ہم نے اسے تبصرہ نمبر ایک قرار دیا تھا اور آج آپ کی تحریر اس ایونٹ کی نمبر ایک تحریر ثابت ہوئی ہے ہم سمجھتے ہیں کہ آپ ایک بہترین مزاح نگار اور بہترین کنایہ نگار بن سکتے ہیں لکھتے رہیے بہت خوب بہت شاندار

اسماعیل بن محمد:شکریہ، آپ بھی اچھا لکھ لیتی ہیں....

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

محمد بلال رمضان: آہا۔ تھا جس کا انتظار آگیا وہ زاغ مم.. مطلب شاہکار۔

انداز بیاں، برجستگی، روانی، الفاظ کا چناؤ اور پھر بھرپور طنز و مزاح، لاجواب و باکمال۔ دل چاہتا

ہے کہ ایک ایک جملے پر داد دی جائے۔ پھر تحریر کو بار بار پڑھا جائے اور خوش ہوا جائے۔ اتنا خوبصورت لکھنے پر شکریہ اسماعیل بھائی۔ خوش رہیے۔ عنوان خوب تر ہے۔ زاغ اور عقاب کا فرق خوب سمجھایا۔ ہمیں بھی ایک شعر ایسا یاد ہے۔ غالباً میر حسن صاحب کا ہے۔ ؎

جہاں رقص کرتے تھے طاؤس باغ

لگے بولنے ان منڈیروں پہ زاغ

محمد بن اسماعیل :وہ مارا.... ارے کیا خوب یاد دلایا، لکھنے سے پہلے میں نے اسے یاد کرنے کی کوشش بھی کی تھی لکھ شعور و لاشعور کے درمیان اٹکا رہا.... بہر حال شکریہ۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

عبد اللہ احمد حسن: واہ کیا بات ہے کچھ بھی نہ کہا اور کہہ بھی گئے کچھ کہتے کہتے رہ بھی گئے۔ اتنا شستہ اور رواں انداز بھائی آپ تو بلا شبہ با قاعدہ قلمکار ہیں۔ لاجواب۔ جتنی تعریف کریں کم ہے۔ واہ واہ۔

محمد بن اسماعیل :ارے جناب! اتنا بھئی قابل نہیں ہوں.... بہر حال تعریف کے لیے شکریہ۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ثاقب شیخ :بلا شبہ ایک غضب کی تحریر... بھئی ایک مکمل ادیب کی تحریر لگتی ہے... تحریر کا لیول بھی بہت ہائی ہے... الفاظ بھی بہت غضب کے استعمال کیے ہیں... کنایے بھی اچھے ہیں۔ تھوڑی سی تکلیف ہو رہی ہے سمجھنے کے لیے.... مگر...

اسماعیل بن محمد: شکریہ، اور ہاں ادیب مت کہیے.... چونکہ اس کا تصور میرے ذہن میں بے حد بھیانک ہے، مثلاً سر سے گنجا، دبلا پتلا، جناح کیپ میں اچکن سنبھالے.... سنکی مزاج، سڑی ہوئی چائے کے ساتھ آداب کی لٹھ لیے قوم کے سر پہ سوار.... میٹرک میں منشی پریم چند کی ایک تحریر پڑھی تھی.... "ادیب کی عزت".... اس میں شاعر حضرت قمر کا جو حلیہ بتایا گیا ہے، خدا کی قسم بالکل وہی ذہن میں آتا ہے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ملک فرخ :بلا شبہ اس تحریر کو ابن صفی کی سی تحریر کا نام دینا پڑے گا.... مگر صرف ایک افسوس رہے گا.... کیا یہ وہ کوے.... نن.... سمجھ جائیں گے یا کائیں کائیں کر کے سب کووں کو اکٹھا کر کے گروپ میں دھاوا بول دینے کی جسارت بھی کر پائیں گے.... بہت اچھے اسمعیل بھائی آپ اب میرے خیال میں تین

درجے اور اوپر آ گئے ہیں ذہنی رینکنگ بنائی ہوئی ہے ناں سب ممبرز کی۔

اسماعیل بن محمد: اخاہ، تو کیا اب میں لیفٹیننٹ سے کیپٹن ہو گیا ہوں؟ یا ابھی آفیسر رینکنگ سے بھی نیچے ٹھہرا؟

ملک فرخ: ٹوٹل دس ممبرز تھے پہلے آپ نو پر تھے اب تین درجے چھلاگ لگا کر دس سے اوپر ہی نکل گئے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

شعر تو زاگوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن تھا یہ جس نے علامہ اقبال کے شعر کے ساتھ کیا ہمارے جگر کا وہ حال ہوا بقول شاعرؑ

اک تیر میرے سینے پے مارا کہ ہائے ہائے

آگے اف اف کے لیے زمین تیار ہو رہی ہے فصل نوحہ تیار ہو تو کٹائی پر پھر بلا لیں گے سیلاب بلا کو! فی الحال اسی پر گزارا کر لیں ویسے اس تبصرے کو 10 نمبر گروپ کی حد تک ورنہ two million اپنی طرف سے پہلے پڑھا نہیں تھا۔

جوہر علی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

آپ کی تحریر پڑھ کر تو کمنٹ کرنے کی جسارت نہیں ہوتی .... الحمدللہ! اس گروپ میں اتنے بڑے اردو داں و لکھاری ہیں اور آپ جیسے محبانِ ابن صفی ہیں تو مجھے فخر ہے ابن صفی پر اور آپ پر۔

افضل ایرین

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت خوب بہت شاندار ہمیشہ کی طرح آج بھی آپ کی تحریر سب سے نرالی ہے بھائی جی خوش ہو گیا طنز بہت عمدہ انداز میں کئے۔

دانش رضا

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون نمبر 43

ابن صفی سے ابن آس تک

ابن آس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کوئی نو برس کا تھا جب پہلی بار عمران اور ابن صفی کا ذائقہ منہ کو لگا.... وہ عمر ایسی نہیں تھی کہ پڑھنے والا یہ دیکھ کر کتاب ہاتھ میں لے کہ لکھنے والا کون ہے!....

ہم غریب آباد کی جھگیوں میں رہتے تھے، جو لیاقت آباد ریلوے اسٹیشن کے قریب ریلوے لائن کے ساتھ آباد تھیں، نوے فیصد جھگیوں میں مزدور رہائش پذیر تھے، میرے والد بھی ایک مزدور تھے، جیسا کہ مزدور گھرانوں میں بچوں کی زندگی ہوتی ہے، ویسی ہی ہماری زندگی تھی، کھانے کو مل جاتا تو پہننے کو نصیب نہ ہوتا، ڈھنگ کے کپڑے نصیب ہوتے تو پیروں میں چپل نہ ہوتی۔

غریب آباد کے سارے ہی بچے چیتھڑوں میں پل بڑھ رہے تھے، اپنی بھی یہی حالت تھی، ریلوے لائن کے پرے ایک باغیچہ تھا، جو شاید اب بھی ہے، زیادہ تر بچے اسی باغیچے میں ٹڈے اور بھمیریاں پکڑتے یا کتے مارتے یا بہت ہوا تو بچوں کے روایتی کھیل کھیلتے، اس ریلوے لائن کے ساتھ ایک چھوٹا سا لکڑی کا کیبن تھا.... اجو چچا کا کیبن۔

اجو چچا بہت کم پڑھے لکھے تھے، عمر اس وقت کوئی 80 برس تو رہی ہو گی، سارا دن کیبن میں آگے کو نکلے ہوئے تختے پر پہ بیٹھے رہتے تھے، جو زمین سے کوئی دو فٹ اونچا تھا، کچھ برنیاں تھیں جن میں ٹافیاں، گولیاں اور بسکٹ وغیرہ ہوتے، وہ ان کے سامنے قطار میں دھری رہتیں اور کیبن کے اندر تین اطراف میں چھوٹے چھوٹے ریک تھے جن میں گرد آلود کتابیں ٹھنسی ہوئی تھیں۔

ایک دن اجو چچا نے مجھے ریلوے لائن پر بیٹھے دیکھا، میں ایک پرانا سا پھٹا ہوا ناول پڑھ رہا تھا جو ایک کباڑی کے ٹھیلے سے لیا تھا، وہ کوئی جاسوسی ناول تھا، شاید اکرم الہ آبادی یا منشی تیرتھ رام فیروز پوری کا کچھ اندازہ نہیں کیونکہ ناول کے ابتدائی صفحات پھٹے ہوئے تھے۔

اجو چچا نے مجھے آواز دے کر بلایا، اور پوچھا۔ ”کیا پڑھ رہا ہے؟“

میں نے کتاب ان کے سامنے رکھ دی، وہ الٹ پلٹ کر دیکھتے رہے، پھر میری طرف دیکھا اور پوچھا۔ ”پڑھ لیتا ہے اردو۔؟“

میں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

انہوں نے اپنے کیبن کی ریک سے ایک ناول نکالا اور مجھے دیتے ہوئے کہا:

”یہ ترجمے مت پڑھا کر، یہ گندے ہوتے ہیں، یہ پڑھ۔“

میں نے دیکھا، اس کتاب پر عمران سیریز لکھا تھا شاید ”خوفناک عمارت“ نام تھا۔ میں اس کتاب کو لے کر ریلوے لائن پر ہی بیٹھ گیا شام ہونے والی تھی، جب تک اندھیرا نہیں پھیلا میں اس کتاب کو پڑھتا رہا اور ایک ہی نشست میں پڑھ ڈالا، کھانا پینا بھول گیا، کتاب تو خیر میری سمجھ میں پوری نہیں آئی، بہت سی باتیں سر سے گزر گئیں، مگر جب تک پڑھتا رہا مزہ آتا رہا، چوں کہ میں چھوٹی عمر میں قرآن پڑھ چکا تھا، اس لیے تیسری چوتھی کلاس میں ہی اخبار پڑھنے لگا تھا، بہت سے الفاظ اور جملوں کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا تھا، مگر لفظ درست پڑھ لینے کی عادت ہو گئی تھی۔

وہ پہلا ناول تھا جس کا ذائقہ میرے منہ کو لگا، بس پھر میں روز اسکول سے آتے ہی اجو چچا کے کیبن پر پہنچتا جو ہمارے گھر والی گلی سے نکلتے ہی ریلوے لائن کے ساتھ ہی تھا، ان سے ایک کتاب لیتا اور ریلوے لائن پر یا باغیچے کے کسی درخت کی اونچی اور موٹی ٹہنی پر بیٹھ کر مزے سے کتاب پڑھتا، درجنوں عمران سیریز پڑھ ڈالیں اور رفتہ رفتہ سمجھ میں بھی آنے لگیں، اور میری اردو بہتر سے بہتر ہوتی چلی گئی۔

مزے کی بات یہ تھی کہ میں اس میں جو بھی نیا لفظ پڑھتا اس کا مطلب مجھے کسی سے پوچھنے کی ضرورت کبھی پیش نہیں آئی، دو چار کتابوں کے بعد ہی اندازہ ہو گیا کہ اس لکھنے والے کا نام ”ابن صفی“ ہے اور اس کی کتاب میں جو نیا لفظ پڑھتا ہوں اس کے معنی فقرے کی مناسبت سے خود بہ خود سمجھ میں آجاتے ہیں۔

اجو چچا نے مجھ سے کبھی کتاب کے پیسے نہیں مانگے، اصل میں وہ لائبریری نہیں تھی، اجو چچا کا کیبن تھا، جس میں وہ اپنی زندگی کے بچے کچھے دن گزار رہے تھے، یہ ان کی ذاتی کتابیں تھیں جن کی ان کے بیٹے اور بہو کے گھر میں جگہ نہیں تھی، جو اس کیبن کے پیچھے ہی تھا، (گھر کے دروازے کے ساتھ ہی کیبن تھا) اس لیے انہوں نے ایک کیبن بنوا کر اپنی کتابوں کو اس میں رکھ لیا تھا اور اسی کیبن کو اپنا گھر بنا

لیا تھا۔

عمران سیریز کے وہ ناول پڑھ کر ہی مجھے پڑھنے کا یہ پہلا شعور ملا کہ کتاب اس کے رائیٹر کو دیکھ کر پڑھنی چاہیئے، مجھے ابن صفی بھا گیا تھا، محض ساٹھ ستر فیصد کہانی سمجھ میں آتی تھی، مگر زبان وبیان اور کہانی کا بہاؤ مجھے اپنے ساتھ بہا کر لے جاتا تھا، اجو چچا کے اس کیبن میں کوئی چار سو کے قریب کتابیں تھیں، اور سب عمران سیریز تھیں، وہ ابن صفی کے عاشق تھے اور عمران سیریز کے دیوانے، ابن صفی کے علاوہ بھی بہت سے ادیبوں کی عمران سیریز تھیں ان کے پاس، جب ابن صفی کی عمران سیریز کے سارے ناول جو ان کے پاس تھے سب پڑھ لیے تو انہوں نے مجھے جاسوسی دنیا کے ناول دینا شروع کر دیئے، مگر مجھے بالکل مزہ نہیں آیا، وہ میری سمجھ میں ہی نہیں آتے تھے، میں نے واپس کئے تو اجو چچا نے دوسرے ادیبوں کی عمران سیریز دینا شروع کر دیں، نجمہ صفی، این صفی، ابّن صفی، ایچ اقبال، ایم اے راحت، اور نہ معلوم کون کون سے نام تھے، اس وقت یاد نہیں کہ اجو چچا نے ان کے علاوہ کن ادیبوں کی عمران سیریز پڑھنے کو دیں، مگر سچ بات ہے مجھے کسی بھی ادیب کی عمران سیریز پڑھنے میں مزہ نہیں آیا اور دس بارہ صفحے پڑھ کر ہی میں واپس کر دیا کرتا کہ مزہ نہیں آرہا، تب اجو چچا مسکراتے اور کہتے:

”عمران سیریز صرف ابن صفی کو ہی لکھنا آتی ہے، باقی سب لوگ ان کی شہرت سے فائدہ اٹھا کر ان جیسا بننے کی کوشش کرتے ہیں، مگر ابن صفی کوئی نہیں بن سکتا۔“

میں اس زمانے میں بہت سی کہانیاں خود بھی لکھ چکا تھا، غریب آباد کی جھگیوں میں سب کو ہی معلوم ہو چکا تھا کہ آس محمد مزدور کا بیٹا کہانیاں لکھ لیتا ہے، اس وقت میرے دل میں ایک خیال آیا کہ میں بڑا ہو کر ابن صفی بنوں گا، یہ بچگانہ سا خیال تھا، آج کبھی کبھی یہ بات یاد آتی ہے تو ہنسی آجاتی ہے۔

بہر طور، ابن صفی نے مجھے اپنے سحر میں جکڑ لیا تھا، جتنی کتابیں اجو چچا کے پاس تھیں وہ سب میں نے پڑھ ڈالیں، ابن صفی کا عشق مجھے وہاں تک لے گیا کہ میں نے ان کی کتابیں ڈھونڈ ڈھونڈ کر جمع کرنا شروع کر دیں، (اس وقت تک میں کم سنی میں ہی مزدوری شروع کر چکا تھا، یہ کوئی 80ء یا 81ء کی بات ہے، مزدوری کے ساتھ ساتھ ٹھیلوں سے، کباڑیوں سے، کتابیں خرید خرید کر جمع ہونا شروع ہو گئیں، غالباً 82ء میں، میں نے اورنگی ٹاؤن میں ایک چھوٹی سی دکان کرائے پر لے کر ”شانی لائبریری“ کی بنیاد رکھی، ابن صفی کی تقریباً سبھی کتابیں میرے پاس موجود تھیں، ابن صفی کے پرستاروں اور پڑھنے والوں

کی بھی خاصی تعداد تھی۔

وہ کتابیں پڑھنے اور خاص طور پر ناول پڑھنے کا دور تھا، (شاید اپنے اختتامی دور کی طرف بڑھ رہا تھا) میں ابن صفی کا دیوانہ تھا، مگر ان کی کتابیں اب کم ہی آتی تھیں، میری اپنی کہانیاں رسالوں اور ڈائجسٹوں میں شائع ہونے لگی تھیں، مجھے جب بھی دکان میں وقت ملتا میں ابن صفی کا کوئی ناول اُٹھاتا اور پڑھنے لگتا، جاسوسی دنیا کے تمام ناول اسی دوران پڑھے تب اندازہ ہوا کہ عمران سیریز تو جاسوسی دنیا کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں تھی۔

اس دوران کامران سیریز کے ذریعے میں غیر ملکی سری ادب کے مصنفین اے اے فیئر، اگاتھا کرسٹی، جیمس ہیڈلے چیز، مائک بریٹ، برام اسٹوکر، الیسٹر میکلین، ارل اسٹینلے گارڈنر، پیٹرک قوئنٹین، روز میکڈونلڈ، رچرڈ ایس آرتھر، کارٹر براؤن، مشل ایوالون، جان ڈی میکڈونلڈ، ایڈورڈ ایس آرتھر، برکلے گرے، رائڈر ہیگرڈ، ڈان بیلانی، سیکس روہمر، ایڈگر ویلس، جان ڈکن کار، برٹ ہالیڈے، جین بروس، جان کریزی، ایڈورڈ ایس آرونز، نک کواری، مکی سپلین، ہلیری ووگ، جمی سنگسٹر جیسے ادیبوں کے جاسوسی ناول پڑھ چکا تھا، جن کے تراجم اثر نعمانی، سراج الدین شیدا، طاہر رانا، ایف ایم صدیقی، صدیق احمد، مسلم رحمانی اور کچھ دیگر لوگوں نے کئے تھے، (اثر نعمانی کے تراجم کی تو کیا ہی بات تھی، طبع زاد ناول کا گمان ہوتا تھا)

یہ سب نام لکھنے کا مقصود صرف یہ بتانا ہے کہ ابن صفی کو یوں ہی پسند نہیں کر لیا، جاسوسی ادب کے تمام سرخیلوں کو پڑھنے کے بعد احساس ہوا کہ ابن صفی ان میں سے کسی سے کم تر نہیں، بلکہ کئی ایک سے تو بلاشبہ بالاتر ہیں۔

ایسا بھی نہیں تھا کہ یہ تراجم کسی للو پنجو ادیب نے کئے ہوں اور ان کا تاثر اچھا نہ رہا ہو، جن لوگوں نے یہ تراجم پڑھے ہیں خاص طور پر اثر نعمانی مرحوم کو پڑھا ہے وہ جانتے ہیں کہ کیا کمال لکھنے والے تھے، بہر طور ابن صفی ان سب کو پڑھنے کے باوجود اپنا جادو جگانے میں اور اپنا گرویدہ بنانے میں کامیاب رہے، میں ان کا دیوانہ ہوتا چلا گیا۔

میری لائبریری سے کتاب لے کر پڑھنے والا اگر کوئی شخص ابن صفی کا کوئی ناول پڑھ کر کہتا کہ یار مزہ نہیں آیا مجھے مظہر کلیم کا ہی ناول دے دو تو یقین کیجیے میں اس سے جھگڑ پڑتا، اور کہتا کہ تمہیں

پڑھنے کی تمیز ہی نہیں ہے اور اس کے بعد میں اس گاہک کو بھگا دیتا، اور پھر کبھی کتاب کرائے پر نہ دیتا۔

بہر طور ابن صفی کو اتنا دیوانہ وار چاہنے کے بعد ایک دن مجھے خیال آیا کہ ابن صفی سے ملنا چاہئے، میں اور نگی ٹاؤن سے نکلا اور ڈھونڈ تا ڈھونڈ تا لیاقت آباد پہنچا، مگر وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ ابن صفی تو یہاں سے جا چکے ہیں اور ان کا انتقال ہو گیا ہے، آج سوئم ہے۔

آپ اندازہ نہیں لگا سکتے کہ اس وقت میری کیا کیفیت رہی ہو گی، مجھے ایسا لگا کہ جیسے میرا باپ مر گیا ہے، میں چھوٹا سا تھا، بہت ڈھونڈا مگر مجھے ان کا گھر نہیں ملا، میں اندر ہی اندر اپنی بد قسمتی اور بے بسی پر روتے ہوئے اور نگی ٹاون واپس چلا گیا، یہ تھا ابن صفی سے میرا تعلق۔

تین افراد کا خاص طور پر میرے لکھنے پر بہت اثر رہا، یا جن سے میں بہت متاثر رہا ان میں ابن صفی، اشتیاق احمد اور محی الدین نواب صاحبان شامل ہیں، یہ ہماری بد قسمتی ہے کہ آج یہ تینوں ہی اس دنیا میں موجود نہیں مگر تینوں کی لکھی ہوئی تحریریں ہماری دنیا میں قیامت تک رہنے والی ہیں۔

ابن صفی کو ان کی زندگی میں اور زندگی کے بعد بھی نام نہاد ادب کے نام نہاد لکھاری ادب کا حصہ ماننے سے گریزاں رہے، حالاں کہ ان کی اپنی کوئی حیثیت نہیں تھی، (وقت نے ثابت بھی کیا، آج انہیں کوئی جانتا بھی نہیں، جبکہ ابن صفی کو جاننے والے، پڑھنے والے مسلسل پیدا ہو رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے)

میں کھلم کھلا اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ جو ادیب ابن صفی کو ادب کا بڑا نام نہیں مانتا اس کی اپنی ادبی حیثیت مشکوک ہو جاتی ہے، کوئی مانے یا نہ مانے میں ابن صفی کو ادب کا ایک اہم نام تصور کرتا ہوں، یہ ہمارے اردو ادب کی بد قسمتی ہو گی کہ ابن صفی کی تحریروں کو ادب کا حصہ نہ شمار کیا جائے، ابن صفی نے جو لکھا وہ خالصتاً ادب اور اردو لٹریچر کا خزانہ ہے، ابن صفی کی تحریروں کو ادب میں شامل کئے بغیر ادب کی تاریخ اور اردو لٹریچر کی کوئی حیثیت نہیں، جنہیں میری اس بات سے اختلاف ہے مجھے ان کی ادبی حیثیت سے ہی اختلاف ہے۔

ابن صفی آج بھی میری لائبریری میں موجود ہیں اور انہی کتابوں کے ریکس میں ہیں جہاں منٹو، بیدی، عصمت، انتظار حسین، انور سجاد، اسد محمد خان، بانو قدسیہ، قرۃ العین حیدر، کی کتابیں موجود ہیں، انہی ریکس میں محی الدین نواب، اقلیم علیم، مشتاق احمد قریشی، شمیم نوید، شکیل عادل زادہ، انور علیگی،

اظہر کلیم، ایم اے راحت کی کتابیں بھی موجود ہیں۔

جہاں تک ابن صفی کے کرداروں عمران اور فریدی کو عکس بند کرنے کا تعلق ہے، لوگ مانیں یا نہ مانیں، مگر میں ان کو عکس بند کرنے کے خلاف نہیں بلکہ حق میں ہوں، میں جانتا ہوں کہ ان کرداروں کو پورٹرے کرنا کسی بھی اداکار کے لیے ناممکنات میں سے ہے، مگر یہ کوئی جواز نہیں ہے، دنیا کے ایسے بہت سے کردار ہیں جنہیں عکس بند کیا گیا ہے، جب کہ وہ ریڈر کے تخیل پر پورے اُتر ہی نہیں سکتے، لیکن انہیں فلموں اور ٹی وی کے ذریعے بلکہ کارٹون تک بنا کر پیش کیا گیا، اور نسلیں انہیں آج بھی مختلف اداکاروں کی شکل میں دیکھتی ہیں۔

عمران اور فریدی بھی ایسے ہی کردار ہیں، ان پر فلمیں بھی بننی چاہئیں اور ڈرامے بھی، حتیٰ کہ ان کے تمام ناولوں کی کامکس بھی بنانے کی ضرورت ہے یہ ہمارے لیجنڈ کردار ہیں، ان کو ہر شکل میں پیش کیا جانا چاہیئے، بلکہ میں تو احمد صفی بھائی سے درخواست کروں گا کہ ابن صفی کی عمران سیریز اور جاسوسی دنیا کے تمام ناولوں کے ”بچوں کے لیے ورژن“ بھی لکھوائے جائیں (کسی اچھے اور مستند لکھاری کے ذریعے)

ابن صفی کے تمام ناولوں کے آسان لفظوں میں (چوتھی تا آٹھویں یا دسویں جماعت کے بچوں کے لیے) ایڈیشن تیار کئے جائیں، جیسا کہ دنیا کے ہر کلاسکس ناول کو کیا جاتا ہے، خود میرے بچے اسکول میں شیکسپیئر کے ڈراموں کا وہ ورژن پڑھتے ہیں جو بچوں کے لیے ایڈٹ کیا گیا ہے، پھر کیا وجہ ہے کہ ابن صفی کی عمران سیریز اور جاسوسی دنیا کے ناولوں کو بچوں کی عمری اور ذہنی سطح کے اعتبار سے منتقل نہ کیا جائے؟

ابن صفی کے بارے میں لکھنے بیٹھو تو قلم رکنے کا نام ہی نہیں لیتا، یہ مجھے آج اندازہ ہوا، بہت سے موضوعات ہیں ابن صفی کے حوالے سے جن پر بات ہو سکتی ہے، جن لوگوں نے اس ایونٹ میں ابن صفی کے حوالے سے لکھا وہ کمال ہے، سچی بات ہے میں ان نابغہ ہستیوں اور قلم کاروں کے جیسا ایک بھی پیراگراف لکھنے میں ناکام ہوں، بس جو مناسب سمجھا لکھتا چلا گیا۔

ویسے ابن صفی ایک ہمہ جہت قلم کار ہیں، انہیں ”سری ادب“ کا بڑا قلم کار کہہ کر انہیں خانے میں بند نہ کیا جائے، جب بھی ابن صفی کا نام لکھا جائے تو انہیں ”اردو ادب کا ایک اہم ادیب“ لکھا جائے،

ان کی تحریریں سری یا غیر سری ادب کے خانے سے بہت باہر کی چیز ہیں، پھر ان کی شاعری ان کی طنزیہ، مزاحیہ تحریریں، ان کے مضامین، ان کی شخصیت، ان کی صحافت، ان کی سائنسی سوجھ بوجھ، ان کے خطوط، ان کی زندگی اور شخصیت پر لکھی گئی کتابیں، شکرال، پھر ڈائجسٹ، ابن صفی کی پیروی کرنے والے اور ان کے کرداروں پر لکھنے والے ادیب، ابن صفی کا انگریزی ترجمہ، ان پر ہونے والا تحقیقی کام، کیا کچھ نہیں ہے جس پر لکھا جاسکتا ہے۔

ابن صفی کے ناولوں میں، ان کی کہانیوں میں، ان کے کرداروں میں وہ تنوع ہے جس پر کتابیں لکھی جاسکتی ہیں، اور لکھی جاتی ہیں، لکھی جاتی رہیں گی، ان کے سیاسی شعور، ان کے فلسفے، پر کتابیں لکھی جاسکتی ہیں، جس طرح کی رومانیت ان کے ناولوں میں ہے اس کی جھلک کہیں اور دکھائی نہیں دیتی، میری اتنی حیثیئت نہیں کہ ابن صفی پر کچھ لکھ سکوں، ہاں ابن صفی کے ایک ادنیٰ قاری اور ان کے ایک مبتدی کی حیثیت سے اتنا ضرور کہوں گا کہ ابن صفی جیسا نہ کوئی تھا، نہ کوئی ہے اور شاید آئندہ کوئی ہو بھی نہیں سکے گا۔

"ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا"

جیسا شعر شاید ابن صفی جیسی ہستیوں پہ ہی خلق ہوا تھا۔

میرا قلمی نام ابن آس ہے، یہ نام اپنی قلمی تحریروں کے لیے میں نے نہیں رکھا، ایک ایڈیٹر (کاوش صدیقی) نے رکھا تھا، میں محمد اختر آس کے نام سے لکھا کرتا تھا، انہوں نے پوچھا "یہ آس کیا تخلص ہے؟" میں نے کہا "نہیں، میرے والد کا نام ہے آس محمد۔" ایڈیٹر صاحب شاید میری طرح ابن صفی کے پرستار تھے، انہوں نے میری اگلی کہانی پر، تحریر: "ابن آس" چھاپ دیا، یہ کوئی 86ء کی بات ہے، اور تب سے اسی نام سے لکھ رہا ہوں، سچ بتاؤں، جب یہ نام مجھے ملا تھا تب میرے اندر ایک خوشی کا تاثر پیدا ہوا تھا کہ چلو میں ابن صفی تو نہیں بن سکتا، لیکن ابن صفی جیسا نام تو مل گیا، محبوب جیسا بن جانے کی کوشش ہی تو محبت کہلاتی ہے، اور محبت میرا پہلا اصول ہے۔

مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ آج میں جو دو چار فقرے لکھ لیتا ہوں یا دو چار فقرے پڑھ کے سمجھ لیتا ہوں، یہ ابن صفی کو پڑھنے کا اعجاز ہے، اگر انہیں پڑھا نہ ہوتا تو شاید لکھنے کے قابل ہی نہ ہو پاتا۔

مجھے ہنسی آتی ہے ان لوگوں پر جو ابن صفی کو پڑھ کر پڑھنے، لکھنے کے قابل ہوئے، وہ کہتے ہیں کہ ابن صفی کا ادب عالیہ سے کوئی تعلق نہیں، شرم بھی تو نہیں آتی ان لوگوں کو، ان میں سے زیادہ تر وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے قریبی دوست بھی ادیب نہیں مانتے۔

لو یو ابن صفی، آپ زندہ رہنے کے لیے پیدا ہوئے تھے، اور امر ہونے کے لیے دنیا سے گئے، آج ابن صفی کی برسی ہے، اور برس کے برس یہ برسی یاد دلاتی رہے گی کہ:

"کوئی ابن صفی تھا جو ذہنوں سے محو نہیں ہو سکتا"

تبصرے

ابنِ آس صاحب! آپ کی تحریر پہ ہم کیا تبصرہ کریں آپ خُود اِس میدان کے کھلاڑی ہیں
اشتیاق احمد تو سمجھیئے بچوں کے ابنِ صفی ہیں اور نواب صاحب اقلیمِ ادب کے نواب ہیں آپ کے پسندیدہ
ادیبوں کے نام پڑھ کے اندازہ ہُوا کہ آپ کا ادبی ذوق کتنا اعلیٰ ہے اور شاید اِنھی بُلند پایہ ادیبوں کا اثر
آپ کی تحریر میں بھی ہے اور خُدا کرے ہمیشہ رہے آمین۔ خُوش رہیئے سلامت رہیئے۔

کرن صدیقی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

سب سے پہلے بہت سی داد بہت سی شفقت آپ کے لیے بیٹا جی۔ سلام آپ کے ماضی کو اور آپ کی ہمت
اور سچائی کو.... اب تک جتنی تحریریں میری نظر سے گزری ہیں سب سے بہترین تحریر۔
آپ کی ساری تجاویز سے متفق ہیں ہم۔ اور احمد صفی بھائی سے بھرپور سفارش کرتے ہیں کہ ان سب
تجاویز پر غور فرمائیں۔
ایک ایک لفظ آپ کا سچائی کا عکاس ہے۔ ابن صفی کا علمی قد سبھی لکھنے والوں سے اونچا ہے۔ کوئی مانے یا نہ
مانے۔ ابن صفی کی ہر تحریر منہ سے بول کے کہ رہی ہے .... ع

ہم سا ہو تو سامنے آئے

جن لکھاریوں کے نام آپ نے لکھے۔ تقریبا سب کو پڑھا ہم نے مگر کیا بات ہے ابن صفی کی
اے ابن صفی تیری عظمت کو سلام .... آؤ مل کے اپنے محبوب مصنف کو سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص کا
تحفہ دیں۔.... سلامتی ہو آپ سب پہ

دعا گو: آپ سب کی نانی

عالیہ چودھری

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

عبد اللہ احمد حسن: "کوئی ابن صفی تھا جو ذہنوں سے محو نہیں ہو سکتا۔"

کتنی سچی بات لکھی ہے آپ نے۔ یہ ایونٹ اور اس میں حصہ لینے والے یہ تحاریر پڑھنے والے

ان پر تبصرا کرنے والے یہ سب اس سچائی کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ ابن صفی کبھی ذہنوں سے محو نہیں ہو سکتے۔ بہت ہی شاندار تحریر اور کیوں نہ ہو کہ آپ تو کھلاڑی ہی اس میدان قلم و قرطاس کے ہیں بہت شاندار، بصد معذرت ایک غلطی کی طرف توجہ دلانا چاہوں گا۔ آپ نے لائبریری کھولنے کا سال 82 لکھا ہے اور لکھا ہے کہ ابن صفی صاحب کی کتابیں آ رہی تھیں اور جب آپ ملنے گئے تو ان کا سوئم تھا یہاں شاید آپ سے سال لکھنے میں غلطی ہوئی ہے کیونکہ ان کا انتقال 26 جولائی 1980 کو ہوا تھا۔

ابن آس :تو پھر لائبریری کھولنے کا سال 79 یا 80 ہو گا....

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت خوب۔ اور آپ کی لائبریری بھی تھی واہ یعنی فل کلیکشن ہر وقت اپنے پاس۔ ویسے میں نے بھی ایک لائبریری سے پہلا ناول پڑھا اور پھر فیصلہ کیا کہ ایسے ناول پکے پکے پاس ہونا زیادہ بہتر ہے۔ ابن صفی کو اپنا استاد مانتا ہوں بہت کچھ سیکھا۔

علی عمران

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ماشااللہ....بہت اعلیٰ....بہترین خیالات کا اظہار کیا اور ساری تحریر ہی ایسی ہے کہ پڑھے بغیر نہیں چھوڑی جا سکتی۔ ہر ایک بات کو خوب اچھے انداز میں بیان کیا ہے۔ اور آپ تو کراچی ناظم آباد نمبر 4 کے پاس ہی رہتے ہوں گے، جس دور میں آپ لکھا کرتے تھے وہ دور میری پیدائش کا ہے اور وہی میری جائے پیدائش بھی ہے اور بعد میں ہم اپنے آبائی علاقے مانسہرہ میں شفٹ ہو گئے تھے اور ناظم آباد ہی میں میرے چچا کا ہوٹل بھی تھا، ہو سکتا ہے آپ بھی وہاں آتے جاتے ہوں۔۔۔ ابن صفی صاحب سے آپکا تعارف بھی بہت خوب رہا۔ ایک الگ داستان سنائی۔ ایک الگ اور بہت بہترین تحریر ہے۔ جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ اللہ کامیابیاں عطا فرمائے آپ کو اور ابن صفی صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

سید فہد حسینی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون نمبر 44

ابن صفی ایک کردار ساز شخصیت

داور عزیز

آج بھی کوئی نہیں مانتا کہ میں نے ابن صفی کا پہلا ناول اس وقت پڑھا تھا جب میں تیسری جماعت کا طالب علم تھا، ناول کا نام تھا سازش کا جال اور سن غالباً 1973ء۔

احوال کچھ یوں ہے کہ دادا جان مرحوم نے اپنے چاروں بیٹوں اور پھر اس پہلے پوتے کو ابن صفی زدہ کر رکھا تھا، سازش کا جال سے وہ سازش شروع کی کہ آج بھی اسی کا شکار ہوں، اندازہ ہے کہ ہر ایک ناول کوئی 35 یا 40 مرتبہ پڑھ رکھا ہے اور اس کے باوجود کہ یہ سلسلہ 1989ء سے تواتر نہیں پکڑ سکا، میں ابھی بھی سیر حاصل مقام نہیں پا سکا۔

بھلا سمندر بھی کوئی ختم کر سکا ہے؟ عمر کے ساتھ ساتھ ابن صفی کے ناول بھی نت نئے اسرار کھولتے رہے اور اندازہ ہے کہ یہ جن اب بوتل میں جانے والا نہیں، الٹا پھیلتا ہی جا رہا ہے۔

ناول میں تو لازوال کردار ہوتے تھے مگر پیش رس میں خود ابن صفی صاحب موجود ہوتے تھے، پوری جاذبیت کے ساتھ اور پورے پیغام کے ساتھ، مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ یہ پیش رس ہی تھے جنھوں نے مجھے ابن صفی کا گرویدہ کیا تھا، ایسی گہری بات ایسے لطیف پیرائے میں کر جاتے تھے کہ اہل ادب انگشت بدنداں رہ جاتے، آج بھی ایک جملہ وہ سرور دیتا ہے کہ بڑے سے بڑا اور اونچا عارفانہ کلام بھی وہ تاثیر نہیں رکھتا، ایک صاحب کے سوال پر کہ آپ (ابن صفی) کس "ازم" کے قائل ہیں، کے جواب میں فرماتے ہیں:

> "میں تو اللہ کی ڈکٹیٹر شپ کا قائل ہوں، جس میں چوں و چرا اس
> کی گنجائش ہی نہیں ہوتی۔"

حاکمیت اعلیٰ اور فلسفہ خداوندی پر اتنا مختصر مگر بھرپور تبصرہ میری نظر سے آج تک نہیں گزرا۔

اس ہیچمداں کی کردار سازی میں بیشتر حصہ ابن صفی صاحب اور ان کے کرداروں نے بھی ڈالا ہے جو وطن کی محبت سے سرشار اور طاغوت سے ہر لحظہ برسرپیکار رہتے تھے، اللہ تبارک و تعالی سے

خصوصی عاجزانہ التماس ہے کہ ابن صفی کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے.... آمین!

صرف انگلی کٹوا کر شہیدوں میں شامل ہونے کی آرزو کشاں کشاں کھینچ لائی اس بزم پرستاراں میں، وگرنہ کہن خوردہ طاق میں رکھے ٹمٹماتے چراغ کا کیا ظرف، کیا حوصلہ کہ کرہ زمہریر کو بھی پگھلا دینے والے آفتاب کی مداح سرائی میں رطب اللسان ہو سکے۔

تبصرے

بہت ہی شاندار الفاظ کا انتخاب کیا ہے آپ نے داور صاحب مختصر اور جامع۔ اللہ کی ڈکٹیٹر شپ
والی بات ہمیں بھی بے حد متاثر کرتی ہے ابن صفی کی اس کو کہتے ہیں دریا کو کوزے میں بند کرنا۔

حمیرا ثاقب

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ایک ناول میں حمید سے کسی نے پوچھا۔

"شراب پیتے ہو؟

کیپٹن صاحب نے کہا "جب فوج میں تھا پیتا تھا۔ جب سے سولین

بنا سولن بھی چھوٹ گئی"

ہاتھ چوم لوں ابن صفی صاحب کے۔

داور عزیز

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت اچھے شاید ہی کسی رائٹر کے پیشرس بھی اتنی دلچسپی سے پڑھے جاتے ہوں جتنے شوق سے
ان کے ناول پڑھے جاتے ہیں۔

تبسم حجازی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

میرے خیال میں جمہوریت کے حوالے سے یہ بات ایک پیش رس میں کی تھی کہ ہم تو اللہ کی
ڈکٹیٹر شپ کے قایل ہیں انگوٹھا چھاپ اسمبلی ممبر بنیں اور تعلیم یافتہ لوگ کلرک۔

جوہر علی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت اعلی۔ کیا کہنے۔ بہت اچھے انداز میں آپ نے اپنی تحریر کو پیش کیا ہے۔ ایک مختصر مگر عمدہ تحریر۔ یہ
تحریر بھی اُن عمدہ تحریروں میں شامل ہے جو نئے اور پُرانے پڑھنے والوں کے لیے بہت اچھی ہیں۔ تاکہ

نئے پڑھنے والے بہت کچھ سیکھ سکیں اور پرانے پڑھنے والے اپنے تجربات کے ساتھ ساتھ ان تحریروں کو بھی دوسروں تک پہنچا سکیں اور نئے پڑھنے والے ان سے مستفید ہو سکیں۔ سب سے پہلے تو مختصر تحریر کا ایک فائدہ بتانا چاہوں گا کہ ایک عمدہ اور مختصر تحریر کا یہ فائدہ ہے کہ عمدہ تحریر کو بآسانی ایک خوبصورت تصویر کی شکل دی جاسکتی ہے۔ اور پھر اس فوٹو کو دوسرے فیس بک پیجز یا گروپ، انٹرنیٹ یا موبائل وغیرہ پر کہیں بھی شیئر کیا جاسکتا ہے اور اُردو اَدب اور اُردو جاسوسی اَدب کے حوالے سے ابن صفی صاحب کی خدمات کو بآسانی نئے پڑھنے والوں تک پہنچایا جاسکتا ہے۔

اَب اِس تحریر کی پہلی بات جو پسند آئی وہ یہ کہ آپ نے تیسری جماعت میں ابن صفی صاحب کا ناول سازش کا جال پڑھ لیا اور ظاہر ہے اُس وقت تو سمجھ نہیں آئی ہو گی مگر عمران سیریز میں ایک ایسی کشش ہے جو بچے اسے بڑی دلچسپی سے پڑھتے ہیں اور بیشک سمجھ نہیں پاتے مگر بڑی دلچسپی سے پڑھتے ہیں اور عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ نئے اسرار و رُموز سے آگاہی حاصل کرتے رہتے ہیں اور پھر ہر عمر میں عمران سیریز نئی نئی معلومات فراہم کرتی رہتی ہے۔ اسی طرح جاسوسی دنیا کے بھی اکثر ناول بچوں کے لیے ایسی ہی کشش رکھتے ہیں جس طرح عمران سیریز کے ناول ہیں۔ جیسا کہ میں نے تقریباً پانچویں جماعت میں ناول "فریدی اور لیونارڈ" اور "پانی کا دھواں" وغیرہ پڑھے تو ان میں ایسی کشش تھی کہ ناول سمجھ تو نہیں آیا مگر فریدی و حمید سے اُلفت سی ہو گئی تھی۔ اور پانی کا دھواں میں حمید کا جملہ "کلو کی ماں" جو وہ ریکھا کو کہتا ہے یاد کر کے اب بھی ہنسی آتی ہے۔ جاسوسی دنیا اور عمران سیریز دونوں میں ہی ایسی کشش ہے کہ ہر عمر میں پڑھے جاسکتے ہیں۔ اور ہر عمر میں نئی نئی معلومات ملتی رہتی ہیں۔

اس کے بعد آپ کی تحریر میں ایک اور بات پسند آئی کے آپ نے ابنِ صفی صاحب کے تمام ناولوں کو پینتیس یا چالیس (35یا40) بار بھی پڑھ لیا ہے اور اب بھی ان ناولوں میں ایک نیا پن ملتا ہے اور اب بھی نئی نئی معلومات پڑھنے کو ملتی ہیں تو واقعی ایسا ہی ہے۔ اکثر لوگوں کو کہتے سنا ہے کہ دس دس بار بھی انہوں نے ابنِ صفی صاحب کے ناول پڑھے ہیں اور ہر بار ناول نیا لگتا ہے۔ آپ کی یہ بات پڑھ کر بھی بہت اچھا لگا۔ آپ نے بہت خوبصورت انداز میں جتنی مختصر تحریر لکھی اس تحریر سے یہ تبصرہ بہت لمبا ہو چکا ہے مگر دوسری ساری تحاریر کی طرح آپ نے خلوصِ دِل سے ساری حقیت لکھی اور بہت ہی اچھی لکھی، یعنی مختصر تحریر میں بہت ساری باتیں کہہ دیں، جس طرح ابنِ صفی صاحب محدود صفحات میں

حیرت انگیز طور پر بہت سارے موضوعات کو پیش کر دیتے تھے۔ بہت اچھی تحریر ہے۔ اور آپ کچھ نہ کچھ ضرور لکھا کریں، تحریر کے علاوہ بھی اپنے خیالات کا اظہار ضرور کیا کریں۔ اللہ کامیابی عطا فرمائے آپ کو اور ابنِ صفی صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

سید فہد حسینی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ایک پیش رس یہ پڑھیں ....

"ایک اور صاحب لکھتے ہیں کہ اگر آپ زیرولینڈ کے سلسلے کی آخری کتاب لکھنے سے پہلے ہی اللہ کو پیارے ہو گئے تو کیا ہو گا؟... بہت اچھا ہو گا، بھائی! میں، زیرولینڈ کی تلاش سے بچ جاؤں گا۔ ہر گز یہ نہیں کہہ سکتا کہ

آئے ہے بے کسیٔ عشق پہ رونا غالبؔ

کِس کے گھر جائے گا یہ سیلابِ بلا میرے بعد

کسی کے گھر بھی جائے، میری بلا سے... میری زندگی میں کتنوں نے ہی زیرولینڈ کو تلاش کر کے تباہ بھی کر دیا۔"

واقعی آپ نے سچ کہا... پیش رس ان سے ملاقات کی طرح ہی محسوس ہوتا ہو گا... اس وقت... ان کے بعد پڑھنے والوں کو مگر یہ ملاقات تشنہ ہی لگی ہے... جیسے ہم...

ادا علی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

عبد اللہ احمد حسن: بہت خوب اور اچھی تحریر۔ غالباً آپ کا نام بھی عمران سیریز سے لیا گیا لگتا ہے۔ عمران سیریز میں کئی نوولز میں ڈاکٹر داور کا کردار آیا ہے۔ جو ملک کے ایک بہت بڑے اور مشہور سائنسدان تھے۔

داور عزیز: درست فرماتے ہیں آپ۔ دادا جان مرحوم کو خبط کی حد تک شوق تھا اور خود بھی فارسی میں شاعری کرتے تھے۔ میرا نام عمران سیریز اور جاسوسی دنیا دونوں میں ہے اور فارسی الاصل ہے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون نمبر 45

ابن صفی کے پیشرس کی دنیا

احتشام شاہ

کسی مشہور ہستی کا قول ہے کہ کچھ کتابیں پڑھنے کے لیے ہوتی ہیں کچھ چبانے کے لیے، کچھ چبا کے نگلنے کے لیے، تو بلا شبہ ابن صفی صاحب کی تمام تر تصنیف کے لیے مؤخر الذکر کا گمان ہوتا ہے، ارے نہیں گمان نہیں ہوتا بلکہ ایسا ہی ہے۔

اکثر تحاریر میں لوگوں نے الفاظ کی کم مائگی والی باتیں کہیں، میں خاموشی سے پڑھتا رہا اور حیرت زدہ بھی رہا، اتنے سیانے لوگ ایسا کیوں کہتے ہیں، مگر اب جب اپنے سر پر یہ بار گراں آیا ہے تو محسوس ہو رہا ہے کہ واقعی کچھ ایسی ہی کیفیات ہو جاتی ہوں گی سبھی کی، مگر خیر چھوڑیئے

اب جب قلم اٹھا چکا تو رکھنے کی تاب بھی نہیں ہے، آخر کو اٹھایا کس کی مدح سرائی کے لیے ہے؟ بحیثیت احمق اعظم میں یہ خندہ پیشانی سے قبول کرتا ہوں کہ میں ابن صفی کا ایک ادنیٰ سا قاری ہوں، میں کسی بھی دور میں ابن صفی صاحب کی شخصیت کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں لکھ سکا۔

مگر اس دل ناداں کا کیا کریں، بقول غالب:

"دل ناداں تجھے ہوا کیا ہے
آخر اس درد کی دوا کیا ہے"

تو اس درد کی دوا یہ تجویز ہوئی کہ ہر حال میں ابن صفی صاحب کو خراج تحسین پیش کر کے ہی دم لیں گے۔

میں نصابی کتابوں میں گھرا ہوا ایک کیڑا ہوا کرتا تھا، یعنی کورس بک ورک، لیکن اپنی باغیانہ طبیعت نے یہاں بھی کام کر دکھایا، میٹرک کے امتحانات کے بعد ہم اپنی خالہ کے گھر پہنچے، جہاں اپنی عادت کے عین مطابق اوپر والی الماری نیچے اور نیچے والی اوپر کر دی، نتیجتاً ہاتھ آیا ماہنامہ جاسوسی ڈائجسٹ پڑھتے رہے، کئی کہانیوں کو پڑھ کر لگا کہ یہ تو انگلش فلموں سے ماخوذ ہیں۔

مگر کیا کریں طبیعت کے ہاتھوں مجبور تھے، کچھ نہ کچھ پڑھتے رہنے کی عادت ایسی تو نہیں کہ آسانی سے چھوٹ جائے، تو بھئی پڑھتے رہے پڑھتے رہے، آخر ایک مرد مجاہد سے ملاقات ہوئی، ان کا نام

تھا کاشف زبیر اور کہانی کا نام تھا" دشمن دوست"۔

آج بھی پوری تحریر یاد ہے، قیام تھوڑا لمبا تھا، اب اس کتاب کے ذخیرے پر ٹوٹ پڑے، نئی نئی دریافتوں میں مزہ آنے لگا، آخر ایک روز قسمت نے یاوری کی، دستیاب دیکھئے کیا ہوا؟ بتاتے ہوئے تھوڑی ہچکچاہٹ ہو رہی ہے، وہ ایک ناول تھا، اس کے سرورق پر لکھا تھا"عمران سیریز" اور مصنف کا نام بتانا ہی تو ہچکچاہٹ کی وجہ ہے، مصنف کا نام تھا مظہر کلیم، ناول جو پڑھنا شروع کیا تو ایسے مشغول ہوئے کہ کھانے پینے تک کا ہوش نہ رہا، وہ تو غنیمت ہوا کہ بجلی بند ہوئی تو ہم نے اٹھ کر کھانا کھایا، ورنہ بھوکے پیاسے ہی پڑھتے رہتے۔

خیر سلسلہ چل نکلا، نتیجہ آنے تک میں خاصے ناول پڑھ چکا تھا، مزید بھی پڑھتا لیکن ایک پرانی بک شاپ جہاں سے میں آدھی قیمت پر ناول حاصل کرتا تھا، وہاں پر موجود ایک بزرگ اللہ ان کو جنت نصیب کرے، انہوں نے ہمیں ابن صفی صاحب کو پڑھنے کا مشورہ دیا اور ناول "درندوں کی بستی" لا کے تھمایا۔

پڑھنا جو شروع کیا تو محسوس ہوا کہ یہ کیا؟ یہاں تو سبھی شرابیں پی رہے ہیں، ڈانس کر رہے ہیں، نئے نئے جرائم کرنے کی سوچ رہے ہیں، زنا میں ملوث ہیں، بڑا غصہ آیا، خیر پیسے خرچ کئے تھے پڑھنا تو تھا ہی، ویسے بھی میرے لیے یہ سب چیزیں تھوڑی عجیب تھیں، لیکن اصل عمران سے تو ہماری ملاقات ہی اس ناول کے ذریعہ ہوئی تھی۔

عمران بھی کیسا....؟ بالکل ہماری طرح کا عام انسان، جس نے ایک جیب سے 250 گرام کا بم پھینک کر سارے مخالفین کے پرخچے نہیں اڑائے بلکہ خالی ہاتھ، پستول کا کام پین سے نکالنے والا یا زیادہ سے زیادہ چاقوؤں سے لڑنے والا، خیر اگلی دفعہ ناول لینے پہنچا تو بزرگ نے پھر ابن صفی صاحب کے ناول آگے رکھے، میں نے کہا بابا اٹھالو یہ، ان ناولوں میں تو شرابی، زانی اور مجرم ہیں سب لوگ، میری بات سن کر بابا نے ایک جملہ کہا کہ "بیٹا خود کو ذرا اس دور یعنی جب برصغیر میں تقسیم کا واقعہ نہیں ہوا تھا میں تصور کر کے سوچو، کیا اس وقت کے حساب سے یہ ناول پاک نہیں؟" اور ہماری بالائی منزل جھٹ سے اس نتیجے پر پہنچی کہ ہاں بات تو ٹھیک ہے۔

پھر جلد ہی یہ بات بھی مجھ پر واضح ہوئی کہ ابن صفی صاحب نے شرعی لحاظ سے فحاشی اور باقی

گناہوں سے بالکل پاک وصاف ناول لکھے، جن برائیوں کا میں نے اوپر ذکر کیا جو مجھے غلط محسوس ہوئیں، دراصل ان برائیوں سے ابن صفی صاحب نے دور رکھا ہے، یعنی ان کا ذکر اس انداز میں ہوا ہے کہ انسان ان برائیوں کو برائی سمجھ کر ان سے نفرت کرے، نہ کہ خود بھی اس میں ملوث ہو جائے، بعض جگہ ناسمجھ آدمی پہلے تو یہی سمجھتا ہے کہ ان گناہوں یا برائی ہے کی ترغیب دی گئی ہے، مگر جب غور کرتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس برائی سے تو ابن صفی صاحب نے دور رکھا ہے، مطلب برائی کا انجام بھی ناول میں بتادیتے ہیں کہ اس کا انجام برا ہے، یا بعض جگہ ناول کے کسی نہ کسی حصے میں برائی کے برے انجام کو بھی پیش کر دیتے ہیں، فرق صرف سمجھنے کا ہے۔

ناول کے خاص مرکزی کردار یعنی ان ناولوں کے ہمارے ہیروز تو ان برائیوں کا کبھی سوچتے بھی نہیں اور نہ کبھی اس میں ملوث ہوتے ہیں، ہمیشہ بچ کر رہتے ہیں، اور نہ صرف بچ کر رہتے ہیں بلکہ ان گناہوں کی حوصلہ شکنی کرتے ہوئے دوسروں کو بھی ان سے دور رہنے کی تلقین کرتے ہیں۔

دراصل ابن صفی صاحب نے تو ناولوں، کہانیوں اور افسانوں وغیرہ کے ذریعہ معاشرے سے بے حیائی و فحاشی ختم کرنے کے لیے بڑا مثبت قدم اٹھایا تھا، جو کسی دوسرے کے بس کی بات نہیں تھی، آج اگر کوئی یہ کہہ دے کہ یہ کام فلاں مصنف نے کیا تو یہ ان کی بھول ہے۔

فحاشی اور بے حیائی کے خلاف اٹھایا گیا ان کا یہ قدم اس سیلاب کو بہت حد تک روکنے میں کامیاب رہا، ان کے ان پاک وصاف ناولوں کی بدولت دنیا فریدی اور حمید کی دیوانی ہوئی، اور ایسی دیوانی ہوئی کہ گناہوں کے ساتھ ساتھ ہر قسم کے جرم سے بچنے کی دلی خواہش بھی لوگوں میں پیدا ہوئی۔

عظیم فریدی وحمید کی طرح ایک اور عظیم کردار عمران کو بھی ابن صفی صاحب نے تخلیق کیا، جو انہی خوبیوں کا حامل تھا جیسا کہ فریدی، مزاح میں حمید جیسا، چالاکی میں فریدی جیسا اور حماقت اس کا اپنا خاص وصف ہے، حالانکہ فریدی وحمید کو میں نے ابھی بہت زیادہ نہیں پڑھا، مگر ان کے بارے میں جتنا پڑھا اور جتنا سنا وہ سب مشترکہ طور پر میں عمران میں دیکھ چکا ہوں، ان سبھی کرداروں میں ایک دوسرے کی جھلکیاں نظر آتی ہیں، وہ سب ایک دوسرے کا پرتو ہیں۔

جاننے کے بعد اور بہت ساری غلط فہمیوں کے دور ہونے کے بعد اب میں ابن صفی صاحب کا ایک مستقل قاری ہوں، تعارف بہت لمبا ہو گیا جس کے لیے معذرت خواہ ہوں۔

میں یہاں ایک بالکل نئے موضوع پر بات کرنا چاہ رہا ہوں، جی ہاں.... بالکل! میں بات کرنا چاہتا ہوں ابن صفی کے پیشرسوں پر، وہ پیشرس جنہیں پڑھ کر لگتا ہے کہ میرے محبوب مصنف مجھ سے بات کر رہے ہیں،

ایسے لگتا ہے کہ پیشرس کا صفحہ صرف میرے لیے لکھا گیا ہو، وہ صرف مجھ سے ہی مخاطب ہوں، اپنی ہر بات وہ مجھے بتا رہے ہوں، کبھی وہ ہم سے کہہ رہے ہوتے ہیں کہ بھائی "سفید" کاغذ "بلیک" ہونے کی وجہ سے مہنگے ملتے ہیں، اس لیے رنگدار ہی حاضر ہیں۔

کبھی جب وہ خوشگوار موڈ میں ہوتے ہیں تو ہلکا پھلکا مزاح کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ وہ اپنے ناولوں کی قیمت پیسوں میں اس لیے لکھتے ہیں تاکہ تین روپئے قیمت والے ناول صفر کے اضافے کے بعد گراں قیمت نظر آئیں، ان کا فلسفہ ہی نرالا ہے، 3 روپے قیمت والے ناولوں پر جب 300 پیسے لکھے دیکھتا ہوں تو ایک عجیب سی خوشی محسوس ہوتی ہے، میری کتب کی قیمت صفر کے اضافے کی وجہ سے سینکڑوں میں پہنچ جاتی ہے۔

کبھی وہ ہمیں بتاتے ہیں کہ حمید نے دو چارپائیاں نہیں بلکہ دو چار مٹن پائیاں کھائی تھیں، ایسا محض کتابت کی غلطی کے باعث ہوا، کبھی وہ ہمیں بتا رہے ہوتے ہیں کہ میں تین سال کا عرصہ بیمار رہا ہوں اور میری بیماری کا لوگوں نے بہت فائدہ اٹھایا ہے، اپنے پیشرس میں ہی انہوں نے ہمیں مختلف ابن خصیوں سے ملوایا، الغرض ان کے پیشرس جب بھی پڑھیں ہمیں گمان ہوتا ہے کہ ان کے روبرو بیٹھے ان کی باتیں سن رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب مصنف کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے.... آمین۔

تبصرے

شاباش بیٹا.... اچھی کوشش کی آپ نے۔ واقعی پیش رس بہت زبردست ہوتے تھے.... اور لازمی سب سے پہلے پڑھے بھی جاتے تھے.... جیو بیٹا۔!

عالیہ چودھری

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ادا علی : عظیم فریدی و حمید کی طرح ایک اور عظیم کردار عمران کو بھی ابن صفی صاحب نے تخلیق کیا، جو انہی خوبیوں کا حامل تھا جیسا کہ فریدی، مزاح میں حمید جیسا، چالاکی میں فریدی جیسا اور حماقت اس کا اپنا خاص وصف ہے، حالانکہ فریدی و حمید کو میں نے ابھی بہت زیادہ نہیں پڑھا، مگر ان کے بارے میں جتنا پڑھا اور جتنا سنا وہ سب مشترکہ طور پر میں عمران میں دیکھ چکی ہوں، واہ بہت خوب لکھا۔

یاسر حسنین: ویسے فریدی حمید کو بھی ہمت کر کے پڑھ ہی ڈالیں۔

ادا علی : پڑھا اس بار ! شعلہ اور پرچھائی سیریز پڑھ ڈالی۔ درندوں کی بستی میں قبیلے کے رسم و رواج۔ شراب اور ناچ گانا ضرور ہے مگر فحش کچھ نہیں ہے.... خاص طور سے شکرالی عورتوں کے مزاج کے بارے میں بتا کر عمران نے اپنے سب ٹیم ممبر ز کو آگاہ کر دیا ہے کہ کوئی گڑبڑ نہ کرے...اور شکرال میں لوگ ان پڑھ ضرور ہیں... مگر عورت کا احترام کرنے والے ہیں ....

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

پیشرس واقعی پہلے پڑھے جاتے ہیں اور شوق اے پڑھے جاتے ہیں۔

عالیہ درخشاں

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اسماعیل بن محمد : لغویات کا تذکرہ کرنا الگ بات ہے جبکہ منظر کشی کرنا الگ.... صفی صاحب نے کبھی منظر کشی نہیں کی .... نیز موضوع اچھا چنا، بس ذرا سی توجہ اور دے دی ہوتی تو.... سونے پہ سہاگہ ہو جاتا.... بہر حال کسی سے کم بھی نہیں یہ مضمون ....

حمیرا ثاقب : ہماری رائے میں بہت اچھا منظر کھینچا کرتے تھے ابن صفی اتنا جاندار کہ بندہ خود کو وہاں

محسوس کرے۔

اسماعیل بن محمد :شاید مجھے بیان کرنے کا سلیقہ نہیں، تبھی آپ میرا مطلب نہیں سمجھ پائیں.... خیر چھوڑیئے، آپ خاتون ہیں اس لیے مزید وضاحت نہیں کروں گا....

حمیرا ثاقب :اسماعیل بن محمد ارے آپ ناراض ہو گئے منے بھیا!! ہم بالکل برا نہیں مناتے کسی بات کا بات یہ کہ اپنی اپنی رائے ہے نا آپ نے رکھی ہم نے بھی رکھ دی اگر آپ وضاحت کی ضرورت محسوس کرتے ہیں تو ضرور کہیے ہمیں اچھا لگے گا ہم تو آپ کی تحریر کے مداح ہیں۔

اسماعیل بن محمد:ارے نہیں ناراضگی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا.... بات چونکہ منظر کشی کی ہو رہی تھی اور وہ بھی "فاحشات" کے حوالے سے.... لہذا مناسب معلوم نہیں ہوتا کہا ایک خاتون سے اس بارے میں گفتگو کی جائے.... اف فوہ! اب میں آپ کو کس طرح سمجھاؤں.... یعنی کہ اگر کسی کلب میں ڈانس وغیرہ ہو رہا ہے.... ابن صفی اس کا محض تذکرہ ہی کریں گے.... جبکہ فحش بین لکھاری ایک ایک "سٹیپ" کی منظر کشی کریں گے.... خیر، اب اس موضوع پہ مزید گفتگو نہیں.... اور ہاں میں ناراض نہیں بلکہ یوں سمجھئے کہ یہ حس ہی نہیں مجھ میں ....

حمیرا ثاقب :اسماعیل بن محمد ہم سمجھ گئے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

احتشام صاحب! بہت خوب۔ بہت خود اعتمادی ہے آپ کے انداز میں، جو کہ لکھنے کا پہلا جزو ہے۔ بہت خوب۔

حمیرا ثاقب

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت خوب ایک اور خوبصورت اضافہ۔ بلاشبہ ان کے پیشرس بھی ان سے بہت بہتر ہوتے تھے جو ادب عالیہ کے دعوی دار تھے۔ بہت اچھی تحریر۔

عبداللہ احمد حسن

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون نمبر 46

تجھ کو یاد آؤں گا گزرے ہوئے سالوں کی طرح

سیدہ زکیہ سناء

چشمۂ علم و ادب، گوہرِ نایاب، عصر گزشتہ سے عصر حاضر اور آئندہ دور تک اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوانے والے محترم ابن صفی کی خدمات و محاسن پر قلم اٹھانا ایسا ہی ہے جیسے سمندر کو کوزے میں بند کرنا یا سورج کو چراغ دکھانے کی ناکام کوشش کرنا۔

ابن صفی 26 جولائی 1928ء کو ہندوستان کے صوبہ اتر پردیش کے شہر الہ آباد کے قصبہ نارا میں پیدا ہوئے، ان کا اصل نام اسرار احمد اور ان کے والد کا نام صفی اللہ اور والدہ کا نام نضیرا بی بی تھا۔

شروع میں انہوں نے طغرل فرغان کے قلمی نام سے طنزیہ و مزاحیہ کہانیاں لکھیں اور اسرار ناروی کے نام سے شعر و شاعری کے میدان میں معروف ہوئے، وہ ایک انشاء پرداز شاعر اور ادیب تھے، جاسوسی ادب میں انہوں نے ابن صفی کے نام سے شہرت پائی۔

ابن صفی کا شمار ان کمیاب شہرہ آفاق ناول نگاروں، ادیبوں، شاعروں اور انشاء پردازوں میں ہوتا ہے جس کی فی زمانہ مثال ملنا مشکل ہے، اردو ادب ایسی کوئی دوسری شخصیت پیدا کرنے سے قاصر و عاجز ہے۔

وہ 1952ء سے اردو کے پہلے جاسوسی ناول نگار کی حیثیت سے اردو کی خدمت انجام دیتے رہے، اس دوران انہوں نے کئی سو ناول لکھے فریدی حمید، پر 125 ناول جبکہ عمران سیریز پر 120 ناول۔

ان کے شہرہ آفاق کردار کرنل فریدی، کیپٹن حمید اور علی عمران کے بارے میں تو تقریباً سبھی لوگ جانتے ہیں، لیکن ان کے کچھ اور بھی ایسے کردار ہیں جن کے بارے میں لوگ بہت کم جانتے ہیں۔

شارق، شرجیل، ایرج اور عقرب کا کردار حالانکہ بہت کم ناولوں میں آیا ہے لیکن جتنا بھی آیا ہے وہ کردار نگاری کی مثال ہے، ان کا ایک کردار کرائم رپورٹر انور بھی ہے، جس سے بہت کم لوگ واقف ہیں، اس کردار پر بھی انھوں نے چار ناول لکھے، بالترتیب ہیرے کی کان، تجوری کا گیت، آتشی پرندہ اور خونی پتھر۔

کرائم رپورٹر انور کا کردار منفرد اور شاندار ہونے کے بعد بھی قارئین میں زیادہ مقبولیت حاصل نہیں کر سکا، اس لیے ابن صفی نے اس کو فریدی کے ساتھ ضم کر دیا، اس طرح انور کا کردار ان چار ناولوں کے علاوہ دوسرے مختلف ناولوں میں بھی آتا رہا، ان مختلف ناولوں میں وہ فریدی کے ساتھ شانہ بشانہ کام کرتا ہوا نظر آتا ہے، انور کی پارٹنر یا دست راست رشیدہ بھی اس کے ساتھ مل کر کام کرتی ہے، پہلی مرتبہ انور اور رشیدہ، فریدی و حمید مشترکہ طور پر ناول بھیانک جزیرہ میں نظر آئے تھے۔

بلاشبہ ابن صفی کو جاسوسی نگاری کا امام کہا جا سکتا ہے، ان کی حیثیت گلشن میں اس گلاب کی سی ہے جس کے بغیر چمن سونا سونا لگتا ہے، ان کے ناول انفرادی اہمیت کے حامل ہیں، ہر ناول اور اس کے پلاٹ پر ان کی گرفت بے حد مضبوط ہوتی ہے، آغاز سے انجام تک یہ گرفت کہیں کمزور پڑتی دکھائی نہیں دیتی۔

جیسے جیسے ناول کی کہانی آگے بڑھتی ہے اور انجام کے قریب پہنچتی ہے اس کی خوبصورتی دوچند ہو جاتی ہے، قاری ہر لمحہ تجسس میں مبتلا رہتا ہے، ہر گزرتے صفحہ کے ساتھ اس کی بے چینی بڑھتی جاتی ہے اور جب ابن صفی غیر متوقع طور پر چونکا دینے والے انداز میں مجرم کی نقاب کشائی کرتے ہیں تو قاری حیران رہ جاتا ہے، اس دوران بھی کہانی میں ربط باقی رہتا ہے، کہیں بھی جھول نظر نہیں آتا۔

ابن صفی کے کرداروں کی خاص بات یہ ہے کہ انہوں نے ان کو اپنے قلم کی طاقت سے زندہ جاوید کر دیا، ناول پڑھتے ہوئے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان کے کردار ہمارے اردگرد مجسم صورت میں متحرک ہوں، ان کے مستقل کرداروں میں فریدی، حمید، قاسم، نیلم، انور رشیدہ، عمران، ایکسٹو، جوزف، سلیمان، جولیا، اماں بی، ثریا، روشی، صفدر، صدیقی، تنویر، سر سلطان، ڈائریکٹر جنرل رحمان، انسپکٹر آصف، انسپکٹر جگدیش، فیاض، تھریسیا، سنگ ہی، فنچ، وغیرہ ہیں۔

یہ ایسے شاندار کردار ہیں جن کی شخصیت کے سحر میں کھو کر پڑھنے والا اپنے آس پاس سے بے خبر ہو جاتا ہے، ان کے مزاحیہ جملے پڑھ کر بے ساختہ قہقہے لگانے لگتا ہے، ابن صفی کے طنز و مزاح میں ایک عالمانہ شان اور شوخی ملتی ہے، فقرے زیادہ طویل نہیں ہوتے کہ آدمی بور ہو جائے اور نہ ہی اتنے مختصر ہوتے ہیں کہ مافی الضمیر بھی سمجھ میں نہ آسکے۔

وہ اپنے ناولوں میں بے جا طور پر محاوروں کا استعمال نہیں کرتے، اور نہ ہی اردو کے متروک نیز

عربی و فارسی کے نامانوس الفاظ کا استعمال کر کے اپنی علمیت کا سکہ بٹھاتے ہیں، ان کی تحریریں اس بات کی عکاس ہیں کہ انہیں اپنے مذہب، تمدن، ثقافت، تہذیب اور اپنی قوم سے بے حد محبت ہے، انہوں نے اپنے ناولوں سے جہاں تک ممکن ہو سکا اصلاح معاشرہ کی کوشش جاری و ساری رکھی، کبھی پیار سے، کبھی ڈرا دھمکا کر تو کبھی طنز اور مزاح کے پیرائے میں لوگوں تک اپنی بات پہنچائی۔

آیئے نظر ڈالتے ہیں ان کے ناولوں کے کچھ چنندہ اقتباسات پر جو ہمارے لیے مشعل راہ ہونے کے ساتھ ہی ہمیں بہت کچھ سوچنے و سمجھنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔

وہ اپنی تہذیب، تمدن اور ثقافت کی تنزلی پر چوٹ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"ہم اردو کے اخبار نہیں دیکھتے، دیکھا کیجئے ایمان تازہ ہوتا ہے، ایک صفحہ پر درسِ قرآن پڑھئے، اور دوسرے صفحہ پر ننگی چھپکلیوں کی تصویریں بھی دیکھ لیجئے۔"

(پاگلوں کی انجمن)

اسی قسم کا ایک اور اقتباس ملاحظہ کریں:

"ماہنامہ 'کمر لچکدار' جس کی دھوم سارے ملک میں تھی، وہ ادب و ثقافت کا علمبر دار تھا، ادب کا علمبر داریوں تھا کہ اس میں فلم ایکٹریسوں کی کمزوریاں اچھالی جاتی تھیں اور ثقافت کا علمبر دار اس لیے کہا جا سکتا تھا کہ سرورق پر کسی لنگوٹی بند امریکن چھپکلی کی تصویر ہوتی تھی۔"

(لڑکیوں کا جزیرہ)

اردو ادب میں دوسری زبانوں سے پلاٹ چوری کرنا اور پورے پورے ناول کرداروں کے نام بدل کر چھاپ لینا عام بات ہے، پبلشر اور مترجم حضرات اکثر ایسی حرکتوں کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں، اس حوالہ سے ابن صفی کا ایک دلچسپ اقتباس ملاحظہ فرمائیں:

"یہاں آکر پچھتا رہا ہوں، ہالی ووڈ میں بہت اچھا تھا۔" حمید نے کہا۔

"وہاں کیا کرتے تھے۔؟"

"اردو کے سری ادب سے آئیڈیاز پار کر کے وہاں کے فلم سازوں کے ہاتھ فروخت کر دیا کرتا تھا۔"

"تو کیا یہ کوئی اچھی بات تھی۔؟" نیما نے کسی قدر ناگواری سے سوال کیا۔

"بیلنس برابر کیا کرتا تھا اس طرح.... آخر اردو والے بھی تو انگریزی ادب پر ہاتھ صاف کرتے رہتے ہیں، اب ان بے چاروں کو اردو تو آتی نہیں کہ خود ہی انتقام لے سکیں۔"

(سانپوں کے مسیحا)

ابن صفی پر جاسوسی ناول لکھنے کے شروعاتی دور سے ہی تنقید کی جاتی رہی ہے، بڑے بڑے چوٹی کے ادیب ان کی جاسوسی ناول نگاری سے نالاں تھے، وہ خود کو ادیب جبکہ ابن صفی کو "ادیف" کہتے آئے ہیں، حالانکہ وہ خود کسی قابل نہیں، خود کو اردو ادب کا ٹھیکیدار سمجھنے والے ایسے ہی خود ساختہ "ادیفوں" کا حال بزبان ابن صفی سنئے:

"بھوک مجھے لفنگا بنا دیتی ہے۔"

"ادیبوں کی سی باتیں کرنے لگے۔" فریدی مسکرایا۔

"خوب یاد دلایا، سنا ہے ادب میں جمود ہو گیا ہے؟"

فریدی کچھ نہ بولا، حمید بکتا رہا، "میرا مقدر ہی خراب ہے، ابھی حال ہی میں افسانہ نگاری شروع کی تھی کہ یہ بری اطلاع ملی، کل شام ریڈیو پر چند جغادری قسم کے ادیب مع ایک محترمہ اردو افسانہ کے انحطاط کے اسباب تلاش کر رہے تھے، ایک بزرگوار بولے جاسوسی ناولوں کی وجہ سے لوگ مختصر افسانے سے بے توجہی برت رہے ہیں، محترمہ حقارت سے ہنس کر بولیں اور یہ ناول بھی انگریزی کا چربہ ہوتے ہیں، میں نے دل میں کہا کہ محترمہ ہمارا مشاہدہ ہی جب انگریزی کا چربہ بنتا جا رہا ہے تو یہ ناول کیوں نہ ہوں، ویسے ان جغادری ادیبوں میں ایک صاحب ایسے بھی تھے جو

واشنگٹن اِرونگ کے انداز بیان اور جان رَسکن کے طرز انتقاد کی نقالی
کر کے جغادری ادیب بنے ہیں، بس یہی کہنا پڑتا ہے کہ اگر وہ خدا کے وجود
کے قائل ہوں تو خدا ان کی مغفرت فرمائے۔"

(اشاروں کے شکار)

ایسے بے مایہ اور کم ظرف ادیبوں پر طنز کرتے ہوئے ابن صفی ایک اور ناول میں کہتے ہیں:

"اردو کے جدید ترین ادیبوں میں سب سے ممتاز کون ہے؟"
"وہی جو سال بھر میں ساڑھے تین افسانے لکھ لیتا ہے، ڈیڑھ عدد
غزلیں کہہ لیتا ہو اور ایک آدھ تنقیدی مضمون بھی لکھنے کی کوشش تو
کرے لیکن زندگی بھر کامیاب نہ ہو سکے۔"

(الٹی تصویر)

جنسیت زدہ طوفانی عشق اور گھٹیا قسم کی محبت میں مبتلاء حضرات کے بارے میں ابن صفی کا یہ
زبردست اقتباس پیش نہ کرنا زیادتی ہوگی:

"تمھارے شوق انتہائی عجیب و غریب ہیں، لیکن خطرناک بھی
ہیں، تم شادی کیوں نہیں کرتے۔؟"
"ابھی دل نہیں چاہتا۔" فریدی نے بات ٹالنے کی کوشش کی۔
"کوئی ٹریجڈی۔" ڈی آئی جی مسکرایا۔
"نہیں صاحب.... مجھے کبھی ادنیٰ قسم کا جانور بننے سے دلچسپی
نہیں رہی.... میں جنسیت کو سیدھا سادا مسئلہ سمجھتا ہوں جسے انسان جیسے
سمجھدار جانور کے لیے اتنا پیچیدہ نہ ہونا چاہئے کہ وہ شاعری کرنے لگے۔"

(جنگل کی آگ)

بڑی حکومتوں سے سرزد ہونے والے جرائم جن کو حکومتی پالیسی کا نام دیا جاتا ہے اور اس کی
آڑ میں بڑی بڑی جنگیں برپا کر کے معصوم اور بے گناہ لوگوں کا خون بہایا جاتا ہے انتہائی شرمناک اور
گھناؤنا عمل ہے، حکومتوں کی ایسی جنگی پالیسیوں پر ابن صفی نے کچھ اس انداز میں چوٹ کی ہے:

"جب آدمی پاگل ہو جاتا ہے تو اسے پاگل خانے میں کیوں بند کر دیتے ہیں اور جب کوئی قوم پاگل ہو جاتی ہے تو طاقت ور کیوں کہلانے لگتی ہے"!

(انوکھے رقاص)

خواتین کے معاملہ میں ابن صفی بڑا حساس دل رکھتے تھے، ان کے ساتھ کئے جانے والے معاشرہ کے برے سلوک پر ان کا دل کڑھتا تھا، وہ چاہتے تھے کہ خواتین بھی لکھ پڑھ کر آگے بڑھیں، مردوں سے ان کی حیثیت کم درجہ کی نا ہو، اور یہ سب اسلام کے بتائے ہوئے حدود کے اندر ہو، اسی ضمن میں انہوں نے اپنے ایک ناول میں کہا تھا:

"تمہاری اسلامی حکومت عورتوں کے لیے کوئی الگ انتظام کیوں نہیں کرتی، تمہیں مردوں کے دوش بدوش لانے کی کیا ضرورت ہے، ہم لوگ تو تنگ آ گئے ہیں اس زندگی سے، ہماری عورتیں اب صرف گھروں کی ذمہ داریاں سنبھالنا چاہتی ہیں اور گھروں تک محدود رہنا چاہتی ہیں۔"

(لاش گاتی رہی)

حکومتی نظام کی نااہلی اور اس کی معاشرہ سے متعلق ذمہ داری میں بے اعتدالیوں اور خامیوں کی طرف توجہ دلا کر اس سے ہونے والی عوام کو تکالیف کا ذکر کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں:

"کرنل صاحب، آخر یہ جرائم اتنے کیوں بڑھ گئے ہیں؟"

"جھلاہٹ کی بنا پر۔" فریدی بولا۔

"میں نہیں سمجھا؟"

"آبادی بڑھ گئی ہے، وسائل بھی محدود ہیں اور چند ہاتھوں کا ان پر قبضہ ہے۔"

"جھلاہٹ والی بات تو رہ ہی گئی۔"

"اسی طرف آرہا ہوں.... دولت مندوں کو مزید دولت مند بننے کی آزادی ہے اور عوام کو قناعت کا سبق پڑھایا جارہا ہے۔"

”ایسی صورت میں اس کے علاوہ اور چارہ بھی کیا ہے؟“

”چارہ ہی چارہ ہے، اگر خود غرضی اور جاہ پسندی سے منہ موڑ لیا جائے، ایک نئے انداز کی سرمایہ داری کی بنیاد ڈالنے کے بجائے خلوص نیت سے وہی کیا جائے جو کہا جارہا ہے تو عوام کی جھلاہٹ رفع ہو جائے گی، ضرورت ہے کہ انھیں قناعت کا سبق پڑھانے کے بجائے ان کی 'خودی' کو ابھارا جائے جیسے بعض دوسرے ممالک میں ہوا۔“

”نہیں صاحب، خودی کو قوالوں ہی کی تحویل میں رہنے دیجئے۔“ مینیجر ہنس کر بولا۔

فریدی بھی مسکرایا، چند لمحے خاموش رہ کر مینیجر نے کہا۔

”آپ تو انقلابی معلوم ہوتے ہیں کرنل صاحب؟“

”حدود اللہ میں رہ کر یقیناً انقلابی ہوں، اللہ کبھی اس پر برہم نہیں ہو سکتا کہ کوئی قوم اپنے حالات کو مدنظر رکھ کر اپنے وسائل کی تقسیم کا مناسب انتظام کرے۔“

”بات تو سچی ہے جناب، ہماری تاریخ میں ایسے سربراہان مملکت بھی گزرے ہیں جو سر کے نیچے اینٹ رکھ کر کھردرے فرش پر سویا کرتے تھے اور اپنے لیے محل نہیں بناتے تھے۔“

مذکورہ بالا اقتباسات سے ایک بات تو بالکل واضح ہو جاتی ہیں کہ ابن صفی معاشرے کا درد رکھنے والے انسان تھے، اس کے علاوہ وہ صلح پسند، ہمدرد، بااخلاق، اور منکسر المزاج بھی تھے، ان کی سادگی، صداقت اور شرافت مثالی تھی، اردو ادب آج تک ان کے جیسا کوئی قلمکار پیدا نہ کر سکا۔

جب تک دنیا میں اردو اور اس سے متعلق لوگ موجود رہیں گے ابن صفی کا نام لیا جاتا رہے گا، اردو ادب کے میدان کا یہ لکھاری 26 جولائی 1980 کو اپنے چاہنے والوں کو تنہا اور اکیلا چھوڑ کر اپنے خالق حقیقی سے جاملا، ایک باب ختم ہو گیا ایک عہد تمام ہو گیا۔

”اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ“

اللہ تعالیٰ ابن صفی کو جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے.... آمین ثُمّ آمین۔

ان کی رخصت ہو جانے کے بعد بھی ان کی تحریریں نہ صرف زندہ ہیں بلکہ اپنی شگفتگی اور اپنی خوشبو سے اردو دنیا کو معطر کر رہی ہیں اور ہمیشہ کرتی رہیں گی.... اِن شاء اللہ، ابن صفی کے یہ شگفتہ اشعار پڑھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے وہ ہم سے ہمکلام ہوں۔

”مدتوں ذہن میں گونجوں گا سوالوں کی طرح
تجھ کو یاد آؤں گا گزرے ہوئے سالوں کی طرح
ڈوب جائے گا کسی روز جو خورشید انا
مجھ کو دوہراؤ گے محفل میں مثالوں طرح“

تبصرے

ملک فرخ : کیا کاپی پیسٹ کی اجازت ہے۔ بلاشبہ یہ ایک ایسی پوسٹ ہے جسے ہر فین کو اپنی وال پر لگانی چاہیے.... محترمہ ذکیہ شاہ آپ کا طرز تحریر بہت لاجواب ہے۔ بہت خوب اور اعلیٰ تحریر لکھنے پر مبارک باد قبول کیجیے۔

حمیرا ثاقب: یہ بات پہلے ہی واضح کی گئی ہے کہ پوسٹ لگنے کے دو دن بعد (بمع حوالہ) آپ ایسا کر سکتے ہیں۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت خوب .... بہت دل سے لکھا ہوا فریدن کا مضمون پسند آیا .... فریدی ایفیکٹ زیادہ ہے آپ پر....

یہ شاید پہلا مضمون ہے جس میں عمران کا صرف نام آیا ہے.... مگر لکھا بہت اچھا ہے.... محنت اور محبت کے ساتھ۔

ادا علی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بُہت اچھی تحریر ہے جِس خُوبصورت انداز سے ابنِ صفی کے افکار کو پیش کِیا گیا وہ لائقِ تحسین ہے۔ بُہت خُوب!

کرن صدیقی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اس شاندار تحریر کے حوالے سے یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ کون سی بات کی تعریف کی جائے، تحریر میں بہت ساری نئی باتیں پڑھنے کو ملی ہیں۔ تقریباً ایک مہینے سے تحریروں کا سلسلہ چل رہا ہے اور کبھی کبھی محسوس ہوتا ہے کہ "بس، ہو سکتا ہے ابن صفی صاحب نے جن موضوعات پر لکھا اُن سب پر سب لکھنے والوں نے گفتگو کر لی ہو گی اور اَب شاید کسی نئے مضمون کے بارے میں کوئی بات پڑھنے کو نہ ملے" مگر نہیں، ایسی بات نہیں۔ ابنِ صفی صاحب نے بہت سارے موضوعات پر لکھا اور اکثر ہم بھول

بھی جاتے ہیں کہ اِس موضوع پر بھی ابنِ صفی صاحب نے لکھا ہے۔ابنِ صفی صاحب کے ایک ایک موضوع پر اگر لکھا جائے تو شاید برسوں تحریریں لکھنی پڑ جائیں۔ کیا خوب تحریر پیش کی ہے۔ایک ایسی تحریر ہے جسکے لیے محسوس ہوتا ہے کہ اِسے بار بار پڑھ کر بھی کوئی نہ کوئی نئ بات پڑھنے کو ملتی ہے۔ جیسا کہ ابنِ صفی صاحب کے ناولوں کو بار بار پڑھنے سے ہر بار کوئی نئ بات پڑھنے کو ملتی ہے۔ اس تحریر میں کسی ایک بات کی تعریف نہیں کی جاسکتی، کیونکہ اس تحریر میں بیان کی گئ ہر بات ہی شاندار ہے، سب کچھ حقیقت کے ساتھ نہایت شاندار انداز میں بتایا گیا ہے۔ بہت ساری بہترین تحریروں کے ساتھ ساتھ اس تحریر میں بھی ایسی باتیں ہیں جو نئے اور پُرانے پڑھنے والوں کے لیے معلومات کا خزانہ ہیں۔ بہت بہترین۔ مثالوں کے ساتھ بہترین حقائق بتائے گئے۔ شروعات اور اختتام بھی خوب اور ان کے درمیان کہی گئ باتیں بھی بہترین۔ اللہ کامیابی عطا فرمائے اور دعا ہے کہ ابن صفی صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام ملے۔ آمین۔

سید فہد حسینی

----*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*

اس شاندار تحریر کے حوالے سے یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ کون سی بات کی تعریف کی جائے، لکھنے والی محترمہ کے بارے میں سنا ہے کہ وہ فیس بک استعمال نہیں کرتی، مگر تحریر میں بہت ساری نئ باتیں پڑھنے کو ملی ہیں۔ تقریباً ایک مہینے سے تحریروں کا سلسلہ چل رہا ہے اور کبھی کبھی محسوس ہوتا ہے کہ ”بس، ہو سکتا ہے ابن صفی صاحب نے جن موضوعات پر لکھا اُن سب پر سب لکھنے والوں نے گفتگو کرلی ہوگی اور اَب شاید کسی نئے مضمون کے بارے میں کوئی بات پڑھنے کو نہ ملے“ مگر نہیں، ایسی بات نہیں۔ ابنِ صفی صاحب نے بہت سارے موضوعات پر لکھا اور اکثر ہم بھول بھی جاتے ہیں کہ اِس موضوع پر بھی ابنِ صفی صاحب نے لکھا ہے۔ابنِ صفی صاحب کے ایک ایک موضوع پر اگر لکھا جائے تو شاید برسوں تحریریں لکھنی پڑ جائیں۔ کیا خوب تحریر پیش کی ہے۔ایک ایسی تحریر ہے جسکے لیے محسوس ہوتا ہے کہ اِسے بار بار پڑھ کر بھی کوئی نہ کوئی نئ بات پڑھنے کو ملتی ہے۔ جیسا کہ ابنِ صفی صاحب کے ناولوں کو بار بار پڑھنے سے ہر بار کوئی نئ بات پڑھنے کو ملتی ہے۔ اس تحریر میں کسی ایک بات کی تعریف نہیں کی جاسکتی، کیونکہ اس تحریر میں بیان کی گئ ہر بات ہی شاندار ہے، سب کچھ حقیقت کے ساتھ

نہایت شاندار انداز میں بتایا گیا ہے۔ بہت ساری بہترین تحریروں کے ساتھ ساتھ اس تحریر میں بھی ایسی باتیں ہیں جو نئے اور پُرانے پڑھنے والوں کے لیے معلومات کا خزانہ ہیں۔ بہت بہترین۔ مثالوں کے ساتھ بہترین حقائق بتائے گئے۔ شروعات اور اختتام بھی خوب اور ان کے درمیان کہی گئی باتیں بھی بہترین۔ اللہ کامیابی عطا فرمائے اور دعا ہے کہ ابن صفی صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام ملے۔ آمین۔

جوہر عباس

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

سیدہ زکیہ سناء ہماری چھوٹی ہمشیرہ ہیں، میرے کہنے پر انھوں نے بڑی عرق ریزی کے ساتھ مضمون لکھا، میں نے سوچا تھا کہ اس سلسلہ کے اختتام پر میں بھی ایک مضمون پیش کروں گا، لیکن اب میں سمجھتا ہوں کہ میرے لکھنے کے لیے انھوں نے کچھ چھوڑا ہی نہیں۔

مضمون کے لیے اتنا ہی کہوں گا بہت خوب۔

سید اسد عادل

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

حیرت انگیز تحریر، یہ ابن صفی کی تحریروں کا کمال ہے کہ انہیں پڑھنے والا ہر قاری کوئی نئی بات دریافت کرلیتا ہے۔ یہ سبھی اقتباس بہترین ہیں۔ ویسے ہر ناول میں کچھ جملے ایسے ہوتے ہیں جو یادگار ہوتے ہیں۔

تبسم حجازی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اب میری طرف سے مضمون کا انتظار نہ کیا جائے (جو ویسے بھی مکمل ہوتا نظر نہیں آرہا۔

میں سناء کے مضمون پر اپنا نام چھاپ کر دوبارہ پوسٹ کردوں گی۔ کیونکہ اس سے اچھا میں ہرگز نہ لکھ پاتی.. نہایت عرق ریزی سے لکھا گیا مضمون.. بہت خوب۔

دلکش انداز بیاں، چن چن کر لیے گئے اقتباسات.. ایک سے بڑھ کر ایک.. بہت اچھے سناء..

صبیحہ یاسمین

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت ہی عمدہ... آپی جان محترمہ زکیہ سناء.....واقعی اس مضمون اور الفاظ کے اتار چڑھاؤ سے آپ کی محبت اور خلوص کا صاف اندازہ ہوتا ہے.... بہت ہی شاندار انداز میں ان چھوٹے چھوٹے اقتباس پر وضاحت سے روشنی ڈالی جن کو ہم عموماً سرسری طور پر پڑھ کر نکل جاتے ہیں۔ اتنا عمدہ اور عرق ریزی کے ساتھ لکھے گئے مضمون پر میں سناء اپی کو ڈھیر ساری مبارک باد دینا چاہوں گا ....!!!

واصل حسینی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ماشاءاللہ۔ کیا خوب تحریر ہے۔ جہاں تک فریدی کا تعلق ہے تو جو عمران پسند ہیں وہ اس کے حوالے دیں گے اور فریدی پسند اس کے۔ یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے ہر ایک کی اپنی پسند ہے مگر دیکھنے والے بات یہ ہے کہ چاہے عمران کی تعریف کریں چاہے فریدی کی اصل تعریف تو لکھنے والے کی ہو گی یعنی ابن صفی صاحب۔ تحریر میں اقتباسات بھی بہت اچھے منتخب کئے جو ابن صفی صاحب کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں ان کا طرز فکر نمایاں کرتے ہیں۔

عبداللہ احمد حسن

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

واہ وا، بہت ہی مناسب مضمون... آپ نے وہ سارے اقتباسات چن کر لگا دیئے ہیں جو میرے بھی دل کے بہت قریب ہیں اور ابو کی فکر کی بہت جامع انداز میں نمائندگی کرتے ہیں.... آپ کے مضمون میں جس چیز پر بات کرنے کا دل چاہ رہا ہے وہ ان کا مزاح ہگ. آپ نے بے ساختہ قہقہہ نکل جانے کی بات کی میں اس بات پر پاگل یا شقی القلب سمجھا جا چکا ہوں... چلیے آپ کو بتا ہی دوں. سن انیس سو اکیانوے میں میں امریکہ میں طالبعلم تھا. میری اہلیہ کی طبیعت خراب ہوئی اور ہسپتال میں داخل کرنا پڑ گیا. معاملہ سنجیدہ تھا ڈاکٹر نے مشورہ دیا کہ میں ساری رات سرہانے بیٹھوں اور کوئی بات ہو تو فوراً نرس کو بلا لوں. انہوں نے اپنے اطلاعی نظام پر بھروسہ کرنا مناسب نہ سمجھا. خیر اب مجھے ساری رات جاگنا تھا میں گھر سے چار پانچ عمران سیریز کے ناول لے کر آ گیا... کمرے میں ایک اور بزرگ مریضہ کا بیڈ بھی تھا جو بہت کمزور لگ رہی تھیں. رات کو پڑھتے پڑھتے بے ساختہ دو ایک بار قہقہہ نکل ہی گیا.. گوری بڑی بی نے ہر بار تکیہ سے سر اٹھا کر بصد غیض و غضب گھورا... سوچتی ہوں گی کہ کیسا شقی القلب انسان ہے بیوی

کی یہ حالت اور یہ بیٹھا قہقہے لگا رہا ہے. میں نے فوراً نقص امن کے اندیشے کے تحت عمران سیریز رکھ کر ریڈرز ڈائجسٹ اٹھالیا... اگلی صبح جب بڑی بی نرس سے کھسر پھسر کر رہی تھیں تو مجھے یقین ہو چلا تھا کہ میری ہی حرکت بیان کر رہی ہوں گی... (بیگم ساتھ خیریت کے گھر آگئی تھیں اور آج تک عمران سیریز اسی شوق سے پڑھتی ہیں اور ہم مل کر ہنس لیتے ہیں۔ آپ کے لیے دعائیں جئیں خوش رہیں!

احمد صفی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

عمدہ تحریر اقتباسات کے حوالے ساتھ۔

بہت کچھ کہنا چاہتے ہیں، مگر الفاظ ترتیب نہیں ہو پا رہے۔اب جو احمد صفی نے کہہ دیا وہ بھی ہمارے ہی تاثرات سمجھیے۔

ابرار احمد

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون نمبر 47

ابن صفی کے ناولوں کا جنون

ثناء اللہ خان احسن

میں نے ابن صفی کو اس وقت پڑھا جب وہ اس دنیا میں موجود نہیں تھے، یہ ناول ہمارے گھر میں نہ جانے کب سے رکھے تھے، ہماری والدہ صاحبہ بتاتی تھیں کہ سن 1964ء۔ 65ء کے زمانے میں گھر میں یہ معمول تھا کہ رات کے کھانے اور دوسری ضروریات سے فارغ ہو کر وہ، ہمارے والد، ہماری خالہ اور خالو ابن صفی کا تازہ ناول لے کر بیٹھ جاتے۔

ان میں سے کوئی ایک فرد ناول بلند آواز سے پڑھتا جاتا اور باقی سامعین بن جاتے، ہر آدھے پونے گھنٹے بعد چائے کا وقفہ لیا جاتا، اگر قاری پڑھتے پڑھتے تھک جاتا تو کوئی دوسرا اس کی جگہ سنبھال لیتا، عمران، ایکسٹو، حمید، فریدی، قاسم کا منفرد اور دلچسپ انداز گفتگو اور اس کی بیوی کی نوک جھونک۔

سر سلطان، جولیا، کیپٹن فیاض، اور دیگر کرداروں کے بارے میں ہماری والدہ ہم کو اکثر بتایا کرتی تھیں، جن کو سن سن کر ہمیں بھی شوق ہوا یہ سب پڑھنے کا۔

ابن صفی صاحب عمران سیریز میں تلے ہوئے جھینگے بمعہ کافی اور سارڈینا فش کا بہت ذکر کرتے تھے کہ یہ علی عمران کی مرغوب ڈش تھی، بعد میں ایک جگہ احمد صفی صاحب کے انٹرویو سے تصدیق ہوئی کہ واقعی یہ خود بھی ابن صفی صاحب کو پسند تھیں۔

اسی طرح ابن صفی صاحب نے عمران کو چیونگ گم کا عادی کردار بنایا تھا، جو ہر ذرا سی دیر بعد چیونگ گم کے پیکٹ سے چیونگ گم نکال کر چباتا تھا، بلکہ دوسروں کو بھی پیش کرتا تھا بطور خاص جولیا کو۔

فریدی کا سگار اور حمید کی فلرٹ بازیاں، اپنے قارئین کی اکثریت کو ابن صفی صاحب نے کریم کافی سے بھی روشناس کروایا۔

والدہ صاحبہ بتاتی ہیں کہ اس زمانے میں باقاعدہ بڑی بے چینی اور اشتیاق سے ان کے ناولوں کی آمد کا انتظار کیا جاتا تھا، اس زمانے میں تفریح کا ذریعہ یا تو فلم تھی یا ریڈیو، دن بھر گھروں میں ریڈیو بجتا تھا، جس پر زیادہ تر اس زمانے کی مقبول فلموں کے گیت چلتے تھے، یا پھر لوگ ناول پڑھتے تھے کہ اس زمانے

میں ڈائجسٹوں کی ابتداء نہیں ہوئی تھی۔

میں نے جب اپنے گھر میں رکھے اس زمانے کے ابن صفی کے ناولز کو پڑھنا شروع کیا تو ان کی قیمت ڈیڑھ روپیہ یا سوا روپیہ لکھی ہوتی تھی۔

مجھے سب سے زیادہ حیرت اس بات پر ہوتی ہے کہ اس زمانے میں نہ ٹی وی تھا نہ انگریزی فلموں کی بہتات، نہ انٹرنیٹ لیکن پھر بھی ابن صفی نے جس طرح کا ماحول، منظر نگاری، سائنسی ایجادات، اور ایلیئنز وغیرہ کا بیان دیا ہے وہ آج کے جدید سائنس فکشن اور فلموں کی ٹکر کا ہے، یہ انتہائی حیرت انگیز ہے۔

ابن صفی کے ناول اردو ادب کی ایک ایسی صنف ہیں کہ جس نے یہ نہ پڑھے وہ اردو ادب سے مکمل واقفیت کا دعویٰ نہیں کر سکتا، اگر آج کی نوجوان نسل ان ناولوں کو ماضی کی دقیانوسی سوچ کا حامل سمجھتی ہے تو یہ ان کی بہت بڑی غلط فہمی ہے۔

یقین کیجئے کہ ان ناولز میں آپ کو آج کی ہالی ووڈ فلمز کا تھرل، انتہا درجے کا سسپنس، ایکشن، کامیڈی، سائنس فکشن اور سنسنی ملے گی۔

یقیناً ابن صفی صاحب کی سوچ کو اللہ نے بہت ہی خصوصی صلاحیتوں سے نوازا تھا، ورنہ ایسی سوچ اور تخلیق کی کم از کم میں نے کوئی مثال نہیں دیکھی۔

سرگزشت میں علی سفیان آفاقی کے مستقل سلسلے میں بھی ابن صفی صاحب کا اکثر ذکر ہوتا تھا، ایک واقعہ جو آفاقی صاحب نے تحریر کیا وہ شاید اداکار محمد علی کی زیبا سے شادی کا ہے جو خفیہ طور پر کراچی میں ابن صفی صاحب کے گھر انجام پائی تھی۔ واللہ اعلم۔

اللہ پاک ابن صفی صاحب کو غریق رحمت کرے.... آمین۔

تبصرے

بہت خوب یاد دلایا۔ ہمارے گھر بھی امی ابا میں اور بھائی سب اکثر ایک کے بعد ایک ناول پڑھتے جو بڑی مشکل سے ملتے تھے۔ پھر ان جملوں کو ایک دوسرے کو سنا کر اور لطف لیا جاتا۔

تبسم حجازی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

واہ بہت خوب منظر نگاری کی .... ہمارے یہاں بھی ناول اس طرح پڑھے گئے ہیں .... پھوپو اور امی .... پھر جب میں نے پڑھنے شروع کئے تو یہ ذمہ داری میں نے نبھائی .... اور ایکس ٹو کے ڈائلاگ بھرائی ہوئی آواز نکال کر بولنے کی کوشش ہوتی .... بہت عمدہ تحریر .... اچھا لگا پڑھ کر ....

ادا علی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ماشااللہ ایک سے بڑھ کر ایک یہ سب تحریریں ابن صفی صاحب کے قلم کا جادو ہے جو ہر ایک کے سر چڑھ کر لکھوا رہا ہے ماشااللہ بہت خوب سلامت رہو۔

مشتاق احمد قریشی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت خوب ثناء اللہ صاحب... ذکر ابن صفی کا ہے مگر خوبصورت عکاسی ساٹھ اور ستر کی دہائی کے ایک نمائندہ گھرانے کی ہے... یہ مناظر اب محو ہوئے جاتے ہیں... لیکن مزے کی بات یہ ہے کہ اسی فورم پر بہت سے نوجوانوں نے اسی طرح بتایا ہے کہ ابن صفی سے انہیں متعارف کرنے میں گھر کے بڑوں ہی نے اپنا کردار ادا کیا۔ اس سے اس بات کو تقویت ملتی ہے کہ ابن صفی ایک روایت کی طرح جاری و ساری ہیں۔ کتنے مصنفین کو محبت کا یہ درجہ نصیب ہوتا ہے... یہ ہے ہمارا بڑا سا خاندان!

اور ہاں کاش محمد علی زیبا کی شادی ہمارے گھر سے ہوئی ہوتی... علی سفیان آفاقی صاحب نے شاید کسی اور کا ذکر کیا ہوگا۔

احمد صفی

ابرار احمد: بہت خوب، بہت خوب۔ محمد علی اور زیبا کی شادی کی داستان، ناظم اباد کے ایک اور رہائشی اور ایک فلمی میگزین کے مالک اور مدیر جناب منیر صاحب کے گھر انجام پائی تھی۔ جب کہ اس کی صداقت میں بھی شبہ ہے۔

مشتاق احمد قریشی: محمد علی اور زیبا کا نکاح فضل کریم فضلی جو ان دونوں اداکاروں کی پہلی فلم "چراغ جلتا رہے" کے ہدایت کار اور فلم ساز تھے کے گھر نفیس محل جو ناظم آباد نمبر 4 میں تھا جو اب امتیاز سپر اسٹور بن چکا ہے، میں ہوا تھا۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون نمبر 48

ابن صفی اور ان کے ہم عصر ادیب

سیف خان

اردو ادب شروع سے طبقاتی تقسیم کا شکار رہا ہے، یہاں ادیب ایک دوسرے کے "لکھے" کو اول، دوم اور سوم درجے میں رکھتے ہیں.... ایسا سلوک و رویہ شاید ہی دنیا کے کسی اور ادبی طبقے میں پایا جاتا ہو، یہاں کچھ ادبی ٹھیکدار نقد کی مخصوص عینک چڑھائے مخصوص تحریروں کو ہی ادب گردانتے ہیں.

محترم انتظار حسین صاحب ایک مرتبہ بتانے لگے کہ ہندوستان کے شہر بھوپال کی ایک یونیورسٹی میں ایک ادبی تقریب کے دوران جب وہاں ایک پروفیسر نے مجھ سے ابن صفی کی بابت پوچھا تو میرے انکار کرنے پر وہ کافی حیرت زدہ ہو کر کہنے لگے کہ آپ نے اب تک کیونکر ابن صفی صاحب کو نہیں پڑھا؟

انتظار صاحب نے مزید اس پہ یوں روشنی ڈالی کہ ہمارے ہاں یہ تصور پایا جاتا ہے کہ زیادہ چھپنے والے بیسٹ سیلر مصنفین شاید ادبی معیار پہ پورے نہ اترتے ہوں، لیکن یہ ضروری نہیں کہ ایسی سوچ مستقل بنیادوں پہ اور ہمیشہ رہے، ایک عرصہ گزرنے کے بعد نقادوں نے ابن صفی صاحب کے ناولز، ان کا اسلوب، بیانیہ اور کردار ہر لحاظ سے ادبی معیار کا گردانا، اور اب یہ بلا تامل تسلیم کیا جاتا ہے کہ ابن صفی کی خدمات کا اعتراف اس طرح سے نہیں ہو سکا جس کے وہ حقدار ہیں۔

شکیل عادل زادہ صاحب سب رنگ جیسے سدابہار شمارے کے ایڈیٹر رہ چکے ہیں، انہوں نے برصغیر میں ڈائجسٹ انڈسٹری کو بلاشبہ ایک نئی جہت دی، ابن صفی صاحب کے فکر و فن کے وہ بہت دلدادہ ہیں، ایک نشست میں انہوں نے ابن صفی صاحب کی شخصیت کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ میرے اور جون ایلیا صاحب کی بڑی خواہش تھی کہ ابن صفی ہمارے شمارے عالمی ڈائجسٹ میں لکھیں، کئی بار ہم نے اس بابت ان سے رابطہ کیا لیکن وہ ٹال دیتے، پھر ایک دن ابراہیم رضوی صاحب کے توسط سے میں اور جون صاحب ان سے ملنے فردوس کالونی گئے، ابن صفی صاحب البتہ رضوی صاحب کی وجہ سے مان گئے اور انہوں نے عالمی ڈائجسٹ کے لیے قسط وار کہانی "اب تک تھی کہاں" لکھنی شروع کر دی۔

ابن صفی اور ان کی کہانی کے حوالے سے ہم نے کافی اشتہار لگائے تھے اور اس کہانی کی وجہ سے

پرچے کی سرکولیشن بھی بڑھنے لگی، لیکن صفی صاحب نے دوسری قسط پہ ہی اچانک لکھنے سے انکار کر دیا، ان کی کافی منت سماجت کی لیکن وہ یہی کہہ کر انکار کرتے رہے کہ مجھ سے نہیں لکھا جائے گا، ہمیں وہ سلسلہ مجبوراً بند کرنا پڑا، اس کے بعد ظاہر ہے ہمیں ابن صفی پر غصہ تھا، ہم جہاں بھی جاتے ان کی برائیاں کرتے۔

اور جب ایچ اقبال صاحب نے اپنے شمارے الف لیلی ڈائجسٹ کے "ابن صفی نمبر" کے لیے مجھ سے مضمون مانگا تو میں نے دل کھول کر ان کے خلاف باتیں لکھ دیں، وہ مضمون البتہ جب ایچ اقبال صاحب نے پڑھا تو شائع نہ کر سکے۔

ایک دن جب میں گھر پہ تھا تو اطلاع آئی کہ ابن صفی صاحب آپ سے ملنے آئے ہیں، مجھے بڑی حیرت ہوئی اور بھاگا بھاگا دروازے تک پہنچا تو دیکھا وہ ڈھیر سارے کارڈز ہاتھ میں لیے کھڑے تھے، مجھے ایک کارڈ تھما کر کہنے لگے... "دیکھو بھئی میں جانتا ہوں کہ تم مجھ سے ناراض ہو لیکن کل میری بیٹی کی شادی ہے اور تمہیں ضرور آنا ہے، تم کو زیادہ تکلیف نہیں کرنی پڑے گی، بس یہ سڑک پار دوسری طرف سنگم شادی ہال تک آنا ہو گا۔"

شکیل عادل زادہ صاحب کے بقول اس دن مجھے اتنی شرمندگی ہوئی کہ بیان سے باہر ہے، ابن صفی صاحب نے اتنے خلوص سے وہ تکدر دور کیا کہ ایک عرصے تک شرمساری محسوس ہوتی رہی، اس ایک واقعے سے ابن صفی صاحب کی شخصیت، ان کے طور واطوار اور دوسروں کے ساتھ تعلق و رابطوں کا اندازہ بخوبی ہو جاتا ہے۔

ایچ اقبال صاحب ایک عرصے تک الف لیلیٰ ڈائجسٹ نکالتے رہے، انہوں نے چھلاوہ جیسا شہرہ آفاق ناول لکھا، بعد میں وہ جاسوسی ڈائجسٹ سے منسلک ہو گئے، اب تک وہیں جڑے بیٹھے ہیں، ابن صفی صاحب کے بارے میں وہ کیا خوب کہتے ہیں کہ:

> "اردو ادب کی تاریخ میں ابن صفی کا نام ہمیشہ تابندہ رہے گا، جبکہ ان لوگوں کے نام نہیں دکھائی دیں گے جنھوں نے ابن صفی کو تسلیم نہیں کیا۔"

ایک اور جگہ ایچ اقبال صاحب کہتے ہیں کہ:

”ابن صفی نے لوگوں کو اردو پڑھنے پہ مجبور کر دیا، ان کا اردو ادب پہ یہ بہت بڑا احسان قرار دیا جاسکتا ہے کہ وہ اپنے ناولز کے ذریعہ لوگوں کو اردو کی طرف راغب کرتے رہے۔“

کمال احمد رضوی صاحب بھی سمجھتے ہیں کہ اردو ادب میں ابن صفی صاحب کو وہ مقام وہ پزیرائی نہیں ملی جتنی ملنی چاہئے تھی، ان کے بقول:

”جاسوسی و مسٹری رائٹنگ میں ان کے جوڑ کا مصنف نہ ان سے پہلے تھا نہ ان کے بعد کبھی آسکے گا۔“

خالد جاوید صاحب ہندوستان سے تعلق رکھتے ہیں، افسانہ نگار ہیں ان کا شمار بھی ابن صفی صاحب کے چاہنے والوں میں ہوتا ہے، ایک تقریب میں ان کا کہنا تھا کہ:

”اردو ادب میں ابن صفی جیسی کوئی دوسری مثال نہیں ملتی۔“

ڈاکٹر شیر شاہ سید، معروف ادیب اور سرجن ہیں، سسپنس ڈائجسٹ کے قارئین ان کے نام سے خوب واقف ہوں گے، وہ ہمیشہ اپنی پروفیشنل لائف کی لمبی ٹرپس پر اپنے ساتھ ابن صفی کے ناولز لے جاتے ہیں اور کئی بار پڑھنے کے باوجود مسلسل انہیں پڑھتے رہتے ہیں۔

ابن صفی صاحب کی مقبولیت کے حوالے سے ایک مرتبہ وہ بتانے لگے کہ آزاد کشمیر اور خیبر پختون خواہ میں آئے ہولناک زلزلے کے سلسلے میں ایک مرتبہ ہمیں مانسہرہ اور پھر وہاں سے ایک دور دراز کے علاقے ”بھفہ“ جانے کا اتفاق ہوا، وہاں میں یہ دیکھ کر حیرت زدہ رہ گیا کہ اتنے دور دراز علاقے کی لائبریری میں بھی ابن صفی صاحب کے تمام ناولز موجود تھے اور لوگ انہیں پورے ذوق و شوق سے پڑھ رہے تھے۔

امجد اسلام امجد صاحب برملا کہتے ہیں کہ اردو ادب میں کوئی دوسرا ابن صفی پیدا نہیں ہوگا، انہوں نے اس دور میں مقبول عام جاسوسی ناول لکھے جن دنوں انڈوپاک میں ایجنٹس اور پرائیوٹ ڈیٹیکٹو کا تصور ہی نہیں تھا۔

ابن صفی صاحب کو اپنی مقبولیت کا بخوبی اندازہ تھا لیکن اس کے باوجود وہ درویشانہ مزاج کے مالک تھے، انہیں پیسے کی پرواہ تھی نہ اپنی ذات پہ کوئی غرور، مشتاق احمد قریشی صاحب ان کے ساتھ کافی

زیادہ وقت گزار چکے ہیں، ابن صفی صاحب کے اسی وصف کے بارے میں وہ بتاتے ہیں کہ انہوں نے کبھی بھی پیسوں کے لیے نہیں لکھا، پیسے مل گئے تو ٹھیک، ورنہ کبھی پیسوں کا تقاضا کیا نہ کسی سے کبھی اس معاملے پہ ان کی تلخ کلامی ہوئی، درویش صفت آدمی تھے اس معاملے میں۔

تو ایسی شخصیت کے مالک تھے ہمارے ابن صفی صاحب، جن کے ہم عصر فخر سے کہتے ہیں کہ ہم ابن صفی کے دور میں رہ رہے تھے، آج اگر اردو ادب میں ابن صفی صاحب کے ادبی مقام کا تعین ہونے جارہا ہے اور مختلف ادیب ان کی خدمات کا اعتراف کر رہے ہیں اور نئی نسل کو ابن صفی صاحب کی سدابہار تحریروں سے روشناس کرا رہے ہیں، تو اس میں بہت بڑا حصہ ان کے صاحبزادے احمد صفی صاحب کا ہے، جو ہر فورم پہ ان کے لیے آواز اٹھاتے رہے ہیں، ابن صفی صاحب کے فینز کو البتہ اس کا کریڈٹ مزید جاتا ہے جو عمران سیریز پہ لکھنے والے دیگر رائٹرز کے مقابل سوشل میڈیا کے ہر فورم پہ ابن صفی کی شناخت اور پہچان سے لوگوں کو روشناس کراتے رہے ہیں۔

تبصرے

ملک فرخ : سیف پاجی صرف اتنا... معلومات کے خزانے کہاں چھپائے بیٹھے تھے..شاید یہ لاسٹ تحریر ہے اس سلسلے کی مگر واقعی باقی سب ایک طرف یہ ایک طرف....کوئی بات جو پہلے جانتے ہیں پورے مضمون میں نہ ملی...سب کا سب اسرار کے نئے اسرار نکلے....دو ہی کی حسرت تھی ایک زیرو لینڈ اور ایک اسرار احمد ناروی،ابن صفی... جتنی معلومات ملیں پیتا چلا جاؤں۔

سیف خان: مضمون پسند کرنے کا شکریہ فرخ برادر.... کوشش یہی رہی کہ کچھ ہٹ کر لکھوں.....باقی زیرو لینڈ پر آپ ہی طبع آزمائی کر کے دیکھ لیں ناں ۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

حمیرا ثاقب: سیف صاحب بہت عمدہ مضمون....!!!بڑے مانے ہوئے ناموں کے حوالہ جات کی ساتھ نیاپن تھا۔ مضمون میں جن کے اقتباس دیئے ہیں اگر ان مضامین کے حوالے بھی دے دیتے تو بہت زیادہ وقیع ہو جاتا مضمون۔

سیف خان :زیادہ تر آراء جیونیوز کے ڈاکومینٹری پروگرام "ابن صفی" سے لیکر لکھ دی ہیں میں نے..اس ڈاکومنٹری کی شہادت احمد صفی صاحب بھی دے سکتے ہیں.... شکیل عادل زادہ صاحب.. خالد جاوید صاحب اور ڈاکٹر شیر شاہ صاحب کے آرگومنٹس 2012 میں منعقد کئے گئے کراچی لیٹریچر فیسٹیول کی ایک نشست (rebirth of ibn e safi) سے لیے گئے ہیں... اس نشست میں بھی احمد صفی صاحب موجود تھے.... باقی کی آراء نیٹ سرچنگ اور ادھر ادھر کی چھان پھٹک کے بعد شامل کر دیں..... ان سارے ادباء کے ابن صفی صاحب کے بارے میں آراء نیٹ پہ کوئی بھی سرچ کر سکتا ہے...اور میں ایک ایک بیان کا ویڈیو لنک فراہم کر سکتا ہوں۔

مجھے یہ تسلیم کرنے میں کوئی عار نہیں کہ اب تک بہت کم پڑھ پایا ہوں ابن صفی صاحب کو... اس لیے بھی کچھ الگ طرز سے لکھنے کی کوشش کی۔

حمیرا ثاقب: گڈ برادر! ہم تھوڑی پرانی سوچ کے حامل ہیں کہ کتاب پڑھنا اور پڑھ کر حوالہ دینا اصل علم ہے باقی ظاہر ہے آپ نے محنت کی اس پہ شاباش۔

سیف خان : یہ ہماری نئی اور آپ کی پرانی سوچ مل جائے... تو کرشمہ ہو جائے۔

حمیرا ثاقب: ہم نے تو ملا رکھی ہے تھوڑی ہمت آپ بھی کر لیں۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

سیف بھائی بہت خوبصورت خراج تحسین اردو ادب کے جانے مانے ادیبوں کے حوالہ جات میں نے پہلی مرتبہ پڑھے.....بہت سی داد ....

پرویز احمد لانگاہ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

کوثر اسلام ::بہت خوب....میرا تعلق خیبر پختون خوا کے ایک دور دراز علاقے سے ہے یہاں کی لائبریری میں اب بھی ابن صفی صاحب کے ناول موجود ہیں۔ہمارے گاؤں میں کتابوں کی ایک دکان تھی اس کے پاس عمران سیریز کے تمام ناول تھے وہ دس یا بیس روپے ہفتہ کے حساب سے ناول دیا کرتے تھے یہ اس وقت کی بات ہے جب میں بہت چھوٹا تھا چوتھی یا پانچویں جماعت میں تھا۔

سیف خان:اب تو آپ ماشاءاللہ سے بڑے ہو گئے ہیں... اب اپنے بچوں یا چھوٹے بھائیوں کو یہ ناولز پڑھائیں.... دیگر خرافات دیکھنے یا پڑھنے سے یہ ہزار درجہ بہتر ہیں۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت عمدہ مضمون...اور صفی صاحب کے بارے میں تو اتنا ہی کہہ سکتا ہوں ان کو پڑھنے کے بعد کسی اور مصنف کا جاسوسی ناول پسند ہی نہیں آیا....

حماد چوہدری

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت اچھی تحریر اور ذرا معمول سے ہٹ کر۔اس لیے یہ انداز بھی اچھا لگا۔بہت خوب۔

عبداللہ احمد حسن

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

لو جی آپ سب کی سدا بہار نانی حاضر ہے ۔ہاں تو پتر سیف ....بہت خوب لکھا آپ نے .... دوسروں سے ذرا ہٹ کے .... مزے کی معلومات فراہم کی ہیں آپ نے ....میں نے سب کی

تحریریں پڑھی ہیں یہاں ہر بندہ۔نہلے پہ دہلا ہے .....بہت سی داد قبول کرو۔
ابن صفی اور تمام مرحومین کے لیے سورہ فاتحہ تلاوت فرمادیں....

عالیہ چوہدری

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت اچھے سیف صاحب ! آپ نے بڑے بڑے رائٹرز کے حوالے دیئے ہیں یہ ہمارے معاشرے کا المیہ ہے کہ وہ لوگوں کی قدر پس مرگ ہی کرتے ہیں۔ لیکن ابن صفی کے قلم کا لوہا ان کے ہم عصروں نے مانا ہو یا نہیں ان کے پڑھنے والے ان کے ہمیشہ ہی قدردان رہے ہیں اس کی کچھ جھلک ان کے پیشرس سے مل جاتی ہے۔

تبسم حجازی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اسماعیل بن محمد: اب تک بہت کم لوگوں نے کچھ نیا لکھا ہے، اکثر نے تو سنے سنائے واقعات کو دلچسپ پیرائے میں قلمبند کیا لیکن یہ تو پورا مضمون ہی ”زیرو میٹر“ لگا.....بہت خوب جناب!
سیف خان : جزاک اللہ...بس اسی نکتہ کو ذہن میں رکھ کر کچھ الگ لکھنے کی کوشش کی۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

سید فہد حسینی: ایک اور بہترین تحریر، عنوان کے ساتھ اس تحریر کو بہترین انداز میں آگے بڑھایا ہے۔ اور بڑے اچھے انداز میں آپ نے ابن صفی صاحب کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ ابن صفی صاحب کے بارے میں جو کچھ بھی آپ نے بتایا جیسا کہ ان کو اپنی مقبولیت کا خوب اندازہ تھا اس کے باوجود وہ درویشانہ مزاج کے مالک تھے، انہیں نہ پیسے کی پرواہ تھی نہ اپنی ذات پر غرور تھا۔ بہت اعلیٰ.... ابن صفی صاحب کے چند واقعات اس تحریر میں شامل کرکے اس تحریر کو آپ نے مزید نکھار دیا ہے۔
اس کے بعد آپ نے ایچ اقبال صاحب، امجد اسلام امجد صاحب، شکیل عادل زادہ صاحب، کمال احمد رضوی صاحب، خالد جاوید صاحب، ڈاکٹر شیر شاہ سید صاحب، مشتاق احمد قریشی صاحب اور احمد صفی صاحب کے حوالے سے بہت بہترین باتیں تحریر میں پیش کیں۔ اسکے بعد ڈاکٹر شیر شاہ سید صاحب کے بارے میں آپ نے بتایا کہ 8 اکتوبر 2005 کے ہولناک زلزلے کے بعد ڈاکٹر شیر شاہ سید

صاحب نے مانسہرہ اور آزاد کشمیر کا سفر کیا اور ایک علاقے بفہ کی لائبریری میں انہوں نے ابن صفی صاحب کے تمام ناولز دیکھے اور لوگ یہاں بھی ابن صفی صاحب کو اسی ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں۔ بہت اعلیٰ.... اور خاص بات یہ ہے کہ یہ علاقے ہمارے پاس ہی ہیں۔ یہاں سے گاڑی پر ایک گھنٹے کی مسافت پر آزاد کشمیر ہے اور تقریباً اتنی ہی دیر میں بفہ کے علاقے میں ہم یہاں سے پہنچ جاتے ہیں۔

البتہ بفہ کا نام آپ نے غلطی سے بھفہ لکھ دیا ہے اسکے لیے ایڈمنز سے گزارش ہے کہ اگر تصحیح ہو سکے تو کر دیں، اگر ممکن نہیں تو کوئی بات نہیں، اس علاقے کا نام بفہ ہے اور یہ اب خیبر پختونخواہ ضلع مانسہرہ کی تحصیل ہے جسے ابھی حال ہی "2016ء"، "2017ء" میں تحصیل کا درجہ دیا گیا ہے اور بفہ ایک تاریخی مقام ہے اور کسی دَور میں یہ دار الحکومت ہوا کرتا تھا اور پرانے زمانے میں مغل حکمرانوں کے یا دوسرے حکمرانوں کے قافلے یا لشکر یہاں قیام کیا کرتے تھے۔ کچھ تاریخی جنگیں بھی بفہ کے علاقے میں ہو چکی ہیں۔ پرانے زمانے میں جب بھی افغانستان یا دوسرے ممالک سے قافلے کشمیر جاتے تو بفہ میں قیام کیا کرتے تھے۔ اس تحریر میں بفہ کے حوالے سے یہ باتیں یاد آ گئیں اور تبصرے میں لکھ دیں۔ اُس دَور کی جنگوں کے بارے میں بھی تھوڑی بہت معلومات کتابی شکل میں پاس موجود ہیں اور کچھ والد صاحب مرحوم نے اپنے قلم سے بھی لکھی ہوئی ہیں۔

باقی تحریر کے حوالے سے اختتامی بات یہی کہنی ہے کہ تحریر کے اختتام پر احمد صفی صاحب اور ابنِ صفی صاحب کے فینز کے حوالے سے بہت اہم بات بھی کہی گئی ہے۔ بہت خوب۔ آپ نے بہترین انداز میں لکھا اور آپ ضرور لکھا کریں۔ اللہ پاک کامیابی عطا فرمائے آپ کو اور ابنِ صفی صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

اسماعیل بن محمد: یا حیرت! تو آپ کے قبلہ والد صاحب نے بھی وقائع نگاری کی ہے! کہاں ہیں وہ دستاویزات؟ شیئر ضرور کیجیے گا.... اور ہاں، اس کتاب کا نام؟ نیز یہ بھی بتایئے گا کہ یہ کس کا دار الحکومت تھا؟ اور اس کا کوئی پرانا نام اگر ہے تو؟ ظہیر الدین بابر اپنی توزک میں بہتیری لشکر گاہوں کا ذکر کرتا ہے لیکن بفہ کا کہیں اتہ پتہ نہیں.... براہ کرم! کم از کم اس کتاب کا نام ضرور بتایئے.... نوازش!

سید فہد حسینی: بفہ اور گلی باغ یہ مقامات مشہور تھے۔ 1703ء میں یہاں ترک حکمرانوں کی حکومت تھی اور 1703ء ہی میں سید جلال بابا نے اپنے ساتھ سواتی لشکر کے ہمراہ ترک حکمران شاہ محمود ترک کو بفہ

وغیرہ کے مقام پر شکست دی تھی اسکے بعد سید جلال بابا "فاتح پکھلی ہزارہ" کے نام سے جانے جاتے تھے۔ کچھ معلومات تاریخ ہزارہ کتاب میں بھی ہیں کچھ معلومات مشہور و معروف کتاب گزیٹیئر آف ہزارہ میں بھی ہیں جو ایک انگریز ایچ ڈی واٹسن نے 1907ء میں لکھی تھی جسکا اردو ترجمہ بھی ہے اور کتابی شکل میں میرے پاس پڑی ہے۔ کچھ مزید معلومات کتابی شکل میں آپ کو بھیجوں گا۔ اور والد صاحب مرحوم کی تحریروں میں بھی معلومات ہیں، تاریخ پر والد صاحب کو کافی معلومات حاصل تھیں۔

اسماعیل بن محمد: بہت شکریہ، اب بات سمجھ پڑی.... دار صل "era" کے لحاظ سے سلطنت مغلیہ کے قیام کے بعد "غیر مغل ترکوں" کو افغانی کہا جاتا ہے جو شیر شاہ سوری کے بعد وارد ہوئے.... یہ سن کر تحیر انگیز خوشی بھی ہوئی کہ آپ کے والد صاحب نے بھی تاریخ میں اپنا حصہ چکایا ہے.... اب مجھے یاد آرہا کہ ایک دفعہ آپ نے اپنے والد بزرگوار کے کتاب خانے میں امام جلال الدین سیوطی کی تاریخ خلفاء کا بھی ذکر کیا تھا.... اب کچھ کچھ اندازہ بھی ہو رہا ہے، ایسی ماخذ کتب صرف ایک تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے کے ہاں ہی پائی جاسکتی ہیں....

سید فہد حسینی: اسماعیل بن محمد صاحب، آپ جیسی معلومات میرے پاس تو نہیں.... آپ نے ماشااللہ بہت اعلیٰ معلومات حاصل کر رکھی ہیں۔ تاریخ پر میری معلومات اتنی نہیں مگر لگاؤ ضرور ہے۔ البتہ والد صاحب کے پاس تو کافی معلومات تھیں۔ افسوس یہ کہ ان سے کچھ سیکھ نہیں سکا تھا۔ ظہیر الدین بابر کی کتاب تزک بابری بھی پاس تھی، تاریخ الخلفاء بھی ہے، تسفیر ابن کثیر بھی ہے، تاریخ اسلام بھی ہے، علامہ شبلی نعمانی صاحب کی کتاب سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سات جلدیں بھی ہیں، موطا امام مالک، ابن تیمیہ، سوانح قاسمی، فتاویٰ عالمیگیری بھی ہے، طبری بھی کچھ دن نظر آئی تھی، مشکوٰۃ شریف، شمائل ترمذی اور دیگر بھی بہت ساری اسلامی کتب پاس پڑی ہیں۔ ان کتب کے ساتھ ساتھ عربی سے اردو لغت، اردو سے اردو، اردو سے انگریزی، انگریزی سے اردو ڈکشنریز ہیں، عربی گرائمر کی ایک کتاب بھی ہے۔ اور ابن صفی صاحب، اکرم الہ آبادی صاحب اور دو تین کسی اور کے جاسوسی ناولز بھی تھے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون نمبر 49

پرواز بلند ہے جس کے تخیل کی

سیدہ عطیہ حناء

کوئی بھی انسان پیدائشی فنکار یا تخلیق کار نہیں ہوتا، اس کے گھر اور آس پاس کا ماحول اس کی صلاحیتوں کو مہمیز کرتا ہے اور اس کے لیے راستہ بناتا ہے، علمی مجالس اور زندہ دل صحبتیں اس کے اندر کی پوشیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرتی ہیں، اسے احساس دلاتی ہیں کہ وہ بھی کچھ کر سکتا ہے کچھ بن سکتا ہے۔

ابن صفی کوئی گمنام شخصیت نہیں، ہر اردو پڑھنے والا ان کے نام سے ضرور واقف ہوگا، اور خاص طور سے وہ لوگ جن کو اردو ادب کے کرائم فکشن، سائنس فکشن، جاسوسی، طنز، مزاح، تحیر، تجسّس، پراسراریت و مہم جویانہ حالات وواقعات سے بھرپور لٹریچر پسند ہے۔

ابن صفی ایک بہترین شاعر، عمدہ طنز نگار اور باکمال ناول نگار تھے، ان کی شخصیت گویا ہمہ جہت تھی، وہ ہر میدان کے اچھے شہ سوار تھے، ہر جگہ انہوں نے اپنی قابلیت کا لوہا منوایا، اور جیسی شہرت انہیں نصیب ہوئی ویسی بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔

انھوں نے ایسے ایسے کردار تخلیق کئے جو لازوال ولافانی ہیں، فریدی، حمید، قاسم، عمران، انور، رشیدہ، صفدر، جولیانا، صدیقی، تنویر، خاور، جوزف، چوہان، ظفرالملک، جیمسن، سلیمان، شارق، ایرج و عقرب ان کے کچھ ایسے مایہ ناز کردار ہیں جو آج بھی اپنی تخلیق کے پہلے دن کی طرح جوان، زندہ دل، پر مزاح اور زندگی سے بھرپور نظر آتے ہیں.... اور اپنے ہر قاری کے ادبی ذوق کی تسکین کرتے ہیں۔

ان کا ہر کردار ایک الگ رنگ میں نظر آتا ہے جو دوسرے کرداروں سے جدا ہوتا ہے اور یہی رنگارنگی ان کے ہر ناول کے لطف کو دوبالا کرتی ہے۔

ابن صفی کے ناول بچوں جوانوں اور بوڑھوں میں یکساں طور پر مقبول تھے اور آج بھی ہیں، لوگ ان کے ناولوں کا انتہائی بے صبری سے انتظار کیا کرتے تھے، آج ان کی وفات کے 37 برسوں کے بعد بھی یہ سب ناول نہایت ذوق وشوق سے پڑھے جاتے ہیں، قاری ایک بار جو ناول اٹھالیتا ہے اسے ادھورا چھوڑے بغیر نہیں رکھتا، یہ ناول عجیب سی مقناطیسی کشش کے حامل ہوتے ہیں۔

ابن صفی بنیادی طور پر ایک اچھے اور سخن ور شاعر بھی تھے، بقول استاد ابن صفی، صدر شعبہ اردو پروفیسر انوار الحق نے زمانہ طالب علمی میں ابن صفی کی شعر و شاعری سے متاثر ہو کر کہا تھا کہ ایک دن ان کا شمار صف اوّل کے شعراء میں ہو گا، ان کے استاد کا کہا ہوا پورا ہوا مگر دوسرے انداز میں، ان کی شاعری مقبول تو ہوئی مگر محدود پیمانے پر، یعنی اپنے دوستوں کے ڈرائینگ رومز تک، اور اب ان کے بے شمار چاہنے والوں کے اذہان میں، نوٹ بکس اور ڈائریز میں۔

ابن صفی نے کبھی اپنے اشعار پر کسی سے اصلاح نہ لی اور نہ انکا کوئی استاد تھا، پھر بھی آپ کی شاعری کے مضامین ایک کہنہ مشق شاعر کی طرح ہیں، ان کی نظموں اور غزلوں کی فرحت و تازگی الفاظ و معانی کی ہم آہنگی، اظہار و بیان کی رنگا رنگی قاری کے دل میں لطیف و نازک احساسات پیدا کرتی ہے۔

ان کی غزلوں میں اتنی خوبصورتی اور رچاؤ ہے کہ بے اختیار داد دیئے بغیر نہیں رہا جاسکتا، ان کی غزلوں میں ایک بھی شعر آپ کو بھرتی کا نہیں ملے گا، ان کے کچھ اشعار تو گویا ان کی اپنی زندگی کے ترجمان ہیں، ملاحظہ فرمایئے:

”میرے لبوں پہ یہ مسکراہٹ
مگر جو سینے میں درد سا ہے
اسی جگہ کیوں بھٹک رہا ہوں
اگر یہی گھر کا راستہ ہے
ابھی سے کیوں شام ہو رہی ہے
ابھی تو جینے کا حوصلہ ہے“

اور ؎

”بالآخر تھک ہار کے یارو ہم نے بھی تسلیم کیا
اپنی ذات سے عشق ہے سچا، باقی سب افسانے ہیں
تنہائی سی تنہائی ہے، کیسے کہیں کیسے سمجھائیں
چشم و لب و رخسار کی تہ میں روحوں کے ویرانے ہیں“

میں نے ابن صفی کو اس وقت سے پڑھنا شروع کیا جب میرا شعور ابھی ناپختہ تھا، ان کے ناول

کلی طور پر سمجھ میں نہ آتے تھے، مگر ان کے کردار عمران و سلیمان کی پر مزاح گفتگو، حمید و قاسم کی پر لطف باتیں اور شوخ و چنچل مکالمے بہت پسند آتے تھے، قاسم کا حمید کو غمید بھائی کہنا، اپنی بیوی کو چپاتی بیغم و گلہری خانم کہنا بے اختیار ہنسنے پر مجبور کر دیتا تھا۔

مجھے وہ وقت آج بھی یاد ہے جب میں نے ابن صفی کا پہلا ناول پڑھا تھا، گھر میں مختلف ناولوں اور کتابوں کے ڈھیر کے ڈھیر موجود تھے، پڑھنے پڑھانے پر کسی قسم کی پابندی نہیں تھی، لیکن کورس ورک کی وجہ سے عارضی پابندیاں ضرور عائد کی جاتی تھیں، ورنہ ہم سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر صرف مطالعہ میں ہی مصروف رہتے۔

جی ہاں تو ہم نے ابن صفی کا جو سب سے پہلا ناول پڑھا وہ تھا "گیارہواں زینہ"، جو ہم نے اپنے بڑے بھائی اسد عادل سے بڑی منّت ساجت کے بعد حاصل کیا، منت ساجت کی ضرورت اس لیے پیش آئی کیونکہ اس وقت ہمارے امتحان چل رہے تھے اور ایسے مواقع پر کورس کے علاوہ ہر قسم کے مطالعہ پر سخت قسم کی پابندی عائد تھی۔

ناول کا نام بھلے ہی "گیارہواں زینہ" رہا ہو، لیکن وہ ہمارے لیے نئی دنیا میں قدم رکھنے کا پہلا زینہ ثابت ہوا، ایسی دنیا جس میں حمید کی شوخی و شرارت تھی، فریدی کا رعب و سنجیدگی تھی، خوف تھا، تجسّس تھا، بلکہ ہر وہ چیز تھی جس کا ایک قاری متمنی و متلاشی ہوتا ہے۔

ابن صفی کے ناولوں کی جو خاص بات ہم نے محسوس کی وہ یہ ہے کہ ناول دوبارہ، سہ بارہ پڑھنے پر بھی پہلی بار جیسا ہی لطف دیتے ہیں، ہم نے بارہا یہ بات محسوس کی ہے، اور سب سے خاص بات تو یہ ہے کہ عام ناولوں کی طرح یہ عریانی اور فحاشی سے پاک ہوتے ہیں، ان کے کردار عورتوں کی مجبوری کا فائدہ اٹھا کر ان کا استحصال کرتے نظر نہیں آتے، مرکزی کردار فریدی اور عمران تو عورتوں سے کوسوں دور بھاگتے۔

ابن صفی اپنے کرداروں کی زبان سے ایسی باتیں کہلواتے دیتے ہیں جو قاری کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیتی ہیں، ان کی تحریریں اس بات کی عکّاس ہیں کہ وہ اپنی تہذیب و تمدن، مذہب اور وطن سے بہت محبت کرتے تھے، ان کے کرداروں کی زبان سے ادا ہونے والے یہ چند جملے میری اس بات کی تصدیق کرتے ہیں۔

”شراب اُمّ الخبائث اسی لیے کہلاتی ہے کہ اس کے استعمال کرنے والے ہر قسم کی خباثت اختیار کر سکتے ہیں۔“

(ستاروں کی موت)

”تمہارے ذہن میں قناعت کا تصور بہت ہی گھٹیا معلوم ہوتا ہے، قناعت سے شاید تم یہ مراد لیتے ہو کہ آدمی تارک الدنیا ہو جائے، ملے تو کھائے ورنہ فاقے کرے، حالانکہ قناعت کا مطلب یہ نہیں ہے، قناعت کا مطلب ہوس سے دامن بچانا ہے“

(ہولناک ویرانے)

”کیوں نہیں پیتے۔“

”اس لیے کہ مسلمان ہوں۔“

”تو مذہبی آدمی ہو۔“

”یقیناً۔“

”کتنی بیویاں ہیں؟“

”ایک بھی نہیں۔“

(رلانے والی)

”کیا تمہارے پیغمبر کا پیام یہاں تک نہیں پہنچا؟“

”پیام پہنچانے والوں کو زیادہ تر اپنی پوجا کرانے کی فکر رہتی ہے، اس لیے وہ صرف اختلافی مسائل پر ایک دوسرے کو للکارتے رہتے ہیں۔“

(کالی کہکشاں)

ان کے ناول پڑھ کر شاید ہی کوئی نوجوان ایسا ہو گا جو فریدی اور عمران کی طرح نہ بننا چاہے گا، ان دونوں ہی کرداروں کے کارنامے اتنے زبردست ہیں کے بے اختیار دل سے داد نکلتی ہے، ناول پڑھتے ہوئے محسوس ہوتا ہے جیسے ہم اپنے ان پسندیدہ کرداروں کے ساتھ مٹر گشتی کر رہے ہوں، کبھی فریدی

کبھی عمران کے ناول پڑھ کر عجیب سا لطف محسوس ہوتا ہے، واقعی ابن صفی جادوگر تھے جنھوں نے اپنی نوک قلم سے ایسے ایسے پتلے تراش دیئے جو آج سب کے دل کی دھڑکن بنے ہوئے ہیں۔

فریدی کا کردار بے حد مضبوط، مستحکم، رعب دار، سنجیدہ اور نرم مزاج ہے، مگر مجرموں غدّاروں اور وطن فروشوں کے لے بہت سخت مزاج ہے، انہیں سب خصوصیات کی بنا پر کیپٹن حمید اسے کرنل ہارڈ اسٹون کہتا ہے، ایسے نمائندہ کردار اب معاشرے میں ناپید ہیں۔

بنیادی طور پر فریدی محکمہ سراغ رسانی کا ایک انسپکٹر ہے، جس نے کئی ان سلجھے کیسوں کو سلجھایا اور کئی بین الاقوامی سازشوں کا پردہ فاش کیا، جس کی بنا پر اس کو اعزازی طور پر کرنل کا خطاب عطا کیا گیا، اس کے دست راست سارجنٹ حمید کو اس کا ساتھ دینے اور اپنی جان کی بازی لگا کر مجرموں کو گرفتار کرانے کے عوض کیپٹن کے اعزازی خطاب سے نوازا گیا۔

کیپٹن حمید اور فریدی سب سے پہلے ناول دلیر مجرم میں نظر آئے تھے، اس وقت دونوں کو ایک ساتھ کام کرتے ہوئے دکھایا گیا تھا، اپنے ایک ناول ٹھنڈی آگ میں ابن صفی نے حمید کی زبانی یہ راز کھولا ہے کہ وہ پہلی بار کب اور کیسے فریدی سے ملا۔

کرنل فریدی کی اپنی ایک ذاتی فورس بھی ہے، جسے وہ بین الاقوامی معاملات میں استعمال کرتا ہے، اس کی یہ فورس بلیک فورس کے نام سے جانی جاتی ہے، اس فورس کی حقیقت کا علم کیپٹن حمید کو بھی نہیں ہے، ضرورت کے وقت اس فورس کے ممبر کہیں نہ کہیں مل کر اس کی مدد کر دیتے ہیں، حمید کے کئی بار استفسار پر بھی فریدی نے اسے بلیک فورس کے متعلق کچھ نہیں بتایا، حمید صرف اتنا جانتا ہے کہ بلیک فورس فریدی اور صدر المملکت کے درمیان کا ایک راز ہے۔

فریدی ہی کی طرح عمران کا کردار بھی بے پناہ صلاحیتوں کا حامل ہے، وہ دوہری شخصیت کا مالک ہے، بلکہ ایک نفسیاتی کیس ہے، جو خود کیس حل کرتا ہے، بقول ابن صفی اس کو نفسیاتی طور پر دوہری شخصیت کا شکار بنانے میں اس کے گھر اور مشن اسکول کی دوہری تربیت ہے، اسے گھر میں بتایا جاتا کہ خدا ایک ہے، جبکہ اسکول میں بتایا جاتا کہ خدا تین میں کا ایک ہے، اس طرح گھر اور اسکول کی تعلیم الگ الگ ہونے کی وجہ سے وہ دوہری زندگی گزارنے کا عادی ہوتا چلا گیا، ہر بات کو مذاق میں اڑا دینے کی عادت پڑ گئی، اسی لیے وہ عموماً سنجیدہ معاملات میں بھی سنجیدہ نہیں ہو پاتا۔

اس کی دوہری شخصیت اس کی عملی زندگی کے کارناموں پر بھی حاوی ہے، بظاہر وہ معصوم اور احمق سا نظر آنے والے بے ضرر سا انسان ہے، لیکن جب لوگ اس کا دوسرا روپ دیکھتے ہیں تو سوچ بھی نہیں سکتے کہ یہ وہی کھلنڈڑا اور شرارتی عمران ہے جسے وہ بے وقوف بناتے اور مذاق اڑاتے رہتے ہیں۔

اس کا دوسرا روپ سنجیدہ اور سخت مزاج ایکسٹو کا ہے، جس کی صرف آواز سن کر اس کے ماتحتوں کے جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے، جب وہ اپنے ماتحتوں سے مخاطب ہوتا ہے تو وہ بات کرنے میں ہکلانے لگتے ہیں، اس کے ہر حکم پر بلا چوں چرا کے عمل کرتے ہیں۔

شاید اسی لیے ابن صفی عمران کو اپنے ہر ناول میں ایک الگ ہی انداز میں پیش کرتے ہیں، کبھی کسی ناول میں وہ فقیر بن کر سڑکوں پر صدائیں لگاتا دکھتا ہے، کبھی عاشق بن کر سر پھڑواتا ہے، اور کبھی مظلوم شوہر بن کر دوسروں کی ہمدردیاں بٹورتا ہے، سچ کہا جائے تو عمران کی یہی ادائیں لاکھوں قارئین کے دلوں کو دھڑکن اور روح کو تازگی عطا کرتی ہیں۔

ابن صفی نے اپنے کرداروں کو زندہ جاوید بنا کر گویا آبِ حیات پی لیا کیونکہ جب تک ان کے ناول پڑھے جاتے رہیں گے وہ لوگوں کے ذہنوں اور دلوں میں زندہ رہیں گے ہم تمام قاری انہیں خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں، اور دعا گو ہیں کہ اللہ ربّ العزت ان کے گناہوں کو بخش دے اور ان کو آخرت میں بلند درجات عطا فرمائے.... آمین... ثم آمین۔

☆☆☆☆☆

تبصرے

ایک اور فریدی ایفیکٹ.... مگر نہیں....!! چھوٹی بہن نے عمران کو بھی دل سے پڑھا ہے.... مضمون بے حد شاندار....!! اور حوالے بہت اعلیٰ۔! بے شک صفی صاحب کے تخلیق کردہ سب کردار ایسے ہی ہیں جیسے ہم سب ان سے واقعی ملاقات کر چکے ہوں.... جیتے جاگتے.... کوئی کوئی کردار تو ایسا لگتا جیسے یہ ہم ہی تو ہیں۔

ادا علی

——*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*

بھئی جیسا بھیا...ویسی بہنا....لاجواب آپریشن...بے مثال رفوگری.....سب کچھ پتہ تھا لیکن الفاظ سماں باندھ گئے...ایک ہی نشست میں پڑھ ڈالا.....دل کر رہا ہے اس سلسلے میں مزید ایک مضمون لکھ ڈالوں....کیونکہ سلسلے کی تمام تحریریں بس ایک مضمون نہیں باندھ سکیں... حالانکہ اس طرز کا بھی ایک مضمون لکھا جانا چاہیے...بہر حال بعد کی باتیں...سلامت رہیں...ابن صفی صاحب کو خراج تحسین ادا کرنے پر ایک عدد خوبصورت گلدستہ بنانے کا..جزاک اللہ۔

ملک فرخ

——*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*

بالآخِر تھک ہار کے یارو! ہم نے بھی تسلیم کیا ؎
اپنی ذات سے عِشق سچا باقی سب افسانے ہیں

جِتنی عُمدہ نثر اُتنی ہی خُوبصورت شاعری اور نثر بھی افسانے یا رُومانی ناول جیسی کوئی نرم و نازُک صِنف نہیں بلکہ جاسُوسی ناول نِگاری جیسا کرخت شُعبہ کہ جِس میں بنتی ہی نہیں قتل و اغوا کے بغیر، یقیناً یہ خُدا کی عطائے خاص ہے جو اُس کے خاص بندوں پہ ہی ہُوا کرتی ہے کہ لکھنے کے یہ ہُنر کِسی کو ودیعت ہوں۔ آپ نے اپنی تحریر میں اِبن صفی کی اِن دونوں صلاحیتوں کو نُمایاں کِیا اور اِس حوالے سے عُمدہ مضمون تحریر کِیا۔ بُہت خُوب!

کرن صدیقی

فریدی تو ہمیں بڑا بھائی لگتا ھے حمید دوست اور عمران اپنی ذات .... بہت خوب لکھا ہے بہنا آپ نے .... بہت سی داد .... جیتی رہو۔ ابن صفی کے لیے فاتحہ۔

عالیہ چوہدری

––*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*

جوہر علی: میم! آپ کی اس بات سے اختلاف کروں گا کہ کوئی پیدائشی فنکار نہیں ہوتا دنیا مانتی ہے کہ صلاحیت کی سب سے اوپر والی سیڑھی نیچرل کہلاتی ہے۔ جیسے کرکٹر میں جو زیادہ اچھا کھیلتا ہو، سب کہتے ہیں نیچرل ٹیلنٹ ہے۔باقی آپ سمجھ دار ہو۔

ادا علی: خداداد تحفہ ہوتا ہے.... مگر اپنی صلاحیت کو پہچاننا اوراسکو بہترین استعمال میں لانا انسان کی اپنی کوشش پر منحصر ہوتا ہے.... شروع سے ہی ناول نہیں لکھنے لگے تھے۔انہوں نے اپنے اندر کے قلم کار کو پہچانا.... سجایا سنوارا.... پھر منظر عام پر آئے ناں

احمد فریدی خان: ہر انسان کے اندر 1٪ خدادا صلاحیت ہوتی ہے باقی 90٪ صلاحیت اسے خود اپنی محنت "ہمت" اور عقل سے بنانی پڑتی ہے۔

جوہر علی: صرف ایک فیصد؟ ذرا سوچ لیں ایک فیصد کی حد تک تو دہاڑی والے مزدور میں بھی ہوتی ہے وہ کیوں intelectual نہیں بنتا۔

––*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*

بہت اچھے عزیزی عطیہ !!! آج ہم نام دیکھ کر ہی سمجھ گئے تھے کہ اسد میاں کی ہمشیرہ ہیں۔ یہ جان کر مزید اچھا لگا کہ آپ نے ابن صفی کی شاعری اور نثر دونوں کا بہت عمدہ تجزیہ پیش کیا جیتی رہیے اور لکھتی رہیے۔

حمیرا ثاقب

––*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*

واہ واہ.... بہت خوب اپی جان..... بڑا زبردست مضمون لکھا آپ نے... فریدی اور عمران کی شخصیت پر بہت ہی واضح بحث کی ہے.... آپی جان..... مجھے واقعی بڑی خوشی کہ آپ نے ہمارے اس ایوینٹ میں حصہ لیا...... اور ساتھ ہی حمیرا اپی ذویا اپی اور جملہ منتظمین کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں

بہت ہی عمدہ سلسلہ شروع کیا اور ہم قارئین کو ایک موضوع دے کر ہماری تحریری صلاحیت کو ابھارنے کا بھرپور موقع دیا۔

واصل حسینی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

مضمون کی کیا تعریف کی جائے ایک جملہ اسد بھائی کے لیے کہ ایں ہمہ خانہ آفتاب است۔ بہت خوبصورت اور منجھی ہوئی تحریر۔

مگر معذرت کے ساتھ تھوڑا اختلاف کروں گا۔ کہ کوئی بھی صلاحیت پیدائشی ہوتی ہے، ہاں یہ ہے کہ ارد گرد کے حالات، ماحول۔ تعلیم و تربیت وغیرہ اس صلاحیت کو ثقیل کرتے ہیں۔ مگر جراثیم پیدائشی ہوتے ہیں۔

عبداللہ احمد حسن

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت اعلیٰ تحریر۔ جس پر تبصرہ کرنے کا ابھی موقع ملا ہے۔ فریدی حمید عمران پر بہت خوب روشنی ڈالی گئی ہے۔ ساری ہی تحریر بہت اچھی ہے۔ پھر کرداروں پر جس انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے اس کے بعد سب سے زیادہ جو بات پسند آئی وہ ابن صفی صاحب کے ناولوں سے ایسے اقتباس پیش کیے ہیں جو ابھی تک نہیں پڑھے تھے پھر یہ تحریر بھی تمام تحریروں کی طرح ایک الگ انداز کی ہے اور اس میں بھی ابن صفی صاحب سے تعارف کا واقعہ مختلف اور بہت شاندار تھا۔ بہت خوب۔ ابتدا میں شاعری سے آغاز بھی بہت اچھا تھا۔ اور پھر دعا کے ساتھ اختتام بھی عمدہ۔ الفاظ کا چناؤ تو بہت بہترین ہے۔ ابن صفی صاحب کے ناولوں کی طرح جب فریدی وحمید کو پڑھیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بس جاسوسی دنیا بہتر ہے عمران سیریز سے اور جب عمران کو پڑھیں تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے عمران سیریز بہتر ہے جاسوسی دنیا سے مگر دونوں ہی بہترین ہیں۔ اسی طرح اس تحریر میں بھی جب فریدی وحمید کے بارے میں پڑھیں تو یوں لگتا ہے جیسے جاسوسی دنیا کا ذکر عمران سیریز سے زیادہ کیا جا رہا ہے مگر جب عمران پر روشنی ڈالی تو یوں لگا جیسے عمران سیریز کا ذکر جاسوسی دنیا سے زیادہ یا جاسوسی دنیا جتنا کیا گیا۔ بہت خوب۔ تحریر میں جملے بھی بہت بہترین استعمال کیے گئے ہیں مثلاً اس تحریر کے صرف ایک جملے کو یہاں پیش

کرنا چاہوں گا" ناول کا نام بھلے ہی گیار ہواں زینہ رہا ہو، لیکن وہ ہمارے لیے نئی دنیا میں قدم رکھنے کا پہلا زینہ ثابت ہوا"....بہت خوب....یہ صرف ایک جملہ تھا جو مثال کے طور پر بتایا گیا۔ اس تحریر میں ایسے اور بھی شاندار جملے ہیں۔ بہت اعلیٰ.... آپ کچھ نہ کچھ لکھا کریں....اللہ کامیابی عطا فرمائے اور ابن صفی صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

سید فہد حسینی

––*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*–*

ابن صفی (غزل)

(عرفان نجمی کانپوری)

ہر کلی افسردہ گلشن کی گلِ تر ہے اداس
موجِ دریا لیتی ہے سسکی سمندر ہے اداس
آسماں سے تا زمیں ہر ایک منظر ہے اداس
اس طرح شہر ادب میں موت کی آندھی چلی
غمزدہ ہر شخص ہے رخصت ہوئے ابن صفی
ہاں وہی ابن صفی جو تھا مفکر فلسفی
گھر کا بھیدی[1]، پھر وہی آواز، نیلی روشنی
اپنی ہر تخلیق میں دیتا تھا درس آگہی
طنز، جاسوسی، تحیر، قہقہے اور اضطراب
ایڈونچر، شاعری، سسپنس، رومان، انقلاب
دوہرا قتل، آتشی بادل، اشاروں کے شکار
ایڈلاوا، پاگلوں کی انجمن، ہیروں کا ہار[2]
برف کے بھوت، ایش ٹرے ہاؤز، چمکیلا غبار
ملک کی الفت ہے گر عمران کا اغوا پڑھو
رغبت سائنس میں طوفان کا اغوا پڑھو
خونی ریشے، شاہی نقارہ، انوکھی رہزنی
پہلا شعلہ، بمبو کیسل، پراسرار اجنبی
گیارہواں زینہ، عجیب آوازیں، ادھورا آدمی
ہر شمارہ لازوال و بے مثال و باکمال
ہے اگر شک تو پڑھو الفانسے، سازش کا جال

کردئے ابن صفی نے مجرموں کے راز فاش
زرد فتنہ، رائفل کا نغمہ، قاصد کی تلاش
سایوں کا ٹکراؤ، موروثی ہوس، سائے کی لاش
خوب ہے نادیدہ ہمدرد، آہنی دروازہ بھی
خون کا دریا ہے عمدہ رات کا شہزادہ بھی
موت کا مہمان[3]، خیر اندیش، کالی کہکشاں
ٹھنڈا سورج، چیختی روحیں، خطرناک انگلیاں
تین سنکی، جونک اور ناگن، متحرک دھاریاں
جو ہیں غدار وطن ان کا ہوا ہے انکشاف
ڈیڑھ متوالے پڑھو یا پھر سمندر کا شگاف
خوب بیگم ایکس ٹو، پیاسا سمندر بھی ہے خوب
خوب سانپوں کا مسیحا، آدھا تیتر بھی ہے خوب
خوب ٹھنڈی آگ ہے، گیارہ نومبر بھی ہے خوب
الغرض تعریف میں اس کی یہ کہنا ہے بجا
آپریشن جرم کا ابن صفی نے کر دیا
نازش اردو زباں، فخر زماں ابن صفی
کس طرح ہو تیری عظمت کا بیاں ابن صفی
تو رہے گا تاقیامت جاوداں ابن صفی
اب کبھی نشہ تیرے فن کا اتر سکتا نہیں
قول ہے عرفان نجمی کا تو مر سکتا نہیں

☆☆☆☆☆

حوالہ جات:

(1) ہیروں کا ہار، ہندی ایڈیشن، الہ آباد، انڈیا۔[احمقوں کا چکر]

(2) گھر کا بھیدی، اردو ایڈیشن، الہ آباد، انڈیا۔[ڈاکٹر دعا گو کا پہلا حصہ]

(3) موت کا مہمان، اردو ایڈیشن، الہ آباد، انڈیا۔[ڈاکٹر دعا گو کا دوسرا حصہ]

ناول "ڈاکٹر دعا گو" سب سے پہلے روزنامہ حریت میں شائع ہوا جسے بعد میں کتابی شکل میں شائع کیا گیا۔

البتہ ڈاکٹر دعا گو کو انڈیا میں عباس حسینی صاحب نے تین حصوں میں شائع کیا۔

(1)گھر کا بھیدی (2)موت کا مہمان (3)ڈاکٹر دعا گو

تبصرے

ملک فرخ : ؎ لکھ کے یہ سب چیر ڈالا دل نجمی نے

کر لیا یاد صفی کو پھر دل زخمی نے

ہائے کتنے جتنوں سے بھلائے بیٹھے تھے وہ غم

وہ غم کہ جس میں ہر پل ہر لمحہ آنکھ رہے نم

بات وہ میرے ابن صفی کی باتیں

اس کے لفظوں میں کریں اس سے ملاقاتیں

اس کے افکار کہ زندگی کی تھکن میں آب حیات

ہائے اب اور کہاں سے لاؤں میں اس کا ساتھ

اس گروپ میں آنے والے ممبرو تھام لو تمہی ہاتھ

تمہارے جذبات ہی ہیں اب رہ حیات میں ساتھ

اب یہ ساتھ تم کبھی چھوڑ کے جانا مت

کہ الفت صفی میں کرنا کوئی بہانا مت

حمیرا ثاقب : آپ نے فی البدیہہ لکھ ڈالا کیا کہنے !!!

عبداللہ احمد حسن: واہ منظوم مضمون پر منظوم تبصرہ۔ بھئی واہ۔

——*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*

ادا علی : ؎ شاہی نقارہ بج رہا ہے

آ رہی ہے پھر وہی آواز

پرچھائیوں کے حملے بھی ہوئے اور سایوں کا ٹکراؤ بھی

پھر اچانک سب نے دیکھی تھی وہاں سائے کی لاش

تین سنکی نے بنایا خوفناک منصوبہ

اور پھر دست قضا ان کو ہی لے ڈوبا

انوکھے رقاص تھے، لاش گاتی رہی تھی!

پر ہول سناٹہ تھا، پھر وہی آواز آتی رہی تھی!!

مہکتے محافظ کرتے رہے تھے خوشبو کا حملہ

اور آ پہنچا شاہ دارا میں ایکس ٹو کا عملہ

اسماعیل بن محمد: آہا، مروت مروت میں کیا بات کہہ دی کہ... ے

"تین سنکی نے بنایا خوفناک منصوبہ

اور پھر دست قضا انکو ہی لے ڈوبا"

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ابھی تک تو نثر میں سب نے اپنے پسندیدہ مصنف کو خراجِ تحسین پیش کِیا لیکن اِس تحریر میں شاعری کی زُبان میں جِس طرح ابنِ صفی سے عقیدت کا اِظہار کِیا گیا ہے وہ قابلِ تعریف ہے۔ بُہت خُوب کاوِش اور بُہت عُمدہ شاعری۔

کرن صدیقی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت پائے کا کلام اور ابن صفی پہ پوری گرفت کیا کہنے نجمی صاحب۔ خاصے کی چیز آج ایونٹ کے اختتام پہ بہت شاندار اور زبردست اشعار۔

حمیرا ثاقب

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

کیا بات ہے۔ ناولز کے ناموں کا بخوبی استعمال کیا ہے!!

تبسم حجازی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

واہ۔ بہت ...یعنی ابن صفی کے سارے ناولز کے نام شاعری میں ... آہا سلامتی ہو۔ فاتحہ محترم ابن صفی کے لیے۔

عالیہ چوہدری

بہت ہی انوکھے، دلچسپ انداز میں خراج عقیدت۔۔ایک ہی شعر میں سب سمیٹ لیا۔

”طنز، جاسوسی، تحیر، قہقہے اور اضطراب

ایڈونچر، شاعری، سسپنس، رومان، انقلاب“

ظہیر اقبال

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اب تک اس ایونٹ میں نثر ہی چل رہی تھی مگر آج تو رنگ ہی بدل گیا۔ کیا خوب منظوم خراج تحسین پیش کیا ہے آپ نے۔ واہ بہت ہی خوب۔ ایونٹ کا اختتام شاندار انداز میں۔

عبداللہ احمد حسن

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

بہت ہی زیادہ عمدہ ولاجواب خراج عقیدت ہے... اب تک کا سب سے بہترین۔

مہرماہ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

اختتامیہ

انتظامیہ

السلام علیکم۔

جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ اس گروپ کی انتظامیہ نے ایک سلسلہ بعنوان ”ابن صفی ایک عہد، ایک رجحان“ شروع کیا تھا جس میں تمام ممبران کو دعوت دی گئی تھی کہ وہ ابن صفی کو اپنے اپنے انداز میں خراج تحسین پیش کریں۔

اس سلسلے کا خیال سب سے پہلے گروپ کی ایک معزز ممبر حمیراء عالیہ (مہرماہ) نے پیش کیا تھا، جس کے بعد گروپ انتظامیہ نے سلسلہ کے منتظمین کے ساتھ مل کر پوری تندہی سے جون کی تپتی گرمی میں اس پر کام شروع کر دیا۔

اس سلسلے کا نام جس نے تجویز کیا اتفاق سے ان کا نام بھی حمیرا ہی تھا، جی ہاں....! اس سلسلے کے منتظمین میں شامل محترمہ حمیرا ثاقب صاحبہ نے ہی یہ نام تجویز کیا تھا۔

شروع میں پوسٹر ڈیزائننگ، نت نئے آئیڈیاز اور بھتیرے کام محترم مُعاذ خان نے سر انجام دیئے، اب مسئلہ تھا کہ اس کا آغاز کیسے کیا جائے؟ تو اس کا سہرا یوں تو تمام ٹیم ممبرز کو جاتا ہے لیکن خصوصی طور پر صبیحہ یاسمین، معاذ خان اور عبدالعلیم الحسینی کا نام نہ لینا ناانصافی ہو گی، خیر ان لوگوں اور دیگر ٹیم کی کوششوں سے سلسلے (ایونٹ) کا آغاز ہوا۔

کچھ معزز ممبران کو باقاعدہ طور پر دعوت دی گئی کہ وہ ضرور لکھیں، جن میں ابن صفی کے اہل خانہ کو خصوصی طور پر مد نظر رکھا گیا، اس کے بعد مضامین موصول ہونے کا سلسلہ شروع ہوا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے بہت سے لوگوں نے اپنی تحاریر بھجوانی شروع کر دیں، منتظمین نے ان تحریروں کو لگانا بھی شروع کر دیا۔

یہ سلسلہ 26 جولائی کے بعد کافی تیزی سے اختتام کی جانب گامزن ہوا، اس میں زویا خان اور حمیرا ثاقب صاحبہ نے انتظامیہ کا بھرپور ساتھ دیا، ان کی شبانہ روز محنت اور لگن کی بدولت آج ہم اس قابل ہوئے کہ اس سلسلے کو انجام تک پہنچا سکیں، حالانکہ کئی بار ان کو ذاتی و گھریلو مسائل سے بھی دوچار

ہونا پڑا، لیکن ان کے عزم اور حوصلہ میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں آیا۔

آخر میں یہ بتانا چاہوں گا کہ ویسے تو سید اسد عادل کے ذمہ بہت سے کام تھے لیکن جب محترم معاذ خان نے تعلیمی مصروفیات کی بناء پر فیس بُک کو خیر باد کہا تو پوسٹر ڈیزائننگ کا کام سید اسد عادل نے ہی سر انجام دیا، ساتھ ہی کافی مضامین میں کی نوک پلک سنوارنے کا کام بھی انہوں نے سر انجام دیا۔

ہم ان تمام احباب کے شکر گزار ہیں جنہوں نے اپنا قیمتی وقت نکال کر گروپ کے لیے بڑی محنت و عرق ریزی سے مضمون لکھے، ان سب کی بدولت ہی یہ سلسلہ کامیاب ہو پایا، آپ سب نے جتنی عقیدت اور محبت سے ابن صفی کے بارے میں اظہار خیال کیا وہ اس ایونٹ کی کامیابی کا منہ بولتا ثبوت ہے، اس سلسلے سے صرف مجھے ہی نہیں اور احباب کو بھی یقیناً کافی کچھ سیکھنے کو ملا ہو گا۔

سب سے آخر میں ہم ابن صفی کے اہل خانہ، خصوصاً محترم احمد صفی صاحب اور محترم ابرار صفی صاحب کے شکر گزار ہیں جن کی حوصلہ افزائی کی وجہ سے اس سلسلے کو اس حد تک کامیابی نصیب ہوئی۔

منجانب: حمیرا ثاقب، زویا خان، صبیحہ یاسمین، معاذ خان، عبد العلیم الحسینی، سید اسد عادل

تبصرے

خُوب تھا یہ سِلسلہ، بُہت جلدی اِختتام پذیر ہُوا۔

کرن صدیقی

----*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*

فرخ ملک :ارے ختم بھی ہو گیا ....یار اتنے ممبرز ہیں میرا اندازہ تھا تین چار سال چلے گا گا یہ سلسلہ.... مگر خیر....یار زندہ صحبت باقی....

سید اسد عادل: فکر نہ کریں....ہم جلد ہی کوئی اور دلچسپ سلسلہ لے کر حاضر ہوں گے، اس وقت پھر سے آپ کو ٹیگ اور مینشن کیا جانے لگے گا....تیار رہیں۔

----*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*

اس سلسلہ کی انتظامیہ اور ایڈمنز مبارکباد کے مستحق ہیں.... جنہوں نے اس سلسلہ کو اتنی کامیابی سے آگے بڑھایا....اور یہ سلسلہ بہت ہی زبردست رہا....ماشاءاللہ....

اور آپ سب کا بہت بہت شکریہ کیونکہ آپ کی ہی وجہ سے ہمیں بہترین سے بہترین تحریریں پڑھنے کو ملیں....

حمزہ رمضان

----*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*

اصفیہ ناز: عمدہ سلسلہ تھا...بہت بہت دل سے کام کیا انتظامیہ نے۔ جتنا شکریہ کہا جائے کم۔ بہت بہت شکریہ۔ دادجی۔ بھتیجے صاحب، حمیرہ ثاقب صاحبہ، معوذ بھائی، زویا خان صاحبہ، اور جو رہ گیا ہو ان کو بھی بہت بہت، مبارک ہو او شکریہ، اسپیشلی صبیحہ یاسمین صاحبہ کا بہت شکریہ جنہوں نے ہمارے اوپر یقین کر کے لکھنے کا حوصلہ دیا بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔

زویا خان: سب کی طرف سے شکریہ

----*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*--*

عالیہ چوہدری :ساری انتظامیہ کا شکریہ۔ بہت محنت کی آپ نے ....بہت بہت مبارک باد اس کامیاب

سلسلے کے لیے۔ سلامتی ہو سب پہ.....بہت کچھ لکھا گیا مگر یقین کریں کہ یہ کچھ بھی نہیں ابن صفی کی خدمات کے سامنے۔

سید اسد عادل: ہمارے کام کو سراہنے کا بہت بہت شکریہ نانی حضور، اللہ آپ کو عمر خضر عطا فرمائے اور آپ کا سایہ ہمارے سروں پر ہمیش تاہمیش بر قرار رکھے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

وعلیکم السلام۔ بہت اچھا سلسلہ رہا.....بہت بہت مبارک۔ بہت محنت کی سبھی ایڈمنز نے۔ جب اس سلسلہ کا اعلان ہوا تھا تب سوچ رہی تھی کہ میں تو کچھ بھی نہیں لکھ پاؤں گی۔ کیونکہ بہر حال یہ میری پہلی تحریر تھی.... لیکن بس.... ہو ہی گئے چند الفاظ جمع۔

اگر یہ ایونٹ نہ ہوتا تو پتا بھی نہیں چل پاتا کہ سب فینز اپنے محبوب مصنف کو کس کس وقت اور کس انداز میں یاد کرتے ہیں....

ہمیشہ کوشش رہی کہ ہر مضمون پر پہلا تبصرہ میرا ہی ہو.... آپ نے دیکھا ہی ہوگا ہمیشہ....بس ایک دو بار ہی ایسا ہوا ہے کہ میں آن لائن ہی نہیں ہوئی ہوں تو لیٹ۔

ادا علی

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

سیف خان: کسی بھی سلسلے کو مینیج کرنے کیلیے حد درجہ مستقل مزاجی کی ضرورت ہوتی ہے.. عموماً دیگر گروپس میں نت نئے ایونٹس شروع تو کئے جاتے ہیں لیکن پھر ان کی روانی کا بس اللہ ہی حافظ ہو جاتا ہے۔ آپ سب احباب نے جس تندہی و یکسوئی سے اس سلسلے کو وقت دیا یہ اپنی مثال آپ ہے.. سونے پہ سہاگہ یہاں کی منتخب تحریریں قریشی صاحب نئے افق میں شائع کرنے لگے.... یہ سب ٹیم ورک انتھک محنت کے نتیجے میں ہی ممکن ہو پاتی ہے.... میں اپنی طرف سے گروپ انتظامیہ.. ایونٹ منتظمین.. تمام شرکاء اور دیگر ممبرز کو تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں... امید ہے ابن صفی صاحب کے فن کو مزید نئے انداز سے اجاگر کرنے کا کام.... مزید بھی جاری رہے گا۔

اللہ تعالی آپ سب کو ثابت قدم رکھے۔

زویا خان : آمین

سید اسد عادل: حوصلہ افزائی اور اتنے اچھے تاثرات دینے کے لیے بہت شکریہ سیف بھائی...

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ابرار احمد : گروپ کو میری دلی مبارکباد،، توقع سے بڑھ کر اس ایونٹ کو کامیابی حاصل ہوئی۔
اسد عادل، حمیرا ثاقب، زویا خان، صبیحہ یاسمین، معاذ خان، عبدالعلیم الحسینی، آپ سب کی محنت و محبت ہمارے سر آنکھوں پہ۔ اللہ آپ سب کو خوش رکھے۔

سید اسد عادل: آپ کی حوصلہ افزائی کے لیے ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔
جس توجہ اور دلچسپی کے ساتھ آپ لوگوں نے اس ایونٹ کو سراہا اس پر ہم سب کو ہمیشہ ناز رہے گا۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

تبسم حجازی : اس کاوش کے لئے انتظامیہ کو مبارک باد۔ اور دیگر لوگ جیسے احمد صفی صاحب، مشتاق احمد قریشی اور مریم کاشف۔ جنہوں نے اس سلسلے کو اور بھی خاص بنا دیا۔ اور ان سارے لکھاریوں کا بھی شکریہ جن کی تحریر پڑھ کر لگا کہ ہمارے اپنے خیالات کو کسی نے خوبصورتی سے پیش کر دیا۔

سید اسد عادل: حوصلہ افزائی اور نیک خواہشات کے لیے ہم آپ کے ممنون ہیں۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

حمیرا ثاقب: ہم اپنے ساتھیوں کے تہنیتی پیغامات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنے چند ذاتی تاثرات بھی آپ سب کو بتانا چاہتے ہیں .... ہمیں گروپ میں آئے زیادہ عرصہ نہیں ھوا اس کے باوجود ہماری بہت حوصلہ افزائی کی گئی ہماری آراء کو بہت وقعت دی گئی اور ہمیں محسوس نہیں ہونے دیا کہ جدید تکنیکی امور سے ہم بالکل نابلد ہیں اس بات نے ہمیں گروپ میں تو ایکٹو کیا ہی ہماری شخصیت کو بھی بہت توانائی بخشی ---- ہم نے اس ایونٹ سے بہت کچھ سیکھا اور ہماری خواہش ہے کہ ہم آئندہ مزید سیکھتے رہیں ہم انتظامیہ کے سب ساتھیوں کا خصوصی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ہماری کم علمی کے باوجود ہم سے بہت اچھا کام کروایا ابن صفی کی بلندی درجات کی بہت دعائیں۔

سید اسد عادل: آپ نے تو ہماری تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دئے.... بہت شکریہ.... جزاک اللہ.... آپ سب نے جس محنت سے کام کیا شاید کوئی اور نہ کر سکتا۔

آپ کی مستقل مزاجی اور بزرگانہ آراء نے ہمیں ایونٹ کو مزید بہتر بنانے میں خصوصی کردار ادا کیا۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

عبدالودود عامر: بہت اعلیٰ کام کیا گیا یہ ۔۔میری ایک رائے ہے غالباً گروپ کے کسی ممبر نے تمام تبصروں کو پی ڈی ایف میں اکٹھا کیا ہوا ہے اسی کو اگر کتابی شکل میں تبدیل کیا جائے تو میرے خیال میں یہ ایک نئی چیز ہو گی کہ پہلی بار کسی مصنف کے چاہنے والوں کی طرف سے یہ چیز ہوئی

سید اسد عادل : ہم اس سلسلہ میں کام کر رہے ہیں.... جلد ہی اس کے بارے میں اعلان کیا جائے گا۔

عبدالودود عامر: جی ضرور...!!

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

آپ لوگوں کی محنت کی تعریف نہ کرنا.... بہت بڑی حق تلفی ہو گی۔

دل تو ہے کہ ایک ایک کا نام لے کر تعریف کروں مگر... ہاتھ دکھ رہا ہے... اتنا سارا کون ٹائپ کرے گا... الفاظ پہ نہ جائیں دلی جذبات کو سمجھیں۔

ثاقب شیخ

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

عبد اللہ احمد حسن: اختتام۔ماشاءاللہ سے پوسٹس کی نصف سنچری پوری کر کے یہ سلسلہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہو گیا۔اس کے لیے آپ تمام منتظمین خواتین و حضرات نے جو محنت کی ہے جتنا دل لگا کر کام کیا ہے اس کی تعریف کے ہمارے پاس الفاظ نہیں۔اصل میں کوئی سلسلہ شروع کر دینا آسان ہے، کیا ہے بس ایک اعلان ہی تو کرنا ہوتا ہے، مگر آپ لوگوں نے ایک مہینے سے زیادہ عرصے تک پوری دلجمعی سے اس پر کام کیا۔ مضامین وصول کرنا ان کو پڑھنا اور بقدر ضرورت ان کی نوک پلک سنوارنا پھر پوسٹ کرنے کے بعد ٹیگ کرنا، یہ سب اتنا آسان نہیں ہے۔ آپ کی محنت کو نہ سراہنا بہت بڑی زیادتی ہو گی۔ آپ تمام منتظمین کو میری طرف سے بہت بہت مبارک۔ دوسرے، گروپ کے ارکان جنھوں نے ایک سے بڑھ کر ایک تحاریر بھیجیں آپ سب کو بھی ہماری طرف سے بہت بہت مبارک۔ خصوصی شکریہ ابرار احمد بھائی اور احمد صفی بھائی کا جن کی سرپرستی اس ایونٹ کو حاصل رہی۔ مشتاق احمد قریشی صاحب کا بھی خاص طور پر شکریہ ادا کرنا چاہیے جو ان تحاریر کو نئے افق کی زینت بنا کر سب محبان ابن صفی کا مان بڑھا

رہے ہیں۔ تمام ارکان جنہوں نے تبصرے کئے دلچسپ، مزاحیہ، سنجیدہ، غمناک اور تفصیلی ان کا بھی شکریہ ان میں ایک خاص نام فہد حسینی بھائی کا لینا چاہیں گے جن کے تبصروں کو ملا کر ایک الگ کتاب ترتیب دی جاسکتی ہے۔ آپ سب خواتین و حضرات ہماری طرف سے دلی مبارک قبول فرمائیں۔ امید ہے مستقبل میں بھی اسی طرح تعمیری کام جاری رکھیں گے۔ جزاک اللہ خیرا۔

سید اسد عادل : بہت شکریہ عبد اللہ بھائی، آپ کے اس لمبے چوڑے کمنٹ سے آپ کا خلوص جھانک رہا ہے، جس طرح آپ نے تفصیلی کمنٹ کر کے ہم سب کی حوصلہ افزائی کی ہے ہم دل سے اس کے لیے آپ کے ممنون و احسان مند ہیں۔

رہ گئی بات فہد بھائی کی تو مجھے ان کے پر خلوص کمنٹ پر ہمیشہ پیار آیا ہے، ایک ایک بات کو تفصیل سے لکھتے تھے، ان کے لمبے چوڑے کمنٹ ہمیشہ یاد آئیں گے....

عبد اللہ احمد حسن: بہت شکریہ آپ کا۔ میں تو اس انجمن کا ایک خاموش رکن تھا، آپ نے ہی مجھ سے تحریر لی اور آپ کی وجہ سے ہی میں اتنا فعال ہوا ہوں۔ جزاک اللہ خیرا۔

سید فہد حسینی : بہت بہت شکریہ عبد اللہ احمد حسن صاحب، یاسر حسنین صاحب اور اسد عادل صاحب۔ تحریریں بھی ایسی تھیں کہ خلوصِ دل سے تبصرہ بھی کرنا پڑتا تھا۔ ہر تحریر کو گہرائی سے پڑھا ہے۔ اور پھر محسوس ہوا ہے کہ تبصرہ سے سب کے حوصلے مزید بڑھے ہیں۔ اللہ کامیابی عطا فرمائے آپ کو۔ اور آخری دو تحریروں میں تبصرہ نہیں ہو سکا کچھ انٹرنیٹ کی خرابی کے مسائل بھی تھے اور کچھ دوسری مصروفیات بھی۔ آخری دو تحریریں بھی بہترین تھیں۔ جلد ہی ان پر بھی چھوٹا سا تبصرہ لکھوں گا۔ اور نہایت بہترین سلسلہ شروع کرنے اور اسکو شاندار انداز میں اختتام پزیر کرنے پر بہت بہت مبارکباد قبول کیجیے۔

عالیہ چوہدری : فہد آپ نے دل سے تبصرے لکھے آپ تعریف کے مستحق ہیں۔ ہم تو بس ایسے ہی بچوں کو تنگ کر رہے تھے۔

سید اسد عادل : بے شک مجھے ہمیشہ فہد صاحب کے طویل تبصرے کا انتظار رہتا تھا، خصوصاً عالیہ نانی کے وہ تبصرے بھی ہمیشہ یاد رہیں گے جس میں وہ ابن صفی کے لیے دعا کراتی تھی۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

احمد صفی: بھائی ایسا ایونٹ نہ دیکھا نہ سنا... اتنی محبت اور مستقل مزاجی سے سب منتظمین نے سلسلے کو جاری رکھا کہ مثال نہیں ملتی. بے حد مبارک باد. میں نے کوشش کی کہ ہر مضمون کو پڑھ کر رائے دے سکوں مگر 26 جولائی کے بعد سے مضامین کچھ اس تواتر سے آئے کہ اپنی مصروفیت میں میں سب کو نہ پڑھ سکا. اب ایک ایک کر کے رہ جانے والے تمام مضامین کو پڑھنے کا ارادہ ہے... اور کیوں نہ ہو... جو مضمون بھی پڑھا اس میں کوئی نہ کوئی نیا نکتہ ضرور موجود ملا جو بذاتِ خود ایک موضوع بن سکتا تھا... ابو پر بہت کچھ لکھا گیا ہے اور زیادہ تر روایتی انداز میں مگر اس سلسلے کی خوبی اس کا غیر روایتی انداز تھا... جیسے ابو کے ناول میں پیشرس کا اپنا مقام اور مزہ تھا ایسے ہی اس سلسلے میں مضمون کے بعد تبصروں کا وہی مقام اور مزہ تھا... اس طرح بھی یہ ایک منفرد سلسلہ تھا...

اس ایونٹ کے ذریعے پرستاروں کے ایک بڑے خاندان کے اراکین سے تعارف بھی ہوا. یہ میرے لیے ایک بہت بڑا اعزاز ہے کہ سب سے گفتگو کر سکا. الگ الگ سب کے نام نہیں گنواؤں گا کہ یقیناً کسی نہ کسی کو بھول کر حق تلفی کروں گا... لہٰذا تمام منتظمین کا بے حد بے حد شکریہ... سب شرکاء کا بے انتہا شکریہ... سب تبصرہ نگاروں کا بے حد شکریہ... اور جتنی محبت اور عقیدت کا اظہار آپ نے ابو سے کیا اس کا شکریہ ناممکن ہے... اس کے لیے صرف دل سے دعا کی جاسکتی ہے جئیں خوش رہیں

آپ کا

احمد صفی

ادا علی: سر آپ کے کمنٹ کا انمول لفظ۔۔۔ جو اس ایونٹ کی وجہ سے آج ہم کو بطور انعام ملا....وہ ہے.... آپ کا احمد صفی اور یہ ہم سب کے لیے اعزاز ہے....اور دعائیں تو ہیں ہی۔

سید اسد عادل: بہت شکریہ محترم....ہم نے تو سوچا بھی نہ تھا کہ سلسلہ کو اتنی زیادہ مقبولیت حاصل ہو گی....اللہ کا شکر ہے کہ اس سلسلہ میں پچاس تحریریں موصول ہوئیں، آئندہ شاید اس بھی زیادہ موصول ہوں....ابھی تو بس یہ شروعات تھی....آپ سب کی دعائیں اور پیار ہمیں یوں ہی ملتا رہا تو یقیناً اس سے بھی کامیاب سلسلہ پیش کریں گے....ان شاء اللہ العزیز۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

سید فہد حسینی: نہایت شاندار سلسلے کو شروع کرنے اور پھر اُسی شاندار انداز سے سلسلے کو اختتام پزیر کرنے

پر بہت ساری مبارکباد قبول کیجیے۔ اس سلسلے نے بہت ساری معلومات فراہم کیں۔ اس میں جتنی بھی تحریریں پیش کی گئیں سب ہی ایک سے بڑھ کر ایک ثابت ہوئی۔ کسی بھی ایک تحریر کا نام لینا دوسروں کے ساتھ ناانصافی ہو گی اس لیے ہر تحریر بہت ہی شاندار ہے اور ہر تحریر میں سب کے لیے معلومات کا خزانہ ہے اور پھر ان تحریروں پر جناب احمد صفی صاحب و ابرار احمد صفی صاحب اور مشتاق احمد قریشی صاحب جیسی عظیم شخصیات کی داد و حوصلہ افزائی نے اس سلسلے کو مزید شاندار بنا دیا اور ان کے ساتھ ساتھ کچھ کمنٹس میں محترمہ ثروت اسرار صدیقی صاحبہ نے بھی حوصلہ افزائی کی تھی اور کچھ مصروفیات کے باعث وہ وقت نہ دے سکی مگر انہوں نے ایک الگ پوسٹ میں سب کی حوصلہ افزائی بھی کی تھی۔
پھر گروپ منتظمین نے اپنے تمام ضروری کام چھوڑ کر اس سلسلے کو آگے بڑھایا اس کے لیے سارا کریڈٹ ان کو جاتا ہے اور ان کے بعد تمام گروپ ممبرز کو اس کا کریڈٹ جاتا ہے۔ پھر مشتاق احمد قریشی صاحب نے ان تحریروں کو نئے افق میگزین میں پیش کر کے مضامین لکھنے والوں کی مزید حوصلہ افزائی کی ہے۔
اس سلسلے کی خوبصورتی اور اہمیت کے بارے میں اگر تفصیلاً لکھا تو پچھلے تمام تبصروں سے لمبا ایک اور کمنٹ ہو جائے گا میرا.... لہذا سید اسد عادل صاحب، صبیحہ یاسمین صاحبہ، حمیرا ثاقب صاحبہ، زویا خان صاحبہ، عبدالعلیم الحسینی صاحب اور دیگر تمام ممبرز کو بہت ساری مبارکباد۔ اور آخر میں دعا ہے کہ اس گروپ کے تمام ممبرز کو اللہ کامیابی، صحت اور بے شمار خوشیاں عطا فرمائے، ان کے ساتھ تمام مسلمین کی کامیابی کے لیے بھی دعا ہے اور دعا ہے کہ ابن صفی صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام ملے اور ان کے درجات بلند ہوں۔ آمین۔

سید اسد عادل: بہت شکریہ فہد بھائی، آپ نے جس محبت اور جانفشانی سے اپنے قیمتی کمنٹس سے مضامین کو سجایا اس کی مثال نہیں ملتی.... میں خصوصاً اس وقت تک بار بار کمنٹس میں جھانکتا رہتا تھا جب تک مجھے اطمنان نہیں ہو جاتا تھا کہ آپ کا کمنٹ آ گیا ہے۔

سید فہد حسینی: جزاک اللہ.... اور آپ کا بھی بہت شکریہ سید اسد عادل صاحب.... نہایت پر مسرت موقع ہے کہ بہت اچھے انداز میں تحریروں کو پیش کیا گیا اور سب نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، سب تحریروں سے بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔

سید اسد عادل: جی درست فرمایا، خراج عقیدت کے ساتھ ہی بہت سی نئی معلومات حاصل ہوئیں، اور

سب سے خاص بات یہ کہ ابن صفی مزید پچاس تحاریر جمع ہو گئیں۔

——*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*

داور عزیز: ایک عوامی قلمکار کو اصل خراج عقیدت عوام الناس ہی ادا کر سکتے ہیں۔ ابن صفی کسی سرکاری اعزاز سے اونچے بہت اونچے مقام پر براجمان ہیں اور نسلوں سے اپنے چاہنے والوں کے دلوں اور خوابوں میں بستے ہیں۔

آپ کا یہ سلسلہ اختتام کو پہنچا الحمدللہ اور کیا خوب پہنچا۔ تمام تحریریں اپنا اپنا انداز لئے ہوئے اپنے محبوب مصنف کو مزید محبوب کر رہی تھیں۔ آپ سب احباب یقیناً مبارکباد کے مستحق ہیں۔

سید اسد عادل: سلسلہ کی پسندیدگی کے لیے ہم مشکور ہیں.... جزاک اللہ۔

——*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*—*